

Checked
1987

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْسِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمُوتَ

CHECKED 1985

مرثیہ میراں جلد چہارم

اللہ اکبر والمنہ کہ ان ایام فرخندہ فرجام نصارت انعام نذرت التیام میں گنجینہ حزن بکاثریہ لسنو
وجانفراذخیرہ ہوش ربا داتم افزا دریعہ وصول برکات ونبوی وسیلہ حصول نجات اخروی مشتمل
حالات پر صعوبات حضرات شہداء سے کربلا علیہم التحیۃ والثناء مصلق ہوا بنائے وہاں ریختائے
الحسن والحسین سید شہاب اہل بختہ سرا یا ظم ملیس جلد چہارم مرثیہ ہائے میراں تصنیف لطیف
تخلیص گلستان سخنوری گل سرسب بوستان تبریزی شیراز مصار و دیار وحید العصر کتایے وزگار
فخر ہندوستان مستغنی عن الوصف البیان جو ضامین نفیس ملائک علیہم السلام فصحا جناب میر علی صاحب
منقولہ مختصرات میراں جس کا کلام جملہ عیوب سے پاک صاف اور چمکی فصاحت کا شہرہ قاف سے تاقاف
ہے اور تمام زمانہ جن کا وصال ہی بخوبی وصحت تمام بسامعی جمیلہ سنجیدہ کار پردازان ہوا

باہتمام بابو کبیر داس سیٹھ پرنٹرز

مطبع نشی نوک شورشکھو میں چھپر شائع ہوا

۱۹۲۶ء

لہجہ

اطلاع

اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ فروخت کے لئے موجود ہے اور فہرست کلمان ہر ایک شائق کتاب کے چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شائقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی رزان ہو جو کتب کہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں وہ علم فقہ وغیرہ عربی اردو و فارسی مذہب مامیہ کی ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر و انوکھا آگاہی ہو

قیمت	نام کتاب
	فقہ عربی اہل تشیع
۱۶	مختصر النافع - اس میں فقہ مذہب مامیہ کے تمام ضروری مسائل کا بیان ہے علامہ ابو القاسم جعفر ابن الحسن جنکی دیگر علوم و فنون میں بھی بہت سی کتابیں یادگار ہیں۔
۱۷	زاد المعاد - معہ فتاویٰ حجت الاسلام - اسکے حاشیہ پر دعائے جوشنیں اور بین السطور میں فارسی ترجمہ درج ہے۔ از علامہ محمد باقر مجلسی اسکی تمام عبارات معرب ہے۔
۱۸	زین المتقین - اوراد و ازکار و احکام و شرع مذہب اثنا عشری میں نہایت معتبر ہے اس میں بہت سے مسائل بطور سوال و جواب درج ہیں تمام مسائل فقہیہ آداب و نماز و حج وغیرہ کا بیان نہایت واضح طور پر کیا گیا ہے۔
۱۹	مجموعہ دعائے جوشن صغیر و کبیر - مع درود طوسی مترجم از خواجہ نصیر الدین طوسی۔
	فقہ فارسی اہل تشیع
۲۰	ترجمہ شرائع الاسلام - موسوم بہ جامع الرضوی فقہ اثنا عشری میں یہ کتاب مشہور اور داخل درس ہے جملہ حلال و حرام کے مسائل کا بیان ہے اصل کتاب شیخ ابو القاسم جعفر بن الحسن کی تصنیف سے عربی میں تھی مگر چونکہ ہر کوئی اُس سے مستفید نہیں ہو سکتا تھا لہذا مولانا عبد الغنی صاحب کشمیری نے اسکو فارسی میں ترجمہ کیا۔
۲۱	جامع عباسی بہت بابی - تمام مسائل فقہ مامیہ کی جامع کتاب ہے۔ حاشیہ پر ترجمہ الصلوٰۃ وغیرہ چڑھے ہوئے ہیں مصنفہ خاتم المجتہدین شیخ الاسلام مولانا بہار الدین

فرید اشک ریزی مومنین و وسیله استحصل حسنات بجزاداران ائمه طاهریین اسی



از کلام ندرت انعام کسر مدثر گویان نامی ذاکران گرامی میر علی بن محمد متخلص آئین معلوم المثنوی

طبع می باشد که نوک لکهنه طبعین طبعین طبعین

بہ شائق کتاب
بھی رزان
بس فن کی

قیمت

14

15

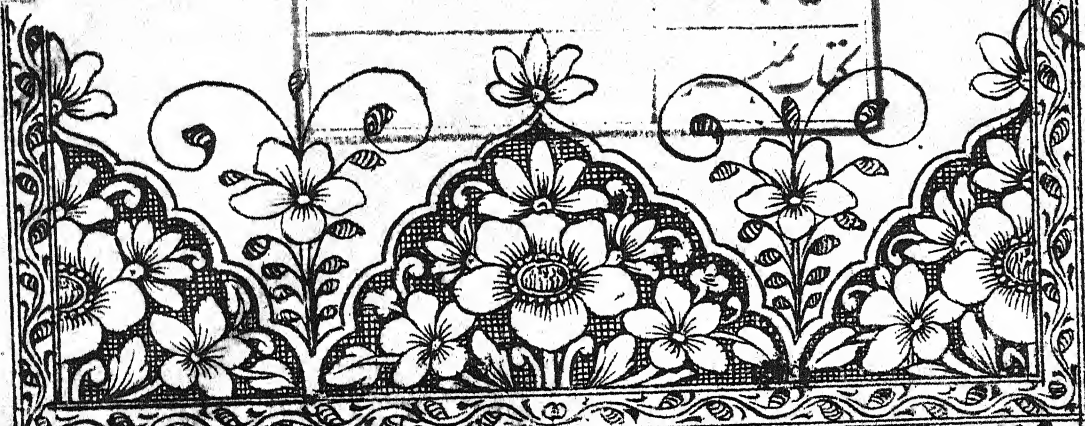
14

14

147 23 ppm - 64

NOT TO BE ISSUED

A circular library stamp from the University of Toronto Libraries. The text "UNIVERSITY OF TORONTO LIBRARIES" is arranged in a circle around the date "1944". The stamp is dark and somewhat faded, with some handwritten markings around the date.



بسم الله الرحمن الرحيم

۴۴
یہ عشق بابت ہوئے وفا باری
دور سے بجا دیگا بہت کوی
ایسا کہ کامیابی دولت تجاری

۴۵
پیارا ہو غیب اسی کا تارا
یہ دل چاہے غیب اسی کا تارا
یہ دل چاہے غیب اسی کا تارا

۴۶
کیا عشق تھا غیب سے محبوب کو
اک دم نہ جا کر تھے بن بیل غلو
چھاتی پڑتے تھے شکر کرپا کو

۴۷
کیا کیا کہوں جو مجھ پر احسان کرے گا
سب گھر میں امت یہ یہ تران کرے گا

۴۸
ہنستا ہو جو یہ دل مرا کھلیا تارا
رونے سے جگر سینے میں بجاتا تارا

۴۹
یہ حال تھا اُفت سے رسول عربی کا
روزانہ گوارا تھا حسین ابن علی کا

۵۰
مشتاق ہے انکس از وفار
اس پار کیا فرما کہ کون کون پار
آخر تو یہ ہو گیا صحبت میں اتوار

۵۱
یہ فاطمہ کتنی تعین کیا افکار
ایسا تو کسی کو نہیں حضور کیا پار
اس حال سے اُفت ہو بہت کیا پار

۵۲
یہ فاطمہ کتنی تعین کیا افکار
ایسا تو کسی کو نہیں حضور کیا پار
اس حال سے اُفت ہو بہت کیا پار

۵۳
تم کہتی ہو پیارا ہو بہت پیارا یہ کیا ہے
سویار میں صد نے ہون جو اس پر کیا ہے

۵۴
میتا ترا دور ہو رسول و دوسرا کا
پیارا سیلے کرتا ہوں کہ پیارا ہو خدا کا

۵۵
بچپن یہ ہوگا تو اوتیت مجھے ہوگی
راحت اس پر ہو چکی تو راحت مجھے ہوگی

<p>۳۱ کس نے تو میری زبان سے کہی کہ میں نے تو میری زبان سے کہی اور گاہ بہ گاہ میری شفقت مولا</p>	<p>۳۲ اور میں نے تو میری زبان سے کہی کہ میں نے تو میری زبان سے کہی اور میں نے تو میری زبان سے کہی</p>	<p>۳۳ اور میں نے تو میری زبان سے کہی کہ میں نے تو میری زبان سے کہی اور میں نے تو میری زبان سے کہی</p>
<p>کس جس سے وہ زانو پیر جلوہ نہا تھے تھے تھیں تھی آپ تو وہ درد جاتے</p>	<p>بھل بر چھو کے بھوک میں کھانکے لیے تھے اور خبر کین بیاں کھانے کے لیے تھے</p>	<p>اس تشنگی پر بھی جو دم ہن آپکا تر تھا محبوب الہی کی زبان کا وہ اثر تھا</p>
<p>۳۴ جو روح امین عرش سے نازل ہو چکا دفعہ درخشاں ہے بے تر و دریا</p>	<p>۳۵ جو روح امین عرش سے نازل ہو چکا دفعہ درخشاں ہے بے تر و دریا</p>	<p>۳۶ جو روح امین عرش سے نازل ہو چکا دفعہ درخشاں ہے بے تر و دریا</p>
<p>یا پیارے نواسے کو دو یا لخت جگر کو دنیا سے اٹھا لیونگے ہم ایک پسر کو</p>	<p>جس پر کہ یہ لطف اور یہ عنایت تھی نبی کی سو با لکون دھڑا شمرنے چھاتی یہ اسی کی</p>	<p>کس طرح کہوں نہ لہن اسکو زبانی سے وہ شیر تو شیرین تھا کہین شیر خانی سے</p>
<p>۳۷ نہایت میں سے کس کا جو خالق کہے نہایت میں سے کس کا جو خالق کہے</p>	<p>۳۸ نہایت میں سے کس کا جو خالق کہے نہایت میں سے کس کا جو خالق کہے</p>	<p>۳۹ نہایت میں سے کس کا جو خالق کہے نہایت میں سے کس کا جو خالق کہے</p>
<p>بخشنا تھا مجھے تھے یہ کرم رب ملائے سو دونوں پر سیر زمین بہر یمن خدا</p>	<p>اس خلق پہ پیغمبر جو میرا ہو گا شفقت کا کیا حال ہوا ہو گا رسول عربی کا</p>	<p>منہر جو جسے تھے پورے رخ لیتے تھے حضرت انجام کا دھیان انا نور و دیر نور حضرت</p>

<p>علم وہ پاس ہو تیرے کہ اپنی یہ رخصت ہے اس امر کا پہنچنے تھیں مختار کیا ہے</p>	<p>علم ہو میں نے زبان اپنی چوڑا کر لی میں اس اہل حق اور مجھے جو تیرے نزدیک</p>	<p>علم میں کیا کر دو وہ صاحبِ اقبال میں کیا کر دوں خاتونِ قیامت کی جو خط لکھا</p>
<p>علم فرمایا جو مجھے کہ مر کر درست کر لکھا ان دونوں میں جو تیرے نزدیک</p>	<p>علم میں فاطمہ زہرا کو نہ رنجیدہ کرونگا اس لال کو سٹی میں نہ پویندہ کرونگا</p>	<p>علم میں کیا کر دوں خاتونِ قیامت کی جو خط لکھا میں کیا کر دوں خاتونِ قیامت کی جو خط لکھا</p>
<p>علم وہ پاس ہو تیرے کہ اپنی یہ رخصت ہے اس امر کا پہنچنے تھیں مختار کیا ہے</p>	<p>علم ہو میں نے زبان اپنی چوڑا کر لی میں اس اہل حق اور مجھے جو تیرے نزدیک</p>	<p>علم میں کیا کر دوں خاتونِ قیامت کی جو خط لکھا میں کیا کر دوں خاتونِ قیامت کی جو خط لکھا</p>
<p>علم فرمایا جو مجھے کہ مر کر درست کر لکھا ان دونوں میں جو تیرے نزدیک</p>	<p>علم میں فاطمہ زہرا کو نہ رنجیدہ کرونگا اس لال کو سٹی میں نہ پویندہ کرونگا</p>	<p>علم میں کیا کر دوں خاتونِ قیامت کی جو خط لکھا میں کیا کر دوں خاتونِ قیامت کی جو خط لکھا</p>

۴۴
نصرت ہو جو جبرائیل علیہ السلام
فرشتہ سے فرانسے لگے اچھو فتار
یاد رکھو کیسے وہ آخری دیدار

۴۵
مگر سب کو جاننے قصد کیا ہے
مگر سب کو جاننے قصد کیا ہے
مگر سب کو جاننے قصد کیا ہے

۴۶
یاد رکھو کہ غلط و غلط و غلط
یاد رکھو کہ غلط و غلط و غلط
یاد رکھو کہ غلط و غلط و غلط

۴۷
قدیر مجھے ہم نے رہ خالق میں دیا ہے
بیٹا ترے مالک مجھے یاد کیا ہے

۴۸
لاشہ یلے بچے کا وہ مظلوم کھڑا تھا
اس جان پیہر پر عجب وقت پڑا تھا

۴۹
تھا وہ بیان کہ پیارا مرا بخیدہ نہوے
مجمع میں نظر سے کہیں پوشیدہ نہوے

۵۰
اس کو لے کر یہ سخن ماز غزل آزار
اس کو لے کر یہ سخن ماز غزل آزار
اس کو لے کر یہ سخن ماز غزل آزار

۵۱
اگر کوئی غزل میں جو یہ کھنسا
اگر کوئی غزل میں جو یہ کھنسا
اگر کوئی غزل میں جو یہ کھنسا

۵۲
یاد رکھو کہ غلط و غلط و غلط
یاد رکھو کہ غلط و غلط و غلط
یاد رکھو کہ غلط و غلط و غلط

۵۳
ہر چند کہ ہو صد مہ جائگاہ نبی پر
پر صد مہن سو بیٹے حسین ابن علی پر

۵۴
حیران تھے یہ نقشہ تھا گردہ فصحا کا
غل برم میں تھا اصل علی مثل علی کا

۵۵
صد مہ ہوا ایسا شہ لولاک کے اوپر
سمجھو کہ گرا عرش برین خاک کے اوپر

۵۶
اس کو لے کر یہ سخن ماز غزل آزار
اس کو لے کر یہ سخن ماز غزل آزار
اس کو لے کر یہ سخن ماز غزل آزار

۵۷
ان حضرت خاتون فیات کا عجیب حال
دن کھیل کے تھے چار پر کا تھا سب حال
نہتا ہوا بھر دانے آواز تھا وہ حال

۵۸
یاد رکھو کہ غلط و غلط و غلط
یاد رکھو کہ غلط و غلط و غلط
یاد رکھو کہ غلط و غلط و غلط

۵۹
دولت مجھے بخشی ہو جناب احدی نے
فرزند کو کھو کر مجھے پایا ہے نبی نے

۶۰
سب روکتے تھے ہاتھوں پر اس شک فک کو
جاتے تھے اور دھڑک دھڑک کو

۶۱
بناد مجھے چوٹ تو کھائی نہیں پیارے
پانوں میں کہیں غرق آئی نہیں پیارے

<p>۱۱۱ کین در کے چلے پیو بی بی جان آہ سے کانڈوڑ چوڑھلے لہر لہر تو کہ گم سے اک چوٹ لگی دلیر ہو جا تیرا گم سے غصہ دین سر دین</p>	<p>۱۱۲ بی بی جان تو زنی تو زنی سے زنی تھا سینہ در خورشید شمشیر شمشیر پلو پلو تھا اک نہ فرج سے زنی درد مل تھا غم صغیر شمشیر شمشیر</p>	<p>۱۱۳ عقاوت لڑال نہو جا بی بی جان جانا تھا حرات وہ میدان بلا خبر گو کیا کہ ہوا تھی کرہ ناسے آب بہن فکر و زان تھا اک تلک شہر</p>
<p>۱۱۴ گہر سے ترے زلزلہ تھا عرش برین بد جبریل نے پر کے بچائے تھے زمین پر</p>	<p>۱۱۵ افراط حراحت سے کہیں تن میں نہ جا تھی کچھ ہوش تھا ابنا مگر یاد حق دا تھی</p>	<p>۱۱۶ سب جھیلون میں صحر کے پرند تو پڑے تھے اور دھوپ میں تنہا شہ مظلوم کھر پڑے تھے</p>
<p>۱۱۷ لے ایل غریب زنی بے جا خیر کا صدمہ تھا بی بی کو اور اک دن وہ قیامت کا تھا وار خیر و دار گھوڑی گرائے تھے خاک پر دعا</p>	<p>۱۱۸ یہ تیرا غم ہے جو بڑھتا ہے یہ تیرا غم ہے جو بڑھتا ہے یہ تیرا غم ہے جو بڑھتا ہے یہ تیرا غم ہے جو بڑھتا ہے</p>	<p>۱۱۹ تھا غم زنی سے کہیں نہ لگا اور ادا ملے لال کے تھا سر پہ سیلا یاں گھوڑی کو بی بی تھا کی بار لپا اکس طرح نہ دور تن تھا نیچر لپا</p>
<p>۱۲۰ اس جان پیر کا عجب حال ہوا تھا سب نازنین تن تیرے غم ہوا تھا</p>	<p>۱۲۱ قاسم تھے نہ عباس نہ ہنکل بنی تھے کیا بیکس مظلوم حسین ابن علی تھے</p>	<p>۱۲۲ طاقت نہ سخن کی تھی نہ تشنہ وہاں میں نید تھے لب اور بیاس کا تو تھر زبان میں</p>
<p>۱۲۳ اس دن نہ تھی کہ گودی میں اٹھتے نہ ساقی کو نہ تھے کہ پانی نہ پلاتے ہر شے تھی نہ سخن دین تھیں تھیں اور تیرا بھی پیغام اجل کیجے تھے</p>	<p>۱۲۴ وہ دھوپ وہ بی بی لڑو نہ تھی عالم ٹھانکا لڑو لڑو کے الم طین کا نام جنوزات خدا کوئی نہ ہمد نہ ہمد مظلوم ادھر ایک ادھر کیلور انکم</p>	<p>۱۲۵ بھلا کا دیر تھی تو تھی زنی میں آہ لڑو لڑو شاہ پہ تھی آہ لڑو کھانا تو وہاں تھیں نہ تھیں تھا ناز سے زنی تھی تو نہ تھی زنی</p>
<p>۱۲۶ لاکھوں کی لادہ شہ تشنہ جگر تھا غوار و زمین کوئی نہ ادھر تھا نہ ادھر تھا</p>	<p>۱۲۷ لاتے تھے نہ شکوہ کی بھی تھر تر زبان پر ہر وقت مگر جاری تھی تکبیر زبان پر</p>	<p>۱۲۸ تھا ضعف بہت تاب تو ان میں بھی بازو تھا جو تھی تو کم ضعف سے خم تھی</p>

<p>سب بزرگ غریب تھادہ جائزہ سائیدہ نورون کو موہتا تھا جس سے سب سب کالون میں پہنچتی تھی جو زیادہ سکینہ ظالمی سے روزیہ تھے سلطان بن</p>	<p>ماور کو توبہ کی تھی اور نہ بار بار سایہ کے کون کے تھے اور قتل ملزار اشد کا اب سرتہ جو سب سے دیکھ کر واشد کہ تو توں کو کچھ اپنی نہیں قرار</p>	<p>تھا شکر خدا بدین شکر جاری ہر پہ پہنچا جاتا تھا ضعف تھا طالی کچھ نہ تھی نہ زانا تھا وہ عاشق باری</p>
<p>تھا دل تو تڑپا بہہ جا سکتے تھے حضرت کس یاس غیر کی طرف تکتے تھے حضرت</p>	<p>پر کیا کون ان مجھ صدمے یہ بڑے ہیں سب دھوب میں لا کر موب ہمارے کول ہیں</p>	<p>انکا تو یہ تھا ظلم یہ پیدا وہ جفا تھی یان حمد اسی کھی اور امت کی دعا تھی</p>
<p>عجائب کج لاش کو صلہ نہ تھی مولا اب مٹھو بہت سو پہ بھائی راجیا یہ وقت مدد کی کہ ہر سے ہم تن تنہا ہم جانیں کہے کہ میں گھر میں لگا</p>	<p>مٹھان کھن کے ہیں جو دم دیا وہ زین میں بڑی ہیں علی علی صفر مست تھے تھی نہیں رہے ہیں انکے بہن میں انھیں پوشیدہ کر دین کا اور</p>	<p>وہا تھا صلہ سے وہ دلاؤ وہ عالم کیون بنوئے مجھ سے کچھ کہتے ہو اسلم میں این یاد میں ہوں اسے نہ ظلم اتنا کہ وہ ظلم کہ شہر ہو مہم</p>
<p>سہیلی خیمہ سے نکلتی ہے سکینہ نہم جا کے بنگھا لو کہ جھلتی ہے سکینہ</p>	<p>کیا جانے کیا بعد مر حال کر ننگے گھوڑوں سے شکر انھیں پامال کر ننگے</p>	<p>بیکس ہوں بنی زار ہوں لالہ حزن ہوں سید ہوں ساغر ہوں گنگا دھن ہوں</p>
<p>میں وہ ہوں کہ نہ تڑپا نہ جے دور دھاپا میں وہ ہوں کہ مجھ سے بھولے ہیں جھاپا میں وہ ہوں کہ جانی نہ ملتا تھا پایا</p>	<p>میں وہ ہوں کہ نہ تڑپا نہ جے دور دھاپا میں وہ ہوں کہ مجھ سے بھولے ہیں جھاپا میں وہ ہوں کہ جانی نہ ملتا تھا پایا</p>	<p>میں وہ ہوں کہ نہ تڑپا نہ جے دور دھاپا میں وہ ہوں کہ مجھ سے بھولے ہیں جھاپا میں وہ ہوں کہ جانی نہ ملتا تھا پایا</p>

<p>۲۴۴ حق فی حق میں تھی کہ خیر کردار خود کی سپر باندھے تھے اسدن تیرا تجھ کی کمان دشمن پر تھی غیبت گزار تجھ انھیں درسا تیرا بھال یہ معلوم</p>	<p>۲۴۵ قتل نہیں بانی کا میں بھی جاہون تو ابھی نہیں لگے خیر کو تو عجب کی جوبیون زیادہ تے ہیں اگر کافی ہے در کر تیرا میری مراد</p>	<p>۲۴۶ یہ تھی غصہ شرب تشکر کو کیا تجھ کے سوئے سگنید گردن نیلیا کافی ہو شہادت کو تو اسے بار خدایا کیا تر سے بندے کے کو ہر اعلیٰ تیرا</p>
<p>۲۴۷ تھاموئی عمر انکا کر بند کر میں ہنے تھے زرہ حضرت داؤد کی بر میں</p>	<p>۲۴۸ اب عاجز و بکس کی شجاعت کو بھی دیکھو نور فاطمہ کے شیر کی طاقت کو بھی دیکھو</p>	<p>۲۴۹ ابو سخن تلخ اٹھائے نہیں جاتے اور تیغ کے جوہر بھی دکھائے نہیں جاتے</p>
<p>۲۵۰ تکلیف پہ تیرے چلے پین شرف والا میں جو غمنا کی ہون گود کا پایا میں در فراسا کو کہو گد گداتہ و بالا کون آن ہو تو تار مری روئے وال</p>	<p>۲۵۱ آواز پہ تھے ابھی اعلیٰ سے میری یہ جو تیغ یہ اندھیل آئی تیرا یہ جو تیغ یہ سنجلکہ سر زین شہر صدر جیسا سا لگا کوئی نہ ہو از میں</p>	<p>۲۵۲ انوت ملو عالم بالا سے یہ آئی خاتون کو یہ مظلومی درخت تیری چابی ہم شاد کر تیرے تھے اسے میرے فدائی ہاں اب تو نہ سب انھیں چہ نامی</p>
<p>۲۵۳ یہ ہستی دشمن کے بے سیل فنا ہے یہ برف جہان سوز ہو یہ قہر خدا ہے</p>	<p>۲۵۴ غل تھا کہ عجب شوکت و شان شہ دین تو ہوتا ہو یہ ظاہر کہ وہ مظلوم نہیں ہے</p>	<p>۲۵۵ قتل انکا اگرچہ تجھے منظور نہیں ہے پر تو تو کسی حال میں مجبور نہیں ہے</p>
<p>۲۵۶ اعداء کی طرف بھجنا دل کے تجھے جون اعدا کو کاؤد منظور کر کے دکھائی دے راست حقیقت کے تجھے تکھو نہ کے تیرے لگے اسلحہ تجھے</p>	<p>۲۵۷ اور تیرے تھے تیرے تیرے تیرے اور تیرے تھے تیرے تیرے تیرے اور تیرے تھے تیرے تیرے تیرے اور تیرے تھے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۲۵۸ اور تیرے تھے تیرے تیرے تیرے اور تیرے تھے تیرے تیرے تیرے اور تیرے تھے تیرے تیرے تیرے اور تیرے تھے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۲۵۹ سلوار بن کھنچیں تیرے چلے چار طرف سو بارش ہوئی تیر دھکی کماندار دھکی صف سو</p>	<p>۲۶۰ تھا نیچے قیص عربی اسیہ قبا تھی اور دوش مبارک پہ محمد کی عبا تھی</p>	<p>۲۶۱ مگر ہاتھیں غارت ابھی خان کی قسم ہے پر کیا کروں میں پچ میں نانا کا قدم ہے</p>

<p>۴۴۴ جلیختن بزن غضب شاہ کی تلوار دریائے شجاعت بین تلاطم ہوا فداوار لوزی جھڑپیں کانپ گیا گنبد دوار ہا ہی سے کہا گا وزین نے کہ خبردار</p>	<p>۴۴۴ دو ہونے کے سو سو گئی وہ صاف گھوڑا جیجی تھا جھلا رہا تھا کہ صوم تھا وہ ملوڑ اس سست کتے جی تھا تو جیجی فوجی شہ اس سست کتے جی تھا تو جیجی فوجی شہ</p>	<p>۴۴۴ جہاں کوئی کان مد کر نہ کیا آیا اک تیرے کہ عباس نے دکھ درد دیا کس کسین تنہا نے تعین ان کی جگہ کیا کسے تعین زور اسدا اشد دکھایا</p>
<p>۴۴۴ جبریل کے خیمہ میں جو پر کاٹ چکی ہو پھر آج وہی تیغ شرر بار کھچی ہے</p>	<p>۴۴۴ فاقہ بین بھی آقا کی خوشی کرتا تھا گھوڑا جو چاہتو تھے شاہ وہی کرتا تھا گھوڑا</p>	<p>۴۴۴ اسوقت بھی کچھ جنگ میں ہرگز نہیں لڑکی کیا مارتا تلو کہ ہوا ت مرے جد کی</p>
<p>۴۴۴ بان بلبلیہ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی ہر سو سے تن تن بی بی بی بی بی بی بی بی بانے کے دان اور اصرار اور اصرار اس صغ کو کیا قتل تو اس غل غل</p>	<p>۴۴۴ تھین شکر عدلین صغین صغین صغین ہو تھینا رہا تھا تھینے پہلے پہلے پہلے جبریل شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ جبریل شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ</p>	<p>۴۴۴ کیا ہم جو امداد سے جب کچھ تھینا آست کے لئے روٹھ گئے حضرت شہ شہ گواہ ہوئی تب یوں اسدا اشد کی شہ بیسروہ بین کی شہ شہ شہ شہ شہ</p>
<p>۴۴۴ جان اسین تھی مانے اس تیغ کے جو تھا جسے کیا کچھ قصہ وہ اک ضرب میں دو تھا</p>	<p>۴۴۴ تلوار جھکتی تھی جو فرزند کے کی چلائے تھے امداد کہ دوائی ہو نئی کی</p>	<p>۴۴۴ آپ انکے لئے روتے ہیں یہ اجرا کیا ہے حضرت نے کہا پاس رسول دو ٹمرا ہے</p>
<p>۴۴۴ کہہ سکرے کہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ ہر غل میں تھا شور کہ العظمت شہ دور الیک الوت اور جیسے جیسے شہ جبریل شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ</p>	<p>۴۴۴ کہہ سکرے کہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ کہہ سکرے کہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ کہہ سکرے کہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ کہہ سکرے کہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ</p>	<p>۴۴۴ تشریف بیان لئے بن سلطان شہ نانا کی تھی روتے سے ہوتی جو نوات کچھ غم نہیں سب سب نانا کی شہ ہم وہ بین کہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ</p>
<p>۴۴۴ سب کہتے تھے جرات یہ نہیں قدرت رکھتا رہ ہوا قیامت ہی تو تلوار غضب ہے</p>	<p>۴۴۴ کیوں تین شب و روز کا پیا سا نہیں شہ کیوں اٹھو مرسل کا نوا سا نہیں شہ</p>	<p>۴۴۴ بر باد مجھے کر کے نہ بھولے نہ بھلینگا میں اسلئے روتا ہوں کہ دور میں چلینگا</p>

<p>۴۴۴ سب کو گھوڑے پر کھانچ کر کھار ہوا رگڑنے تو بے شمار اس سے بزرگ توئی کر کے خیر دار</p>	<p>۴۴۵ لا لائے غولیاں جو دل کو کھانا خدمت میں چٹکی چرائی ہے چھچھایا چکھو دو دار اگر میل نہ رہا زرا تیشے زردی میں نہ کیے ٹھانا</p>	<p>۴۴۶ لاشہ علی اکبر کا اٹھانے نہیں دیتے تم دیکھتے ہو تپتے چکھو ہوئی ہے جلید غلام کو گھیب میں نہ روندن تم کجاو</p>
<p>تور در کے اسوقت نہ ملے مارول کر گھوڑا کبھی مارا ہو چھک تو بھل کر</p>	<p>دشمن ہوئی سب خلق یہ قدرت ہو خدا کی گھوڑے نے بھی پیار سے ہمارے نہ وفا کی</p>	<p>لاشہ علی اکبر کا اٹھانے نہیں دیتے جانا ہوں جو خیمہ میں تو جانے نہیں دیتے</p>
<p>۴۴۷ اب کجاو مرا حال نہیں جاو کجاو کجاو قافل تیرے اسوار کے سینے پر چڑھ گیا ڈیڑھی پہ کھڑا ہو جو تو رو کے راتا تباہیچے نہ سہرتے مرا خستہ زخم</p>	<p>۴۴۸ بچپن سے ہو آپ مری پھوپھو اسوار پورا چھا ہوا اب زندگی چکھو نہیں کھار اسوار نوادر ہو خلق میں رہ ہوا کون وقور شناسے شہر بار</p>	<p>۴۴۹ گزرا ہو شہر توئی رنگ جو ہو سوار جلائی ہو رو رو کے یہ ڈیڑھی پائے بابا بچھلے آپ دشوار ہے فیض</p>
<p>کد پجو بہن سے کہ ترک یہ دیا ہے در گھر سے نکلنے کو ٹھین منع کیا ہے</p>	<p>حضرت نہیں جاتے ہیں گھراؤ گکازین سراپا ٹپک کر بہن مر جاؤ گکازین بھی</p>	<p>شہر کہتے ہیں بی بی بہن آنا نہیں ملتا تلوار ونسے چکر کہیں جانا نہیں ملتا</p>
<p>۴۵۰ درگاہ گھوڑے سے کہرا و غارت تار حضرت نے چھڑی پھول کی چکھو نہیں پائی آقا تری کشن تھوے کوون شکر گزاری اور آج تو آخری حضرت کی سواری</p>	<p>۴۵۱ اولیٰ عز از شک بایکی ہے باب در بابوں میں تنہا بس سر شہر خلد تلوارین نہ روندن میں اولک نکلے ہو اسانے لاشہ علی اکبر کا پیار ہے</p>	<p>۴۵۲ وہ کوہ کواری روضہ زینت کوئی وہ یکسویں مع تنہائی وہ غربت تیرو کی وہ بوجھاو وہ تلوار آخرت دون کا وہ فاتہ غصہ ہے بایک شہر</p>
<p>مجھے یہ منوگا کہ میں منہ موڑ کے جاؤں حضرت کو مصیبت میں بیان چھوڑ کے جاؤں</p>	<p>فرماتے ہیں بابا کو بچانے نہیں اکبر ہم گھوڑے کرتے ہیں تم آتے نہیں اکبر</p>	<p>حالت ہو عجیب پیاس سے فرزند علی منہ سے نکل آئی ہوزبان سہاٹی کی</p>

<p>۱۱۱ سایہ ہوا دھر جبر کا ہر دشمن دین پر بڑتی ہے اور دھوپ شہ عرش نشین پر کستے ہیں کہ جو علی جم کو شانی</p>	<p>۱۱۲ آنا قیامت ہے کہ دن میں نور اور اور رات میں تاریکی اور شام میں گھٹا گھٹا ہے کہ جو علی جم کو شانی</p>	<p>۱۱۳ کبوتر بن کر کبوتر بن کر کبوتر بن کر قربان علم کے ترے لشکر کے تصدق کر کے تصدق علی الصغر کے تصدق</p>
<p>۱۱۴ نہیں کہیں سنا جاتا ہو کوئی نہیں کہیں سنا جاتا ہو کوئی نہیں کہیں سنا جاتا ہو کوئی</p>	<p>۱۱۵ کتنی ہے کہ جو کبوتر بن کر کبوتر بن کر کتنی ہے کہ جو کبوتر بن کر کبوتر بن کر کتنی ہے کہ جو کبوتر بن کر کبوتر بن کر</p>	<p>۱۱۶ کچھ فکر ہیں کی شہ والا نہیں کرتے اس بوسے میں ہوشیار کا پر دا نہیں کرتے کچھ فکر ہیں کی شہ والا نہیں کرتے</p>
<p>۱۱۷ نشدیدہ زبان فوج کو دکھلاتے ہیں رہوار یہ بھگ بھگ کے سنبھل جاتے ہیں نشدیدہ زبان فوج کو دکھلاتے ہیں</p>	<p>۱۱۸ اے کاش کہ دنیا میں یہ ناشاد نہ ہوتی تہر یہ میرے سامنے میداد نہوتی اے کاش کہ دنیا میں یہ ناشاد نہ ہوتی</p>	<p>۱۱۹ رکھ دلو غنی ذکر امام ازلی میں قدر اسکی ہو سرکار حسین ابن علی میں رکھ دلو غنی ذکر امام ازلی میں</p>
<p>۱۲۰ جو غم غم غم غم غم غم غم غم جو غم غم غم غم غم غم غم غم جو غم غم غم غم غم غم غم غم</p>	<p>۱۲۱ انہیں یہ عصیان یہ تباہی دیکھ کی غم غم غم غم غم غم غم غم انہیں یہ عصیان یہ تباہی دیکھ</p>	<p>۱۲۲ یاران خیالی غدار ہے نور ہوئے لازم ہو کفن کی یاد ہر وقت انیس یاران خیالی غدار ہے نور ہوئے</p>

مرثیہ میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس

مرثیہ میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس

مرثیہ میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس

ہر دم یہ ذکر باعث بخش و سرور ہے
دل کی جو روشنی ہے تو آنکھوں کا نور ہے

ب کو ایسی حشر کے دن احتیاج ہے
حقا کسا کے سر پہ شفاعت کا تاج ہے

نہ آسا تھی کہین درجہ رفیع ہیں
چودہ خدا کے دوست ہمارے شفیق ہیں

مرثیہ میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس

مرثیہ میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس

مرثیہ میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس

رہتہ علی ہو سب یہ امام جلیل کا
خدمت ہو جسکے گھر کی شرف جبریل کا

کیا فیض ہو کہ سایہ طوبی میں گھر ملا
امت نہال ہو گئی ایسا مخر ملا

کدہ شگے ہم کہ شاہ کے لشکر کے ساتھ ہیں
چہرے ہمارے مالک و دفتر کے ساتھ ہیں

مرثیہ میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس

مرثیہ میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس

مرثیہ میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس
میرا نیس میرا نیس

عالم میں کیوں ضیا نہوا کے ظہور سے
اشد خود نہائے جسے اپنے نور سے

حبت علی کے ساتھ جب انکی دلا ہوئی
ایمان کے آئینہ کو دوبار اچلا ہوئی

شیخ میرین علی بن رسول کریم ہیں
کیا درمیں مراط سے دل مستقیم ہیں

<p>۴۰ جہان غلن و گلشن زور و کج و عور و گھر و در و بید و قوت کے قصور آسائیں بہشت برین رات و روز ملوکی و کون و دارم و خلد ہائے نور</p>	<p>۴۱ دگر حسین حق کی عبادت کے کمین رہنے کا اجر و شہادت کے کمین نالہ سر کر اذان و اقامت کے کمین ہر صفت کشتی نماز عبادت کے کمین</p>	<p>۴۲ ہو کہ کشتی کشتوں کشتی میں ان کی کشتیوں خود تیرہ کو ہو جس کی کشتیوں درین زیر و اورد و ہو کہ رشک و ترغیون جو لگی ہوں کہ نہ بلایع اکثر نبون</p>
<p>اس بلخ میں جگہ زمین خار و کئے واسطے یہ سب بہن شہ کے تعزیر دار و کئے واسطے</p>	<p>سجد سے اون پست ہو کب استقام کا وہ گھر خدا کا ہو تو یہ گھر ہے امام کا</p>	<p>کتے ہیں بزم اختر طالع بسند ہوں بھرنے جو مہر تو ہم بھی پسند ہوں</p>
<p>۴۳ دیکھا غم میں شاہ کے اسد و حلا دل کو مسرور و شہر شہر کو عیا درم سپین نہ واجب عینی ہو و لا وہو قلعے کے نام پر بالگا وہی ملا</p>	<p>۴۴ رفت کردن میں تفریق کا کیا حکم جو جلوہ گاہ روح رسول فلک شہر ایک ایک در و رشک و رشک دارم اتنی جو بوسے خلد صبا کے دیدارم</p>	<p>۴۵ سندھ میں ایک جاوید حیات آئی ہو یاد تشنگی شاہ کا ناس سور میں اس کی خشتی گری جو خجرات</p>
<p>دوئے توجرم و فر عیبانے دھو گئے دامن نہ تر ہوا تھا کہ لو پاک ہو گئے</p>	<p>سو گئے اگر فیکہ عنبر سہرشت کو رفوان بھی بھول جائے نسیم بہشت کو</p>	<p>پانی کو یان کے چشمہ کو شہرہ فوق ہے یان خضر کو سبیل بنائیکا شوق ہے</p>
<p>۴۶ ان آنسو دے ہو زور زان کی آفتاب درم کی آبرو کا سبب دیدہ پر آب ماصل کر نفس میں کج کا فواید</p>	<p>۴۷ تھا کہ کن کعبہ ایاں ہر یہ مقام بیگناں صبر و صبر و صبر و صبر قدحی طواف کرتے ہیں یان کے شام سورن تو بھیجا ہو درد و در کوئی سلام</p>	<p>۴۸ آجیات میں بھی نگوئی یہ آفتاب کو زور زان کی آفتاب نہ زور زان کی آفتاب نہ زور زان کی آفتاب</p>
<p>جو کچھ ہوا جرئت کمرہ لا اکہ میں حاصل ہیں یان وہ حیات ایک آہ میں</p>	<p>ہو آسمان کا قول کہ میں خاک راہ ہوں کنا ہو عرش فرش و بارگاہ ہوں</p>	<p>کنا ہو آب نذر امام جلیل ہوں دعویٰ سبیل کو ہو کہ میں سبیل ہوں</p>

<p>ہم عزم اتحاد و فہم سلطان خفقین وزارت مجلیسین سل و اتم خستین روزیقین شور سینه زنی عود توغیہ بین آتی تھی فاطمہ کی صد بار کج نور عین</p>	<p>چندیدہ عو کا نہ دھولان کلو کلو گن کھلے جین کیو حوران مابو تیاب بین علی ملی شاہ بنیخو منہ ہے پس رقی اور شاہ آشاہ</p>	<p>۴۴ نعمین بین دست حوینت ناہ و خاوند بہار فوجی طے ملک کا جو فوج کے جیہ جی گروہ کوئے تو کیا ہو دور</p>
<p>جد م بیان شہادت سرکہ ہوتے تھے زوار قتل گاہ میں جا جا کے روتے تھے</p>	<p>اس نرم بین رسول جو ماتم کو آؤ ہیں سر پہلے کو ماتم علم نے اٹھائے ہیں</p>	<p>اس گھر کا نور زینت عرش الہ ہے یہ بارگاہ قبلہ عالم پناہ ہے</p>
<p>شب جو چرخ نور سے روضہ کی پہا کیجا اور اسی چھائی جو تندہ یہ سوسر صندوق پر وہ فہم روضہ خراج پر جیلوں یاد شاہ کہے شہر سے نفع</p>	<p>جو جلوہ آؤ غم غم غم غم شکست دہی جو عریضی اور غم شکست کی نیند کیجے تین غم ہیبت الیو کیجا باز ہو دے غم</p>	<p>۴۵ جھل جھل غم غم اس مکان کی کھانا لے لے لے لے لے لے لے لے لے لے نہان تیرے شہر غم غم غم دل کیجو کیجو کیجو کیجو</p>
<p>ہے عرش پر وہ زینت عرش برین نہیں تابت یہ تھا مکان تو ہو لیکن کین نہیں</p>	<p>ہر دم رہے نہ کیوں دل نہ بھرا بھرا ہوا ہے اجنگ لہو سے پھر ہرا بھرا ہوا</p>	<p>جراث کا جوش بھی ہو خدا پر نظر بھی ہو قرآن بھی ہو حضور میں تیغ و سپر بھی ہو</p>
<p>۴۶ چلے چلے سکندرنے یہ ساد کا اضطراب چلے چلے عبدمنے یہ کیجا بیان خوب روضہ میں جلوہ گرین شہر آسان غیب بجھا فوج پر کین بین برج آسان</p>	<p>۴۷ روزیق کیون نہ توغیہ خانہ غم کیجا ہوئے بین خود شریک شہنشاہ کیجا کڑا ہو نقل ایک متولی پارے ہے ہوا فلک پہ جو غلام مر غم</p>	<p>۴۸ چو بہت اور پائے نہ ہے نہ فلک منہ جیہ روضہ خزان ہو عرش کیجا چلے چلے کا اور علم پاک کیجا بکیجا چک زینت ہو کورمان کیجا</p>
<p>قربان تھے ملک رخ روشن کی شان پر تھی چاندنی زمین پہ نور آسان پر</p>	<p>عیش جہاں دلو کو قرا موش ہو گیا سب شہر مثل کعبہ یہ پوش ہو گیا</p>	<p>مجلس میں مومنوں نے جو آنسو بہا کین دیکھ دعا کو ماتم علم نے اٹھائے ہیں</p>

<p>۴۴ کرتے تھے باغ اچلتے چلتے بنا کر اگلا صحرا دابا دب الطاف بہرینچی و عید و زمر اور شکیبا کچھ اور کدورت اگر باغ خضر کا خوبیا</p>	<p>۴۵ کیا بان نہ تھے حضور کر آئی کیا کیا میں اور حق میں غرض ہوا اکلن تھا شعیان بند کا شہید بیجان</p>	<p>۴۶ ارباب توفیق میں تھے نہ غرض بہرینچی و عید و زمر اور شکیبا کچھ اور کدورت اگر باغ خضر کا خوبیا</p>
<p>۴۷ اٹت کو واسطے مرے پیاروں کے بخشدے یارب گناہ تعزیر داروں کے بخشدے</p>	<p>۴۸ ترت تو مان ہو کیوں سزا را داس تھے جو کر بلا سے دہر میں ہم اُن کے پاس تھے</p>	<p>۴۹ رہتے ہیں تر تو نکودہ قرآن سمجھتے ہیں منہر کو اور مزین کو ایمان سمجھتے ہیں</p>
<p>۴۸ مست میں کر شہر ہو گناہ تو قلیل دست دے اُن کے رزق میں جو ہیں ایمان آسان کران غریب سے سختی احتضار سو میں بھول میں جب تو غور و شمار</p>	<p>۴۹ نہا میں دوستوں کی حاجت اور درجہ ہو میں میں دوستوں سے قریب اور درجہ میں آفتاب ہیں علم جاہل سے دور</p>	<p>۵۰ بہرینچی و عید و زمر اور شکیبا کچھ اور کدورت اگر باغ خضر کا خوبیا</p>
<p>۵۱ دامان ابن فاطمہ اور اُن کے ہاتھ ہوں جب روز حشر ہو تو یہ سب میرے ساتھ ہوں</p>	<p>۵۲ ہو مجھے قرب بعد ہو گر مشرقین کا جس گھر میں تعزیر ہو وہ گھر ہو حسین کا</p>	<p>۵۳ دل اون کے کیسی پر سرگردانک ہیں سینے تو میں کیوں دگر بیان چاک ہیں</p>
<p>۵۳ خانہ جہان میں صاف ہے شاہ شہید کی غرض میں نے کہا کہے قائم پر عذاب ماتم بہینہ سارا ہو حرم میں اور شہید نور حرم ہو نہ تھی کایا کیا</p>	<p>۵۴ ہو مجھے قرب بعد ہو گر مشرقین کا جس گھر میں تعزیر ہو وہ گھر ہو حسین کا</p>	<p>۵۵ بہرینچی و عید و زمر اور شکیبا کچھ اور کدورت اگر باغ خضر کا خوبیا</p>
<p>۵۶ ہر سو جوم و حسرت و اندوہ پاس تھا مولا کمال روضہ انور اور اس تھا</p>	<p>۵۷ ہر چند کجک مرا غم دہر میں بہینہ ماتم جو کچھ ہو دان یہ کسی شہر میں نہیں</p>	<p>۵۸ پایاے بنجاؤ نذر حسین قلیل ہے تھا جکا خط آب وہی بانی بیل ہے</p>

<p>۴۲۴ کیا عشق کو نام سے پکارا ہے سینکڑوں غلام شہ لافا ہے منوہارا ہلیت رسول خطا ہے عقل سے بچنے سے کثیر الکیا ہے</p>	<p>۴۲۵ دل نہا کر تو دین سب کچھ جلوس کو اپنے بینا کھلے اپنا سر جھینپیں ہو کی رین پہ اور تیرا دھڑ پہلے سے وہ کھاتی ہوئی تیغ ادھر</p>	<p>۴۲۶ کیونکہ شاہ کی توجہ دار و ستار کرنا ہی خود تھارخی ناخاکہ کمال بار و زوری نصیب شو شادیت جلال کسی تیرے خوشی دین شہنشاہ و خصال</p>
<p>سب طبعی کی پیاس پہ آنسو بہانے ہیں خبر کا نام منکے تو غش زد کو آئے ہیں</p>	<p>عش آئے ہیں یکجہ نہ تمیشہ بھرتی ہو آنکھوں میں ذوا بھارج کی تصویر بھرتی ہو</p>	<p>بجدہ کر دکھ نذر تھاری قبول ہے رونا قبول تعزیہ داری قبول ہے</p>
<p>۴۲۷ مٹنے بیٹا روتی تار کھینچ پیشے ہیں سب نے دھڑا بھنگان علی کہہ ہیں کہ گئے عیاش افواج کہیں غم شہر کیکی کو خوش نشان</p>	<p>۴۲۸ ہوئی اور جب عیانہ خبشت کمال جبکہ جو قتل ہوا فاطمہ کلال ہوئے اور غم سے عجب رونا کمال بہترین سچھلندی اپنی دیر کمال</p>	<p>۴۲۹ رود کہ فصل گریہ تار کھینچ جبکہ خوشی دوا دلو ہو وہ غم کھینچ ذہب کا سفر غم سے مریب ہاں کہ دارم دو عالم مریب</p>
<p>جب ذکر تشنہ کا مٹی اصغر کے ہوتے ہیں کہ تو نے نہ کو دھانپے بچے بھی کہ ہیں</p>	<p>ہر تعزیہ کے سامنے یوں بین ہوتے ہیں جیسے کسی عزیز کی میت پہ روتے ہیں</p>	<p>آہو بچہ ہیں غریبوں کی مشکلائی کو ہوا آنسو دھکی فوج روان پیشوائی کو</p>
<p>۴۳۰ پاپے ہو یا تو تیرا بیخ و بن خسرت نہ نذر دیتی ہیں وہ صاحب کرم ہو یا ہو آٹھویں سو دے سب شہر غم میاہوں ان اٹھاتا ہو کوئی کوئی علم</p>	<p>۴۳۱ روٹی ہیں بیباں جو گھر میں ہیں استوت ما داتے ہیں زینب سے جاوین چلائی ہیں گرد کیاں ہو اور حسین پادائی ہو سکینہ بچے اپنی نور حسین</p>	<p>۴۳۲ ہو وہم اوط کہ لوری ہو بھینسل آجھیں ہے یہی تیرے بھائی بھینسل در شین بین اشکے فالوئی بھینسل بوقت کی ہو صد کہ غریب ہو بھینسل</p>
<p>روح علی بھی ساتھ مجھوں کے ہوتی ہو نہ ہر ایک بزم میں جا جا کے روتی ہو</p>	<p>آنکھی بکا سی تیرا دل پہ چلتے ہیں غبت پہ اپنی خود مر آنسو نکلتے ہیں</p>	<p>خواہش نہیں کچھ اور شہ خاص عام کو تبسح اشک چاہیے نذر امام کو</p>

<p>۱۵۰</p> <p>پہلے ہوئے تھے برین زردان اک شہید بان باز دہندہ خطا کو تھے جوشن کبیر جوڑے تھے دان کما نونین ہر کجوان ہر ہو کجی جلیان ہر ادھر دوعانی</p>	<p>۱۵۱</p> <p>تھا شہر و خرم تو کراکٹ اور عطش تھے غلغلوئے شہر کناہ کش خیمے میں جان بیچے کجا طفل بوش اکھڑے کراڑے کراڑے کراڑے بوش</p>	<p>۱۵۲</p> <p>پہلے وہ دن کہ راہ میں چنا چوڑا آئی اور قتل مسلم مظلوم کی پہلے بیت محل بودج میں نوہ تو کج سا نثار کو مصیبت کا ہے سفر</p>
<p>شیر و کور و دام علیٰ جمع و شام تھا سیفی تھی کئی سیف پر حق کا نام تھا</p>	<p>تھا قحط آب گھر میں شمع شناس کے بانو کا دودھ گھٹ گیا شدت سے پیاس کے</p>	<p>گیہر ہے فوج حشر عالم پناہ کو کاٹا، سو سختیوں سے پہاڑ و دنگی لہ کو</p>
<p>۱۵۳</p> <p>پہلے صفین دست تعین کے شہداء نام مسبج خاک پاک میں چھلچھلے امام سجود بھی تھا گاہ غور و ادب سے پھر کس حضور قلب حاضر وہ شہداء</p>	<p>۱۵۴</p> <p>جہنم میں قتل فرما کر گیا ہوئی ایمرہ شہید کا کرب و دان ہوئی نیار فوج قبلہ کون دکان ہوئی جان بیل جگمگ گیا اذان ہوئی</p>	<p>۱۵۵</p> <p>دور منزلوں دھڑکے ابھی شہید کیا ظاہر ہوا اہل محرم فلک پر آہ دیکھا جو جاندہ رنے کے شاہ دین پناہ پھر دیکھ دماغ علی کبریا کی نگاہ</p>
<p>دور بار کبریا میں ہر اک سرفراز تھا اُنکی طرف نماز کو روئے نیاز تھا</p>	<p>مصرف حق کی یاد میں سب رجمہ تھے قد قامت الصلوٰۃ کے نور سے بلند تھے</p>	<p>روئے پر شہر کے قاسم بے پرے رودیا بابائے حق کو دیکھ کے اکبر نے رودیا</p>
<p>۱۵۶</p> <p>حاضر تھی باجوق طاعت میں کجا ہر دم تھا اُکلی صوت حق پر اذان کو ناز قد قامت کے قامت موزوں سرفراز تھا بارادب کو تھکا تھکا و سربلور</p>	<p>۱۵۷</p> <p>ہوتے تھے تیز سانیہ دان پنجہ تیز جھکے ان جھکے ہوئے غور و فکر سے یہ فوج تھی خدائی وہ تھا سنگرم اعمال خیران ہوا دھڑکے کمر و سر</p>	<p>۱۵۸</p> <p>پانچ دوسری تھی کہ داخل ہوئی امام ادب شیر کی صبح کو آئی سیاہ غلام آئینی شہرے ہوئی چھٹی کو دھوم غلام جھکے باجوق کد شہر میں گھبراہٹ غلام</p>
<p>بھیمین درود اُنکی نہ کیوں روح پاک پر بہدیکا سر ہے آج ملک جنگی خاک پر</p>	<p>ایمان اور کفر میں باہم لڑائی تھی کبے پہ کافران عرب کی جڑ ہائی تھی</p>	<p>زیر غم ہوا چھٹی سے شہر شریفین پر ہفتم سے بند ہو گیا پانی حسین پر</p>

<p>۱۶۴ استادہ تعاقبام اطاعت بیخ شب وان خود نمودن کیے تھا از ادب نابین قنوت تھا کہ اٹھائے باغب نشان بھی دیا کہ اپنے بے</p>	<p>۱۶۵ نہ نے کیا اشارہ کہ چلے میں ہم عجب آنے دو تیر جاؤ نہ تم جو فاسے رب چپ رہ گیا یہ دیکھے وہ غازی بے چپ رہ گیا یہ دیکھے وہ غازی بے</p>	<p>۱۶۶ بھوپ بھوپ بھی بھی سنستی بانٹا مار اک بابلی بھوپ بھی کے روتی اور زار صاف آن تھی صدارت کیسے ترسنا ہو جو حسین تر گلا اور چھپتی حار</p>
<p>عشق انے تھا شہد عالی کلام کو تسلیم کرتے تھے ملک اُنھے سلام کو</p>	<p>رحمت کو بیہوش کی علی کا خلف گیا بیت اشرف میں تیر سچ شرف گیا</p>	<p>سونامی کل زمین پر مری رشک ماہ کو بالوں سے جھاڑائی ہوں میں خوابگاہ کو</p>
<p>۱۶۷ فاتح ہو ناز و سحر غدا بہت کرین بڑھیں کہ مری درانی کا بد ایک ایک شہر تھا جس کی علی سے نہیں غم پر فوج خلعت دیجے</p>	<p>۱۶۸ بیمین جا کے شاہ بیٹے کے لباس بھیجا تب تک تو تھا زینب بھی عیاس بانو کا رنگ زرد تھا زینب بھی عیاس راہن قبا کا بڑی سکینہ بھی عیاس</p>	<p>۱۶۹ دلکشیا تو تم کو کچھ بچا چاک کیسا دلکش تو ہو دشت ہو ناک چلتا ہو لونجی بھی اڑتی ہو رو چاک گر ان ہی تو شکستہ جادو بھی مالک</p>
<p>سر بھی کٹن تو زمین قدم گاڑ دیجے کوٹہ کے در پہ جا کے مسلم گاڑ دیجے</p>	<p>بھیلہ کے ہاتھ کتنی تھی گود میں آئے بایا سدھاریے گا تو ہم روٹھ جائیے</p>	<p>جنگل کے لوگ اُنکے نہ لشکر کو لوٹ لین دشمن کہیں نہ قاطع گئے گھر کو لوٹ لین</p>
<p>۱۷۰ عقوبت میں مہج بھی ڈھرتی شاہ جیتو آئے رن سکے کو خیمہ گاہ کی کہ شاہ نے رخ عیاں پر لگا غازی عوف کی کہ بیجی اور سیاہ</p>	<p>۱۷۱ بھیجا کیوں لگا ہوا بھی کوئی نہ کیا با با جان یا نے کہیں دروہ نہ بھجا چلو کہان تو دہری ہو میں بھر آوا گرتی آئی ہو جنگل سے بھر</p>	<p>۱۷۲ پیشا تو رہو گئی اپنے مہر اٹھو اور خیمہ جلنے لگے کہ نہ کانو پیہ ہاتھ رکھے ہی ہو نہیں راجہ ڈرتا ہو دل کو چھین لیو کوئی نہ</p>
<p>لازم ہے جنگ خیمہ کی دلوڑھی سو دور ہو ارو کے انھیں غلام جو حکم حضور ہو</p>	<p>امان ذرا د سو میں نہ ہم شکوہ میں اھ مھر بھی چونک چونک جھوٹے میں</p>	<p>کا نوٹے بالیاں جو مارے تو کیا کردن کوئی طاغوتہ تمکے مارے تو کیا کردن</p>

<p>۴۹ لو اوداع گودین دالہ کی جاو گھٹا ہون خون حسین علی کا آئندہ تم جاو چھاتی سے چھلکے زانچہ سے منہ ملاو کر بار بار کا کل شکیں کی بو بنگھاو</p>	<p>۵۰ اچھا نہ بان نہ لکے جو گیتام تو کھو ہم بعد عصر آج ہی کر جا لکے سفر ان بھولی بھولی باتو تیراں ہوں پرا میں آؤ کہ یہ مقام نہایت ہے خط</p>	<p>۵۱ ہرم صدایہ آتی تھی یا سوز من اب گہ زین بین آل محمد کی اور من قسمت میں کو کہ راہ ہے اک نیا دھن چھاتی سے چھو جاو عصبیت بن</p>
<p>۵۲ آئین نہ آج ہم تو سیکینہ نہ روئو شب کو چھوہ بھی کی چھاتی پہنہ رکھو سوئو</p>	<p>۵۳ دشمن ہیں سب امام غریب الدیار کے رکھو اودمان کے پاس یہ بندہ آمار کے</p>	<p>۵۴ برباد خانہ ان رسول کرمیم ہو دھلیجا و دوپہر تو سیکینہ تیریم ہو</p>
<p>۵۵ بولی چلے کہ وہ کہ نہ مانو گی میں پرا جنگل میں چھوہ کر بھی جاوے کے کھڑ بہلائے نہ بی بی کو یا شاہ جہوہ تیرا آخری اور و رکھو نہ خیر</p>	<p>۵۶ ایسا نہ کہ کوئی دکھا دکھا کان قلعہ پنج بھین میں دکھا لڑی چکھو دھیا نہو خوار جان حسین کی سیکینہ جان میں پانی اچھی جاتی اور بھی پانی</p>	<p>۵۷ لکھو تیرے ہیں یا شاہ دینا پاہ یکیا غضب ہے کو سا مجھے ہوا گناہ روکا ہے وان آہیں کہ چشمہ جہان پاہ سیکینہ سب سمانی آل نبی اوداہ</p>
<p>۵۸ میں خوب جانتی ہوں کہ تمھوڑے ہیں آپ صغیر اودان چھوٹے چھوٹے ہیں آپ</p>	<p>۵۹ اس غم سے چھوہ صبر نہیں بقرا ہوں بی بی تمھاری تمھوڑے بہت شرمسا ہوں</p>	<p>۶۰ فاقر توارث ہے امین اسکا گلہ نہیں گذری ہیں تین روز کہ پانی ملا نہیں</p>
<p>۶۱ مانوں نہ ایک میں کوئی عجیب ہزار باقین ہیں سب فراق کی یا شاہ نامدار چکھو تار سے دیتے ہو گودی سو بار بار بہن یا جان دیکھو لیا ایک بار بار</p>	<p>۶۲ تم تشنہ لب اودا دین کی دشمن طو اب چھین چھینے سے ملے وہ گنہ گنہ بہن بھلا تھا ہی بہت کی جاتی تیر انگوڑا کہ باب کا ہو خاتمہ تیر</p>	<p>۶۳ پہنچے اس کھانا آپ پر و ام دین نہ چھوہ کر کیا کہ نہیں تم درو نہیں زیرہ ابھی تو لڑی پر سیکینہ حسین بی بی نہ رو دو درخشاں لکے ہم</p>
<p>۶۴ ہے ہے طبیعت آپ کی پٹی سے ہٹ گئی آئی سی عمر میں مری قسمت الٹ گئی</p>	<p>۶۵ سیکین پر اب کرم اجل نیک ہے کرسے تسمیر خلد آج کی منزل کو طے کرے</p>	<p>۶۶ جہان ہو سے ہیں جگہ وہ ہکو ملاتے ہیں پانی تمھارے واسطے لینے کو جاتے ہیں</p>

<p>حضرت کے سامنے تو ہر اعلیٰ کا یہ قسم فائدہ فائدہ دیکھ یہود و کفار و عجم ہو گا کہ جب کوئی توڑے اپنے گھر سے شیشہ کی ٹکڑی کاود میں بجائے جہم</p>	<p>دینار سرفروشی و فادار اہل درد سرمہ و سرمہ جو کا کھجے قدم کی گرد اسی پائیں کہ بود و نافرمانی گزرد مہربان گریہ و کلوں کی دین نہ گرد</p>	<p>ان سب کو کیا آج و شت نہ خائیں ہ غل تھا جب شکار کا لنگر بودا ہ صفت باز کھڑی ہو دی جسم وہ چکارا ہ وہو اور بوج کی گویا میان راہ</p>
<p>ہو کر وہ ظلم جو نہ سے ہوں جہان میں سی گون میں ہوگی گے ریمان میں</p>	<p>رستم نظر مانے گئے اکی چہم سے مرجاسے ڈر سے تیر کو دیکھیں جو چشم سے</p>	<p>جلوہ رخ کاغذ یونے تا فلک گیا یوں ملک زمین کا ستارہ چمک گیا</p>
<p>جسم کیے سکینے پہ بگڑا اٹھا روئے پشت کے نسب ناخدا و نوا قہر و غیظ چھٹی ہوئی باغی تیکھا سکھوتے سر پہ تھپی تھپی بیان تاج</p>	<p>ہرات میں شورش و خروش و فتنی محتاج حسین کی دلاکڑی غنی قبضے میں چون کمان ہزار گنی چمک رہا زہر و زہر و زہر و زہر</p>	<p>کھو لا خباب حضرت عباس نے علم رفت ہوئی تار و تار و تار و تار از نیل کا ہوا سی پیرا جود بہم دشت مایہ پیل گئی نکلت نام</p>
<p>آبادہ سفر تھا مسافر عراق کا تھا شور و آواز کا اور الفراق کا</p>	<p>گرا آسمان گریے تو زمین پر کھڑے رہیں تلخای کوہ پر قدم اس کے گریے رہیں</p>	<p>پرچم فزون تھا حسن میں گویا حور سے خورشید زرد ہو گیا بچے کے نور سے</p>
<p>مکے حرم کے شہ سمان شکوہ بازار کے رشتہ دار و رشتہ دار بہنویشی و شہر سے جو زبان حق نبردہ خاک بودا عجیب تھا عجیب گروہ</p>	<p>تھا دلہ جہاد کا شوق و شاک کرتی تھی بھاری بھاری بھاری راؤ نہیں بھاری بھاری بھاری بھاری بھاری بھاری بھاری</p>	<p>ناگاہ کوس حرب بجا فوج میں ہر شوخیل و شوخیل و شوخیل و شوخیل گر جاوے طبل علی کا کہ انخدر وہلے غلغلی و غلغلی و غلغلی</p>
<p>ایرا تھی عشق شاہ میں چین کے واسطے بہر حسین مل وہ تھے حسین ان کے واسطے</p>	<p>گھوڑے اڑ کے تیغ سے بجلی کو پڑ کرین یا بانی تو کیا ہے آگ کے دیبا کو کھڑے کرین</p>	<p>ڈھالوں کا برا تھا کہ زمین تیرہ ہو گئی تیغوں کی بجلیوں سے نظر خیرہ ہو گئی</p>

<p>۹۱ مکے دلاؤ نہ کے رفیقان بنیگر چکی ادھر سے تیغ تو بسے ادھر سرتیر کیوں کہاں قلیل کہاں شکایتیر خون کی شفق میں چمکے وہ منیر</p>	<p>۹۲ وہ گو کہ گورے جسم جاوینے گنگ تھک چہرہ کی غبت گل کوئی نہ رنگ ہاتھوں زور و صفت کسکی دل شکن چمک وہ سویم شباب جو لائی کہ اسل</p>	<p>۹۳ کیا تھے جو جوان دل نشے دھڑکتی سرتی ہیں جلیان لاری اسو کار تھی بار آور سنا نہ جال فرار تھی چہرہ کی شفق میں چمکے وہ منیر</p>
<p>۹۴ کہا بد دل ہزار کما بین ہوں جودہ تیرے اسطرح کہ بڑا ہے جیسے بچہ نہ تھی شکن حسین پیر ویر و بچہ نہ تھی غازی و تھی فابین بخارہ</p>	<p>۹۵ مکے فنا جاوے کیکی عودہ دلیر ہر صفت بپولن کی گرجھٹیا ہو جیسے شیر انبار دست لپکے ہوئے اور شیر کو شیر کشیخ و انگو کی دیر و شیر نویر</p>	<p>۹۶ نصفت الزما تاس تھا یہ گنگ راجال آئی گزشتہ سب کی دم زوال ما را کیا جاوے تھی قیاسم کمال دو دکھا کی تاش و تھی گور و کمال</p>
<p>۹۷ سوے خان چاس مدو کا رشہ گئے بایس شیر فوج حسین میں رہ گئے چہرہ دینے صفا کج حال ہوئی کی آب تھامے شکار بکرو کی اور کی کباب</p>	<p>۹۸ ہکے خدنگ گرتے تھے بکتر کو تو کر بھانے وہ مثل تیر کا تو کو چھو کر بجلی شمع بچہ بچہ تھے اسطرح مکے شمع بچہ بچہ تھے اسطرح</p>	<p>۹۹ مکے شمع بچہ بچہ تھے اسطرح بجلی شمع بچہ بچہ تھے اسطرح مکے شمع بچہ بچہ تھے اسطرح بجلی شمع بچہ بچہ تھے اسطرح</p>
<p>۱۰۰ مکے شمع بچہ بچہ تھے اسطرح بجلی شمع بچہ بچہ تھے اسطرح مکے شمع بچہ بچہ تھے اسطرح بجلی شمع بچہ بچہ تھے اسطرح</p>	<p>۱۰۱ مکے شمع بچہ بچہ تھے اسطرح بجلی شمع بچہ بچہ تھے اسطرح مکے شمع بچہ بچہ تھے اسطرح بجلی شمع بچہ بچہ تھے اسطرح</p>	<p>۱۰۲ مکے شمع بچہ بچہ تھے اسطرح بجلی شمع بچہ بچہ تھے اسطرح مکے شمع بچہ بچہ تھے اسطرح بجلی شمع بچہ بچہ تھے اسطرح</p>

<p>۱۰۰ پیشور بٹھا کر آنکھیں فضا نے دی تھیں لوگوں کو اردوٹ گئی شاہ کی بیچھے ہو گیا اٹھو علم اساتذہ فوئین ارکھیں زلت پر چا بس نامور</p>	<p>۱۰۱ پڑے سے سید کو تو اتھاڑا الف جو زمین غل اٹھا کر لٹا فاطمہ باغ پیری میں تو فروں سپر ز جوان کا دل لوگھڑا نام دو عالم کا بھلا</p>	<p>۱۰۲ ماتم کرو عس کا بھر اٹھرا حسرت گیا فریاد ہو کہ بھائی سے بھائی بچھڑ گیا</p>
<p>۱۰۳ روندے کے اب سوار تن پاش پاش کو کس کس کوں اٹھاے جیکس کی لاش کو</p>	<p>۱۰۴ پہونچے ہیں دیر میں جو تن پاش پاش پر آیا وحش حسین کی کو اکبر کی لاش پر</p>	<p>۱۰۵ دور دور کی چھوڑ کے ناموس کوئی تو گئے سر بھی کوئی تھی بیہوش اچھی گوند نہ جو عبا علی بادا دور ترین پیچھے لگے تیل پیکار</p>
<p>۱۰۶ ہم سب کے چین اب تہ افلاک اٹھکے ہو ایو جہان سے پیچھن پاک اٹھکے</p>	<p>۱۰۷ ظاہر تھا صاف سب کے رخو کی سرشت سے حورین گل پڑی ہیں کھلے سرشت سے</p>	<p>۱۰۸ برسا دو وطن کو دیتی تھی وہ اور وطن سے بانو اسے بسٹھالے تھی شہر کی بہن سے</p>
<p>۱۰۹ دیکھیں بغور زخم تن پاش پاش کے لکڑی اٹھا میں آنکے بیٹے کی لاش کے</p>	<p>۱۱۰ صدقہ گئی دلھن بھی نہ مان کو دکھا گئے ایو میرے شیر موت کے پنجے میں آگئے</p>	<p>۱۱۱ پانی کو مائے ننگے میں بہت شمرسا رہوں ہو ایو مری چچی میں تمھارے شمار ہوں</p>

عالم کے لئے جس طرح نوح نیا
وہی طرح تھیں روح نیا
میں نے نہیں بولے کہ سلطان
دین کے لئے جس طرح نیا
وہی طرح تھیں روح نیا

زیر پرچہ میں کھاتی تھیں لاش پر
پاؤں آتش شافعہ شری لاش پر

اباؤ فطین سے پہلے
نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا

وان خاک ہو اگر کو جب مرتبے
بس اک لحد کی صحن مقدس میں جاے

سلام
نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا

نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا

نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا

نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا

نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا

نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا

نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا

نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا

نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا

نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا

نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا
نیا نیا نیا نیا نیا

یاعی نکلتا ہو نہیں
اب بندگی کی ظلمت سے نکلتا ہو نہیں
تو قیق رقیں بدلو چلتا ہو نہیں
تو کافی نہیں
نقد ہونے کیلئے پادشاه ملتا ہو نہیں
کیونکہ گئے پادشاه ملتا ہو نہیں

یاعی دنیا میں علی کے پیارے
دنیا میں علی کے پیارے
فخوان ہر ذرا گل میں پیارے
کہتا ہے میرا کہ افلاک نے بھی
دیکھے نہیں گنجان شکاریے

یاعی حاصل چوشہ دین کی خضوری ہو گئے
لاکھوں تشریف سفر کی دوری ہو گئے
قدحی کہتے ہیں کہ ملاوہ بہشت
ناری بھی اگر جاوے تو دوری ہو جائے

یاعی غفلت میں نہ غم کو بھر
انجام پہ اک ذرا غم بھر
اس طول میں سے فائدہ کیا
کل کو بچا جو قصہ مختصر کر

یاعی اب گم غموت کر آنے کی ہے
نادان بچھنے کا اب واسطہ کی ہے
استی کے لئے ضرور اک دن ہو فنا
آتا تیرا دلیل جاننے کی ہے

یاعی مداح شہ شہیر بولجا ہم میں
عریب و غر و اسے مبرا ہم میں
گردل میں ہزاروں مضمون ہیں مگر
خاموش لسان لب دیا ہم میں

یاعی مان کہتی تھی رحمت نہ تھیں آہ ملی
تصویری خاک میں آہ ملی
اب ان صدقے بسدن نہ بچا
صغر بختیں عمر ایسی کوتاہ ملی

یاعی بان دولت فقر مصطفیٰ دیو گئے
تو قیق شرف شیر خدا دیو گئے
پوگا جو شہ گیر
مردم بھونچیں بجو جا دیو گئے

یاعی جب شام کے زندان حرم بند ہوئے
سی پیوئے دم بند ہوئے
تیا کی سی پیوئے دم بند ہوئے
بازو دین تھکی تو ہم بند ہوئے

<p>۱۰۰ کیا دودھ الیسی چھوڑ کر ششائے زکریا ہاں کو دھائیں یہ بولادہ دھائے</p>	<p>۱۰۱ بے شک و توفیق نے سدا کی مری آسمان اس صعب کو چھوڑ دیا</p>	<p>۱۰۲ ہر سہم جنگل کی پتوں کی جیسی شاخ ہر کیا امان سے اور چھوڑنے کی گنجائش</p>
<p>اب دل سے دور رخ و غم دور دیو گیا ترید گئی زبان طر سر دیو گیا</p>	<p>نانا بی جو باپ علی مان بتول ہو بیٹا بھی وہ دیا جو شبیہ رسول ہو</p>	<p>چلتے ہیں تیر قبلہ عالم پناہ پر دوڑ و سپر ہو خاطر زہر کے ماہ پر</p>
<p>۱۰۳ بنو کر جو غم سے نکلا وہ کنگہ دیکھا کہ قبلہ دین ششائے زکریا غلام سے پاک یہ جو کب پیر ہو</p>	<p>۱۰۴ ہر سہم اے خالق تیرے تیرے اوصاف کا بیان زانا جو زندہ مسکین قیوان</p>	<p>۱۰۵ ہر سہم جنت علی یہ کہتی تھیں جو بعد تین کام آؤں گے یہ میرے سائے کا جتنی</p>
<p>یہ کے ساتھ نکلے نہ مان اضطراب میں یار بخل نہ ہو کہین کارنوا ب میں</p>	<p>دیتا ہوں واسطہ میں جناب میر کا مقبول بارگاہ ہو بدیہ فقیر کا</p>	<p>ہو دودھ تھیں غم شہ عالی جناب میں نور و مجکو دودھ بخشید اضطراب میں</p>
<p>۱۰۶ اٹھان سال کی یہ بانی گلزار یلا جو دیکھو نہ چھوڑی اس پر ہزار مان تھائی آج جو ہو دیکھا ہزار</p>	<p>۱۰۷ ہر سہم فریاد غلام فریاد غلام فریاد غلام</p>	<p>۱۰۸ ہر سہم آتش بولے کہنے لگے شاہ نیکان تھا کہ ہرین وہ صباں الیسی ہی خوش حال</p>
<p>فرقہ اس کی تلخ ہو فرزند اہل ہو بان لودہ کر تو یہ مشکل بھی سہل ہو</p>	<p>مشکل ہے سہل ہو بھر و سا خدا کا ہو اے نہ لقا اثر یہ ہماری دعا کا ہو</p>	<p>کیونکر ہو کہ دونوں میں جو ہو بتول کی بیٹی جو ایک ایک ہو جو بتول کی</p>

<p>۴۲۳ قلمشے کے لیے لکھ کر دیوں خدائے بے شک ارغوان بیخود ہے بس تھاپا بیاں بزمین چوں کہ بیاں</p>	<p>۴۲۴ او شانی رسول قلک عہ الفراق او شمس اور صبح جنگاہ الفراق شریک و بین بھی بی راہ الفراق</p>	<p>۴۲۵ یہ کہلے دونوں تھے صحرایی کہلے کہلے تھے کہلے کہلے بازو کیوں کہنے کے شاہ جود بیاں کہلے کے کتاب</p>
<p>کیا خوشنما ہے خط رخ جان بول پر دیکھوئی بہار کہ سبزہ ہے پھول پر</p>	<p>سیر بہشت و خلد مبارک ہو آپ کو کوثر یہ یاد کیجیو مظلوم باب کو</p>	<p>او نور عین پر تراجمہ شاق ہے تیرا سفر رسول خدا کا فراق ہے</p>
<p>۴۲۶ بیخود ہے بزمین تو شاد بیاں بزمین کی بیاں مصطفیٰ باقوت کیا ہے سب سے بڑی دل خون ہو اگر نہ ملاصل کوئی</p>	<p>۴۲۷ کلید ہے کہ ہے شرفی شریک و بین بھی بی راہ الفراق شریک و بین بھی بی راہ الفراق</p>	<p>۴۲۸ یہ کہلے دونوں تھے صحرایی کہلے کہلے تھے کہلے کہلے بازو کیوں کہنے کے شاہ جود بیاں کہلے کے کتاب</p>
<p>وہ کونسا نگین ہے جو شیرین مقال ہے ہاں اسکا جوہری ہے تو زہر اکالال ہے</p>	<p>برہم تو ہی راہ گلشن فردوس ملک رنگی زمین سمند کی ٹاپو نے ملک</p>	<p>نکبت جو رہی رہی رسول کریم کی بوسو نکبت تھے کیسو و عنبر شیم کی</p>
<p>۴۲۹ بیخود ہے بزمین تو شاد بیاں بزمین کی بیاں مصطفیٰ باقوت کیا ہے سب سے بڑی دل خون ہو اگر نہ ملاصل کوئی</p>	<p>۴۳۰ وہ شان دہ دہ اقبال وصال گویا ہے بہار دہ دہ اقبال گویا ہے بہار دہ دہ اقبال</p>	<p>۴۳۱ یہ کہلے دونوں تھے صحرایی کہلے کہلے تھے کہلے کہلے بازو کیوں کہنے کے شاہ جود بیاں کہلے کے کتاب</p>
<p>گیسو بچم ہوا ہے تو جنگل مہک گئے جب بے بات کی تو ستارے چمک گئے</p>	<p>ٹھکے کی وہ نظر کہ خدا کا عتاب تھا انسان تو کیا بزمین بزمین بھی اب تھا</p>	<p>عالم میں اس طرح کے بھی خوش درد نہیں فاقوں کی تلخیوں میں ترش و نہیں ہوا</p>

<p>۴۴۴ ہنسنا اوردہ سمنڈ نکلتی پانی بھی صبا نہ جھپکے قدم کی باز رہیں گم روائی سے جس کی پون چال میں پر ہی اچھلاؤ دم نہ</p>	<p>۴۴۵ ہنسنے کی صفائی بھی وہ نہ جھپکے صفائی بھی تلوار سے سر کی جدائی بھی شصت کی سی صفائی بھی</p>	<p>۴۴۶ ہنسنے کی صفائی بھی ہنسنے کی صفائی بھی ہنسنے کی صفائی بھی ہنسنے کی صفائی بھی</p>
<p>اسکی سبک روی ہو خجالت سحاب کو وریا پہ جائے اور نہ خبر ہو حباب کو</p>	<p>سر کس جگہ نہ گرتے تھے کاوا کہان نہ تھا بجلی کہان نہ تھی وہ چھلاوا کہان نہ تھا</p>	<p>بے فتح پھرتی تھی نہ ہنڈ کا زار سے دعوائے ہمدی تھا اسو زوال فقر سے</p>
<p>۴۴۷ تیرا گار کو بر تنویر ان کیو خباب یاد تھی کہ کجی تو نہ ہو کجی نفی تھا کہ کجی تو نہ ہو کجی صفتیں یہ ہو اد کو اد کو</p>	<p>۴۴۸ موت کی آواز کو چہان گمان زخمی کیا کیا بار چہان گمان تو راہ ہو جو وہ صفائی گمان جہت تھی تو جو کو کہ گمان</p>	<p>۴۴۹ تیری وہی غصب کی وہی غصب جلتا سلیج کا چپک دسب گنت زردی وہی پانی تیری</p>
<p>گہر کے دو فوج کے نامی جوان گئے جو مورچے یہاں تھے سرک کر وہاں گئے</p>	<p>راکب کی شکل سامنے ہے راہوار کے غل تھا یہ ران باگ ہو دلدل ہوار کے</p>	<p>بیشل آبرو میں اصالت میں ٹپک تھی ملجا میں دوز بائیں بھی اسکو تو ایک تھی</p>
<p>۴۵۰ تیرا یہ دھڑک چلے تیرا کیا کی بیان سے کہ تیرا کیا کجی تیرا کیا تیرا کیا تیرا کیا تیرا کیا تیرا کیا</p>	<p>۴۵۱ اندری ضرب نہ صفا بائی خالی تیرے چلے تیرے خالی تیرے چلے تیرے خالی تیرے چلے تیرے</p>	<p>۴۵۲ تیرا تھا پہلے تیرا تھا پہلے تیرا تھا پہلے تیرا تھا پہلے تیرا تھا پہلے تیرا تھا پہلے تیرا تھا پہلے تیرا تھا پہلے</p>
<p>پہونچے تھے سم ابھی نہ پہونچے مٹوڑ وینہ تیں سوارو تھے سر زین پر</p>	<p>گو خوش لالہ رنگ یہ دشت مصائب جو چاہی دیکھ لے مرشد پاک صاف ہے</p>	<p>موت نہ تھا سمنڈ کہیں او بیچ نہ من ندی اہو کی ہتی تھی لشکر کے بیچ من</p>

<p>۴۴۴ آنت کا ستر خافیات کی جگہ تھی کوہن اسوے ننگا زین لالہ رنگ تھی الدری راق و شرق کی جلی جلی تھی چکچی کی سوار پر جب زیر انگ تھی</p>	<p>۴۴۵ جگہ تھے خود ہی با ستر چال جگہ تھے جسے اس کی باجو کی چال نیلوین تھی چالی تھیں راسن کی چال زیر زمین تھیں ایک کھلے پوٹھے چال</p>	<p>۴۴۶ میتان لین ہی ہوں تو زنا خاچا چلی کیون دروہا گے جاتے ہوں تو زنا چلی لادن کی کمر سے خیم خود ملے چلی</p>
<p>۴۴۷ جو کھینچتے ہیں سروی پال رہتے ہیں نام آور و نکی تیغون کے منہ لال رہتے ہیں</p>	<p>۴۴۸ چار آنسو بڑے تھے زمین پر گئے ہوئے لنگے تھے جو ششون کے گریبان پھٹے ہوئے</p>	<p>۴۴۹ کیوں ہوئے خشک ہو گئے کیا نشہ کام ہو تلواروں کے مرد کے جوانوں میں نام ہو</p>
<p>۴۴۹ بھاگتے ہیں کھینچتے جابجا تو سہ لافے نظر تھے جابجا گوشتوں کو کھانے کو چھپاتے تھے جابجا لیکن سرو پر تیغ کو پاتے تھے جابجا</p>	<p>۴۵۰ لکے کے دغا دینے تو اور تم تھی آنتے ہی کاٹ جاتے دینے کی قسم تھی کسی پر بہت کلانی قسم تھی خوجہ کسی جوان کے سلاست جملہ تھی</p>	<p>۴۵۱ میر بختا اسد ہون کو جو خاچا من تھی شائق غفران تو دینے دینے خفا من تھی جھلکے ہو چار آنسو بادھویں رنگ تھی</p>
<p>۴۵۲ بھاگتے کھینچتے قدر انداز سہ کے دان تیر کیا کہ جلتے تھے پر مرغ دہم کے</p>	<p>۴۵۳ فوج کا جائزہ تھا کہ دشت صاف تھا چروٹے کاٹ دینے میں کیا بات صاف تھا</p>	<p>۴۵۴ میں دق ہوں اور تھیں نہ بہت چری لگے ول کھو لکر لڑو کہ لڑائی میں جی لگے</p>
<p>۴۵۴ بہاگتے تھے تیر کے چلے کمان دور افغان تیر سے ہو نشان سے دور برجی سے چلے گئے ہو تیر سے دور پیرائے تھیں تیر تو رواج سے دور</p>	<p>۴۵۵ جس صنف کی لکھتی تھی سر سبز چاہ تھرا تھی تھی غوف سے نام آور و کاتھ نزلتے تھے ارکے بل پر پر و کاتھ چلتے ہیں کا در میں لادن صنف تھ</p>	<p>۴۵۶ کس کس کے تھے تیر کے چلے کمان دور گھوڑی پر چار بھلے تھے تیر کے بار بار کھاب تھی کس کے چلے کمان دور</p>
<p>۴۵۷ رات بھلے ہوئے تھے صفین پال تھیں کا ندھو نہر دیا ہو کو ڈھالین ڈھال تھیں</p>	<p>۴۵۸ پیراک مانتے نہیں دریا کے شور کو دیکھا میری تھلے ہوئے ہاتھوں کے زور کو</p>	<p>۴۵۹ زہر تھے آب غنظ جو تھا آس جاب کو گھوڑا ہر شیر کے نے کھی آقاب کو</p>

<p>۱۷۷۷ آہن کو تیرے جسم پر کیوں بوجھا تھا فلاح تجھ خیرانی جبر کی ہے خیار تر اگر کوئی بھجوا جائے تب</p>	<p>۱۷۷۸ بہو کا نام زور تھی وہ ناچار بیکار ہو گیا جی شکر کا زور تھا بہو کا ہوا جو خیر و برہادر تھا</p>	<p>۱۷۷۹ کیا کوئی غم کا سحر گردن کا کیا حال گم گشت خاک قرار یہ ملک میں پر شراب تو گم گشت خاک خان شراب</p>
<p>کیا جانے جسکو شہر و نسے پالا پڑا ہو تو ماہو نرم موم سی جب دل کڑا ہو</p>	<p>گو یا ہوں یہ تو کسکو جال سخن سے منہ پھر گیا جواب وہ دندان شکن سے</p>	<p>راتب شقی کا رزق پناہ یزید کا تھا بار بار نعرہ ہل من مزید کا</p>
<p>۱۷۸۰ ان جو دے گئے گریلا کام زینت کنہ جاری ہیں تھا جگمگ کیا نہشت غم بہو جو دل پر طعنا لگے ان کے غم آیا ان کے زرخ کو وہ نسل باد غم</p>	<p>۱۷۸۱ رواہ اور شکر کن زبانی زبان کیا تاب کیا جال ہو اور کیا کی جان نہایت چھپتی ہیں کن زبانی زبان</p>	<p>۱۷۸۲ بہو کو نہ پڑا کوہ گزرا کوہ زخیر آہنی سے ہے جنگ پر کر منہ پھر گیا شقی سے وہ زلا کی</p>
<p>بر پھلا اور شقی نے لیا دیکھ بھال کے اکبر اور بھٹکے بھالا سبھال کے</p>	<p>۱۷۸۳ یہ تیغ اگر بڑھون تو ابھی تو ہلاک ہو چلکون مکر کیلے تو بیوند خاک ہو</p>	<p>دھانے دونوں دست تقدی پسند پر پاکر بھی جی تھی شقی کے سمند پر</p>
<p>۱۷۸۴ میرزا نے وہ جگمگ چوین لالان میرزا نے تھی قیامت کی برکان چلکے لالان میں تھی شقی کے دور دور جو تھے تھے چلکے جو زبان</p>	<p>۱۷۸۵ جو کہ میں نے کہا ہے کیا جوت میرزا نے وہ جگمگ چوین لالان چلکے لالان میں تھی شقی کے دور دور جو تھے تھے چلکے جو زبان</p>	<p>۱۷۸۶ فنا یا آدمی سے کر مکر کا جانور بہت بھاری سے اسے شقی کے پہنچا کرے تو جاتا ہے اب کو</p>
<p>پھیلے شہر بہرہ مند و کی جانین ہوا ہو سموئی تھیں لوہن کہ ملین اور جہا ہو</p>	<p>۱۷۸۷ بالا کو پست پست کو بالا بجا نہ ملواریں کھانا منہ کا نوالا بجا نہ</p>	<p>جوشن سمیت کیجیے دو ایک حسام میں لائی ہو موت دیو کو لوہ کے دام میں</p>

<p>۱۷۷ اگرچہ خدا تھا اور خداوند شکستہ سوز شام سب سے بیان آئیدیم وہ کہ عین قریب رہتی ہیں ہم دور و طرف سے کسی ششکشی</p>	<p>۱۷۸ دوبل گرہ میں زینت عالم کی بنیان گھوڑا اور اسے ساتھ کو ایک نئے رخ جان الکھڑا اور اٹھ گیا گھوڑے سے پہلوان دست بھی کی چوکی ڈانڈا لگان</p>	<p>۱۷۹ چکی پر کس کس جی رتی کی شان شانے پہ آئی سینہ پہل جب تھی ٹھکان کہ کہ تباہی کا گنتی دہرہ کہ جال چوہین اڑی پڑی تھیں کہ مضطر تھا حال</p>
<p>۱۸۰ ہائے تھے دوئے ہوئے گھوڑوں کی گشت سے خاک آسا نہ جاتی تھی اڑاؤ کے دست سے</p>	<p>۱۸۱ نیز کے ساتھ شور اٹھا اس گروہ سے لو اڑوے کو لے گیا سرخ کوہ سے</p>	<p>۱۸۲ روکے کے جواب کے دے کہ مرہب بجلی کے ساتھ ساتھ کہا تک سپرہب</p>
<p>۱۸۳ گھوڑا چکی تھی چکی اور خدا گھوڑا چکی تھی چکی اور خدا گھوڑا چکی تھی چکی اور خدا گھوڑا چکی تھی چکی اور خدا</p>	<p>۱۸۴ نیزہ اڑا چکا تھا چارہ نہ سوار دیکھا ہماری ضرب کو کین اور تم شمار حرکت کی مدد سے دیکھو دیکھو چوہین عین تیغ کو دم جو کالہ</p>	<p>۱۸۵ نیزہ اڑا چکا تھا چارہ نہ سوار دیکھا ہماری ضرب کو کین اور تم شمار حرکت کی مدد سے دیکھو دیکھو چوہین عین تیغ کو دم جو کالہ</p>
<p>۱۸۶ سب افسے زبردست ہیں جودی کمال ہیں یہ شہسوار دوش چڑھ کے لال ہیں</p>	<p>۱۸۷ کمزور کو خدانے زبردست کر دیا یہ تیری سرکشی نے تھے پست کر دیا</p>	<p>۱۸۸ ماری ہو تو حق سو کمان بچکے جا بیگا اکدم میں تیغ تیز کا پانی بچھا بیگا</p>
<p>۱۸۹ اگرچہ ایک دار و در کے ہزار بند چوہین کے گھوڑا تھا چارہ نہ سوار</p>	<p>۱۹۰ عالم نے تو حال و وضع کی اور تھی بلا تھا آئے تھا کہ کب اور تھی</p>	<p>۱۹۱ دور و طرف دفاع میں ہی جدید تھی نیزہ اڑا چکا تھا چارہ نہ سوار</p>
<p>۱۹۲ خالی گئی نہ فرق کی نے دست و پا کی چوٹ کھلتی تھی ہر بندھی ہوئی شکلا کی چوٹ</p>	<p>۱۹۳ مضطر تھا اپنی زبیر سے دشمن کو پاس تھی جب ہاتھ اٹھ گیا یہ کلائی کے پاس تھی</p>	<p>۱۹۴ گرمی میں ابر بٹکتے تھے وہ جو برقی تھے اسوار بھی فرس بھی بیٹھے عین غرق تھے</p>

<p>۴۱ کرتا تھا چاہا تاجی صفائی کو انتظار تیغ اب جو ہو سر کو دکھائی تھی بار بار جنگ زد ہو وہ آتش سوزندہ آوار رفت کا نہ تھی غیب کی بھائی تم کی چار</p>	<p>۴۲ قربان تیغ تخت دل باز شاہ دین گدڑی کو سے کاٹ کے نہ بجا آئین پاکھڑت نخی سلامت تھا صد دین دوا یک غریب بین تھا معالج اعلیٰ عین</p>	<p>۴۳ طغی ہو اگر جان ترستی جی رہا ہے پانی لڑہ پو کوئی پھلک تو جان لے کچھ چھو گیا جلد شہادت غلام پائے اک ٹکڑی آرزو سے کو تو جلائے جانے</p>
<p>۴۴ جسد نے اتری سانے زہر چڑھی رہی اکہر سے بھی غامین کچھ آگے بڑھی رہی</p>	<p>۴۵ کاہنا سندا بانو نکو ریتی مین کاڑ کے پھلک گرے زمین پہ ٹکڑے پہاڑ کے</p>	<p>۴۶ گرمی سے ہو فراغ عطش سے نجات ہو اب موت لے خبر تو ہماری جیات ہو</p>
<p>۴۷ آخوند کھا چکا وہ نشتی اپنا سب کمال بیر نشے زلفون دلے کا بیلا بولناں ملو کر کھلے کچھارے کالال بان اب ہادی کو کچھ اضافہ بن نصال</p>	<p>۴۸ ملیکی صلیب رشت کو کوہ سار پادشاہ جیل کو دست خدا کا وار چلے شاہ دین کو مینا سحر کچھ نثار فلانے مین دیکھ یہ چلے کا نثار</p>	<p>۴۹ یہ لکھ کر انشا مین دوبارہ شکر سلاہ ملکت کی کچھ بڑھتی تھی کہ اللہ کی پناہ پلیا جو بیج مین تو قسمت آئی بپا جو بونے بند بگیتی چار و زور کی راہ</p>
<p>۵۰ پسا ہو عین یہی وقت نبرد ہے رد کر ہمارا وار تو جانین کہ مرد ہے</p>	<p>۵۱ بجلی گرمی ہو تیغ شتی پر چلی نہیں افسوس ہو کہ آج جان مین علی نہیں</p>	<p>۵۲ یہ کیا وہ ران باگ تھی کیا شہسوار تھا دا بایمان سمند کو فوج کے پار تھا</p>
<p>۵۳ جلی چوبیس وصال وہ لایا قیاس اک برق جی گرمی کہ دوبارہ ہوئی پیر مظفر سے مین نخی سرور مین صمد پیر نیچے سے جیب بھی تو ہوا شب وہ پیر</p>	<p>۵۴ تسلیم کر کے شکر کو پلا دو فوج و ران اب پاپس لاؤ راتنی جو باد شہ ران مالوئی خشک زینت کی ہو مری زبان چلتا ہو دل پیچے سے اٹھتا ہو چہر و ران</p>	<p>۵۵ بڑھنا کھڑو تھا کمینہ جو ادھر دھنکا بھی اوسر بھی وہ ماہر ادھر چلکے ادھر سے جیب لگی وہ تندہ ادھر اوسلے ادھر لگاتے تو بے سار ادھر</p>
<p>۵۶ سب نشہ غم جو انی اتر گیا تلوار تھی کہ حلق سے پانی اتر گیا</p>	<p>۵۷ درا پہ قتل ہوتا ہون مین قحط آب ہے ہتھیار گرم مین تپش آفتاب سے</p>	<p>۵۸ سبز یکو اس روش سی ہوا زندقی تہین بجلی سیاہ ابر مین یون کو زندقی تہین</p>

ملہ مود جزوہ جو سیدہ خاتون جوار صبا لانا آتا ہوا اس کو کہتے ہیں ۱۲

<p>۱۰۱ جانی تھی نہ نام میں گن گھڑا پیشہ سب ادھر سے طعنا زور دھڑکا ریاست اس وقت اچھا نشور اٹھکا وہاں تو تھی یوں شہر نور اٹھکا</p>	<p>۱۰۲ توہ لگائے زور کچھ کچھ پانچین جب ملک سے کئی کب سے نکل کے ہو غضب نہ پتہ ہے کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ تو کئی ہو کر تو کیا مصطفیٰ کی سب</p>	<p>۱۰۳ جانی تھی نہ نام میں گن گھڑا پیشہ سب ادھر سے طعنا زور دھڑکا ریاست اس وقت اچھا نشور اٹھکا وہاں تو تھی یوں شہر نور اٹھکا</p>
<p>جائیں نہیں اس کے قبضے میں سر تھا تو نہ تھا یہ آب شور تین کا لہر تھا وہ جزر تھا</p>	<p>غش کیا نہیں جھلکین تیر بدل گئے حلقے رکاب کے بھی قدم سے نکل گئے</p>	<p>بیٹا نباہ باپ کا اب تیرے ہاتھ ہے جلدی نہ کھینچو کہ یہ بیکس بھی ساتھ ہے</p>
<p>۱۰۴ بہر مغالین میں گئے بانی ستم گل خانہ کا کس تھی دسبدم</p>	<p>۱۰۵ کدو کو ٹوٹ پلا شکرا گران گرتے ہوئے فرس سے پکارا خجیان</p>	<p>۱۰۶ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ آواز چھوڑی علی اکبر کمان گئے</p>
<p>۱۰۷ راجپوت کو کو سوار کے جم گئے سو قتل ہو گئے تو ہزار آکے جم گئے</p>	<p>جلدی اٹھاپے مجھے دشت بند ہے اب جان نکلی جاتی ہو سینے کے درد کو</p>	<p>۱۰۸ اعداس اس تم کا خدا انتقام لے اتنا نہیں کوئی کہ مرا ہاتھ تھام لے</p>
<p>۱۰۹ لیکن میں نہیں چلتا کسی آہ دیکھا کچھ برون نظر آنی ہم کی راہ</p>	<p>۱۱۰ لشٹا تھا یہ کہ شوپہ گرا آسمان غم اتنا کہ آہ بیوسے اب تمام غم</p>	<p>۱۱۱ جھلک میں چھوڑی لاشیں آہوت شاد میں پلکے پس گئے کہ نہ شہر کیس و شہرین</p>
<p>جھاتی ہر لگ کے پشت سے نیرہ گند گیا بلا ہو کہ عمر کا پیما نہ بھر گیا</p>	<p>خاق بسر کا داغ دکھائے نہ باپ کو اکھو سو کچھ دکھائی نہ دیتا تھا آپ کو</p>	<p>بابا کو مٹھن تو کرو مٹھ سے بول کے باہن گلہیں ڈال دو اکھو تو کھول کے</p>

<p>فصل مختصر لکھی گئی ہے مگر اس میں جو چیزیں درج ہیں ان میں سے بعض چیزیں ہیں جو اس میں درج ہیں میں سے تازہ بھیل کو ڈھار اور صاف</p>	<p>فصل مختصر لکھی گئی ہے مگر اس میں جو چیزیں درج ہیں ان میں سے بعض چیزیں ہیں جو اس میں درج ہیں میں سے تازہ بھیل کو ڈھار اور صاف</p>	<p>فصل مختصر لکھی گئی ہے مگر اس میں جو چیزیں درج ہیں ان میں سے بعض چیزیں ہیں جو اس میں درج ہیں میں سے تازہ بھیل کو ڈھار اور صاف</p>
<p>بھیل ہوئی سو نہ عجب آب و تاب تھی ہو ہوا بھی تو اُنکد فضل شباب تھی</p>	<p>تھرائی تھی زمین کوئی دل نہ جانے جین سے سب دھن و دھار دتے تھے زمین کے ہیں سے</p>	<p>عسرت ہو دور عیش کا سامان کم نہ ہو جز ماتم حضور کوئی اور غم نہ ہو</p>
<p>فصل مختصر لکھی گئی ہے مگر اس میں جو چیزیں درج ہیں ان میں سے بعض چیزیں ہیں جو اس میں درج ہیں میں سے تازہ بھیل کو ڈھار اور صاف</p>	<p>فصل مختصر لکھی گئی ہے مگر اس میں جو چیزیں درج ہیں ان میں سے بعض چیزیں ہیں جو اس میں درج ہیں میں سے تازہ بھیل کو ڈھار اور صاف</p>	<p>فصل مختصر لکھی گئی ہے مگر اس میں جو چیزیں درج ہیں ان میں سے بعض چیزیں ہیں جو اس میں درج ہیں میں سے تازہ بھیل کو ڈھار اور صاف</p>
<p>پھیل کے ہاتھ پاؤں وہ مقتول رہ گیا خوشبو سو بہشت گئی بھول رہ گیا</p>	<p>چہرہ بان جگر پہ صدہ فرقت نے بھری ہیں سنتی ہوئیں کہ راہ میں گلیاں اندھیری ہیں</p>	<p>چہرہ بان جگر پہ صدہ فرقت نے بھری ہیں سنتی ہوئیں کہ راہ میں گلیاں اندھیری ہیں</p>

<p>اب اکبر نے کہا روتوں نہ کرو غصہ کیا سورج کو جاتا ہو یا رات کا پیدار کسین نہیں بد از نفع دینے نہ پایا</p>	<p>جو شادی کرے گا نہایت بھین ابران جاوے وطن میں تو کرو بیاہ کا سلمان نوشاہ بزرگا جیسے بعدیہ و زنیان بویہ بنگلے بزم افس گم کو دیتی تراب</p>	<p>ان کا گنہ گری بیان اگر گدین سانی اکبر کے گنہ گری کی جی تو ہو جاری بالوں کے کاشترے تو نوری داری اکبر نہیں جینے کے جانی میں نہ پایا</p>
<p>فرماتے ہیں میدا کی اجازت نہ ملیگی بے مرضی مادر تجھے رخصت نہ ملیگی</p>	<p>جو وقت قدم سند شاہی پہ دھر سنگے اکبر بھی یقین ہو کہ ہمیں یاد کرینگے</p>	<p>رخصت انھیں کیوں دیتی نہیں سوچے کیا ہو کچھ انکی ہو تقصیر کہ نوڈی سے خفا ہو</p>
<p>بہ بدین طلب کرنا ہو رخصت ملے یا چھوڑ دین تو بھی بے اجل اس طمع تارا روکوں تو جیانی نہیں خطر گئی گوارا</p>	<p>اس ملک کی جو وقت دین بیاہ کرانا بانو بہ جو بیاہ میں بھول جانا میری بھی طرف سے اسی جہانی تو لگانا پتا ہو تو قدر پر جاوے لانا</p>	<p>غم رشتہ سلاست تو میں بیاہ کا جانی اور باز دھکے سوار انھیں تو شاہ دانا کسی جاہ سے چھوٹی سی دھن بیاہ کو لانی والہ اب اس ذکر کو شوق تو ہی چھاتی</p>
<p>کیونکر کوئی کوہ غم جانکاہ اٹھائے ان دو نوٹسے پہلے مجھے اللہ اٹھائے</p>	<p>جب آنکے وہ گھٹیوں تربت پہ چلیگا اُن چھوٹے سے تلواروں حسرتیں اکھیں ملیگا</p>	<p>وہ کیجے جو ہو مقدمے راحت جانکا جب آپ نہون کیسی خوشی بیاہ کا لکانکا</p>
<p>جو دیکھا جو غم میں آئے شہ عالم بیکار و بے قدر ہو کر ہی بانوے پر شہم شہ نے کہا باقی کوئی مونس نہ نہ ہم کو رو نہ اب جلتے ہیں نہ جیہ ہم</p>	<p>جاد سے کیا ہو گیا اکبر کا دوپٹا رخصت مجھے بابا سے دلا دیکھ خدا ان باتوں کے سننے کا مجھے اب نہیں بار</p>	<p>اجوبہ تو دیتی جو کہ یہ کام آپے نہیں تلفوت کی مخالفت کریں اور پھیلان ساجی پیچھے پہنچاؤ اگر اکبر میں خوشی کی دودھ جی سوسن کر کہو بائیں</p>
<p>ہر شکل بنی بدمرے تھائے گا لہر کو میں چھوڑ چلا ہوں علی اکبر سے پسرو</p>	<p>جس طرح ہوا کام میں کہ کیجیے آمان فرزند کی شکل میں بدو کیجیے آمان</p>	<p>رو رو کے کئی بار مرے بانوں پڑے تھے یہ دیر سے مرنے پہ مکر باندھو کھڑے تھے</p>

<p>۴۴ ہوئے ہی قد و نیرنگ اس اکبر کا چاہ چھائی سے لگا بیٹھنے کو فراموشی نہ تھاہ بابا بڑا ہو درخوار جدائی تری وادند خیر اب ہی مرقی تو فرید کی اولاد</p>	<p>۴۵ شہر دے سے اب تو کھینچی رہی تھی میرا یونین پوچھ علی اکبر کی سواری مقل کی زمین حسن مرشدین ہوئی ساری اک نور ہو چکا تجھ پر ہوسے باری</p>	<p>۴۶ ہو عجب صاحب اولاد تو فرزند بن چکا نرمی اولیٰ ہوتا ہو تیغین نہ نکلا بیتوئی تم کو یونین اسی پر چھوڑ دیا اسی رخ جو اب کے لکھ کر چھوڑ دیا</p>
<p>عہد نہیں کچھ زیست گھبراتے ہیں ہم بھی تم آگے چلو پیچھے چلے آتے ہیں ہم بھی</p>	<p>ثابت ہو اس کو رخ روشن کی چمک سے خورشید زمین پر آکر آیا ہو فلک سے</p>	<p>بیکس ہو یونین اور تو کیا دیو کا شہید پہلے جا بیٹھا اکبر تو دعا دیو کا شہید</p>
<p>۴۷ کچھ عجز و غرور نہ کرے شہر مظہر خیرین وہاں بیٹھنے کی فرصت ہوئی دوم کشتے لگے ہمتکل بھی شہر کے قدم چوم کچھ گاد م نہ زرع تدبیر سے غورم</p>	<p>۴۸ بیادین یہ غل غل کہ صلا شاہ کی آئی اب دہر نہ رہا اکبر کا بیجا ہو نہ بچائی باقی غلامیہا تو ہوئی اس سے جدائی یار و محب دنیا نہیں آکھوئے دکھائی</p>	<p>۴۹ یاد رکھو یونین عقیامت ہوئی کیا اس وقت اکبر پر کیا فوج نے نہ رونا تلاورین کچھ لگین غنیمت ہو چکا بیجا اکبر نے بھی ہے نام علی شہر کا بیجا</p>
<p>۵۰ مان بولی ہیں نکل دکھاؤ گے نہ اکبر صدقہ لگی کیا گھر میں پھر آؤ گے نہ اکبر</p>	<p>بہ مشکل پیمبر ہے یہ دہندہ ہے میرا اٹھارہ برس کا یہی فرزند ہے میرا</p>	<p>عل تھا کبھی ایسی لڑائی نہیں دیکھی یہ تیغ کی برش یہ صفائی نہیں دیکھی</p>
<p>۵۱ کلمہ آج کا بیٹھنے کے واسطے کوئی مست جو ابن دوجو آج بھی آج بہنوے یہ کہنے لگے رو کر علی اکبر مست جو ابن دوجو آج بھی آج</p>	<p>۵۲ اگر افسوس ہے مری پوری کا سارا اجاؤ لگا بیٹھنے جتنے جی لگا سکو بھی مارا بازو کا بھی مارا اور میرا بھی جو پیرا نصویر ہو کر کسی عجب عجب ہے تنھارا</p>	<p>۵۳ دو جہاڑی جلونین غنیمت ہوئی کیا کھڑوئے زراعت غنیمت ہوئی کیا اک بھڑکی جی ہے پوری غنیمت آج اک بھڑکی جی ہے پوری غنیمت آج</p>
<p>۵۴ دانتہ عزیز و نگو بھلاتا نہیں کوئی وان جانا ہو جس جاسے پھر آتا نہیں کوئی</p>	<p>۵۵ قد مونہ گرو اسکے اگر پاس ادب ہے احمد کی نشانی کا سانا تو غضب ہے</p>	<p>۵۶ بٹے کی صدا جسکھڑی سن پاتے تھے شہید سید کو یہ خاک پہ جھک جاتے تھے شہید</p>

۱۴ باز تو سنتے ہو لوگوں کی جھجکا نکلتے تھے آواز نہ نظر آتا تھا زہار نکلتی تھیں تنگ روئے یہ غل بول اکبار جو بھی علی اکبر کی جگہ سے ہوئی بار	۱۵ پہلے ہوئے عجب حال جوان خوش قدم تھے تو غم تھا نہیں انکھیں نہیں بھرے تھے زان خنک بن میں دین نہ ترائی میں کبھی اندھی بن میں	۱۶ پہلے ہی دم میں علی اکبر دم کیا بابا کی طرف بیاہتا تھا کوئی طعنا جو جس ننان کہنے کو بیٹے کے جویا کمر بیٹے کے جویا کہ فریاد خدا
۱۷ لو سید مظلوم کے دلدار کو مارا مارا اسے کیا احمد مختار کو مارا دلبند محمد کے جگر بن دو مارا اکٹھارہ برس کے مرے فرزند کو مارا	۱۸ پایا نہ کسی جاہ جو اس رنگ فر کو گہرائے ہوئے دھوڑھے پھرتے تھے پیر کو ایک بیانہ کسی جاہ جو اس رنگ فر کو گہرائے ہوئے دھوڑھے پھرتے تھے پیر کو	۱۹ دلبند محمد کے جگر بن دو مارا اکٹھارہ برس کے مرے فرزند کو مارا دلبند محمد کے جگر بن دو مارا اکٹھارہ برس کے مرے فرزند کو مارا
۲۰ پہلے ہی جی بھڑکے گریہ کیلے وان چھاتی یہ چچی کیان دیہ کیلے اٹھے جو بھلکے تو یہ کر کے تھے تفر تقدیر میں خداوند بسرواہی تقدیر	۲۱ اٹھے میں یہ درد و صدا و آواز ای قبیلہ کو نہیں بڑی دیر کھانی پہلے ہی انی بڑھ چکی تھی جو کھانی مل چکی تھی کہ جو دریش جلدانی	۲۲ پہلے ہی جی بھڑکے گریہ کیلے وان چھاتی یہ چچی کیان دیہ کیلے اٹھے جو بھلکے تو یہ کر کے تھے تفر تقدیر میں خداوند بسرواہی تقدیر
۲۳ یان لٹ گئے آباد ہم آئے تھے وطن سے بیٹے کو اسید واسطے لائے تھے وطن سے عشق طاری ہوا کھو کھو بھی کھولا نہیں جانا یہ درد ہی سینے میں کہ بولا نہیں جانا	۲۴ عشق طاری ہوا کھو کھو بھی کھولا نہیں جانا یہ درد ہی سینے میں کہ بولا نہیں جانا عشق طاری ہوا کھو کھو بھی کھولا نہیں جانا یہ درد ہی سینے میں کہ بولا نہیں جانا	۲۵ دشمن ہر ہر اک دشمن دین لگی جان کا تسائی ہو اور ساساد ولا کہ جان کا دشمن ہر ہر اک دشمن دین لگی جان کا تسائی ہو اور ساساد ولا کہ جان کا
۲۶ نہا ہوئے آفرینہ با کوئی مارا فریاد کہ آکر کو سکا رونے مارا پیرا ہی میں کیا جسم کی قوت لے لٹا خدا جاسا رو ہی دنیا سے سوارا	۲۷ آواز کہہ پڑے ہی اور تیر و زبان دیکھا کہ تیر و زبان خون میں سلطان لاش سے پھلک کر با با تھے قربان کیا حال ہو کھلا ہو کرمان زخم جان	۲۸ نہا ہوئے آفرینہ با کوئی مارا فریاد کہ آکر کو سکا رونے مارا پیرا ہی میں کیا جسم کی قوت لے لٹا خدا جاسا رو ہی دنیا سے سوارا
۲۹ مخکل میں دو باب کی کرتا علی اکبر ہم جیتے کوئی دن جو نہ مرنا علی اکبر کیا بولتے دنیا سے سفر کر گئے اکبر سو کھی ہوئی دکھلا کے زبان مر گئے اکبر	۳۰ کیا بولتے دنیا سے سفر کر گئے اکبر سو کھی ہوئی دکھلا کے زبان مر گئے اکبر کیا بولتے دنیا سے سفر کر گئے اکبر سو کھی ہوئی دکھلا کے زبان مر گئے اکبر	۳۱ مخکل میں دو باب کی کرتا علی اکبر ہم جیتے کوئی دن جو نہ مرنا علی اکبر کیا بولتے دنیا سے سفر کر گئے اکبر سو کھی ہوئی دکھلا کے زبان مر گئے اکبر

اس درد سے درد تھے کبھی کبھی کبھی
افلاک کو جنبش تھی زمین تھی تو دھلا
کھلے جب مگر گواہ گیموں دن والا
تقدیر نے اک بجائی کو خیر سے نکالا

خیر عجب کی صدمہ لگے تھے تیرا
خیر عجب کی صدمہ لگے تھے تیرا
خیر عجب کی صدمہ لگے تھے تیرا
خیر عجب کی صدمہ لگے تھے تیرا

تھا نور سے چہرے گمان بنت بنی کا
زقار میں انداز تھا زقار سے

برلامی امید کو سرور کا تصدق
اکبر کا تصدق علی اصغر کا تصدق

انگلے کھنکھنیں اور صدموں کی جلیں
چلتی تھی کبھی کبھی کبھی کبھی
مارا کیا اٹھارہ برس کا مرثیہ

سلام
واجب الرحیم تھے زندگانی سے
مجبوری اہل رحم قابل بازار نہ تھے

شادی بھی ہوئی تھی نہ مے ماہ تھا کی
میں لگی اس بن میں دہائی ہو خدا کی

بوسے عابد کہ فدا سے شہادت کے
اک فقط ہم ہی ہمارا انصار

جو کوئی پیرا پیرا سے جانی علی اکبر
جو کوئی پیرا پیرا سے جانی علی اکبر
جو کوئی پیرا پیرا سے جانی علی اکبر

شاہ فرات تھے ایسے بن ہمارا انصار
نا نا صاحب کبھی اس طرح انصار نہ تھے

بن بیہوش اس دار فناء سے گئے واری
بانی نہ ملا خلق سے پیاسے گئے واری

ہم گنہگار تھے تیرے گنہگار نہ تھے
ہم گنہگار تھے تیرے گنہگار نہ تھے

شکر ہی شکر کھاتا تھا لب کے لب
وہن نہ تم بلین دیدہ خود نیاز نہ تھے
بیجان زخمی بنی ہوئے تھے ابن حشر
کیا ہو پھر بونے گردن اگر بیمار نہ تھے
کہا صغر نے کہ وقت نے پیر کی مارا
اگے اڑھا صدمہ مٹی رکھے کھٹکھٹا کر
شہرے دان تو بنے تھے ویرانہ شہر
جنے اس طرح تھے مولا کے رفیق
صبح عاشقوں ملک ساتھ تھے جلو دار نہ تھے
عصر کی قوت اکیلے تھے شایا تھا کہ
کہا نہ ترانے خلک میں نے شایا تھا کہ
ہر سبچ تو اس وقت کے سزاوار نہ تھے

گل تلو و نگاہ عابد پو تو تھا احوال
کونسا چالا تھا وہ تبین کہ وہ غارتھے
گر سچ دو جہاں کا ہوا انضال ہیں
اچھے یون ہو گئے جیسے کبھی بیمار تھے

رباعی
عجب نشہ و بجاہ سے تھرتے ہیں
سب طرز علا مانہ بجالاتے ہیں
آداب یہ ہے کہ تفریح خانے میں
آتے ہیں تو جگ جگ کلمے آتے ہیں

رباعی
کیون نہ کی ہوس میں آبر و دیا ہو
یاد ان کے قریب تو دیا ہو
لازم نہیں اپنے منہ سے تعریف انیس
خالص ہو و شک آپ پو دیا ہو

رباعی
شبہ دیتا ہو جسے خلادیتا ہے
وہ دل میں فروختی کو جا دیتا ہے
کرتے ہیں تھی مغز شایا اپنی
جو ظرف کہ خالی ہو صدادیتا ہو

رباعی
جو دروغ شاہ کہ بلاتک ہو پو پو
بہشت و شک وہ مصطفیٰ تک ہو پو پو
اشدای عروشان زدار حسین
ہو پو پو چو جنتین تک خدا تک ہو پو پو

رباعی
دو دلی حیات پر عیش عزا ہے
مخور شید نہ بن خاک کا تو زور ہے
ہر وقت خال زند لگانی کے ہے
یہ آدو رش نفس کی بھیڑ ہے

رباعی
فردوس ہر اک تو کا کونا ہو گا
مخلن مہین خاک کا بچھو نا ہو گا
راحت دنیا میں غیر ممکن ہو انیس
آرام سے ہاں حد میں سونا ہو گا
کشم کشم سے اشد کار پیا را ہو نین
عرش اعظم کا گو شوارا ہو نین
سارے عالم میں روشنی ہے جکی
اسے شکر شام وہ تارا ہون میں
رباعی
اگر باد نشہ کون و مکان آؤر پنی
ای عقده کشا و دو جہاں آؤر پنی
اب تلک جو دشمنوں کے ہاتھ سے انیس
بہ حضرت صاحب الزمان آؤر پنی

<p>۴۸ جب دولت سرور زلال آگیا نین جب گل پہ تصدق تھے وہ مرگیا نین آنکھ کا جو تھوڑا کھو آگیا نین جینے کا جو باعث تھا وہ آگیا نین</p>	<p>۴۸ جہلیکین میں کجا کیا بجا باری یہی سرگشت میں چلی باد باری سبز ہوا آغا تو فرما کر واری صدائے گویا سر سبز ہوا آشت باری</p>	<p>۴۸ ماں باپ کو سہرا بھی نہ اکٹرنے دکھایا پیری میں عجب داغ مقدر نے دکھایا</p>
<p>۴۸ گر بڑے ہیں اٹھ اٹھ کے یہ کمزور ہیں پشیم جیتے ہیں مگر غم سے بگور ہیں پشیم</p>	<p>۴۸ شادی تھی کہ اب گھمیں گھن لائیکہ دن ہیں اسکی نہ خبر تھی کہ خزان آئیکہ دن ہیں</p>	<p>۴۸ کس کھ میں فلک سے علی کہ چھوڑ دیا تو سہ سہ کس ماہ سے آخر کو چھوڑ دیا نہی سے عجیب سرور سن بر کو چھوڑ دیا کس فصل میں بل سے گل تو کو چھوڑ دیا</p>
<p>۴۸ جو در کھیں نیلے میں اور گاہ کہ میں رشتن کھیں جلے میں کجی تے بلین گل میں جو دن کا جا لایا وہ دھیرا غور نظر میں</p>	<p>۴۸ کیا بوجھ میں ہے بھانجے تھانے جو کوئی کیا خلق سے تازہ جوان نے ایسے بنا یا جسے ریت در جوان نے جس سے کیوں نہ جی کیا دشمن کیلن نے</p>	<p>۴۸ یوں دم بھی کسی تازہ جوان نے نہیں توڑا یوں پھول کو بھی باد خزان نے نہیں توڑا</p>
<p>۴۸ غل کرتے ہیں اعدا پہ ستانی نہیں دیتا لاشہ علی اکبر کا دکھائی نہیں دیتا</p>	<p>۴۸ توڑا نہیں ایسا گل شاداب کسی نے کھولا کیے منہ اور نہ دیا آب کسی نے</p>	<p>۴۸ یوں باپ کی قسمت کو دانتے نہیں کھانے اس طرح مقدر کو پتہ نہیں کھانے یوں بیاہنے کی سزا کو نہیں کھانے اس عمر کا پورا کوئی نہیں کھانے</p>
<p>۴۸ یہ درد ملے جو کہ سننے نہیں دیتا یہ درد قہارت جو کہ بچے نہیں دیتا غم اور طوفان دل کو پہنچے نہیں دیتا خفا و کف انیس میں جی نہیں دیتا</p>	<p>۴۸ یہ بوجھ میں ہے کہ کبر سے دنا کی کیا دل آری نہ کیوں نیست میں خدا کی جان کہتی تھی مجھے علی اکبر نے دنا کی</p>	<p>۴۸ نارونکے دعاؤں کے مرادوں کے پلے تھے وا حسرت و دروا بھی پھولے نہ پھلے تھے</p>
<p>۴۸ غم کو سا خرمن کیلیے برق نہیں ہے پر صبر کی طاقتیں نہا فرق نہیں ہے</p>	<p>۴۸ کچھ میں نہ جلا آگے یوں موت کے بس میں پیدا ہوئے اور مر گئے اٹھارہ برس میں</p>	

<p>۱۰۰ کتنی جو صدا دل سے کھلتی تھی کتنی جو کھنکھاتی تھی کتنی جو کھنکھاتی تھی کتنی جو کھنکھاتی تھی</p>	<p>۱۰۰ صبر جو بین درد و دل آئے ہے مظلوم جو بین لطف خدا آئے ہے مراغ جو بین ایک نازہ آئے ہے</p>	<p>۱۰۰ اٹھارہ برس تک جو رہا پش و دلدار نہی تھی غایت کہ وہ ہے راعی غنادر مہر حال میں بندے کو اطاعت جو ملزار محبوب میں ہم اور وہ جو قادر و غفار</p>
<p>۱۰۰ بہ ہری انداک نے دل توڑ دیا ہے پتھر کو بساتھ یوں نے چھوڑ دیا ہے پتھر کو بساتھ یوں نے چھوڑ دیا ہے</p>	<p>۱۰۰ سو دکھ ہوں تو ہوں محو بین الفت میں آئی روتے ہیں تو روتے ہیں محبت میں آئی روتے ہیں تو روتے ہیں محبت میں آئی</p>	<p>۱۰۰ اکبر سا جوان رشک فرس نے دیا تھا وہ صبر بھی بختیگا پس رہنے دیا تھا وہ صبر بھی بختیگا پس رہنے دیا تھا</p>
<p>۱۰۰ جس پھول کے عاشق تھو وہ گلشن میں ہو گیا یہ حال ہو گیا کہ موتن میں نہیں ہے یہ حال ہو گیا کہ موتن میں نہیں ہے</p>	<p>۱۰۰ غم تھا جو سلسلہ میں فرزند نہ دیتا کیا کرتے اگر وہ ہیں و بلند نہ دیتا کیا کرتے اگر وہ ہیں و بلند نہ دیتا</p>	<p>۱۰۰ بہتر تھا ہمارے یہ تنہائی کا مرنا سب سہل ہو جب دیکھ چلے بھائی کا مرنا سب سہل ہو جب دیکھ چلے بھائی کا مرنا</p>
<p>۱۰۰ دل کا چھوٹا خاکہ ترشہ کی فساد کتنی جو کھنکھاتی تھی کتنی جو کھنکھاتی تھی کتنی جو کھنکھاتی تھی</p>	<p>۱۰۰ فرد ہوا زرد چروان شک کی جا ہے سب پر نہیں زیادہ زرخاں شک کی جا ہے سب پر نہیں زیادہ زرخاں شک کی جا ہے</p>	<p>۱۰۰ داخل ہوئی میں شہدائین مہر اولاد بے انتہا میں عالمی بے ہوشی میں آباد بے انتہا میں عالمی بے ہوشی میں آباد</p>
<p>۱۰۰ مختار کا جو حکم ہو گیا جسے نہیں ہو اس زخم کا مرہم کوئی ہو جسے نہیں ہو اس زخم کا مرہم کوئی ہو جسے نہیں ہو</p>	<p>۱۰۰ جو ہکو عطا کی تھی وہ دولت اُسے ہوئی فانی ہوئی ہم اسکی امانت اُسے ہوئی فانی ہوئی ہم اسکی امانت اُسے ہوئی</p>	<p>۱۰۰ طاعت تو ہو تو شورا طاعت تو بجائے بیٹا تو گیا ممبر کی دولت تو بجائے بیٹا تو گیا ممبر کی دولت تو بجائے</p>

<p>۴۱ چھائی کو علی گڑھ تو زمین اردن آباد و بار بار اگر تھر تو زمین اردن رہنے سے یہ دولت ہو تھر تو زمین اردن</p>	<p>۴۲ پڑ پڑ کچھ تو کچھ کچھ کچھ چھپنے سے کہا اور اسد اسد کچھ کچھ مصر کا دم نہ تو تھر تو زمین اردن</p>	<p>۴۳ سب کا دل اور وہ تھر تو زمین اردن اس عالم میں تھر تو زمین اردن بائو کو دم نہ تھر تو زمین اردن تھر تو زمین اردن کچھ کچھ کچھ</p>
<p>بر کھوئے ہوئے لال کو پاتے نہیں دیکھا دنیا سے گیا جو اسے آئے نہیں دیکھا</p>	<p>سنبھلے ہیں کچھ اب پہلے تو گردن ہو چلی تھی جلد آئے نوڑی تو بلا نیکو چلی تھی</p>	<p>اپنی بھی کئی دم میں اجل آئی ہو صاحب تھر تو زمین اردن کچھ کچھ کچھ</p>
<p>۴۴ روئے جو بوسبت میں کوئی تھر تو زمین اردن برود کا الفت میں تھر تو زمین اردن صاحب سے رفا مند تھر تو زمین اردن</p>	<p>۴۵ روئے جو بوسبت میں کوئی تھر تو زمین اردن برود کا الفت میں تھر تو زمین اردن صاحب سے رفا مند تھر تو زمین اردن</p>	<p>۴۶ زبان سے گدگد اور اسد اسد کچھ کچھ دیکھا جو دم نہ تھر تو زمین اردن ازاد و کچھ کچھ کچھ</p>
<p>مطلب تر یہ مرحلے طے کر کے لینے جیتے ہیں تو فرزند سے اب مر کے لینے</p>	<p>نوڑی نے بڑی دیر سے دیکھا نہیں انکو صاحب سے لٹنے کی خبر کیا نہیں انکو</p>	<p>چھائی ہوئی زردی تھی جو دلہند کے منہ پر شیر نے منہ رکھ دیا فرزند کے منہ پر</p>
<p>۴۷ ببین تھیں اور تھر تو زمین اردن ببین تھیں اور تھر تو زمین اردن ببین تھیں اور تھر تو زمین اردن</p>	<p>۴۸ ببین تھیں اور تھر تو زمین اردن ببین تھیں اور تھر تو زمین اردن ببین تھیں اور تھر تو زمین اردن</p>	<p>۴۹ ببین تھیں اور تھر تو زمین اردن ببین تھیں اور تھر تو زمین اردن ببین تھیں اور تھر تو زمین اردن</p>
<p>۵۰ ہم دارمین میں ہیں وہ کلز ارجمان میں اک درد کا نشتر تھا کہ ڈوبارگ جان میں</p>	<p>۵۱ ہم دارمین میں ہیں وہ کلز ارجمان میں اک درد کا نشتر تھا کہ ڈوبارگ جان میں</p>	<p>۵۲ ہم دارمین میں ہیں وہ کلز ارجمان میں اک درد کا نشتر تھا کہ ڈوبارگ جان میں</p>

<p>مرثیہ دہا کی ایک جاہل تھا اور اپنی شان نیلے تھے لب سرخ خوش گل سون نہ تھے نمودار تھا نہ کھانے نہ دین</p>	<p>مرثیہ چلتی تھی کھڑے ہو ان کو مادر دلت مری لٹتی تھی جو تھے بے بھرم فریاد ہو رخت دل ساقی کو نہ تو کھینچتی تھی تپتے تپتے ابو علی</p>	<p>مرثیہ سب جان چاک کر کے لگتی تھی گم کر کے اٹھی اور یہ حضرت کو بکارتی بہ سبب تھی نہ سے چلی جان ہاری اک نظر تھمر جائے میں آپے واری</p>
<p>چھاتی میں دھرتی جو دل اس ماہ چین کا صدمہ سر اچھلتا تھا کلیہ شہ دین کا</p>	<p>کیا ہو گیا اس صاحب اقبال کو میرے ہر ویلے جاتی ہے اجل لال کو میرے</p>	<p>صاحب مری آغوش کپالے کو دکھا وہ اکبار پھر اس ہنسیوں والے کو دکھا وہ</p>
<p>مرثیہ یہ دوسرے کہ تو میرا شہر کا دہا کی ایک جاہل تھا اور اپنی شان نیلے تھے لب سرخ خوش گل سون نہ تھے نمودار تھا نہ کھانے نہ دین</p>	<p>مرثیہ گود میں لیا شاہ کھڑے ہو کر نہ تھے لب سرخ خوش گل سون نہ تھے نمودار تھا نہ کھانے نہ دین</p>	<p>مرثیہ نہ تھے لب سرخ خوش گل سون نہ تھے نمودار تھا نہ کھانے نہ دین</p>
<p>پتلی جو بھری جاتی تھی اس غنچہ دہن کی اندھیر تھا آنکھوں میں شہنشاہ زمیں کی</p>	<p>سمجھی کہ یہ اب جا کے نہ پھر آئے رنے فرزند چلا گیا کہ چلی جان بدن سے</p>	<p>موت آج جوان کی ہر توجہ راہنہیں صاف کیا لال تھا راہنہیں پیارا راہنہیں صاف</p>
<p>مرثیہ تھا شہنشاہ وہ غنچہ دہن کی اندھیر تھا آنکھوں میں شہنشاہ زمیں کی</p>	<p>مرثیہ گود میں لیا شاہ کھڑے ہو کر نہ تھے لب سرخ خوش گل سون نہ تھے نمودار تھا نہ کھانے نہ دین</p>	<p>مرثیہ نہ تھے لب سرخ خوش گل سون نہ تھے نمودار تھا نہ کھانے نہ دین</p>
<p>دم کو کتا تھا سینہ میں تو دھرتی کے کھجالی تھیں آنکھیں تو کل پر تھے آنسو</p>	<p>گود میں لیا شاہ کھڑے ہو کر نہ تھے لب سرخ خوش گل سون نہ تھے نمودار تھا نہ کھانے نہ دین</p>	<p>خوشنود ہیں وہ عشق ہوا اللہ سے جنگو اصغر کفر کرنے لیے جانا ہوں رنگو</p>

<p>۴۴۴ مین انکو نہ چاؤن اگر تو چھوٹا دردی علی کے سے موتی تو بین پاس اب تو تھاری بجا امید بجا اس اور اس کے سوا باقی کر مٹی جی پاس</p>	<p>۴۴۴ بگشتہ بر تقدیر مخالفت ہے زیادہ رشتہ اور اب جگہ کے مرا غم میں آنا کچھ کچھ تم اٹھنا سبب میں جانا افت پر اگر کہے تو آندہ نہ مانا</p>	<p>۴۴۴ اس درد کی جس درخو جگہ جگہ مکھ درد میں یوں بجا بسیر ہو جانے بہشت میں بجا بسیر مان کی بسیر ہو جانے</p>
<p>لون چلتی ہی میدا نہیں ہوا سرد نہیں ہو وہ لوگ ہیں وان جمع چھین در دین ہو</p>	<p>دکھ درد نہ ڈاپے کا بھی سہ لیمو یا تو جو کنا ہوا اللہ سے کہہ لیمو یا تو</p>	<p>شب کٹی ہو کس طرح سے دن چھٹا ہو کیونکر پوچھے کوئی مان کہ سپریتا ہے کیونکر</p>
<p>۴۴۴ وہ مگر ہر کیمیں تیرا دین شرمندہ ہوں جسے کہہ نہ سکا دان تیرے ہیں تلو اردنی نہ جان غل کر حسین میں تو سچا ہیں</p>	<p>۴۴۴ لوگو دین فرزند کو اللہ کی زبان حال میں تیرے کی اطاعت ہو چکا با تو نے کہا جو کہہ نہ سکا بوسہ سے خواہ چھو کہ میں تیرا</p>	<p>۴۴۴ یوں ہیں مگر کو دین یا چھائی نہیں دھر مگر ہر کیمیں تیرے تیرا ہی ہے کہ ایک جہاں مگر کو جسے بڑا چھائی ہو نصیب وہ دوسرے</p>
<p>قاتل ہیں وہ اکبر کے تو سجاو کر دشمن ہیں مجھے زیادہ مری اولاد کے دشمن</p>	<p>یوں آپ جسے چاہیے دیجا ہے انکو کب میں نے کہا تھا کہ نہ لیجا ہے انکو</p>	<p>مان چپ رہے اور گود سے جا کر لپسا صاحب کوئی لے آئے کہا ہے جگر ایسا</p>
<p>۴۴۴ پانی کو نہ سنا ہوا دنیا سے جارا ہیں دشمن اولاد علی وہ ستم زار سکھ جی کہیں قتل ہو کیا نہ دیکھا</p>	<p>۴۴۴ میں جی ہوں کہ تیرا کئی با حضرت پیر ہر کو میں را غا جو خدا تاج تقدیر یتیم تھا دل کی ہو جیجا کوئی نصیر ہیں آپ خطا پیش جلیں چھپے نصیر</p>	<p>۴۴۴ میں ایک صدہ مری مان با پیر خاں خاں خاص تو تو تاج فران نہنہ نہنہ ہوں بجا چھپے انکو سویران کچھ نہ نہ کہہ کر جیجا کہ لہر زاران</p>
<p>غم ہو کہ عیث لاکے جگر نہ کو کھو یا تم دل میں کہو باپنے فرزند کو کھو یا</p>	<p>فرزند کا غم مان کے کھو کہ جگر ہی ہے صدقہ گئی یہ اہم کی آری جگر ہی ہے</p>	<p>ہاں صبر خدا سے یہ دعا کہ چھو عجب نام اٹھا جواب لون تو کجا کہیو عجب</p>

<p>۱۳۳۴ دائیں دیکھ کر کتنی ہوا کی توری داخل آئیں میر نہ تھاری کوئی صاحب بخت دریا پر کج توری</p>	<p>۱۳۳۵ مادر سار اٹھا کر نیا سچ انسو کس اس باغ میں تھوڑے گوئی تھوڑی تھوڑی تھوڑے</p>	<p>۱۳۳۶ بہن کتنے لگے دیکھ کر انیس یہ کیا جو باغ تھوڑے تھوڑے بلال کوئی آریز علیا مصحف داد</p>
<p>۱۳۳۷ دو جب ہیں ہر حال میں خوشدہی رہے اکبر کے جسجاوین انکی بھی طلب ہے</p>	<p>۱۳۳۸ کیون روئی ہو کچھ روئی سے حاصل نہیں ان یہ دارمیں رہنے کے قابل نہیں امان</p>	<p>۱۳۳۹ معلوم ہوا جنگ سے گھر اسے ہن چسپیر قرآن کو شفاعت کے لئے اسے ہن چسپیر</p>
<p>۱۳۴۰ گوئی تھوڑی تھوڑی تھوڑے بہن کتنے لگے دیکھ کر انیس بلال کوئی آریز علیا مصحف داد</p>	<p>۱۳۴۱ اک تھوڑا اند گن گن گن گن چلائی تھوڑی تھوڑی تھوڑے پاک علی تھوڑی تھوڑی تھوڑے</p>	<p>۱۳۴۲ بلال کوئی تھوڑی تھوڑی تھوڑے چلائی تھوڑی تھوڑی تھوڑے پاک علی تھوڑی تھوڑی تھوڑے</p>
<p>۱۳۴۳ دو لہا سا بناؤ کہ یہ پوداں چڑھے گا تم شکر کرو آج کہ دودھ انکا بڑھے گا</p>	<p>۱۳۴۴ تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑے تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑے تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑے</p>	<p>۱۳۴۵ اشک لکھو نہیں بن چاک گریبان کتنے ہیں یہ کتنے معصوم کی چسپیر یہ ہیں</p>
<p>۱۳۴۶ تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑے تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑے تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑے</p>	<p>۱۳۴۷ تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑے تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑے تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑے</p>	<p>۱۳۴۸ تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑے تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑے تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑے</p>
<p>۱۳۴۹ تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑے تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑے تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑے</p>	<p>۱۳۵۰ تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑے تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑے تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑے</p>	<p>۱۳۵۱ تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑے تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑے تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑے</p>

<p>۵۴ یہ کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچا ہے یہ کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچا ہے یہ کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچا ہے</p>	<p>۵۵ یہ کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچا ہے یہ کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچا ہے یہ کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچا ہے</p>	<p>۵۶ یہ کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچا ہے یہ کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچا ہے یہ کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سب سچا ہے</p>
<p>کچھ پانی کے بدلے تھیں لینا ہو تو کھدو دریا سے جو قطرہ کوئی دینا ہو تو کھدو</p>	<p>جب صفحہ مرآت گہری یہ حسرت کی نظر سے لے ظالموا اٹھتا ہو دھوان میر جگر سے</p>	<p>جب سو کلام خلق سے تھو ہوڑ کے جاؤں حسرت ہے کہ دنیا میں اسے چھوڑ کے جاؤں</p>
<p>۵۷ طالب علم اگر نہ تندرستی نہ ہو پانی دوا سے خلیج میں گھر ہو</p>	<p>۵۸ جانبہ نہ ہی اولاد خلد نہ ہے نہ ہی انصاف کو کہو دیکھو یہ حال چاہی تو</p>	<p>۵۹ تیرے تھکایاں نہ تیرے تھکایاں دیکھی ہو میں وہ چاندنی ہو چھلکی ہو</p>
<p>معصوم ہی بہ تائب کبھی جی نہ سکیگا اک جام تو یہ نشہ دہن پی نہ سکیگا</p>	<p>ننگین ہو تو سوز نفس ہر کو سمجھے جس دلیں ہنو درد وہ کیا درد کو سمجھے</p>	<p>ہر چند کہ سب ظالم و جلاد تھے انہیں تھرا گئے جو صاحب اولاد تھے انہیں</p>
<p>۶۰ اگر تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں اگر تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۶۱ اولاد کی فرقت کوئی تھیں تھیں اس درد کی لذت کوئی تھیں تھیں</p>	<p>۶۲ دوست کی غیبت کوئی تھیں تھیں بولا کوئی زبان سچا گیا دینا چاہی</p>
<p>ہنوتی یہ جان تو پھر بھی نہ کا جگر ہے مر جانے میں اس کے کئی جان نہ کا جگر ہے</p>	<p>اک یاد اٹھی تو فراموش نہیں ہے بہ جوش ہو غم کا کہ مجھے ہوش نہیں ہے</p>	<p>یوں پھول کوئی دھوپ میں چھانسیا بچے کا یہ عالم ہے کہ دیکھا نہیں جاتا</p>

<p>۴۴ بلا کوئی کسی پانی کے نہ بڑھتا ہو معصوم جو مظلوم ہر اور تشنگی ہو بلا کوئی کچھ نہ ہو دھیان کہ صبر دشمن اگر چھو کہ یہ دشمن کا سپر</p>	<p>۴۵ بلا کوئی کسی پانی کے نہ بڑھتا ہو معصوم جو مظلوم ہر اور تشنگی ہو بلا کوئی کچھ نہ ہو دھیان کہ صبر دشمن اگر چھو کہ یہ دشمن کا سپر</p>	<p>۴۶ بلا کوئی کسی پانی کے نہ بڑھتا ہو معصوم جو مظلوم ہر اور تشنگی ہو بلا کوئی کچھ نہ ہو دھیان کہ صبر دشمن اگر چھو کہ یہ دشمن کا سپر</p>
<p>۴۷ گھبرانہ انھیں اجر گر آغا یہ ملے گا فردوس میں سب کو تر ہمایہ ملے گا</p>	<p>۴۸ اشک آنکھوں سے شبنم کی طرح ریزہ پھلے ننھے سے آنکھوں سے بھی دھن کو نکل آئے</p>	<p>۴۹ بچھتا ہیکل آج جو پانی اسے دیکھا یہ طفل جوان ہو کے عوض باپ کا لیکھا</p>
<p>۵۰ توبہ حاصل ہو تو ہم صادق الاقرار توبہ حاصل ہو تو ہم رستم و غفار ناجی ہیں ترے دوست ہونے کی جگہ مالک ہونے کا تو فردوس کا شکار</p>	<p>۵۱ بے خون کرنا بھی شکوہ بھی ہوتا تو تو نے لکھے تھے سے وہ بارود انور دھبیچے ہوئے باغوں کو کر کے گلے ہوئے</p>	<p>۵۲ یہ بچھتا ہیکل آج جو پانی اسے دیکھا یہ طفل جوان ہو کے عوض باپ کا لیکھا</p>
<p>۵۳ شیعہ نہ غم کھا تھے ہم شاد کرینگے شیعہ نہ ترے غم کو آباد کرینگے</p>	<p>۵۴ بیتابی میں شہ بیٹھ گئے خاک پر ہٹ کر وہ غنچہ دہن مر گیا بابائے پٹ کر</p>	<p>۵۵ بے صبر نہیں گو کہ گرفتار قلق ہوں محبت نہ ہے کوئی کہ میں محبت حق ہوں</p>
<p>۵۶ ملکہ صد شاد ہوئے سب سے پہلے اصرار کرتے تھے سوسے لاکھ آکر چوڑے کو تپ سے بجائی کے پہلوں پر چاروں باغدار باغدار اس سے افرو</p>	<p>۵۷ آہ دل مظلوم نے گر دن کو لایا غم نے سب سے باغوں کو پست کر دیا کی عرض کر تکیے میں صابر بن خدایا</p>	<p>۵۸ چلائے تھے سیم کہ یہ کیا کرتا ہو ظالم بچے کو جہاں کا تو خطا کرتا ہے ظالم</p>
<p>۵۹ بعد اچکے ہم دشت میں پھر آج لٹے ہیں ہشیار کہ یہ پہلے پہلے ہیں جھٹے ہیں</p>	<p>۶۰ محتاج نہ پانی کا نہ خوان مان ہوں مدد طالب ہوں فقط مغفرت امت جدک</p>	<p>۶۱ چلائے تھے سیم کہ یہ کیا کرتا ہو ظالم بچے کو جہاں کا تو خطا کرتا ہے ظالم</p>

<p>۴۴</p> <p>گلشن در دوزخ سے برادر کو چھپا گردن تیرا چھین چھاتی ہو لگانا کوئی نہ ہو کہ جو تیرا پاس آجکے چھپا چو چھین دادی کی جو تیرے کو چھپا</p>	<p>۴۵</p> <p>تیرے یہ کر کے کیا اور کر کر جولان کیا اسم فرس برائی کر جہودہ دیا کرار کی تیرے تیرے کر موتو اس لیا حضرت حق کو کر</p>	<p>۴۶</p> <p>گر دھوپ چھپ چھپا دھوپ چھپا نہو برق نہ چھپ چھپا گر دھوپ چھپا شیریں شعلہ کی کوئی تاب نہ لگا</p>
<p>۴۷</p> <p>مفل گل تیرا پاس سے مریض ہو ہیں گردن نہ دکھے میر تم کھائے ہو سہا ہیں</p>	<p>۴۸</p> <p>جو ہر تو ادھر برق شرر بارین چکے اک چادر تار یے شب تارین چکے</p>	<p>۴۹</p> <p>غل چار طرف تھا کہ گھر سے قبر خدا میں آگ آب میں پیمان ہوئی اور کائنات میں</p>
<p>۵۰</p> <p>تیرے لاشہ سے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے آزاد ہوئی خاطر فرزند تیرے</p>	<p>۵۱</p> <p>تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۵۲</p> <p>دانتوں کی دھاتی تیرے تیرے تیرے دانتوں کی دھاتی تیرے تیرے تیرے دانتوں کی دھاتی تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۵۳</p> <p>جہاں کیلے ہاتھ جو دوا یک کے اٹھے اک شیر سے شیر علی ٹیک کے اٹھے</p>	<p>۵۴</p> <p>تھا ہوش نہ پر یوں کو نہ انسان کو نہ جن کو غل تھا کہ جہاں میں شب قدر آئی بردن کو</p>	<p>۵۵</p> <p>یوں بھاگتے تھے شیر کہ دم بھول گئے تھے دہشت تھی کہ دہشت کو ہر بھول گئے تھے</p>
<p>۵۶</p> <p>اب جہاں جہاں کہ خدا مانتا نہ اب جہاں جہاں کہ خدا مانتا نہ اب جہاں جہاں کہ خدا مانتا نہ</p>	<p>۵۷</p> <p>اب جہاں جہاں کہ خدا مانتا نہ اب جہاں جہاں کہ خدا مانتا نہ اب جہاں جہاں کہ خدا مانتا نہ</p>	<p>۵۸</p> <p>دہ دہ</p>
<p>۵۹</p> <p>بلوہ یہ نہ دیکھا یہ صفت آرائی نہ دیکھی انسوس کہ تیرے مری تنہائی نہ دیکھی</p>	<p>۶۰</p> <p>گرد و نیل تھے مہر کو یہ تاب نہیں تھی درے تھے کین دھوپ کین چھاؤں نہیں تھی</p>	<p>۶۱</p> <p>عین میں یہ بود زمین یہ نور کمان ہو سار مشب معراج محمد کا سلمان ہو</p>

<p>۵۴ کسی کی تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا اس کی تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا وہ جو خدا ہوں کہ نہیں جگانا لے قوم سے گھاٹ لے لے لے لے</p>	<p>۵۵ تکڑا کر کے تکیا کی تکیا کی تکیا تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا</p>	<p>۵۶ اقبال سے تکیا کی تکیا کی تکیا ایمان کے گستاخین کے تکیا کی تکیا سب کی تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا</p>
<p>کچھ پر کچھی (افور) ستم چڑھ نہیں سکتی دھاریسے مرے کشتی تن بڑھ نہیں سکتی</p>	<p>برسوخین مرے زخم کو ہم نہیں بھرتا بیرون جو لوہین تو کبھی دم نہیں بھرتا</p>	<p>حقاظر کا رشتہ جسے تسبیح کیا ہے زنا کو ڈور سے نہ رکھا دیا ہے</p>
<p>۵۷ ایمان کی کوئی صاحب جو نہیں کیا سزا کوئی دشت و دھن نہیں کیا انھی نہیں کیا کوئی از دشت و دھن نور کے دریا کا نشا و نہیں کیا</p>	<p>۵۸ کڑی تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا</p>	<p>۵۹ کھائی تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا</p>
<p>بت توڑ دیے ہیں جو سو دیر گئی ہوں خندق کو تو دو اٹھ میں میں میری گئی ہوں</p>	<p>کفار کی لاشوں سے بیابان کو بھرا ہے اسلام کا گلشن مرے پانی سوہرا ہے</p>	<p>ناگن میں ہونو گی کبھی جو لہر ہو مجھ میں چڑھ کر جو اترتا نہیں وہ نہ ہو مجھ میں</p>
<p>۶۰ اس کی تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا اس کی تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا اس کی تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا اس کی تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا</p>	<p>۶۱ تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا</p>	<p>۶۲ تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا کی تکیا</p>
<p>سرخ متقی کبھی میری نہیں ہوتی سیرن جو لہو کی لون تو میری نہیں ہوتی</p>	<p>ہوں دشمن جان جن میں یہ ہے لکھتے ہیں جبریل بھی لوہے کو مرے لکھتے ہیں</p>	<p>ہر سو کوہ سار کا عالم نظر آ یا میدان بلاخیز جنہم نظر آ یا</p>

<p>۱۹۴ بہشت کی ایک کمرہ فضا آئی سرون پہ ملائی ہوئی کین فضا آئی سرون پہ اڑتے ہیں جس دہ ہوا آئی سرون پہ</p>	<p>۱۹۵ اگر تھے سر ازاد ہو تو نہ تو کین چوین تن کھاد میں بدتر تھے کین پہلی نصین تنغ غنہ کین ازان کا غریب تو کھلا جانی تھیں</p>	<p>۱۹۶ توئی تو تیرے جو سوتلے کین جو کس سے نہ ہو تو کین مورنگ تو چرخ کین جلجلی بین قیامت کین</p>
<p>۱۹۷ دم بھر میں نہ صف تھی نہ سوار دکا پرا تھا اعدا کا موتی کی با جھون میں بھر تھا</p>	<p>۱۹۸ کیا روکتے ڈھالوں پہ دہ تیغ و دریاں کو رو کا بے کبھی بارغ کے بتوں نے خزاں کو</p>	<p>۱۹۹ خود آئے نصرت تھی نظر کام تھا اسکا مفتلح طلسمات جہان نام تھا اسکا</p>
<p>۲۰۰ جس میں چپکے کردہ تھے اعدا جس میں سر تار بہ قدم چھڑتے اعدا جس میں جھمکتے رہتے اعدا جس میں چپکے رہتے اعدا</p>	<p>۲۰۱ تو کھال میں نہ دینی تیری گدہ میں تو کھال میں نہ دینی تیری گدہ میں تو کھال میں نہ دینی تیری گدہ میں تو کھال میں نہ دینی تیری گدہ میں</p>	<p>۲۰۲ کس وقت پہلی سی دہ غور و زاری کجی کس وقت پہلی سی دہ غور و زاری کجی کس وقت پہلی سی دہ غور و زاری کجی کس وقت پہلی سی دہ غور و زاری کجی</p>
<p>۲۰۳ مقتل میں سوار دنیہ فرس لوٹ رہے تھے دو ایک پہ ادا پانچ پہ دس لوٹ رہے تھے</p>	<p>۲۰۴ جب کوئٹے اٹھی اسی افلاک پہ دیکھا دیوار دکو چار آئینہ کی خاک پہ دیکھا</p>	<p>۲۰۵ آج اسکی جلا دینو میں کجی تھی تھاک کتنا تھا جہنم کہ پناہ اس سے خدا کی</p>
<p>۲۰۶ کس وقت پہلی سی دہ غور و زاری کجی کس وقت پہلی سی دہ غور و زاری کجی کس وقت پہلی سی دہ غور و زاری کجی کس وقت پہلی سی دہ غور و زاری کجی</p>	<p>۲۰۷ مقتل سے جوری تیرے کجی مقتل سے جوری تیرے کجی مقتل سے جوری تیرے کجی مقتل سے جوری تیرے کجی</p>	<p>۲۰۸ جس وقت پہلی سی دہ غور و زاری کجی جس وقت پہلی سی دہ غور و زاری کجی جس وقت پہلی سی دہ غور و زاری کجی جس وقت پہلی سی دہ غور و زاری کجی</p>
<p>۲۰۹ بہشت کے اڑا دینے میں فیاض تھی شمشیر چار آئینہ قرطاس تھے مقراض تھی شمشیر</p>	<p>۲۱۰ غل تھا کہ تماد اسکی بڑھو فرض یہی ہے ای قوم اذ از زلت الارض یہی ہے</p>	<p>۲۱۱ تھرا تا جو مرآج تلک چرخ برین پر ذریہ دی این جو گئے بین زمین پر</p>

<p>مرثیہ کے تھے تھے چاروں ششماں اس کا تہ آتش جاڑا آتش تھی تھی آتش جاڑا آتش آتش جاڑا آتش جاڑا آتش</p>	<p>مرثیہ کے تھے تھے چاروں ششماں اس کا تہ آتش جاڑا آتش تھی تھی آتش جاڑا آتش آتش جاڑا آتش جاڑا آتش</p>	<p>مرثیہ کے تھے تھے چاروں ششماں اس کا تہ آتش جاڑا آتش تھی تھی آتش جاڑا آتش آتش جاڑا آتش جاڑا آتش</p>
<p>مرثیہ ارزان جھین شمشیر اجل دم نے خریدا خود آگے مول آسکو جنم نے خریدا</p>	<p>مرثیہ کے تھے تھے چاروں ششماں اس کا تہ آتش جاڑا آتش تھی تھی آتش جاڑا آتش آتش جاڑا آتش جاڑا آتش</p>	<p>مرثیہ کے تھے تھے چاروں ششماں اس کا تہ آتش جاڑا آتش تھی تھی آتش جاڑا آتش آتش جاڑا آتش جاڑا آتش</p>
<p>مرثیہ کے تھے تھے چاروں ششماں اس کا تہ آتش جاڑا آتش تھی تھی آتش جاڑا آتش آتش جاڑا آتش جاڑا آتش</p>	<p>مرثیہ کے تھے تھے چاروں ششماں اس کا تہ آتش جاڑا آتش تھی تھی آتش جاڑا آتش آتش جاڑا آتش جاڑا آتش</p>	<p>مرثیہ کے تھے تھے چاروں ششماں اس کا تہ آتش جاڑا آتش تھی تھی آتش جاڑا آتش آتش جاڑا آتش جاڑا آتش</p>
<p>مرثیہ چما آئینہ کاٹا ہوئی حیرت کہ دہم کو مریدان نہ لیں کھا گئی اس طرح زرہ کو</p>	<p>مرثیہ کے تھے تھے چاروں ششماں اس کا تہ آتش جاڑا آتش تھی تھی آتش جاڑا آتش آتش جاڑا آتش جاڑا آتش</p>	<p>مرثیہ کے تھے تھے چاروں ششماں اس کا تہ آتش جاڑا آتش تھی تھی آتش جاڑا آتش آتش جاڑا آتش جاڑا آتش</p>
<p>مرثیہ کے تھے تھے چاروں ششماں اس کا تہ آتش جاڑا آتش تھی تھی آتش جاڑا آتش آتش جاڑا آتش جاڑا آتش</p>	<p>مرثیہ کے تھے تھے چاروں ششماں اس کا تہ آتش جاڑا آتش تھی تھی آتش جاڑا آتش آتش جاڑا آتش جاڑا آتش</p>	<p>مرثیہ کے تھے تھے چاروں ششماں اس کا تہ آتش جاڑا آتش تھی تھی آتش جاڑا آتش آتش جاڑا آتش جاڑا آتش</p>
<p>مرثیہ کے تھے تھے چاروں ششماں اس کا تہ آتش جاڑا آتش تھی تھی آتش جاڑا آتش آتش جاڑا آتش جاڑا آتش</p>	<p>مرثیہ کے تھے تھے چاروں ششماں اس کا تہ آتش جاڑا آتش تھی تھی آتش جاڑا آتش آتش جاڑا آتش جاڑا آتش</p>	<p>مرثیہ کے تھے تھے چاروں ششماں اس کا تہ آتش جاڑا آتش تھی تھی آتش جاڑا آتش آتش جاڑا آتش جاڑا آتش</p>

<p>۵۱۱ حلقہ معصومین غنیمت اسلام و وہ عطا و فیہ اسباب حاجت کی سرمدی دہشت حلقہ غنائیہ بیان خداوند شہادت نہ جانے تھے نیک خطاب لاف نہ</p>	<p>۵۱۲ بوسے شہزاد اکبر سبب خلیفہ مین کیا بدین جلالہ خجاعت کیلچہ نہ ریت کی طرح تناس و فاعہ اب خیر کج آب کا نشان گلچہ</p>	<p>۵۱۳ اب بھڑکی ہوئیں اویں و بیاد و فتنے لہر لہری جاکو بچاؤ سوئے مین کمان باپک مانتا ہر کھ کے اب آئین نیم کو یاد</p>
<p>ثابت کسی سرکش کے نہ ترکش کی ہری مٹی بے جہلہ کمان جو تھی وہ نون نظری بھی</p>	<p>کچھ منھ سے نہ شکوہ غم جانکاہ مین نکلے حسرت ہو کہ دم سجدہ اسد مین نکلے</p>	<p>نزدہ مرے مانجے بہ ہوا ہل جھاکا یہ وقت ہون باپکے بچو کی دما کا</p>
<p>۵۱۴ اسد کی بجلی کہ عداوت ہو کیلچہ گردن سے تو جسم سے دم لٹاؤ نہ جانے لہری بھجے تیرے غلا باغیوں کے مین واکاؤ لے کاڈا</p>	<p>۵۱۵ یہ کیلچہ عین کو کیلچہ نوادہ اب بیان مین ہم کیلچہ یہ عین کا شکوہ ہے اسے شکوہ مانا ہے کہ تو نہ کہ خیر خواہ</p>	<p>۵۱۶ کھلے کھلے کھلے بیہوش نہ حضرت پر و عرش کی لاکھ لاکھ ہر جس جو ہر اسے کہتے تھے گھوڑے گر ان کا نہ ازاد ہے</p>
<p>سینے کی نہ دیکو نہ خیر دل کی جس کو تلوار تے چھوڑ گیا باپ پسر کو</p>	<p>تلوار و مین سجدے کیے کو د پرٹینگے اکبر کی جوانی کی قسم اب نہ لڑینگے</p>	<p>پانی کے بھی سائل نہویں برہیان کھا قبلہ کی طرف جھک گئے سجد مین خدا</p>
<p>۵۱۷ کو مین مین تھا شہزادے نہ اکبر کہتا تھا سب بات خداوند در عالم آئی تھی یہ ہاتف کی صلیب خجہ ہر دم احسن ہو اور شرف و دریت آہم</p>	<p>۵۱۸ راجہ راجہ کی شہزادہ کی شہزادہ جلالی کہ نوادہ ہوئی یا نوے لاؤ صف نام کہ مین خجہ شہزادہ ہوئی خیر خاطر نہ روکے</p>	<p>۵۱۹ لاؤی نہ یہ لکھا جو خدا چاہی نبوت جھٹکا جھٹکا وہ خلق کا حق تھے فرشتے کہ تھے وہ عین کا حق تھل مین کھڑی بیٹے کے کون</p>
<p>کیونکہ نہ تو کس کا گل اندام ہے پندیر اس بایں مین یہ جنگ نہ اکام ہو پندیر</p>	<p>عابد کو جگاد و سواہ کرتے مین بھائی خود شکر کو طلب کرتے مین بھائی</p>	<p>بیلوس نہ ہو کہ جدا ہوتی تھی نہ ہر شاہ کہ گر پڑتے تھے جب روتی تھی نہ ہر</p>

<p>۴۱ اک سرفراز کا جس کو بے نیاز تھے اک تنہا کے لیے جس کو ملک بیکار تھے دیکھو اس کی حالت کیسے بیکار تھے</p>	<p>۴۲ شکر ہوا تمام میں اسے کا زار نیکے پر نہ تھے نہ کوئی اسے پور سوار اور اس کے کھڑے ہو کر کا زار دس ہزار</p>	<p>۴۳ جینا تھا سب کو بے نیام مظلوم کے غم پر باد ہوئے شہید یا شک کہ تیرے علی الصغر ہوئے شہید</p>
<p>۴۴ میں تیرے قتل شاہ وہ گمراہ کرتے تھے امت کی مغفرت کی دعا شاہ کرتے تھے</p>	<p>۴۵ یہ ظلم تھا نبی کے تو اسے کیوں واسطے ملواریں تیز ہوتی تھیں بے کیوں واسطے</p>	<p>۴۶ جاننا زانی اپنی شجاعت دکھا گئے تہنا امام زرعۃ اعدا میں آ گئے</p>
<p>۴۷ عطا تیرے نگاہی ہوئے شہر دیہ پاؤں میں آفتاب کی خاک کا مکہ کاہ جانکشی خیمہ کا وہ ملک تھی تھی نہ راہ</p>	<p>۴۸ تھی سب کو مصلحت پر عجب کیوں نہیں شدت تھی آفتاب کی اور زمین کی نہیں تھا دشمن کی دیر و فنا وہ تھی نہیں تیرا بے روح خاک ہو چھٹی تھی نہیں</p>	<p>۴۹ بقیہ سنا یاد رہے یاد رہے حسین کا دشمن جو تھا ایک لشکر حسین کا غیاں پر لگا کہ کاٹ لواب ہو حسین کا</p>
<p>۵۰ سرفراز جھکاتے تھے گھوڑ کی بال پر فدا تھا تین روز کا زہر کے لال پر</p>	<p>۵۱ تہنا بی پر پسر کی علی اشکبار تھے اور قبر میں رسول خدا بیقرار تھے</p>	<p>۵۲ پیاسے پہ ابر شام کے لشکر کا بھا گیا مظلوم اہل ظلم کے زرعۃ میں آ گیا</p>
<p>۵۳ میں تیرے غم پر نہ تھے نہ زہر نہ زہر نہ زہر میں تیرے غم پر نہ تھے نہ زہر نہ زہر نہ زہر میں تیرے غم پر نہ تھے نہ زہر نہ زہر نہ زہر</p>	<p>۵۴ جہنم تیرے کو نہ تھا شام کا بھانجا وہ تیرے کو نہ تھا شام کا بھانجا وہ تیرے کو نہ تھا شام کا بھانجا</p>	<p>۵۵ میں تیرے غم پر نہ تھے نہ زہر نہ زہر نہ زہر میں تیرے غم پر نہ تھے نہ زہر نہ زہر نہ زہر میں تیرے غم پر نہ تھے نہ زہر نہ زہر نہ زہر</p>
<p>۵۶ سولہ بہر کی پیاس کلبہ جلائی تھی کچھ بات کرنے تھے تو زبان انہی جانی تھی</p>	<p>۵۷ نیزہ جو لکنا سینے پہ سطر رسول کے اٹھتا تھا درد میں جناب رسول کے</p>	<p>۵۸ گھوڑیے ہان گرا دوشہ سرفراز کو پانی نہ ملنے پاسے امام جس کو</p>

<p>علم کرتے تھے اخلاقیات کے سچے پیرو نور کو ہم بندہ عاجز ہوں میں ترا پہنچے پہنچے تب تری راہ میں ہو خدا میں جی لینا یا سا گلزار ہون کرتا</p>	<p>علم کرتے تھے اخلاقیات کے سچے پیرو نور کو ہم بندہ عاجز ہوں میں ترا پہنچے پہنچے تب تری راہ میں ہو خدا میں جی لینا یا سا گلزار ہون کرتا</p>	<p>علم کرتے تھے اخلاقیات کے سچے پیرو نور کو ہم بندہ عاجز ہوں میں ترا پہنچے پہنچے تب تری راہ میں ہو خدا میں جی لینا یا سا گلزار ہون کرتا</p>
<p>یہ یہ دعا قبول ہو مجھ دل ملول کی امت کو بخش دے مرنے والا رسول کی</p>	<p>یہ کیا سلوک کرتے ہو تم بیگناہ سے مانگو پناہ فاطمہ زہرا کی آہ سے</p>	<p>کیون صدقہ ہو کے آجے زینب نہ مر گئی بھائی بھاری شکل تو سب خونیں بھر گئی</p>
<p>علم نہیں ہے اپنے جلیبی کی جیب میں نہ ملے گلزار کے آبی پور میں یہ وہ غم کی تہلا کچھ کہہ کر نہ گھر سے ہو غیب کا شکیا امت کی شہرت کا میں شکر کرو صلا</p>	<p>علم نہیں ہے اپنے جلیبی کی جیب میں نہ ملے گلزار کے آبی پور میں یہ وہ غم کی تہلا کچھ کہہ کر نہ گھر سے ہو غیب کا شکیا امت کی شہرت کا میں شکر کرو صلا</p>	<p>علم نہیں ہے اپنے جلیبی کی جیب میں نہ ملے گلزار کے آبی پور میں یہ وہ غم کی تہلا کچھ کہہ کر نہ گھر سے ہو غیب کا شکیا امت کی شہرت کا میں شکر کرو صلا</p>
<p>کوئی زرب اکے ہے شمشیر مارتا اور جسم پاک پر ہے کوئی تیر مارتا</p>	<p>چلتے ہیں دار فاطمہ کے نازنین پر کیون آسان گر نہیں پڑتا زمین پر</p>	<p>فاطمہ کو ظلم فاطمہ کے نور عین پر ہو ہر ستم یہ بھوکے پیاسے حسین پر</p>
<p>علم زینب کا رہن تیرے بھائی کا نام جانی کے لیے غریبین کو دیا نام نہیں ہے کٹ کر کسی کو چھوٹا نام فرز فاطمہ پر اب اٹھا نام</p>	<p>علم زینب کا رہن تیرے بھائی کا نام جانی کے لیے غریبین کو دیا نام نہیں ہے کٹ کر کسی کو چھوٹا نام فرز فاطمہ پر اب اٹھا نام</p>	<p>علم زینب کا رہن تیرے بھائی کا نام جانی کے لیے غریبین کو دیا نام نہیں ہے کٹ کر کسی کو چھوٹا نام فرز فاطمہ پر اب اٹھا نام</p>
<p>باقی کو تین روز سے محروم ہے حسین سید ہر بیگناہ ہو مظلوم ہے حسین</p>	<p>اس بیگنی غریبی کے زبان جاو نہیں کچھ بس نہیں مرا تھیں کیونکر جاو نہیں</p>	<p>تنہا سے سنا جو ہوساری خدائی کا جبر چاہے جا نہیں ہماری لڑائی کا</p>

<p>۳۱۴ کلیں سب سے شہید ہو کر دین کا کلام جنت جاس کر دے کہ جس کا کلام ظہر غلہ خالوئے سب سے بزرگان سیدن جھپٹ کر کسے بزرگان</p>	<p>۳۱۵ اچھا ہے کہ تیرا شہید ز شہن جو دروہ جہود دشمن کا دشمن بنی بکال کا ہو دشمن خدا</p>	<p>۳۱۶ اعلانے شب کا مہین جانتی ہیں ہم خبر انسا لے بیٹے تو جانے ہیں ہم یہ دیکھ کر قتل کیا اب ٹھانی ہیں ہم ایسوت کوئی کوئی نہیں تو ہیں ہم</p>
<p>۳۱۷ خیر النساء ہوا ان مری نیست رسول ہے میرے سانسے شخص کچھ بھی حصول ہو</p>	<p>۳۱۸ ہو دوست تم میں گر کوئی خیر الام کا ہو چھو اسی سے مرتبہ مجھ شہن کام کا</p>	<p>۳۱۹ گر ہو رسول حق کے نواسے تو کیا کریں دو دیکھے ہو جو بھوکے پیاسے تو کیا کریں</p>
<p>۳۲۰ بھئی کا میں تھا رزمی کی بیون لپس سیدنی بیون شہر خدا ہو مل پیر عجب حق نے جکوب کو اچھا ہو دوش ہو ہاں صفویاں تھا لڑا کر</p>	<p>۳۲۱ اگر نہ شہید گیا لارہ نہیں دم اشک تو تیرا کیا لینے ہے چہ غم عاجل سے اس کو تیری جہنم فاتحہ کے مزاج بھی تجھے غم</p>	<p>۳۲۲ غنا ستا یا جابجا تو ستا لنگج اچھل کر پورے گاہ پہ چرخ چلا مگر کوئی تھا نہ میرے اوپر ہو چلا</p>
<p>۳۲۳ پیرین رسول کو کیوں تو نہیں بھرتے ہو بتلاؤ کس گنہ پہ مجھے قتل کرتے ہو</p>	<p>۳۲۴ اب بھی کہو تو یا نہ کسی سخت جاوین اس جلتی ریتی سے ابھی خیمہ اٹھاؤ دین</p>	<p>۳۲۵ شہ بولے خیر میں توجت مسام کی پر تھے کوئی بات نہ مانی اٹام کی</p>
<p>۳۲۶ ان پر غلط نہیں نا نا بنی نہیں بابا رسول خدا کا وحی نہیں است میں جنگی تم ہو میں ان کا کوئی نہیں بات ہے حق میں جی نے جی نہیں</p>	<p>۳۲۷ اس واسطے کہ تاتا ہوں اس لشکر خدا ابن حرم کا اب کوئی وارث نہیں رہا بیاد ایک ہو سو ہیبت میں مبتلا ابن حرم میں شور ہو زیادہ کا</p>	<p>۳۲۸ تو نے تجھے اے سلطان جہود خلایا فوج کو عرس سدا دی ہوئی کے لال کو کیوں مہلت خدا ابن جلد کاٹ لو یہ سپر خاں کا</p>
<p>۳۲۹ واجب پر اعتقاد مری نور عین سے یعنی حسین مجھے ہو اور میں حسین سے</p>	<p>۳۳۰ کس طرح سے مے دل بیکل کو کل پڑے رہیٹ گمین نہ بردہ کی باہر کل پڑے</p>	<p>۳۳۱ خیر سے فوج لخت دل فاطمہ کرو اب بچتے کا روز دہم خاتمہ کرو</p>

<p>۴۴۴ زنجی ہوئی ادا کی وہ چاندنی جاوڑ لڑکے کوٹ پٹ پٹ لکڑی تھپتھپی سے بھرے گھر کی چاندنی</p>	<p>۴۴۵ وہ اندر سے تو قتل کی طرح تیرا کا خون تو ادا کی وہ چاندنی مست کی خالو کو شہید کا قتل</p>	<p>۴۴۶ ہاتھ لگے ذوالفقار کو کھینچا نام ہے خانا میرا یہ معجزہ درست ادا ہے عجب بونٹ نکلی کووندی وہ شام ہے دھن دھن ہاتھ دیا نصیب لگے مقام ہے</p>
<p>۴۴۷ تھے بہت ستایا ہو مجھ دل نگار کو لو اب حسین کھینچتا ہے ذوالفقار کو</p>	<p>۴۴۸ میر نامرا انو گا گو ادا رسول کو جگو کیا شہید تو مارا رسول کو</p>	<p>۴۴۹ غصہ میں صورت اسد حق جدھر گئے بن تیغ کشتی شاہ کی دہشت سے مر گئے</p>
<p>۴۴۸ تھے سوسے نفیوں کا شے بھنگ بازو داسے بھائی سے کپڑا تپ ابھی سے جھید اگر کہ نظر لگے مارا ہے بھی تھا جھپٹے کا جو کپڑا</p>	<p>۴۴۹ ظلم کو تو ظالموں کی تپ دیو جواب پڑا کپڑا جو تپت تپت سے اجلیا حضرت کا قتل کرنا تجھے شرم ہے جھپٹے شہید ہون کر رسول کا قتل</p>	<p>۴۵۰ میرا ہر کرندہ خمیرا پڑا نگار کھاروں کہ وہ کا قتل ہو کر کچھ جھپٹا نہیں کہ وہاں جو ان پیر زورہ ہو شہید کو جو کپڑا غلط نظر</p>
<p>۴۵۱ ایذا اٹھائی بیاسی شکر خدا کیا میں نے نہ کچھ زبان سے تھا ادا کیا</p>	<p>۴۵۲ نیز سے لگا کے کھڑے تھے ٹکڑے پانی نینگے حلق پہ خنجر چلا نینگے</p>	<p>۴۵۳ دارت ہوں ذوالفقار خباب میر کا رگ رگ میں میری زور کا تیرا کو شیر کا</p>
<p>۴۵۳ تھپتھپی سے اب ہاتھ اٹھاؤں نیکو ہو میں کو تو تاسا نہ تھپتھپی میں جاؤں اپنے شہید کو قتل جسم جہاں ہو جگو نہ زور کا تیرا</p>	<p>۴۵۴ تھپتھپی سے اب ہاتھ اٹھاؤں نیکو ہو میں کو تو تاسا نہ تھپتھپی میں جاؤں اپنے شہید کو قتل جسم جہاں ہو جگو نہ زور کا تیرا</p>	<p>۴۵۵ لاش پر لاشہ ڈال دیا ایک آن میں اک تھلک سا پوچھا کون دیکھان میں کھڑے آگے وہ شجاعت بیان میں ایسا زور نہیں کوئی پیا سا جہاں میں</p>
<p>۴۵۶ کیوں خاک میں لائے ہو گھر و تراب کا میرا ہوا ہے رسالت ماب کا</p>	<p>۴۵۷ تم جانتے ہو ابن علی کو ہر اس ہے جگو فقط رسول کی امت کا پاس ہے</p>	<p>۴۵۸ پیدل تو کیا سوار ہزاروں بھگا دیے کشتوں کے پتے نہیں ہر اک جا لگا دیے</p>

<p>۵۵۵ عقبت بخار خلیفہ کر گار جو کہیں بھی جا کر ایک سوست نذر دار گھوڑوں کی سوست لگے پتے پتے کھینچ ہار کر لکان کھنکھوڑا نا تو کھا کھا</p>	<p>۵۵۶ کو تو ندین چھپے کھنکھنار نہ ہار چادر لارہ چھپے بجایا عان نامدار دست ان اٹھائی تھیں نلو نلو زنج نیز بند کر تھے انگشت زنج</p>	<p>۵۵۷ بیری مدد کو کافی تو میر میر اندر غیرات حق کسی کا نہیں کچھ آسرا خلال فضیلت پر حجاب کچھ بھلا پھر بھی بیری مدد کا وہ محتاج کیسا</p>
<p>۵۵۸ شہسپہر باگ اٹھاتے تھے جب لہو لہے لگتے نہ تھے زمین پہ قدم را ہوار کے</p>	<p>۵۵۹ خود صاحب کند اس سر کند تھے دم خنجر و نکلے تیغ کی دہشت بند تھے</p>	<p>۵۶۰ کٹوا کے اقربا کو نہ خاطر ملول کی اولاد سے عزیز ہے اُست رسول کی</p>
<p>۵۶۱ جون برتن تھے شاہ سرت گدگد سیر کبھی نہ کر کے تھی کوئی جس کی ہر جگہ تھی جیس جیس اگر نہ ہوتا تو تھے جیس جیس</p>	<p>۵۶۲ دیکھ کر پائش غم میں نہ آیا بانی بر علی میں سوار دیکھ کر گرا پایا پیدل بھی ایک دم میں آواز نہ لایا نہ لایا نہ لایا نہ لایا نہ لایا</p>	<p>۵۶۳ اور اس گھڑی جو فوج تھا صف بیا فواد ابلیسیت تھا شہرت کا منتضا لیکن قتل پہ تھا شہرت کا منتضا اب دیکھ کر صبر کھڑا آتا تھا</p>
<p>۵۶۴ اکدم میں شہ نے خون کے دریا بہا دیے حیدر کی ذوالفقار کے جوہر دکھا دیے</p>	<p>۵۶۵ اسد رسی ضرب راحت جان قبول کی چلاتے تھے عدد کہ دو ہائی رسول کی</p>	<p>۵۶۶ طاقت تو دیکھ لی مری غریب بھی کیے دیکھا غضب تو صبر شہادت بھی دیکھ لیے</p>
<p>۵۶۷ نقا نام الف کبیر وہ دو کو کھلے باوٹھ چار آئینہ جو بون و بون اعد کے بون نقاد غلط لکھتے تھے</p>	<p>۵۶۸ اور تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو اور تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو اور تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو اور تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو</p>	<p>۵۶۹ یہ ہے سب لاکھ لکھ لکھ لکھ لکھ ناگہ آنی پردہ اگر گردن سے عید کیسا طراپ آج مرا شہر آواز سرا بھر کوئی آنی تجھے جہان بیاں</p>
<p>۵۷۰ ہر صف بصورت صف باطل قلم ہوئی ایس بھی جنگ صف عالم میں کرم ہوئی</p>	<p>۵۷۱ شہ کہتے تھے کہ گو مران نر خدا ہے فرزند مر تھی کو مدد ناگوار ہے</p>	<p>۵۷۲ پر اس حسین مہر پر بھی یاد ہے کچھ نگو اپنے خون کا محضر بھی یاد ہے</p>

<p>سوم باز بویار تو تھی یہ کیا کرنا ہے بعین پیا تو تین دوز سے مرہا کا نازین چلائی تھی سکیںدے کہ عین کی بین بابا کو کج کرنا ہے کیوں عکس دین</p>	<p>سوم نورانی جو حسین کر سب خلق الکیا نہا سادول سکیںدے کا بیچین الکیا کہ تو تو خا کردن تو عالم الکیا</p>	<p>سوم ہم حسین بن عابد کو فخر الکیا ہم حسین بن عابد کو فخر الکیا ہم حسین بن عابد کو فخر الکیا</p>
<p>خضر پیر شاہ کی گردن پہ رحم کر بابا کو چھوڑ دے مرغیچن پہ رحم کر</p>	<p>فوج بعین تو فتح کے بابے بجاتی تھی فریاد قاطرہ کی حدارن سے آتی تھی</p>	<p>تو میر حسین کے گمان گمان گمان تو میر حسین کے گمان گمان گمان تو میر حسین کے گمان گمان گمان</p>
<p>سوم جس عجبانی پر بن سوتی تھی بابا کے ملحق تو نہ پھیرا چوری کی جلا پسے پیر کے سر سے سر کو تو تارا</p>	<p>سوم غارت کیون نہ تھک گیا خیمہ گاہ کا بس اسے نہیں شہر غور فریاد گاہ کا عرف اس کی غلام تو جس بادشاہ کا</p>	<p>سوم جہاں پلک سے سید البشر دیکھ سہا پلک سے غلاموں سے کیجے ارشاد سہا پلک سے غلاموں سے کیجے ارشاد</p>
<p>سید پر تشنہ لب پہ ستم اس قدر نہ کر بونی ہون قاطرہ کی مجھے بے پردہ کر</p>	<p>خلقت کے درد و رنج و مصیبت کو درد کر آقا مدد کر دے مولادد کر و</p>	<p>سوم سہا پلک سے غلاموں سے کیجے ارشاد سہا پلک سے غلاموں سے کیجے ارشاد سہا پلک سے غلاموں سے کیجے ارشاد</p>
<p>سوم دیکھو کیا کر تھی جی وہ تشنہ لب دیکھو کیا کر تھی جی وہ تشنہ لب دیکھو کیا کر تھی جی وہ تشنہ لب</p>	<p>سوم اسی کا فخر ہے اس شہر میں اسی کا فخر ہے اس شہر میں اسی کا فخر ہے اس شہر میں</p>	<p>سوم دیکھو کیا کر تھی جی وہ تشنہ لب دیکھو کیا کر تھی جی وہ تشنہ لب دیکھو کیا کر تھی جی وہ تشنہ لب</p>
<p>خضر بھی نہ خلق پہ دھرتا تو خوب تھا بابا کے فوج جو کرتا تو خوب تھا</p>	<p>خضر بھی نہ خلق پہ دھرتا تو خوب تھا بابا کے فوج جو کرتا تو خوب تھا</p>	<p>خضر بھی نہ خلق پہ دھرتا تو خوب تھا بابا کے فوج جو کرتا تو خوب تھا</p>

دلی ولی کی صدا تھی جہاں جہاں پہنچا
علی علی نظر آئے جدھر جدھر دیکھا
کسی کی ایک طرف سے پس پڑی نہ آئیں
عروج ماہ بھی دیکھا تو دو پہر دیکھا

رباعی
بیخانہ کوثر کا شہر اُبی ہوں میں
کیا قبر کا خوف تو تر اُبی ہوں میں
کتنی پریشانی چشم رکھو نہ مجھے
او اہل نظر دم آبی ہوں میں

رباعی
کیا قدر زمین کی آسمان کے آگے
جھکتے ہیں تو ہی بھی ناوان کے آگے
نری سے سلجھ گدگد ہونے ہیں
دنیا صفت بہت ہیں زبان آگے

رباعی
شہرہ ہر سو جو خوش کلامی کا ہے
باعث مدح امام نامی کا ہے
میں کیا آواز کیسی پڑھنا کیسا
آقا یہ شرف تری غلامی کا ہے

رباعی
کب دزد سے دولت نہ پہنچی ہو
لے بھاگتے ہیں جبکہ نظر بھنی ہو
مکن نہیں دزدان مضامین سے نجات
سچا ہو گیس سے کب شکری پہنچی ہو

رباعی
نہ مدح کا دعویٰ ہو نہ خود بینی ہو
باتو نہیں شہرہ زبانیں رنگینی ہو
شیرینی چکین نک حلاوت دیکھو
ہر طرفہ نرا نک میں شیرینی ہو

رباعی
لفظو نہیں نک سخن میں شیرینی ہو
دعویٰ نہ عیب خود بینی ہو

رباعی
مدح گل گلشن زہرا ہوں میں
غنیچہ کیلئے زبانیں رنگینی ہے

رباعی
کیس شہر سے کہوں لائق تحسین میں ہوں
کیا لطف ہو گل کو کر رنگین میں ہوں

رباعی
ہوتی ہو حلاوت سخن خود ظاہر
کتنی ہو کہیں شکر کہ شیریں میں ہوں

رباعی
مضمون گوہر ہیں اور صدف کینہ ہو
ہر صفت تو یہ کہ قلب بے کینہ ہو

رباعی
آئینہ سے روشن ہو کمال اپنا انیس
ہم کو نظر آئیں کہ جو نیا ہے

<p>۴۰ اس کی کشتی عجزی لازم ہو کر کھینچے ہو خاندن تباہین ہر ایک پر دروان گر صاحب جو ہر پہلو پر چھوٹے ہو چھوٹے خانہ ہر امداد سے وہ نہی نہیں</p>	<p>۴۱ ہر توبہ میں چین خاطر عالی ہاں باندھ لو گشت مضمون عالی ہر صرع شاداب ہو اگر کھو گئی عالی نظر کھینچے بھی نہ پھر ہوں نہ کرکٹ نہ عالی</p>	<p>۴۲ ہر توبہ میں چین خاطر عالی ہاں باندھ لو گشت مضمون عالی ہر صرع شاداب ہو اگر کھو گئی عالی نظر کھینچے بھی نہ پھر ہوں نہ کرکٹ نہ عالی</p>
<p>۴۳ ایک قین بین یون فیض نیکن عام نہوتا ہوتا نہ فروتن تو کبھی نام نہوتا</p>	<p>۴۴ ہر زیر لطافت سے ہر رنگین سخن ایسا ر عنوان بھی پکاری نہیں دیکھا جن ایسا</p>	<p>۴۵ ہر توبہ میں چین خاطر عالی ہاں باندھ لو گشت مضمون عالی ہر صرع شاداب ہو اگر کھو گئی عالی نظر کھینچے بھی نہ پھر ہوں نہ کرکٹ نہ عالی</p>
<p>۴۶ پارسی میں فریادین تباہ عطا کر بیل بھی پھر کرکے دے نہ عطا کر دوست کے عوض غریبی جا کر عطا کر توفیق شادمانی پھر عطا کر</p>	<p>۴۷ ہر توبہ میں چین خاطر عالی ہاں باندھ لو گشت مضمون عالی ہر صرع شاداب ہو اگر کھو گئی عالی نظر کھینچے بھی نہ پھر ہوں نہ کرکٹ نہ عالی</p>	<p>۴۸ ہر توبہ میں چین خاطر عالی ہاں باندھ لو گشت مضمون عالی ہر صرع شاداب ہو اگر کھو گئی عالی نظر کھینچے بھی نہ پھر ہوں نہ کرکٹ نہ عالی</p>
<p>۴۹ دعوی نہ سخن کا ہر نہ اعجاز بیان ہوں تو عالم دانا ہر کہ میں ہیچداں ہوں</p>	<p>۵۰ کم مایہ کمال اپنا جتا دیتا ہوں اکثر جو طرف کہ خالی ہر صدا دیتا ہوں اکثر</p>	<p>۵۱ ہر توبہ میں چین خاطر عالی ہاں باندھ لو گشت مضمون عالی ہر صرع شاداب ہو اگر کھو گئی عالی نظر کھینچے بھی نہ پھر ہوں نہ کرکٹ نہ عالی</p>
<p>۵۲ ایں رعیت ایکجا دجوان وقت کی دہ ایں شہر کون دسکان وقت کی دہ ایں خضر راہ گم گشتگان وقت کی دہ ایں دوسرے پیرا دجوان وقت کی دہ</p>	<p>۵۳ ہر توبہ میں چین خاطر عالی ہاں باندھ لو گشت مضمون عالی ہر صرع شاداب ہو اگر کھو گئی عالی نظر کھینچے بھی نہ پھر ہوں نہ کرکٹ نہ عالی</p>	<p>۵۴ ہر توبہ میں چین خاطر عالی ہاں باندھ لو گشت مضمون عالی ہر صرع شاداب ہو اگر کھو گئی عالی نظر کھینچے بھی نہ پھر ہوں نہ کرکٹ نہ عالی</p>
<p>۵۵ جولتا ہر دم تیغ دو دم پر کوئی دم کو یون باہر پڑے کہ نہ غرض ہو قدم کو</p>	<p>۵۶ جو بد ہو سو بد ہو جو کوہ ہو وہ کوہ ہے چھپنے کی زمین آپ اگر عود میں ہو ہے</p>	<p>۵۷ ہر توبہ میں چین خاطر عالی ہاں باندھ لو گشت مضمون عالی ہر صرع شاداب ہو اگر کھو گئی عالی نظر کھینچے بھی نہ پھر ہوں نہ کرکٹ نہ عالی</p>

[illegible]

<p>۷۱۱ کناٹک عزادار کا رب کوئی جانے یہ گنج گم ہونگیا جو دم کو خدا نے کی جو نظر میں عنایت نہ ملے دیکھ لیجئے کیا باثر ان آنکھ کو روانے</p>	<p>۷۱۲ ہلکت ہو اجل و غریبیت آج جانو آرامہ ہو روتے پر سدا تھے جانو آنسو نکل آئیں تو عبادت اسے جانو زبا بھی ہو جلیں بن تو افسوس جانو</p>	<p>۷۱۳ صحت تو یہ غور نہ کی ادب کا جانو بے شک سونا گیا تھا فاطمہ کو سایہ ملک تھا نہ عباس کی مثال گرسا پہ پروردگار کی بھی مثال</p>
<p>۷۱۴ یاں اسکا عقدہ دل مضطر پہ کھلیگا یا قبر پہ یا چشمہ کو نثر پہ کھلیگا</p>	<p>۷۱۵ قاتے کیے ہیں دھو ہیں بے تشہر ہیں آقاتے تھارے یہ کیا ظلم سے ہیں</p>	<p>۷۱۶ تھی دھوپ کڑی فاطمہ کے رشک چمن پر تھی گرم رزہ جلتے تھے ہتھیرا بدن پر</p>
<p>۷۱۷ جان نکل داند ہو تو دران خوشین پر یاں آب ہو ورنہ کاش جو درین پر یاں آنسو نہ داند ہو ورنہ جلیں پر یاں قطرہ ہو ورنہ خاتم حیات دین پر</p>	<p>۷۱۸ کھلیں کھلیں نینس سایہ ہی ہوا ہے پانی پر خشک دھو کاش باد صبا ہے کچھ گڑھی کا شکر کا بھی حال شناسا ہے مٹی پر کاوت ہو دیو کی جا ہے</p>	<p>۷۱۹ رفیق ہر جھین تھی فاطمہ شیب غیرت وہ شک خلق و علی شیب کستی تھی جھین فاطمہ کا شیب کیون دل پریشان ہو وہ بی بی شیب</p>
<p>۷۲۰ تھو ہے گزہ کر کو بھی گرد کریگا دوزخ کے شرار و کو بھی سرد کریگا</p>	<p>۷۲۱ گدڑی ہو یا پائین وہ گرمی شد دین پر بھن جانا تھا ورنہ بھی جو گزنا تھا زمین پر</p>	<p>۷۲۲ آہو کا دھواں کیون نہ اٹھے کون و مکان سے فراو کہ باندھا اٹھیں غولی نے نہانے سے</p>
<p>۷۲۳ جو کچھ بین بابی تھیں دھڑکنے نینک تھو آنسو دھو دھو تو گنا ہو نہ ہو سیک جو دلت اریان غم سبب نہ دلاک جو جاتی ہو کیا بعد کا طبع فرح خاک</p>	<p>۷۲۴ وہ گرم ہوا وہ آرمی نہ گویا اٹھ جو زانی تو تو دم شکر کا چھوے وہ کام چلے گئے تو جہنم جو کڑی بھی ہے کیا اب ہو کر آج کوئی گویا</p>	<p>۷۲۵ وہ چاند سی بیانی فانی شیک انہو پر کر سہ پہرین اشت کا لکاتر جیسے کہ بین حجاب حرم کی جو تو ہے آن ابرو دین پر چلی قلم کی</p>
<p>۷۲۶ انکھوں کی ضیاء رکھی صفاد لگی جلا ہے سب ایک طرف گلشن فردوس ملا ہے</p>	<p>۷۲۷ خاک اڑے جمی جاتی تھی زلف و پیہ قبا پر اس دھو میں سایہ بھی نہ تھا نور خدا پر</p>	<p>۷۲۸ آہو کو ستانے نہیں دیندار حرم میں انکھیں وہ سو روتی تھیں زندہ دیکھ غم میں</p>

<p>۳۳۴ وہ عین عالم تھی تو مجھ پر مگر فاؤنسید تھا زردہ چھٹی کوئی نہ تو وہ بھول سے نہ سارہ اعلیٰ علم ایکے لیے تلوار میں تھیں ایک کے لیے بھول</p>	<p>۳۳۵ وہ نہیں دوشن کی جو خواہ طالع ہو کنجہ بیگم اسدی خوش اسرار قزاق کو کہہ کر میں سہرا میں بنیاد کیا تو جو دان با بون سے نہ کھلا</p>	<p>۳۳۶ کس کی عمر کا کارن شکر زبانی ہو باقیہ عابد زبانی زیادہ جو بیان سے واقف نہیں کوئی تو سر اسرار سے دشوار جو عالم صفت بچکان سے</p>
<p>دندان دین پاک میں رہا شک گھر گذرے تھے کئی روز کہ دندان بگڑے تھے</p>	<p>سینے پہ نہ تھا اس کا قدم حشر بپا تھا ہو جاتی جو دنیا تہ ویلا تو بجا تھا</p>	<p>پایاں آج کو دیکھی مجھے مرثوب ہے مولا جو تری شیت ہو وہی خوب ہو مولا</p>
<p>۳۳۷ وہ حلق جو چوتھے اچھا خوشوار بڑا کس نے ہوئے تھے دان خوشوار وہ درش عیادت کا اٹھائے ہو تھا گلتا تھا شہر کبھی ازوری</p>	<p>۳۳۸ عجب شہر جانی کا تھا قند جاہ مگر کسے تھا بگڑے تھی کس شہ اس غصے میں خوش خود ہو جان کا لیا تھا ثبات قدم ایک یاد</p>	<p>۳۳۹ ہر دم تو ترالط حلال کس شہ پیکر بادان دبی جان ہون تھی نازل پیشا و مکان تو کوی کو خالق عادل بہ ازمن ملک حسین ہو سکتے تھے داخل</p>
<p>۳۴۰ اڑنکی نہ طاقت تھی شہ نشہ گلو میں دوبی ہوئی تھیں بھلیان بازو کی ہون</p>	<p>۳۴۱ سب کا یہ ٹکڑی تو کھجے کے پڑے تھے لاکھوں رٹائی تھی پہ پناش کھڑے تھے</p>	<p>۳۴۲ یہ لطف و عنایت ہو تری کون سے گھر پر جبریل و مرائیل کھڑے رہتے تھے در پر</p>
<p>۳۴۳ پیشا و مکان کی سب دیاں پیشا و مکان کی سب دیاں پیشا و مکان کی سب دیاں پیشا و مکان کی سب دیاں</p>	<p>۳۴۴ عالم کی نیت سے ہو دار و ستار گھر کے زلف تو ہو جو بچت کی سردار جہان میں ہوں لیکن طاعت کا دل بجا</p>	<p>۳۴۵ یافا و یافا شہر ذریعہ آرم پا پناشہ واران سا و یافا و عالم مان سیدہ کون درکان شانی مہم جانی وہ کہ توجی بزرگی کی جو جو مہم</p>
<p>تعبت نہیں ناخن کی کبھی برکی ہو ہفتہ میں دکھائی تو کوئی دس ہر کو</p>	<p>۳۴۶ گو شاہ زمیں ہوں پیر شاہ کا گدا ہوں محتاج ہوں کیس ہوں غریب الغرا ہوں</p>	<p>۳۴۷ دنیا میں کسی اور کا رتبہ ہو کب ایسا نام ایسا گھر ایسا نسب ایسا صاحب ایسا</p>

۳۴ خانہ جہان پروردگار کی رہمت تری کیون نہ ہو ایسی کجایک نگہ کشن کی زمین یک چشم کی تھ ایک جگہ ایک صدف ایک گہ	۳۵ کھلے کھیلان کھنات ہو گیا عامہ پر اس راجا نہ درویش کے جو نہ تھا اونٹ نہ بے سیر بالہا ہے مرا رتبہ زافلا	۳۶ دلت مجھ کی عزت مجھ بننا بالا کی عزت اون نہ فرقت مجھ بننا مسند مجھ کی عزت اون نہ فرقت مجھ بننا ان کے سوانح فتاح مجھ بننا
۳۷ چھوے وہ بچ جو تر و در کرے تو جس قطر کو چاہے در شہوار کرے تو	۳۸ یہ تخت سلیمان کو نہ یہ تاج ملا تھا بچین میں مجھے رتبہ معراج ملا تھا	۳۹ اختر کو قطر کو گویا تو نے دزدہ تھا سو غور شدہ سو گویا تو نے
۴۰ چین من محمد زبانی جو سانی ابن کی نعمت میں دولت نینانی زبان بھی اچھا تھا کی جانی جیسے وہ چھاپتے زود میں جانی	۴۱ بخت بونی خوشی فلک کو در خیل لے نہ فضا بونے ناوشہ صدر روزہ جو رکھتے منے ناوشہ صدر دن تھانہ بونی رات چھاپتے منے	۴۲ اچھاب وہ بختے جو جہان پر نہ پائے اچھاب وہ کوئی جو نہ پائے وہ کوئی صاحب لشکر نہ پائے
۴۳ انٹاک و مین کی بار آتے تھے جبریل دوری سے بھوے کی بلا جاتے تھے جبریل	۴۴ منظور تھی خدی میں بزرگی عرب سن کی دن ہو گیا وان شیکا تو ان شب بونی گئی	۴۵ تو نہ سونہ تو اور نہ تھے پھر تا تھا انکا خادم کے پسینے پہ سو گرتا تھا انکا
۴۶ کہ دور میں تھی آٹھ پر مین کہ دور میں تھی آٹھ پر مین ان ساتھ کر تھی بھین بھینا تھا جبریل پہا کی طرح کہتے تھے جبریل	۴۷ کیا تو تھی سب سے اچھا کیا سب سے دو جانی تھے دو مین بھین و در شیک تھا تو نگہبان تو نہ اعلیٰ نہ پایا ان با یکا نہ تری شفقت نہ بجایا	۴۸ خود نہ ادا کیا تو نہ اعلیٰ نہ پایا تھی جی زاریا رت کے لیے شربت کامو کمال خود نہ تری ادا نہ تھی خالق عادل
۴۹ اس رتبہ اعلیٰ کا سہرا زمین کس تھا مولایہ تری چشم عنایت کا سبب تھا	۵۰ رحمت سے تری خلق کے مختار ہو ہم دیکھی جو مین تری در شہوار ہو ہم	۵۱ دولت یہ نہ ملتی جو خداوند نہایت کیا کرتا اگر تو مجھے فرزند نہایت

<p>۱۳۵۵ ایک روز میر نے اپنے ایک غلام کو جو نفاذ کی شکایت کر رہا تھا اس کو روک کر فرمایا کہ میر نے وہ بھی تو غلام تھا یہ بھی میری غلامت اطاعت کا بیان ہے جو بخشش کی</p>	<p>۱۳۵۵ وہ ایک چھوٹا سا لڑکا تھا جس کی خادم کی مگر میر نے اس کی بابت باعت تھا یہ لڑکا میر کی خدمت میں مولا کے پاس آیا اور اس کی بابت</p>	<p>۱۳۵۵ ایک روز میر نے اپنے ایک غلام کو جو نفاذ کی شکایت کر رہا تھا اس کو روک کر فرمایا کہ میر نے وہ بھی تو غلام تھا یہ بھی میری غلامت اطاعت کا بیان ہے جو بخشش کی</p>
<p>وہ کوئی دولت ہی جو موجود نہیں ہے بان ایک شہادت کا سراپ بھی قریب ہے</p>	<p>صد سے نہ پھر ضبط کا یا را ہوا مجھ کو پھر دل غدا سے دوبارہ ہوا مجھ کو</p>	<p>میر نے ہوسے دیکھا ہی برابر کے پسر کو اس رخ کی قدر آن ہوئی یہ جگر کو</p>
<p>۱۳۵۵ ایک روز میر نے اپنے ایک غلام کو جو نفاذ کی شکایت کر رہا تھا اس کو روک کر فرمایا کہ میر نے وہ بھی تو غلام تھا یہ بھی میری غلامت اطاعت کا بیان ہے جو بخشش کی</p>	<p>۱۳۵۵ وہ ایک چھوٹا سا لڑکا تھا جس کی خادم کی مگر میر نے اس کی بابت باعت تھا یہ لڑکا میر کی خدمت میں مولا کے پاس آیا اور اس کی بابت</p>	<p>۱۳۵۵ ایک روز میر نے اپنے ایک غلام کو جو نفاذ کی شکایت کر رہا تھا اس کو روک کر فرمایا کہ میر نے وہ بھی تو غلام تھا یہ بھی میری غلامت اطاعت کا بیان ہے جو بخشش کی</p>
<p>سجدہ تمثیل یہ ناشاد نہ بھوے سب محو ہوں دل سے بہ تری یاد نہ بھوے</p>	<p>وہ اسے بتیج رکھوں شہر جان کو جنتک ہی دہن میں حرکت خشک نہ بل کو</p>	<p>یوں تو وہ کلیم تھا مرا اور مرا جی تھا میں اسلئے رونا ہوں کہ مشکل نبی تھا</p>
<p>۱۳۵۵ ایک روز میر نے اپنے ایک غلام کو جو نفاذ کی شکایت کر رہا تھا اس کو روک کر فرمایا کہ میر نے وہ بھی تو غلام تھا یہ بھی میری غلامت اطاعت کا بیان ہے جو بخشش کی</p>	<p>۱۳۵۵ وہ ایک چھوٹا سا لڑکا تھا جس کی خادم کی مگر میر نے اس کی بابت باعت تھا یہ لڑکا میر کی خدمت میں مولا کے پاس آیا اور اس کی بابت</p>	<p>۱۳۵۵ ایک روز میر نے اپنے ایک غلام کو جو نفاذ کی شکایت کر رہا تھا اس کو روک کر فرمایا کہ میر نے وہ بھی تو غلام تھا یہ بھی میری غلامت اطاعت کا بیان ہے جو بخشش کی</p>
<p>یانتک علف شاہ بخف آئے نہائے یہ شیر ترائی کی طرف آئے نہائے</p>	<p>آکھیں تری جانب میں تو دل تری طرف گر تو اس مقبول کرے عین شرف ہے</p>	<p>اتناک کھوئی تھی نہیں تقیدہ جگر ہوں تو مگر اسے خالق اکبر کہ بشیر ہوں</p>

<p>۷۵۵ بڑا بڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑا بڑا بڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑا آؤ وہ خون بہا جہان تو کس کو سزاوار تھی حال پر حال تو کس کو سزاوار</p>	<p>۷۵۶ بڑا بڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑا بڑا بڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑا کس شخص کا دیندہ بنیں کس شخص کا</p>	<p>۷۵۷ بڑا بڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑا بڑا بڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑا کس شخص کا دیندہ بنیں کس شخص کا</p>
<p>۷۵۸ شک کے جوان گزر کر ان توڑے ہوئے تھے ہر صف میں علمدار نشان کھوئے ہوئے تھے</p>	<p>۷۵۹ انصاف کو کہہ دو کہ طلبگار ہوں جبکہ جد کسا ہے تم سب کلمہ پڑھتے ہو کسا</p>	<p>۷۶۰ کس رخ کو تجلی صفت بدر عطا کی دنیا میں کس حق نے شب قدر عطا کی</p>
<p>۷۶۱ وہ غلے کی باجی کا وہ بونے کے وہ شور و بل سہرے جو گردن کو اٹھا کر رستم کی نہ حالت تھی جو ان کو لکھو کجا وہ کس کے گھر کو دیو بھی آواز کجا</p>	<p>۷۶۲ ہر کون لگ کر گلشنِ اسلام آواز کس کے دہی آواز کس کے ہونا غلام سے جو کجا ہو وہ نام</p>	<p>۷۶۳ سب بڑے کر اس بکج و اتق بڑے کر روشن ہو کر سب راہ سے سونچ کا ہوا کا زور وہ آیا کیونچے نہیں مانا</p>
<p>۷۶۴ پیدا تھی جلاجل سے اک نفوس کی آواز جاتی تھی کئی کوس تلک کوس کی آواز</p>	<p>۷۶۵ جبریل امین ہمد و مہر از ہے کسا قرآن جسے کہتے ہو وہ اعجاز ہو کسا</p>	<p>۷۶۶ وہ قبلہ دین باعث ایجاد فلک ہے آپ اُنکے نواسے ہیں کچھ سین نہیں شک ہے</p>
<p>۷۶۷ اور دیکھو کہ یہ درد و صدمہ تھی تھی اچھا نہیں سید کا نو خاکیہ نہیں فانی ہو زمین اس پر نہیں نہیں رہا یہ نو مظلوم کے انوار کس</p>	<p>۷۶۸ عالم کو کس کی خبر تھی کس کے ان کو کس کی خبر تھی کس کے ان کو کس کی خبر تھی کس کے</p>	<p>۷۶۹ قرآن میں جسے حق نے کسا عالم طہر دنیا کا شرف ازیت دین عشق کا نور خاتون جہان نور ازیت ہے کس</p>
<p>۷۷۰ دور دور کے سلسلے شہ مظلوم کھڑے ہیں اس غم سے نیچے میں مگر جھید پڑے ہیں</p>	<p>۷۷۱ اب ہلکے جب نخل دعائیں مڑ آیا انگشت شہادت کو اٹھا کر بھر آیا</p>	<p>۷۷۲ بھیجی ہے آنھیں چادر طہیر خدا نے اس کے گنہ ڈھانپ دیے جی ادا نے</p>

<p>مرثیہ کہاں کی طرف دیکھ لے نہ کیسیں کافی ہو خسارت کو زلف و زلف تقدس بارب مجھ کے کوئی حجت نہ کیسیں کرتے ہیں تم دیدہ و دارستو بنائیں</p>	<p>مرثیہ وہ کون ہو نہ کیسیں کوئی سیار جو خوش کنی نہ کیسیں وہ ہو نہ کیسیں جو افشاں افکس سے اشار اشارے کے تھوڑے تار کیسیں</p>	<p>مرثیہ کہتے تھے کہ اسی خاصہ قدیم وہ اکبر اور زین یہ کہ نہ نہیں معلوم عجب تیرے سن کاں نام نہ نہیں معلوم وہ تیرے معصوم جو اور بچہ بچہ معلوم</p>
<p>دکھ کونسا اور کونسی ایذا نہیں دیتے ہمان ہوں اور بانی کا قہر انہیں دیتے</p>	<p>اعلیٰ کے فرمایا علی کہ کونسا ہے اسد نے قرآن میں دلی کہ کونسا ہے</p>	<p>ہر پہر کا بدر خیز سولان سلف ہے خو کا نہ رتبہ ہر نہ میر کا شرف ہے</p>
<p>مرثیہ جہاں نہیں بے بین کہ نہ کیسیں خود کے تھوڑے تھوڑے تھوڑے اس نہ کیسیں بانی نہیں دیتی بین ذرا نہ کیسیں تھوڑے تھوڑے تھوڑے</p>	<p>مرثیہ ہاں کیسیں افضل ہو طاعت کیسیں ہو طاعت کیسیں جو طاعت کیسیں ہو طاعت کیسیں جو طاعت کیسیں ہو طاعت کیسیں جو طاعت کیسیں</p>	<p>مرثیہ من جنت با رہی یہ فرمایا چہاں کہاں کیسیں کون جو کون کا مزار کہاں کیسیں کون جو کون کا مزار کہاں کیسیں کون جو کون کا مزار</p>
<p>شکر ہے ہو بدن یا نہ شکر گلا ہو اس کے عوض حشر میں شیعوں کا بھلا ہو</p>	<p>انصاف کا اس وقت طلبگار ہوں تھے ہو کون مراد آئیہ لا اسلکم سے</p>	<p>ہر جنگ میں کفار یہ در کون رہا ہے محبوب الہی کی سپہ کون رہا ہے</p>
<p>مرثیہ کہاں کیسیں نہ کیسیں نہ کیسیں کہاں کیسیں نہ کیسیں نہ کیسیں کہاں کیسیں نہ کیسیں نہ کیسیں کہاں کیسیں نہ کیسیں نہ کیسیں</p>	<p>مرثیہ جو کہی</p>	<p>مرثیہ کہاں کیسیں نہ کیسیں نہ کیسیں کہاں کیسیں نہ کیسیں نہ کیسیں کہاں کیسیں نہ کیسیں نہ کیسیں کہاں کیسیں نہ کیسیں نہ کیسیں</p>
<p>بیدار تھے ہاتھ نہیں اس فرخ گران کو ایسا ہی مرا عجب کہ کنت ہر زبان کو</p>	<p>برعکس ہیں جو لوگ دیہی بانی شہرین سب پر ہر یہ آئینہ کہ آپ آؤ تھے پسرین</p>	<p>یکتا و جہان کون ہو جرات میں نمایاں دو حصے ہو قرآن خدا کی تنہا میں</p>

<p>مرثیہ کس کو باغیچہ نہ دے شکستگان کس کو کھجور نہ دے سیر واداک کس کو کھجور نہ دے خاک میں لے گئے ایک حاکم ہون کہ ہو دور وارت افلاک</p>	<p>مرثیہ خود تیغ غلغلی کہ عجز از سحر نہاد دل فوج و غلابا سے انجلی کس شان انجلی سے کس شان سے انجلی ہو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو</p>	<p>مرثیہ حاکم ہون بین سب خلق و خراج مین اب اجابت ہون صاحب خراج خفا و دروغین قضا ہو مستراح ازش ہی حکوم ہو و کس کے خراج</p>
<p>مرثیہ ڈرتے نہیں گر شکوہ بیداد کرو گے کیا ہو گا حادثہ سے فریاد کرو گے</p>	<p>مرثیہ فانوس سے خود تیغ بجلی نکل آئی محل سے تربیتی ہوئی سیلی نکل آئی</p>	<p>مرثیہ قبضہ ہو مرا خاک کے ہر گنج نمان پر جاری ہو مرا حکم روان آب روان پر</p>
<p>مرثیہ چاہیے کہ مدد نہ کرے نہ کوئی چاہیے کہ سیر واداک نہ دے کوئی چاہیے کہ فوج نہ دے کوئی چاہیے کہ کھجور نہ دے کوئی</p>	<p>مرثیہ چاہیے کہ فوج نہ دے کوئی چاہیے کہ کھجور نہ دے کوئی چاہیے کہ کھجور نہ دے کوئی چاہیے کہ کھجور نہ دے کوئی</p>	<p>مرثیہ چاہیے کہ کھجور نہ دے کوئی چاہیے کہ کھجور نہ دے کوئی چاہیے کہ کھجور نہ دے کوئی چاہیے کہ کھجور نہ دے کوئی</p>
<p>مرثیہ اب ایکی جرات کا بھی وہ طور نہیں ہو شاید کوئی زینت کا پسر اور نہیں ہو</p>	<p>مرثیہ شہباز اجل باز و نکو تو لے ہو ہے پراونح سوادت کے ہما کو لے ہو ہے</p>	<p>مرثیہ ہستی ہو نہ بستی نہ کہیں ہون نہ مکان ہون آنا را از زلت الارض عیان ہون</p>
<p>مرثیہ طاہر ہو چھوٹا کا بڑا نہ دے کوئی سرخ سی نظر آنے لگی دیدہ تیرا کیا تیرے نظر قبضہ نہ دے کوئی</p>	<p>مرثیہ کے دیکھو کیا بان پسر سعد خفا کا کے دیکھو کیا بان پسر سعد خفا کا</p>	<p>مرثیہ کے دیکھو کیا بان پسر سعد خفا کا کے دیکھو کیا بان پسر سعد خفا کا</p>
<p>مرثیہ شکی نظر غلط نہ تھی قبر خدا تھا شمسیر ید اسد جدا میان جدا تھا</p>	<p>مرثیہ شاید مار رہتہ تجھے معلوم نہیں ہے وہ کونسی شکر ہو کہ جو محکوم نہیں ہے</p>	<p>مرثیہ کیا غم ہو اگر لاکھ سوار و کئی پرے ہیں روباہ کے لشکر سے کہیں شہر ڈر ہیں</p>

مرثیہ
کے دیکھو کیا بان پسر سعد خفا کا

۴۴۴ فول ہوا تو ارباب کیاد و گلیاں میں شبیہ جیل کا ہون اک شغیفہ آن کو درون تو جاکر اس کے عیوب پر خاک منشآت اجل ہوں مجھ کو جسے نہیں پاک	۴۴۴ جام جمہوریت چاک ہو و زون کاڑی کی دولت جو نہ خیریت کا درون نے تاج قباد آج جو نہ تخت ظہور دارا ہو نہ در نہ خسر نہ در کا گون	۴۴۴ چجان تو تین کن ہو جاہل مطلق انگلی کی کر کو مسخانا نے کیا شق نقز کر دن میں گز تو اس وقت رونق بلق سے زمین کی بات سلب کی مرق
۴۴۴ با تو غین کر دن بند فیضان جہان کو یہ بیاس گنت ہر مری خشک زبان کو رانا تھے یہ کس طرح بھنسے دام اجل میں گھر و حنیف کو بن کر گسر کے محل میں	۴۴۴ شہر جو زعمیہ غرق کا احوال شہاد کو کس طرح کیا مال نے پال وہ باغ کہ نہ سب کیا صرف سو پال دیکھا بھی کس کو کہ اس کی زباں	۴۴۴ نہان ہوا بیانی ظلم و ستم مٹ جاتا ہوا گسٹل خاک میں پور تو آج جو حاکم جو کل ہو گا کوئل اور کیا ہو گی کر دوت قارون پیر غور
۴۴۴ نزد نہ ہنیں کر دن بند فیضان جہان کو یہ بیاس گنت ہر مری خشک زبان کو رانا تھے یہ کس طرح بھنسے دام اجل میں گھر و حنیف کو بن کر گسر کے محل میں	۴۴۴ لوٹا ہو وہ گلشن کہ نہ پھل پایہ کا ظالم اب تو بھی جہنم میں یوہین جا یہ کا ظالم چہرے ہکستا ہو دنیا میں کوئی شہر و ملک نہ پر بیزی زہی خوف و شمشیر دنگے منہ پر	۴۴۴ چہرے ہکستا ہو دنیا میں کوئی شہر و ملک نہ پر بیزی زہی خوف و شمشیر دنگے منہ پر چہرے ہکستا ہو دنیا میں کوئی شہر و ملک نہ پر بیزی زہی خوف و شمشیر دنگے منہ پر
۴۴۴ نزد نہ ہنیں کر دن بند فیضان جہان کو یہ بیاس گنت ہر مری خشک زبان کو رانا تھے یہ کس طرح بھنسے دام اجل میں گھر و حنیف کو بن کر گسر کے محل میں	۴۴۴ کیا غم ہے عجب عیاش علیہ از نہیں جاہوں تو دور کر لیکو میں بھی شہر بہتر ہو اس راہ میں اگر لے کر کہ خود نہ نہیں کہ جو نہ کچھ اور نہیں	۴۴۴ نزد نہ ہنیں کر دن بند فیضان جہان کو یہ بیاس گنت ہر مری خشک زبان کو رانا تھے یہ کس طرح بھنسے دام اجل میں گھر و حنیف کو بن کر گسر کے محل میں
۴۴۴ نزد نہ ہنیں کر دن بند فیضان جہان کو یہ بیاس گنت ہر مری خشک زبان کو رانا تھے یہ کس طرح بھنسے دام اجل میں گھر و حنیف کو بن کر گسر کے محل میں	۴۴۴ نزد نہ ہنیں کر دن بند فیضان جہان کو یہ بیاس گنت ہر مری خشک زبان کو رانا تھے یہ کس طرح بھنسے دام اجل میں گھر و حنیف کو بن کر گسر کے محل میں	۴۴۴ نزد نہ ہنیں کر دن بند فیضان جہان کو یہ بیاس گنت ہر مری خشک زبان کو رانا تھے یہ کس طرح بھنسے دام اجل میں گھر و حنیف کو بن کر گسر کے محل میں

<p>۱۹۱ سب سے پہلے تیرے عالم کے علم کی کے برقی سیدان بلاتے ہیں اللہ کی نظر سے ہر شے اعداد کو نظر آتی ہے</p>	<p>۱۹۲ حالی کوئی اور کی طرح یہاں کوئی اور کی طرح سینے پر چپا کر کسی بانی کو نہی عقیدہ کتا کھول دیا بند کر</p>	<p>۱۹۳ نہایت چھپا کر نہایت چھپا کر نہایت چھپا کر نہایت چھپا کر</p>
<p>۱۹۴ گل رنگ ہوئے جو ہر اک جسم شقی تھا تھی دو پہر اور دامن صحر اشفقی تھا</p>	<p>۱۹۵ تیرے سر سے نرہ آئے تھوڑی دس دھلیو نین ایک گرہ آئے تھوڑی</p>	<p>۱۹۶ ترخو نین سر تا بقدم ہر شے برقی جو لگی پشت پہ خرم ہوئے تھوڑی</p>
<p>۱۹۷ سردار دنی کی چال کھانی سردار دنی کی چال کھانی سردار دنی کی چال کھانی سردار دنی کی چال کھانی</p>	<p>۱۹۸ غل نہ تھا بلکہ تھی جو تیرے غل نہ تھا بلکہ تھی جو تیرے غل نہ تھا بلکہ تھی جو تیرے غل نہ تھا بلکہ تھی جو تیرے</p>	<p>۱۹۹ جھلنا تھا کہ تو تیرے جھلنا تھا کہ تو تیرے جھلنا تھا کہ تو تیرے جھلنا تھا کہ تو تیرے</p>
<p>۲۰۰ جل جگہ بدن نار ہوئے سر ہوئے تھے ڈر ڈر کے یہ کارون تھے زرد ہوئے تھے</p>	<p>۲۰۱ جب برق چمکتی تھی سر گھاتے تھے جیرل یا شیر خدا کی جھلک جاتے تھے جیرل</p>	<p>۲۰۲ گھیرا ہے عینون نے اکیلا اسے پاکر گرتا ہے مرالال مدد کیجئے آکر</p>
<p>۲۰۳ کے کس کے صفین چان نظر تیرے چو چوچان میں صفین چان نظر تیرے چو چوچان میں صفین چان نظر تیرے چو چوچان میں صفین چان نظر تیرے</p>	<p>۲۰۴ بلا گاہ کوئی صد آتی کہ تیرے اب بھڑکا تو وقت کو میرا تیرے اب بھڑکا تو وقت کو میرا تیرے اب بھڑکا تو وقت کو میرا تیرے</p>	<p>۲۰۵ بہن چھپا کر بہن چھپا کر بہن چھپا کر بہن چھپا کر</p>
<p>۲۰۶ جھلاتے تھے وہ پیش نہ تھا خون جگر کو فریاد کہ شب خون گرا فوج بہن کو</p>	<p>۲۰۷ تھا دھیان غلاموں کا جو اس خاصہ کو بس رو کا خود آگے ہوئے دنیا کو دھن کو</p>	<p>۲۰۸ افراط جرات سے بدن رشک چھپا سب فوج کے حربے تھے اور اک شاہ کا تھن تھا</p>

<p>مرثیہ سوسو کجی تارک شیشہ پیر باجا کا جہان غم کھاتا تھا پیر جلائی تھی دھڑا سے بیزیر پیر</p>	<p>مرثیہ مین جاؤں نہان نہان چنچل عالم کونھی تھی آٹھو تختہ جو نہایت عالم صبر کھدایا تیر نہ باریں خجلیں عالم</p>	<p>مرثیہ دس سو کجی تارک شیشہ پیر باجا کا جہان غم کھاتا تھا پیر جلائی تھی دھڑا سے بیزیر پیر</p>
<p>گنا مرا نونہ ارادہ کردن کا مین واسطہ دیتی ہوں تھیں لوح حسن کا</p>	<p>وان چلتی ہے تلوار کمان جاوگی بی بی بابا کو پس لب حشر کیدن باؤ گی بی بی</p>	<p>تم کھاتے ہو تلوار میں موئی جاتی ہونکائی اب سینہ سپر ہو نیگو میں آئی ہونکائی</p>
<p>مرثیہ وہ کہتا تھا اران نہیں میں نہ دلاؤ گھر میں اب کیلئے نہیں ہے عین جاؤ تیا کسم کلیر داغ ہوا لکھاؤ ان کونھی تھی کربا بات توں لکھاؤ</p>	<p>مرثیہ ہاوس میں تو قیامت نہیں پیر کھم کھم سے پی پی تھی نہ تر پیر راوی کی کھجاری کہیں دیکھا ہوں دعا ہوا اکل میں خیمے سے نکلا</p>	<p>مرثیہ نوشہ تھی نہ ہاتھ میں کر تھی خدا باجا دہسن گھر سے نکلی نہ خدا ربہ زور میں گھر سے نکلی نہ خدا ممن میں ہو چکی کین بوجا کو لدا</p>
<p>لاکھوں میں کمان جاتے ہو اس آن کیلے وہ کہتا تھا میں میرے چچا جان کیلے</p>	<p>آنکھیں کہیں سو کی بھی آنکھوں سے طبع نہیں منہ چاند سا تھا نہسیان گردن پر نہیں</p>	<p>لندنہ اسد من صد پاش پہ آنا سرتن سے اتر لے تیری لاش پہ آنا</p>
<p>مرثیہ میدار میں چاققن میں جا چھینا چیتے ہیں لہذا کہ تو کھو کھو کھینا سم سے بلین تھو پھینک دے چھینا پتھوین نہ عمو کی سم ہو بیکو جابینا</p>	<p>مرثیہ خاک ہر جگہ تھی کیا زلزل خاکوں گلوتیک ہال شب اول ہاتھوں میں کٹے کاندین درخت چوکل</p>	<p>مرثیہ نوشہ تھی نہ ہاتھ میں کر تھی خدا باجا دہسن گھر سے نکلی نہ خدا ربہ زور میں گھر سے نکلی نہ خدا ممن میں ہو چکی کین بوجا کو لدا</p>
<p>بس صبر کرو قید ہوں کیا نہیں من آگے فردوس میں اب جا رہی ہے مہراہ چچا کے</p>	<p>مگرے کا عجیب گنا تھا اس گل سود پر معلوم یہ ہو تا تھا کہ شبنم ہے چین پر</p>	<p>یان تھوڑے ہم سب کو چلے جا لینگے بابا کیوں روتی ہو کیا گھر میں اب لینگے بابا</p>

عالم
مردانہ خلقی در درویشی و عجز و نیاز
مردانہ خلقی در درویشی و عجز و نیاز
کسرت از درویشی و عجز و نیاز
چو درویشی و عجز و نیاز

عالم
کیونکہ گھر سے نکل کر کھڑے ہو کر
انہی کیونکہ لال کیونکہ کھڑے ہو کر
فریاد میں اسب جادو کے عجز و نیاز

عالم
مردانہ خلقی در درویشی و عجز و نیاز
مردانہ خلقی در درویشی و عجز و نیاز
کسرت از درویشی و عجز و نیاز
چو درویشی و عجز و نیاز

وہ کستا تھا قربان شہنشاہ امم ہین
کیا ہم علی صغر سے بھی کچھ مرین کم ہین

کٹتا ہی کلا تیغ ستم سے کوئی دم ہین
گھر میں تھیں پہلنے کی طاقت نہیں ہم ہین

فردوس مہر البصاف خان سکا لی
نیسے سے ادھر خاک بسرمان نکلا لی

عالم
مردانہ خلقی در درویشی و عجز و نیاز
مردانہ خلقی در درویشی و عجز و نیاز
کسرت از درویشی و عجز و نیاز
چو درویشی و عجز و نیاز

عالم
کیونکہ گھر سے نکل کر کھڑے ہو کر
انہی کیونکہ لال کیونکہ کھڑے ہو کر
فریاد میں اسب جادو کے عجز و نیاز

عالم
مردانہ خلقی در درویشی و عجز و نیاز
مردانہ خلقی در درویشی و عجز و نیاز
کسرت از درویشی و عجز و نیاز
چو درویشی و عجز و نیاز

کستا تھا کہ سب خون یزدن لال ہو گیا
اسے سیکر چھا جان یہ کیا حال ہو گیا

رتی یہ وہ نیسے سے گے ہاتھ جو کلر
غش ہو گیا شہسیر کی گردن کی کلر

بہر آبا لہو تابیہ زرخندان مبارک
تھنڈے ہوئے دو گوہر دندان مبارک

عالم
مردانہ خلقی در درویشی و عجز و نیاز
مردانہ خلقی در درویشی و عجز و نیاز
کسرت از درویشی و عجز و نیاز
چو درویشی و عجز و نیاز

عالم
کیونکہ گھر سے نکل کر کھڑے ہو کر
انہی کیونکہ لال کیونکہ کھڑے ہو کر
فریاد میں اسب جادو کے عجز و نیاز

عالم
مردانہ خلقی در درویشی و عجز و نیاز
مردانہ خلقی در درویشی و عجز و نیاز
کسرت از درویشی و عجز و نیاز
چو درویشی و عجز و نیاز

سب سے پہلے اس وقت نہیں ہوش کی
پیشی ہین یہ سینہ کہ غش آیا ہر جی کی

پٹا جو تر پیکر وہ شہ تشنہ گل سے
تہ ہو گئیں سب ہنسلیاں گردن سے

تلوار سے وقفہ نہ ملا چند نفس کا
دم مرگ گیا نیزہ جو نگاہن اش کا

<p>۴۴</p> <p>میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا</p>	<p>۴۵</p> <p>میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا</p>	<p>۴۶</p> <p>میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا</p>
<p>چل رہی تھی کہ رہنمائی نظر آئے نیز صفت دشمن میں لپکتے نظر آئے</p>	<p>بچپن سے تیرا میں جلاقت ہوئی کی جو سی ہو زبان میں رسولِ عربی کی</p>	<p>دل جس قوی تھا وہ برا دیکھتا نہیں ہی قاسم بھی نہیں ہی علی گھر کی نہیں ہی</p>
<p>۴۷</p> <p>میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا</p>	<p>۴۸</p> <p>میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا</p>	<p>۴۹</p> <p>میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا</p>
<p>جب کھینچی ہو تیغِ دوزبانِ کھیت میں اکثر شہ مردان بھی اکیلے ہی لڑے ہیں</p>	<p>منظور ہو چکو کہ رضا مند خدا ہو میری تو ظفر یہ ہو کہ سرتن سجد ہو</p>	<p>پھر جاتی ہو ایک ایک کی تصویرِ نظرمین آنکھوں کمان ہو گئے سب تین بہرین</p>
<p>۵۰</p> <p>میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا</p>	<p>۵۱</p> <p>میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا</p>	<p>۵۲</p> <p>میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا میں کوئی نہ ہو تو نہ لگاؤں نہ کھینچا</p>
<p>نصرت کے خیر دار خبر لیکے پھرے تھے اور شیرِ خدا عمر کا سر لیکے پھرے تھے</p>	<p>واقع ہو خدا تھے جو کچھ جبر کیا ہے شیبہ لگے مقدور پہ کیا صبر کیا ہے</p>	<p>ہم وہ ہیں کہ سب کے تن جدا پاش پاش اتنا نہیں کوئی کہ مری لاش بہا روئے</p>

<p>۱۳۱ دستِ مہرِ کرمی کے تھیں مخوفتِ نیرِ انارکلیہ خضرِ شہرِ بلبل نقصِ مختاری جو مری کی پینچن تھیں باز و سر سے قتل سے فرستے تھے</p>	<p>۱۳۲ صورتِ کجی کو جو بوجھاؤں میں کلمہ شہر میں نہ کرنا بیاؤں میں اور جو کچھ کہے جو بجاؤں میں</p>	<p>۱۳۳ ناؤں کے مرقعہ فاقہ ایک ایک پر سر کر کیلچ صوبہ کا راخی وہ خدائے بین خدا نے چا کر دی ایسی بین حسین بنی</p>
<p>۱۳۴ نوش آتے ہیں برحق کی عبادت پہنچاتی فاتوئیں بھی قرآن کی تلاوت پہنچاتی</p>	<p>۱۳۵ صحرائین جگہ خاکِ سونیکو بہت ہے اور کوہ کا دامن سرِ مرونیکو بہت ہے</p>	<p>۱۳۶ نشانِ عالم ہوں پو کیا تیرے کو حال ناشے سے بھی سوئیں تیرے انظر کو زیادہ لکھا کہ نہیں قاطعہ کالال صرف وہ خالق بر کما چھوڑ دال</p>
<p>۱۳۷ تیرے کوئے میں نہ کوئے میں نہ بلحاظ میں نہ میں آج سے گھر چھوڑ کے صحرائین میں نہ</p>	<p>۱۳۸ میں یہ نہیں کہتا کہ نو اساموں میں نہ زور تو ہوں قبر رسول عربی کا</p>	<p>۱۳۹ وہ ان ہو گا تہید ست جویان میں نہ جاتا اسباب جہان ساتھ کوئی لے نہیں جاتا</p>
<p>۱۴۰ تیرے کوئے میں نہ کوئے میں نہ بلحاظ میں نہ میں آج سے گھر چھوڑ کے صحرائین میں نہ</p>	<p>۱۴۱ میں یہ نہیں کہتا کہ نو اساموں میں نہ زور تو ہوں قبر رسول عربی کا</p>	<p>۱۴۲ وہ ان ہو گا تہید ست جویان میں نہ جاتا اسباب جہان ساتھ کوئی لے نہیں جاتا</p>
<p>۱۴۳ تیرے کوئے میں نہ کوئے میں نہ بلحاظ میں نہ میں آج سے گھر چھوڑ کے صحرائین میں نہ</p>	<p>۱۴۴ میں یہ نہیں کہتا کہ نو اساموں میں نہ زور تو ہوں قبر رسول عربی کا</p>	<p>۱۴۵ وہ ان ہو گا تہید ست جویان میں نہ جاتا اسباب جہان ساتھ کوئی لے نہیں جاتا</p>

۱۴۱
دانش مجھ جیسا کہ گنج گنج
در بیان ہوا شوق و ہوس و شہ
گر داسب باطل و تو عین ہوس
بالا ہوس ہوس ہوس ہوس

۱۴۲
اسد کے بیوہ بالیہ سعد جیسا کہ
پہلے جیسا کہ عیال آگے کیا اسے ایسا کہ
خون کے جیسا کہ عیال آگے کیا اسے ایسا کہ
خون کے جیسا کہ عیال آگے کیا اسے ایسا کہ

۱۴۳
یہ فوج تری بوجہ کھڑے ہوئے
راہوں کے سونے کوئی چادر نہ ہوئے
خون کی کھانڈ بوجہ کھڑے ہوئے
مادر کوئی مری خواہ کھڑے ہوئے

قطرہ بھی نہ اک حلق جفا کا رہن پہونچا
پانی میں لعین غرق ہوا نہ رہن پہونچا

ہمسا تو کرم آج دو عالم میں نہیں ہو
دو تار ہی عبت عیب دغا ہم میں نہیں ہو

دنیا نہیں رہنے کی اسوجب قہر آیا
چادر سر نہ بیک سے جھٹی اور غضب آیا

۱۴۴
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
جہاں رسول عربی عین ممتاز
نہیں کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

۱۴۵
کلاوہ لعین تیرے سر پہ کچھ کچھ
پس کے حسین ابن علی کچھ کچھ کچھ
نواہ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

۱۴۶
بے نظیر نہ لعین تو نہ جیسا کہ
لازم ہے کہ تو چادر زیب کو چھپا لے
عابدیہ کوئی رست تقدی تو چھپا لے
کوئی مری خواہ کھڑے ہوئے

جب حلق سے شمشیر کی شمشیر ملی
منصب تعین ہاتھ آگیا جاگیر ملی

پانی کا نہ طالب ہوں نہ سائل ہوں ان کا
غم ہے مجھے ناموس رسول دو جہاں کا

ہو مجھے جو یہ امر تو احسان ہے تیرا
ورنہ مرا ہاتھ اور گریبان ہے تیرا

۱۴۷
فوج تری بوجہ کھڑے ہوئے
سیران کی بوجہ کھڑے ہوئے
نواہ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

۱۴۸
فوج تری بوجہ کھڑے ہوئے
نواہ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
نواہ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

۱۴۹
فوج تری بوجہ کھڑے ہوئے
نواہ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
نواہ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

تو نے جو بلا یا تو رہنے سے ہم آئے
تجھ سے نہیں ہوتا کہ ادھر وہ قدم آئے

جب روئے ہیں وہ دلہن تیری بھانجی
ایسا ہوں تیرے پاس سفارش کو ہر کی

غارت مشہ لولاک کی پوشاک کیجی
عریان مر لا مشہ نہ افلاک کیجی

<p>۵۵ خبر کا کہنا کہ تیرا دربارہ جفاکار انہی مضامین کی طرح ہے کہ تیرا دربارہ انہی مضامین کی طرح ہے کہ تیرا دربارہ انہی مضامین کی طرح ہے کہ تیرا دربارہ</p>	<p>۵۶ نشان تمامات کی طرح ہے کہ تیرا دربارہ عزت کی کاؤ زمین و آسمان کی طرح ہے کہ تیرا دربارہ جبریل امین کی طرح ہے کہ تیرا دربارہ ٹہا کی طرح ہے کہ تیرا دربارہ</p>	<p>۵۷ نور کا کہنا کہ تیرا دربارہ جفاکار انہی مضامین کی طرح ہے کہ تیرا دربارہ انہی مضامین کی طرح ہے کہ تیرا دربارہ انہی مضامین کی طرح ہے کہ تیرا دربارہ</p>
<p>تو دست تعدی کو نہ کوتاہ کریگا راہ مذہب کی حمایت مراد اللہ کریگا</p>	<p>عالم کو دو عالم کا شہنشاہ بجائے اس برق جہاں سوز سے اللہ بجائے</p>	<p>کھلی بیگا احوال دم چنگ تھارا اسمین بھی مر نام ہو اور رنگ تھارا</p>
<p>۵۸ مرد کو تو ترستی ہی ہو پس اور نہ طلب کچھ جب جا کے لے خاکین پھر خاک سب کچھ</p>	<p>۵۹ غل تھا کہ قلم زم یہ یہ برق اجل آئے ساحل سے ادھر مردم آبی کل آئے</p>	<p>۶۰ کافر کو غرور اپنی شجاعت پہ ٹٹا تھا اکثر صف لشکر میں اکیلا ہی لڑا تھا</p>
<p>۶۱ اعلیٰ کی طرف تیرا شرف کی طرح ہے کہ تیرا دربارہ اور تیرا دربارہ جفاکار انہی مضامین کی طرح ہے کہ تیرا دربارہ</p>	<p>۶۲ اور تیرا دربارہ جفاکار انہی مضامین کی طرح ہے کہ تیرا دربارہ اور تیرا دربارہ جفاکار انہی مضامین کی طرح ہے کہ تیرا دربارہ</p>	<p>۶۳ اور تیرا دربارہ جفاکار انہی مضامین کی طرح ہے کہ تیرا دربارہ اور تیرا دربارہ جفاکار انہی مضامین کی طرح ہے کہ تیرا دربارہ</p>
<p>حضرت نے جس برق جسم کو سنبھالا کہہ یوں نے عرش معظم کو سنبھالا</p>	<p>لہزار و طیان کون نہ تھا کون و کاین انہا قیامت نظر آئے تھے جہاں نہیں</p>	<p>ہو ٹوکو جیسا تھا یہ غصہ میں بھرا تھا یہی ہے تم آہ کے سوار و نکا پرا تھا</p>

<p>۴۱ چرخ چرخ کا کھنکھارے ادھر سے ادھر سے دور سے دور سے چرخ چرخ کا کھنکھارے چرخ چرخ کا کھنکھارے</p>	<p>۴۲ چرخ چرخ کا کھنکھارے ادھر سے ادھر سے دور سے دور سے چرخ چرخ کا کھنکھارے چرخ چرخ کا کھنکھارے</p>	<p>۴۳ چرخ چرخ کا کھنکھارے ادھر سے ادھر سے دور سے دور سے چرخ چرخ کا کھنکھارے چرخ چرخ کا کھنکھارے</p>
<p>گودی میں دیا کسکو کہ صرکھو گے دربار کی ہوا کھلتے ہی کیا سو گے صغر</p>	<p>پہلے تو سلامت ستم آرا نظر آیا گھوڑے سے اگر جب تود دبار نظر آیا صغر</p>	<p>قہری زین چوب لگی طبل دغا پر حاکم کیا نامرد نے شاہ شہد پر صغر</p>
<p>۴۴ چرخ چرخ کا کھنکھارے ادھر سے ادھر سے دور سے دور سے چرخ چرخ کا کھنکھارے چرخ چرخ کا کھنکھارے</p>	<p>۴۵ چرخ چرخ کا کھنکھارے ادھر سے ادھر سے دور سے دور سے چرخ چرخ کا کھنکھارے چرخ چرخ کا کھنکھارے</p>	<p>۴۶ چرخ چرخ کا کھنکھارے ادھر سے ادھر سے دور سے دور سے چرخ چرخ کا کھنکھارے چرخ چرخ کا کھنکھارے</p>
<p>فرزند ہین ہین ہین مر جائیگے بی بی صغر نہ جیگے نہ ہم اب آئیں گے بی بی</p>	<p>بچہ جو چھٹے باپ سے پالا نہیں جاتا اب بچے سیکھ نہ کوں بھلا نہیں جاتا</p>	<p>سایہ جو پڑا شاہ کی تیغ دو زبان کا ترکش تھا نہ چلے تھا نہ حلقہ تھا کمان کا</p>
<p>۴۷ چرخ چرخ کا کھنکھارے ادھر سے ادھر سے دور سے دور سے چرخ چرخ کا کھنکھارے چرخ چرخ کا کھنکھارے</p>	<p>۴۸ چرخ چرخ کا کھنکھارے ادھر سے ادھر سے دور سے دور سے چرخ چرخ کا کھنکھارے چرخ چرخ کا کھنکھارے</p>	<p>۴۹ چرخ چرخ کا کھنکھارے ادھر سے ادھر سے دور سے دور سے چرخ چرخ کا کھنکھارے چرخ چرخ کا کھنکھارے</p>
<p>ٹاپوشے پیادوں کو کچل جاتا تھا کھڑا بجلی سا ہر اک صحنہ سے نکلتا تھا کھڑا</p>	<p>امان کاری غم سے عجب حال ہو یا یا یہ ہاتھوں کی پیٹی ہیں کہ نہ لال ہو یا یا</p>	<p>اک جست بین سر پر تیر قدم تھا کھینچے بھی پانی تھی کہ سن تیر قدم تھا</p>

<p>۱۲۷۷ اگر صفت چھتے دو کی صفت چھتے وہ چھتے کے بہن چھتے چھتے وہ چھتے کے بہن چھتے چھتے وہ چھتے کے بہن چھتے چھتے</p>	<p>۱۲۷۸ دین کے صفت چھتے چھتے چھتے چھتے کے صفت چھتے چھتے چھتے چھتے کے صفت چھتے چھتے چھتے چھتے کے صفت چھتے چھتے چھتے</p>	<p>۱۲۷۹ فنا کردی کی صفت چھتے چھتے فنا کردی کی صفت چھتے چھتے فنا کردی کی صفت چھتے چھتے فنا کردی کی صفت چھتے چھتے</p>
<p>۱۲۸۰ اک برق گری آگ کے جدھر آگیا گھوڑا جب باگ ہلی چھوٹا چھوٹا گھوڑا جب باگ ہلی چھوٹا چھوٹا گھوڑا جب باگ ہلی چھوٹا چھوٹا گھوڑا</p>	<p>۱۲۸۱ زندہ کو بھی مرد و نہیں قلمبند کیا تھا اک تیغ لے دو لاکھ کا دم بند کیا تھا اک تیغ لے دو لاکھ کا دم بند کیا تھا اک تیغ لے دو لاکھ کا دم بند کیا تھا</p>	<p>۱۲۸۲ امت کو نہ ہر باد مر جان کر و تم اب ارجح چھوٹا چھوٹا گھوڑا اب ارجح چھوٹا چھوٹا گھوڑا اب ارجح چھوٹا چھوٹا گھوڑا</p>
<p>۱۲۸۳ دین کے صفت چھتے چھتے چھتے چھتے کے صفت چھتے چھتے چھتے چھتے کے صفت چھتے چھتے چھتے چھتے کے صفت چھتے چھتے چھتے</p>	<p>۱۲۸۴ پال کے صفت چھتے چھتے چھتے چھتے کے صفت چھتے چھتے چھتے چھتے کے صفت چھتے چھتے چھتے چھتے کے صفت چھتے چھتے چھتے</p>	<p>۱۲۸۵ فنا کردی کی صفت چھتے چھتے فنا کردی کی صفت چھتے چھتے فنا کردی کی صفت چھتے چھتے فنا کردی کی صفت چھتے چھتے</p>
<p>۱۲۸۶ گھوڑے تو لاف ہو کے سوار نہ کر تھے اسوار پیدا دکنی قطار و نہ کر تھے اسوار پیدا دکنی قطار و نہ کر تھے اسوار پیدا دکنی قطار و نہ کر تھے</p>	<p>۱۲۸۷ ہر سو تن بے سر سر بے تن نظر آئے میدان میں نہ اسوار نہ تو سن نظر آئے میدان میں نہ اسوار نہ تو سن نظر آئے میدان میں نہ اسوار نہ تو سن نظر آئے</p>	<p>۱۲۸۸ یہ چاندی گرون تہ تیغ بھی دکھا دو الہ کو اب صبر کے جوہر بھی دکھا دو الہ کو اب صبر کے جوہر بھی دکھا دو الہ کو اب صبر کے جوہر بھی دکھا دو</p>
<p>۱۲۸۹ صفت چھتے چھتے چھتے چھتے چھتے کے صفت چھتے چھتے چھتے چھتے کے صفت چھتے چھتے چھتے چھتے کے صفت چھتے چھتے چھتے</p>	<p>۱۲۹۰ چھتے کے صفت چھتے چھتے چھتے چھتے کے صفت چھتے چھتے چھتے چھتے کے صفت چھتے چھتے چھتے چھتے کے صفت چھتے چھتے چھتے</p>	<p>۱۲۹۱ فنا کردی کی صفت چھتے چھتے فنا کردی کی صفت چھتے چھتے فنا کردی کی صفت چھتے چھتے فنا کردی کی صفت چھتے چھتے</p>
<p>۱۲۹۲ کھانا کھانے کا جو ٹوک کے لڑتا کیا نہ تھا جو اک دار کوئی روک کے لڑتا کیا نہ تھا جو اک دار کوئی روک کے لڑتا کیا نہ تھا جو اک دار کوئی روک کے لڑتا</p>	<p>۱۲۹۳ جیتا یہ نہ چھوڑ لی کسی پرو جان کو نہیں اب اس کے تیغ و زبان کو نہیں اب اس کے تیغ و زبان کو نہیں اب اس کے تیغ و زبان کو</p>	<p>۱۲۹۴ سزند کرد و صادق الاقرار ہو تم تو امت کی شرافت کے طلبگار ہو تم تو امت کی شرافت کے طلبگار ہو تم تو امت کی شرافت کے طلبگار ہو تم تو</p>

<p>مرثیہ آوازِ پستِ بختی را سوار کرد چرخِ بر سرِ چرخِ نہ پیدل کو سوار کرد خفا در چرخِ پستی تلوار کرد روا کے کیا یہ حق سوار کرد</p>	<p>مرثیہ گلِ شاخِ بلند بر سرِ چرخِ پستی تو نے خنجرِ خفا در سببِ سوار کرد خبرِ ایک سوارِ دروغی سوار کرد</p>	<p>مرثیہ فریادِ ابڑھیکانہ ہاتھ اہل جفا پر موقوف رکھا ہے یہ انصافِ خدا پر</p>
<p>مرثیہ غش ہو گیا طاری جو شرعِ عرشِ نشین پر بس ٹیک دیا گھوڑے نے گھٹو تلوار پر</p>	<p>مرثیہ شہ کھاتے تھے تلوارین موی جاتی تھی ہر وار پر خیمے سے نکل کر تھی زینت</p>	<p>مرثیہ سوارِ پستِ بختی را سوار کرد چرخِ بر سرِ چرخِ نہ پیدل کو سوار کرد خفا در چرخِ پستی تلوار کرد روا کے کیا یہ حق سوار کرد</p>
<p>مرثیہ اب تک جہادِ کچھ تو پہ نہ ابرار گروہِ زینت پر ہو چکا ہے چرخِ سوار فدا کیا کہ زینت پر ہو چکا ہے چرخِ سوار غصت ہو کہ سوار پر ہو چکا ہے چرخِ سوار</p>	<p>مرثیہ جلالِ حق کو کومر سے سوار سوارِ پستِ بختی را سوار کرد چرخِ بر سرِ چرخِ نہ پیدل کو سوار کرد خفا در چرخِ پستی تلوار کرد روا کے کیا یہ حق سوار کرد</p>	<p>مرثیہ سب خونِ محمد کی قبائل ہوئی تھی چھائی کا یہ عالم تھا کہ غربال ہوئی تھی</p>
<p>مرثیہ اب تیغِ لیے نوج کو جلا دے قائل ترے اسوار کی چھائی پر پڑھ گیا</p>	<p>مرثیہ ٹھہر دیا بھی زخمی نہ کر دتیغ و ترے اوجھل چھپے ہو لینے درو زینت کی نظر</p>	<p>مرثیہ خاتونِ قیامت کی صدا دینگ آواز گرتا جو رالال رو مانی جو در مانی</p>
<p>مرثیہ رفتہ ہو چکا ہے لاشِ مری جو تیری مال زینتِ بختی را سوار کرد چرخِ بر سرِ چرخِ نہ پیدل کو سوار کرد خفا در چرخِ پستی تلوار کرد روا کے کیا یہ حق سوار کرد</p>	<p>مرثیہ صفا باندھ لو بارِ کراچی کا ایک گھر جو چرخِ پستی تلوار کرد چرخِ بر سرِ چرخِ نہ پیدل کو سوار کرد خفا در چرخِ پستی تلوار کرد روا کے کیا یہ حق سوار کرد</p>	<p>مرثیہ بھائی کی مدد کر نیکو آتا نہیں کوئی جو ہو مرے سید کو بچا تا نہیں کوئی</p>
<p>مرثیہ سہیا و کو آگاہ مرے حال سے کر دے جایا نو سے بیکس کو رنڈا پہ کی خبر دے</p>	<p>مرثیہ صدہ نہیں دنیا میں جدائی کے برابر بشیر کی بھی لاش ہو چھائی کے برابر</p>	<p>مرثیہ بھائی کی مدد کر نیکو آتا نہیں کوئی جو ہو مرے سید کو بچا تا نہیں کوئی</p>

<p>۴۹۱ خانی سے دیکھا تو کیسی عجیب بان قلبہ کلمہ عین لٹ لٹا</p>	<p>۴۹۲ خون کی تیرین کانپ لگائے تدار جو بھین تانم ہو کر لگے کسار</p>	<p>۴۹۳ خون کی تیرین کانپ لگائے تدار جو بھین تانم ہو کر لگے کسار</p>
<p>۴۹۴ نرمی ہوا ایسی نہ کوئی تن پہ جگہ تھی ہاں خنجر خونوار کی گردن پہ جگہ تھی</p>	<p>۴۹۵ سینہ جو دبا نیز و نکی سریان نکل آئین سر کھولے ہوئے قاتل پر بیان کل آئین</p>	<p>۴۹۶ شہ فرخ پور زینت دل لیک کے آگے بھائی کا کھلاٹ گیا ہم شیر کے آگے</p>
<p>۴۹۷ میرزا نے جو بھائی کو کھلا میرزا نے جو بھائی کو کھلا</p>	<p>۴۹۸ گورنر نے جو بھائی کو کھلا گورنر نے جو بھائی کو کھلا</p>	<p>۴۹۹ میرزا نے جو بھائی کو کھلا میرزا نے جو بھائی کو کھلا</p>
<p>۵۰۰ قاتل کو تو کچھ بھروسہ نہ تھا فرزند سے ہر بار پٹ جاتے تھے حیدر</p>	<p>۵۰۱ بربانہ کین شرمو خنجر کے چلے پہ امان لے گلا رکھ دیا ہر دیر گلے پہ</p>	<p>۵۰۲ برخطہ فزون دولت و اقبال ختم ہو غم ہو تو فقط فاطمہ کے لال کا غم ہو</p>
<p>۵۰۳ میرزا نے جو بھائی کو کھلا میرزا نے جو بھائی کو کھلا</p>	<p>۵۰۴ میرزا نے جو بھائی کو کھلا میرزا نے جو بھائی کو کھلا</p>	<p>۵۰۵ میرزا نے جو بھائی کو کھلا میرزا نے جو بھائی کو کھلا</p>

<p>۱۲۴ اوردان پہ پہلے رام دین کھینچن پہلے بدین بدین کھینچن پہلے کرکین بھجان کھینچن پہلے کرکین بھجان کھینچن پہلے کرکین بھجان کھینچن پہلے کرکین بھجان</p>	<p>۱۲۵ کھانے پر کھنکھو ہو حلقہ کمان بچا موت کا پوہ اس نہایتان بچا موت کا پوہ اس نہایتان بچا موت کا پوہ اس نہایتان بچا موت کا پوہ اس نہایتان</p>	<p>۱۲۶ کھنکھو ہو حلقہ کمان بچا موت کا پوہ اس نہایتان بچا موت کا پوہ اس نہایتان بچا موت کا پوہ اس نہایتان بچا موت کا پوہ اس نہایتان</p>
<p>۱۲۷ لشکر طیس ہن شاہ بدیون شام و روم آتی و حطر سے گھٹا جھوم جھوم کے</p>	<p>۱۲۸ سرکش کمان میں لشکر کچ عقل و فہم کے گوشتوین چھپے پھرتے ہن کیون سہم سہم کے</p>	<p>۱۲۹ حیران لباس نوریب حلقہ پوش ہن ادیش میں اس نہ موتی میں لاش ہن</p>
<p>۱۳۰ کھنکھو ہو حلقہ کمان بچا موت کا پوہ اس نہایتان بچا موت کا پوہ اس نہایتان بچا موت کا پوہ اس نہایتان بچا موت کا پوہ اس نہایتان</p>	<p>۱۳۱ کھنکھو ہو حلقہ کمان بچا موت کا پوہ اس نہایتان بچا موت کا پوہ اس نہایتان بچا موت کا پوہ اس نہایتان بچا موت کا پوہ اس نہایتان</p>	<p>۱۳۲ کھنکھو ہو حلقہ کمان بچا موت کا پوہ اس نہایتان بچا موت کا پوہ اس نہایتان بچا موت کا پوہ اس نہایتان بچا موت کا پوہ اس نہایتان</p>
<p>۱۳۳ جلد و طرف سے زرغہ فوج کثیر ہے ابرکرم پر بارش باران تیر ہے</p>	<p>۱۳۴ دست خدا کے لال جسی ہن لیر ہن اس ہاتھ سے جہان کی تربیت تیر ہن</p>	<p>۱۳۵ اسکو عروج کیون نہ ملے قتلگاہ میں پشت پناہ خلق ہے جسکی پناہ میں</p>
<p>۱۳۶ کھنکھو ہو حلقہ کمان بچا موت کا پوہ اس نہایتان بچا موت کا پوہ اس نہایتان بچا موت کا پوہ اس نہایتان بچا موت کا پوہ اس نہایتان</p>	<p>۱۳۷ کھنکھو ہو حلقہ کمان بچا موت کا پوہ اس نہایتان بچا موت کا پوہ اس نہایتان بچا موت کا پوہ اس نہایتان بچا موت کا پوہ اس نہایتان</p>	<p>۱۳۸ کھنکھو ہو حلقہ کمان بچا موت کا پوہ اس نہایتان بچا موت کا پوہ اس نہایتان بچا موت کا پوہ اس نہایتان بچا موت کا پوہ اس نہایتان</p>
<p>۱۳۹ آفت جناب خاطر کے گہر پہ آئی ہے طاپو سے مرکبوں کی زمین بھرتی ہے</p>	<p>۱۴۰ لشکر جو لوکا ہو تو دم میں ہلاک ہو اسکی ہوا کے تویدن جگہ خاک ہو</p>	<p>۱۴۱ جو دشمن نہ تھا شہر گردوں و قادیان تہا ہے چلتے تھے شب تاریکے مار میں</p>

مستم
بر صفت میں چھان کی تار کی جتنی ہو
کون کون تیرے دلوں کی طغیانی میں
تیرے سینے میں نہ نہیں تیرے سینے میں
تیرے سینے میں نہ نہیں تیرے سینے میں

مستم
کون کون تیرے دلوں کی طغیانی میں
تیرے سینے میں نہ نہیں تیرے سینے میں
تیرے سینے میں نہ نہیں تیرے سینے میں

مستم
کافی ہر آج سرسبز و سار و سار
نصف مہر میں آپ فرق کیا ہو
میں میں آفتاب میں آپ فرق کیا ہو

سنگین دلوں کی ہاتھوں میں تھرا اٹھائے ہیں
یتیموں کیساتھ گزر گراں سر اٹھائے ہیں

گویا کہ توس میں تھا کذا آفتاب کا
عالم تھا ہر خدنگ پہ تر شہاب کا

پڑی ہو خاک اڑے تن پاش پاش
امان روا نہیں علی اکبر کی لاش پہ

مستم
کون کون تیرے دلوں کی طغیانی میں
تیرے سینے میں نہ نہیں تیرے سینے میں
تیرے سینے میں نہ نہیں تیرے سینے میں

مستم
کون کون تیرے دلوں کی طغیانی میں
تیرے سینے میں نہ نہیں تیرے سینے میں
تیرے سینے میں نہ نہیں تیرے سینے میں

مستم
کون کون تیرے دلوں کی طغیانی میں
تیرے سینے میں نہ نہیں تیرے سینے میں
تیرے سینے میں نہ نہیں تیرے سینے میں

گری بجوم فوج سے دوجہ ہو گئی
خاک اس قدر اڑی کہ ہو آئند ہو گئی

لگتی تھی کچھ بدن کو ہوا آہ سرد سے
کیسوا کے ہوئے تھے بیابانی گرد سے

فاقونے حال غیر ہے محتاج آب ہوں
میں آپ ہی مسافر یاد رکاب ہوں

مستم
کون کون تیرے دلوں کی طغیانی میں
تیرے سینے میں نہ نہیں تیرے سینے میں
تیرے سینے میں نہ نہیں تیرے سینے میں

مستم
کون کون تیرے دلوں کی طغیانی میں
تیرے سینے میں نہ نہیں تیرے سینے میں
تیرے سینے میں نہ نہیں تیرے سینے میں

مستم
کون کون تیرے دلوں کی طغیانی میں
تیرے سینے میں نہ نہیں تیرے سینے میں
تیرے سینے میں نہ نہیں تیرے سینے میں

تواریں میں چھان چھان سا گین حال کم
خبر بھی رہے زبا میں نکال کے

عالم سیاہ ہو میری چشم پر آب میں
سونا کیا ہو چاند مرا آفتاب میں

ان میں چھو کس کوز میں پر گرا کسکے
تو خبر آگ تھے یہ یہ کیوں نہ کھرا کھیرے

<p>۴۵۲ بعد تو قابل کے نہیں بنائے جہون قربان خدا کی یہ حق دان کیا بد راہم اندر اس شہادت کا کیا کیا اگر تیرے تھے وہ ہمارے زانو</p>	<p>۴۵۳ ابو شمس علی بن ابی طالب بہ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بہ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بہ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی</p>	<p>۴۵۴ لکھنؤ کو دیکھا جو میں نے دیکھا جو میں نے دیکھا جو میں نے دیکھا جو</p>
<p>لب پر جو وہ بزرگ مرا فخر لائے ہیں یہ سب شرف حضور کے صدیقین پائے ہیں</p>	<p>عین علی کا یہ کہ حق کا ظہور ہے موسیٰ کا یہ کہ قول کہ خالق کا نور ہے</p>	<p>دیکھیں یہ نرغہ فوج کشیر کو لاؤں گمان سے آج خوابِ ابر کو</p>
<p>۴۵۵ ابو شمس علی بن ابی طالب بہ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بہ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بہ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی</p>	<p>۴۵۶ ابو شمس علی بن ابی طالب بہ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بہ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بہ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی</p>	<p>۴۵۷ ابو شمس علی بن ابی طالب بہ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بہ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بہ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی</p>
<p>سب گھر لے گروہ اسیر ملائو میں بیگن رہوں پہن بے روائو</p>	<p>تجھ تیار ہوئی کس کو ہوس نہیں تقدیر سے کسی کامی جان نہیں</p>	<p>دین ہو بلند کفر کی بنیاد ہے ہر طرح تیری فتح و فتحی شکست ہے</p>
<p>۴۵۸ ابو شمس علی بن ابی طالب بہ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بہ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بہ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی</p>	<p>۴۵۹ ابو شمس علی بن ابی طالب بہ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بہ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بہ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی</p>	<p>۴۶۰ ابو شمس علی بن ابی طالب بہ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بہ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بہ بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی</p>
<p>دو نون زبانیں تیغ کی بھی قسطہ رہیں یتیمین رجز کی تیغ دو دم کو بھی تر قین</p>	<p>بیٹے یہ چاہیں لوہن اشفاق باپ کے جان آگئی غلام میں آئے سے آپ کے</p>	<p>جاہلیگے یہ گمان جو ہیں تجھے چھوڑے زین کے سب کے غضب میں گھرے</p>

<p>۱۰۰ کھٹا نہیں ہے دیو و دیوی جیسا کہ کھٹا نہیں ہے دیو و دیوی جیسا کہ کھٹا نہیں ہے دیو و دیوی جیسا کہ</p>	<p>۱۰۱ نہ تیرے بیٹے کو نہ تیرے بیٹے کو نہ تیرے بیٹے کو نہ تیرے بیٹے کو نہ تیرے بیٹے کو نہ تیرے بیٹے کو</p>	<p>۱۰۲ جو اس کے شکر لافا تو نہیں جو اس کے شکر لافا تو نہیں جو اس کے شکر لافا تو نہیں</p>
<p>۱۰۳ چسپ شقی کے سینے سے گذرا وہ فوت ہے اسکی سان تیز سر زاشت موت ہے</p>	<p>۱۰۴ لاکھوں کے خوف کب نہ کبھی وہ دلیوں میں پیشہ شجاعت دہشت کا شیر ہوں</p>	<p>۱۰۵ کس آئیہ کہ میں ذکر علیٰ حسین قرآن میں کیا مخفی ہے کہ ہم پر علیٰ حسین</p>
<p>۱۰۶ نیا ہوا کھٹا تو کھٹا ہی تو کھٹا نیا ہوا کھٹا تو کھٹا ہی تو کھٹا</p>	<p>۱۰۷ جنتی کی جنتی جنتی کا ناز جنتی کی جنتی جنتی کا ناز</p>	<p>۱۰۸ بہترین عالم میں ہر افسانہ اور دینام لابیب و فیکہ پر وہ مادی تو ہم عالم</p>
<p>۱۰۹ طاقت اگر دکھاؤں رسالت کی رکھ دوں زمین پر چپ کے دھال آفتاب کی</p>	<p>۱۱۰ اٹھو توں طلاق کو یوں جو ہر قصد انقلاب بسطرے ٹوٹ جاتا ہی ساغریاب کا</p>	<p>۱۱۱ جو خوف ہوا وہ مطیع خدا نہیں قرآن و اہلبیت ازل و جبرائیل نہیں</p>
<p>۱۱۲ بہترین عالم میں ہر افسانہ اور دینام لابیب و فیکہ پر وہ مادی تو ہم عالم</p>	<p>۱۱۳ جنتی کی جنتی جنتی کا ناز جنتی کی جنتی جنتی کا ناز</p>	<p>۱۱۴ بہترین عالم میں ہر افسانہ اور دینام لابیب و فیکہ پر وہ مادی تو ہم عالم</p>
<p>۱۱۵ جو خوف ضرب شیر خدا یا آئی ہے اہی میت گاؤں زمین پر کھڑا آئی ہے</p>	<p>۱۱۶ الٹون طبق زمین کے کون جھک سکتے ہیں بسطرے جھاڑ دیو بن کر دانتیں سے</p>	<p>۱۱۷ کیون نہ پھر الہامی حدیث و کتاب سے خبر میں کیا کہو گے رسالت آپ سے</p>

<p>۱۴۴ بازو زار کی کان کنڈو ہو گیا تیرا منہ بھری گاس کا شوق ہو گیا میں جالون کا روبرو بن گیا تو کھٹکھٹا کر رہ گیا</p>	<p>۱۴۵ دہ بون تھپتی تھی تھی تھی تھی جیسا کہ دہ بون کی تھی تھی تھی کسی کی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۱۴۶ میں نے تیرا کھنکھارہ سنا تو میرا دل تیرا کھنکھارہ سنا تو میرا دل تیرا کھنکھارہ سنا</p>
<p>عشق شادری بھی قیامت طرعی ہوئی اُتری وہ تیغ خون کی ندی طرعی ہوئی</p>	<p>جل تھیں تھر تھر کے نہ دیرا کھڑی لگی کیا ابر تیغ تھا کہ سر دہ کی تھر طرعی لگی</p>	<p>لو واسطہ رسول خدا کا پناہ دو اب بھی کس طرح مجھے جا لگی راہ دو</p>
<p>۱۴۷ کیا کیا کھاتی تھی سوسا کھاتی تیتی تھی تیتی تیتی تیتی تیتی پانی وہ خود تھی تیتی تیتی تیتی</p>	<p>۱۴۸ دیکھائی شاہ کی شہنشاہ آریا دیکھائی شاہ کی شہنشاہ آریا</p>	<p>۱۴۹ میں نے تیرا کھنکھارہ سنا تو میرا دل تیرا کھنکھارہ سنا</p>
<p>کیا جانے ملا تھا مزا کیا زبان کو کھا جاتی تھی ہا کی طرح استخوان کو</p>	<p>یوں سر برس گئے پیر والی تھی بار تھین پڑا ہر ڈوڈو کھڑا کھڑا جیسے اسار تھین</p>	<p>دشت سے عاقبت نے تھرا پنا چھپا کالی کھٹلے دھانوں کی جنگل کو چھپا لیا</p>
<p>۱۵۰ بازو زار کی کان کنڈو ہو گیا تیرا منہ بھری گاس کا شوق ہو گیا</p>	<p>۱۵۱ دیکھائی شاہ کی شہنشاہ آریا دیکھائی شاہ کی شہنشاہ آریا</p>	<p>۱۵۲ میں نے تیرا کھنکھارہ سنا تو میرا دل تیرا کھنکھارہ سنا</p>
<p>چار آئے کے پار تھی اس آیت تاب بصطرح برق کر کے نکلیا آیت</p>	<p>رٹنے میں اوج تیغ کا وہ چند ہو گیا نکلی کمان تیرو کا منہ بند ہو گیا</p>	<p>سب نچن یوں پر طرعی دعا کو نام آہی سیاہ آئی ہر جس دھوم دھاک نام</p>

مل لرا

<p>کھانڈ کے ذوالفقار ترنہ کھنڈ بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے</p>	<p>دیکھ کر غصہ کیا تھا کھانڈ دیکھ کر غصہ کیا تھا کھانڈ دیکھ کر غصہ کیا تھا کھانڈ</p>	<p>کھانڈ کے ذوالفقار ترنہ کھنڈ بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے</p>
<p>بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے</p>	<p>لب صورت شکات قلم بند کر دیے نفروں کے ذوالفقار نے دم بند کر دیے نفروں کے ذوالفقار نے دم بند کر دیے</p>	<p>ترکش کہیں بھونچے بھونچے بھونچے بیگان کہیں بھونچے بھونچے بھونچے بیگان کہیں بھونچے بھونچے بھونچے</p>
<p>بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے</p>	<p>بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے</p>	<p>بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے</p>
<p>بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے</p>	<p>دکھلا کے اوج جانی تھی یوں سرور پر جنگل میں باز گر تا ہے جیسے شکار پر جنگل میں باز گر تا ہے جیسے شکار پر</p>	<p>جڑ جڑ محال پر چمک کے در آتی تھی خود میں سرکٹ کے آن پڑتا تھا سرکٹ کی کوہ میں سرکٹ کے آن پڑتا تھا سرکٹ کی کوہ میں</p>
<p>بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے</p>	<p>بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے</p>	<p>بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے</p>
<p>بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے</p>	<p>بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے</p>	<p>بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے</p>
<p>بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے</p>	<p>بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے</p>	<p>بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے بھونچے</p>

<p>۷۵ ہر فعل پاک حسن یہ تھا اس جلو میں از مینہ حرط ہے بودست عروس میں</p>	<p>۷۶ ہر فعل پاک حسن یہ تھا اس جلو میں از مینہ حرط ہے بودست عروس میں</p>	<p>۷۷ ہر فعل پاک حسن یہ تھا اس جلو میں از مینہ حرط ہے بودست عروس میں</p>
<p>۷۸ ہر فعل پاک حسن یہ تھا اس جلو میں از مینہ حرط ہے بودست عروس میں</p>	<p>۷۹ ہر فعل پاک حسن یہ تھا اس جلو میں از مینہ حرط ہے بودست عروس میں</p>	<p>۸۰ ہر فعل پاک حسن یہ تھا اس جلو میں از مینہ حرط ہے بودست عروس میں</p>
<p>۸۱ ہر فعل پاک حسن یہ تھا اس جلو میں از مینہ حرط ہے بودست عروس میں</p>	<p>۸۲ ہر فعل پاک حسن یہ تھا اس جلو میں از مینہ حرط ہے بودست عروس میں</p>	<p>۸۳ ہر فعل پاک حسن یہ تھا اس جلو میں از مینہ حرط ہے بودست عروس میں</p>
<p>۸۴ ہر فعل پاک حسن یہ تھا اس جلو میں از مینہ حرط ہے بودست عروس میں</p>	<p>۸۵ ہر فعل پاک حسن یہ تھا اس جلو میں از مینہ حرط ہے بودست عروس میں</p>	<p>۸۶ ہر فعل پاک حسن یہ تھا اس جلو میں از مینہ حرط ہے بودست عروس میں</p>

میرزا کا نام

<p>علاء خدا کا یہ کون سا بندہ ہے جس کا سر پہ خدا کا تاج ہے اور جس کا سر پہ خدا کا تاج ہے اور جس کا سر پہ</p>	<p>علاء خدا کا یہ کون سا بندہ ہے جس کا سر پہ خدا کا تاج ہے اور جس کا سر پہ خدا کا تاج ہے اور جس کا سر پہ</p>	<p>علاء خدا کا یہ کون سا بندہ ہے جس کا سر پہ خدا کا تاج ہے اور جس کا سر پہ خدا کا تاج ہے اور جس کا سر پہ</p>
<p>یون تو دل دھڑکے بھی جانکاہ زخم تھے نہ پر ہزاروں نہ صد و پنجاہ زخم تھے</p>	<p>دشمن ہوا ہی سارا زمانا غلام کا دشمن اب نہیں ہو سکا نا غلام کا</p>	<p>است کے ظلم سے پونا نام سے جھوٹ کر کبدا کو پھل میٹھا مرابغ لوٹ کر</p>
<p>علاء خدا کا یہ کون سا بندہ ہے جس کا سر پہ خدا کا تاج ہے اور جس کا سر پہ خدا کا تاج ہے اور جس کا سر پہ</p>	<p>علاء خدا کا یہ کون سا بندہ ہے جس کا سر پہ خدا کا تاج ہے اور جس کا سر پہ خدا کا تاج ہے اور جس کا سر پہ</p>	<p>علاء خدا کا یہ کون سا بندہ ہے جس کا سر پہ خدا کا تاج ہے اور جس کا سر پہ خدا کا تاج ہے اور جس کا سر پہ</p>
<p>جھلکے بین زمین پہ تھوڑے موڑ والے گھوڑے عیش بین کون آئے سنبھال کے</p>	<p>بھلا کے پاؤں خاک پہ سونا نصیب ہو راحت ملے جو قبر کا کونا نصیب ہو</p>	<p>میں جہاں فکر میں کبھی سویا نہ چین سے پاؤں میں غصہ عزیز ہو میرے حسین سے</p>
<p>علاء خدا کا یہ کون سا بندہ ہے جس کا سر پہ خدا کا تاج ہے اور جس کا سر پہ خدا کا تاج ہے اور جس کا سر پہ</p>	<p>علاء خدا کا یہ کون سا بندہ ہے جس کا سر پہ خدا کا تاج ہے اور جس کا سر پہ خدا کا تاج ہے اور جس کا سر پہ</p>	<p>علاء خدا کا یہ کون سا بندہ ہے جس کا سر پہ خدا کا تاج ہے اور جس کا سر پہ خدا کا تاج ہے اور جس کا سر پہ</p>
<p>صد ہو جو تھا بہن کے بچنے کا شاہ کو گردن پھر اس کے دیکھتے تھے خیمہ گاہ کو</p>	<p>یاں گھر بنی کی آل کا بے نور ہو گیا زخوئی و دان تن شہ دین چور ہو گیا</p>	<p>پہچن گین نثار میں اس نور عین کے سیرا گاہی ساتھ لیک گاہی کے</p>

<p>سلام خوشنمیں چرخ کی نظر بکچھو دے سو کر نہ دیکھ کوئی تیر خوشنمیں ایک فیض بے پناہ بہار تو قافیاں اور کار بھین</p>	<p>سلام اگر تیر پاس در بھائی ہو اگر تیر پاس در بھائی ہو اگر تیر پاس در بھائی ہو اگر تیر پاس در بھائی ہو</p>	<p>سلام اگر تیر پاس در بھائی ہو اگر تیر پاس در بھائی ہو اگر تیر پاس در بھائی ہو اگر تیر پاس در بھائی ہو</p>
<p>چادر نہ اضطراب میں تھی جسم پاک پر تھا اک سر تو وہ دشمن اور ایک خاک پر</p>	<p>ایم طائر نہ دھوپ بھائی کی لائن پر سایہ کر و پروں کا قن پاش پاش پر</p>	<p>زلقین لہو بھری ہو میں بھر لگتی ہیں ہر ہر رگون خون کی بوندیں لگتی ہیں</p>
<p>سلام خاک کی تھی آبرو کی تھی اگر تیر پاس در بھائی ہو اگر تیر پاس در بھائی ہو اگر تیر پاس در بھائی ہو</p>	<p>سلام اگر تیر پاس در بھائی ہو اگر تیر پاس در بھائی ہو اگر تیر پاس در بھائی ہو اگر تیر پاس در بھائی ہو</p>	<p>سلام اگر تیر پاس در بھائی ہو اگر تیر پاس در بھائی ہو اگر تیر پاس در بھائی ہو اگر تیر پاس در بھائی ہو</p>
<p>سمان کیا تھا بادشہ مشرقین کو اگر کر بلا تھی سے میں نو نکی حسین کو</p>	<p>تین سے جدا سر پسر فاطمہ ہوا اب کیا کریگی یہاں خاتمہ ہوا</p>	<p>حاصل حضور یاشہ گردون اسامی ہر وہ علام خاص جو آقا کے پاس ہو</p>
<p>سلام خود بود کو قاتل جاب بھیجے ہیں وہ جلتے ہیں جو دنیا کو خواب بھیجے ہیں نبی کا شوق نہ لادو تراش بھیجے ہیں ملی کی قدر رسالت آب بھیجے ہیں</p>	<p>سلام اگر تیر پاس در بھائی ہو اگر تیر پاس در بھائی ہو اگر تیر پاس در بھائی ہو اگر تیر پاس در بھائی ہو</p>	<p>سلام اگر تیر پاس در بھائی ہو اگر تیر پاس در بھائی ہو اگر تیر پاس در بھائی ہو اگر تیر پاس در بھائی ہو</p>

[illegible]

۱۲۱
 علی کے تہ اعلیٰ کو کوئی کیسا جلنے
 ۱۲۲
 خفا کے بعد رسالت نایب مجھے بین
 ۱۲۳
 جھکائیں سر کو نہ کو کبریا اتر کے فوجی
 ۱۲۴
 سوال شاہ کو سب لایا جواب مجھے بین
 ۱۲۵
 قطعے میں اتنی تھی شر کے لاشے سر
 ۱۲۶
 صدایہ دھوپ میں آتی تھیں آفتاب مجھے بین
 ۱۲۷
 کہ سہل ہم چلیں آفتاب جگہ احتساب
 ۱۲۸
 خدا کی راہ میں ایسا ہے جگہ آفتاب مجھے بین
 ۱۲۹
 زمین اگر کو وہ فرش خاک میں نہ لایا موت
 ۱۳۰
 حسین پائے میں تھوڑے ہیں نہ لایا موت
 ۱۳۱
 جہاں کو خرقہ قاتل کی آبر مجھے بین
 ۱۳۲
 آئیں غم وہاں کیا غم دن کو
 ۱۳۳
 اسی زمین کو غم کر فرش آفتاب مجھے بین

[illegible]

<p>۴۴ کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز</p>	<p>۴۵ کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز</p>	<p>۴۶ کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز</p>
<p>پانی نہ ملا تھا جو کسی تنہم دہن کو بس یاس سے تھے حسین، تھیں کو</p>	<p>یہ نظم ہے جو چھوٹے گریبان چھٹے ہیں تھیں جن فاطمہ تنہو سے کٹے ہیں</p>	<p>پہونچا نہیں دور درسی پانی جو دما نہیں ہیں پیاس کا گتے گل زہر کی زبا نہیں</p>
<p>۴۷ کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز</p>	<p>۴۸ کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز</p>	<p>۴۹ کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز</p>
<p>لوٹا گیا گلشن جن آراے جہان کا تھی فصل بہاری کہ ہوا دخل خرا کا</p>	<p>نہر میں ہیں روان خلق میں چوٹی بھر ہیں جٹہ رکھا جن خشک ہوا کھیت ہرے ہیں</p>	<p>گرمی کی بھڑک تھی کہ چھلک جاتے تھے پتھر رہوار کی گردن چھلک جاتے تھے پتھر</p>
<p>۵۰ کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز</p>	<p>۵۱ کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز</p>	<p>۵۲ کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز کھنکھاتی ہوئی ہوا کی آواز</p>
<p>قطرے اکھنکھاتی ہوئے میر سے تھے دور و دلاک خشک لگے تر تھوے تھے</p>	<p>کتنی ہی یہ بلبیل ہے دیکھ لگی کہان ہی وہ سرد روان خاک کے پر دین شان ہی</p>	<p>کرتے ہیں نظر یاس سے شش پاں پتھر پر اک زخم تو بازو پہ ہے اک زخم جگر پر</p>

<p>۱۱۴ ہر گز نہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ</p>	<p>۱۱۴ ہر گز نہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ</p>	<p>۱۱۴ ہر گز نہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ</p>
<p>۱۱۴ اس وقت نشانے کوچہ کوچہ کے تو خطا کی تاکے رہو بیٹے کو امام دوسرا کی</p>	<p>۱۱۴ آہن کی بھی شے موم صفت نرم ہوئی ہے پتھر میں پختے یہ زمین گرم ہوئی ہے</p>	<p>۱۱۴ لکھائے کی نہ بانی کی نہ راحت کی طلب یار مجھے امت کی شفاعت کی طلب</p>
<p>۱۱۴ ہر گز نہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ</p>	<p>۱۱۴ ہر گز نہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ</p>	<p>۱۱۴ ہر گز نہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ</p>
<p>۱۱۴ دست شدین کاٹ کے شانہ زور گرا دو سب ایک لکھ کو سناؤ نے گرا دو</p>	<p>۱۱۴ لے دامن زہرا نہ محمد کی عباس ہے ہاں سر پہ فقط سایہ الطاف خدا ہے</p>	<p>۱۱۴ جنگل کے چرند سمجھتی جھیلوں میں مری ہیں اور دھوپ میں پیاسے شہہ نظوم کھ مری ہیں</p>
<p>۱۱۴ ہر گز نہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ</p>	<p>۱۱۴ ہر گز نہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ</p>	<p>۱۱۴ ہر گز نہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ ہو کہ میر انیس کی شہرہ</p>
<p>۱۱۴ خورشید نہ بھگام تمازت نظر آیا میناے ظلم شیشہ ساعت نظر آیا</p>	<p>۱۱۴ نر غمیری عینون کا امام از می پر تلوار و مکی ہر چھاؤں حسین ابن علی پر</p>	<p>۱۱۴ کیا بکس و مظلوم دوسی القدر موسیٰ بن امت میں محمد کی عجب غلام ہوئے نہیں</p>

<p>۱۳۴ خونِ گدازِ غفرِ زہد بختِ جہاتِ بھج با سیدِ ابرار خاکِ سحرِ سحرِ شبِ آئینہ نگار نیلوارِ حجبِ بیکجا</p>	<p>۱۳۵ کشتِ شمعِ حجابِ حجبِ حجب لگتی غزلِ زہدِ حجبِ حجب تبلایِ سحرِ سحرِ شبِ آئینہ نگار نیلوارِ حجبِ بیکجا</p>	<p>۱۳۶ خونِ گدازِ غفرِ زہد بختِ جہاتِ بھج با سیدِ ابرار خاکِ سحرِ سحرِ شبِ آئینہ نگار نیلوارِ حجبِ بیکجا</p>
<p>۱۳۷ زندہ شہِ ذبیحہ کے پیار و نکو ندیکھا مہتاب کو دیکھا پستار و نکو ندیکھا</p>	<p>۱۳۸ سب کشتہ حجبِ حجبِ حجب ان لوگوں نے کچھ اپنے نہ محسن کی مدد کی</p>	<p>۱۳۹ خونِ گدازِ غفرِ زہد بختِ جہاتِ بھج با سیدِ ابرار خاکِ سحرِ سحرِ شبِ آئینہ نگار نیلوارِ حجبِ بیکجا</p>
<p>۱۴۰ غنائتِ نینا کی سحرِ حجبِ حجب خواتینِ نینا کی سحرِ حجبِ حجب تکلیفِ حجبِ حجبِ حجب باز بیکجا جا بیکجا</p>	<p>۱۴۱ اب اذنِ حجبِ حجبِ حجب سارِ حجبِ حجبِ حجب کسی بیکجا کی سحرِ حجبِ حجب باز بیکجا جا بیکجا</p>	<p>۱۴۲ خونِ گدازِ غفرِ زہد بختِ جہاتِ بھج با سیدِ ابرار خاکِ سحرِ سحرِ شبِ آئینہ نگار نیلوارِ حجبِ بیکجا</p>
<p>۱۴۳ ہر تیرہ دن ایک نینا کی سحرِ حجبِ حجب روتا ہوا ایک ایک کو چھوڑ آیا مگر</p>	<p>۱۴۴ بڑھ کر ابھی بچے میں دبا لیتا ہوں سکو اک جن کو جو دوں حکم تو کھا لیتا ہوں سکو</p>	<p>۱۴۵ خونِ گدازِ غفرِ زہد بختِ جہاتِ بھج با سیدِ ابرار خاکِ سحرِ سحرِ شبِ آئینہ نگار نیلوارِ حجبِ بیکجا</p>
<p>۱۴۶ کشتِ شمعِ حجبِ حجبِ حجب خاکِ سحرِ سحرِ شبِ آئینہ نگار نیلوارِ حجبِ بیکجا</p>	<p>۱۴۷ کشتِ شمعِ حجبِ حجبِ حجب خاکِ سحرِ سحرِ شبِ آئینہ نگار نیلوارِ حجبِ بیکجا</p>	<p>۱۴۸ کشتِ شمعِ حجبِ حجبِ حجب خاکِ سحرِ سحرِ شبِ آئینہ نگار نیلوارِ حجبِ بیکجا</p>
<p>۱۴۹ بزرگِ حجبِ حجبِ حجب غل تھا کہ علی آج کشتہ میں لود سے</p>	<p>۱۵۰ ہو آجکے دن عیدِ قدرا ہو نیکی انکو یہ وہ ہیں کہ پیاری نہیں جان آپ انکو</p>	<p>۱۵۱ کافریں ہیں کافریں ہیں خادم بھی راہِ ترقی تباہ نہیں ہیں</p>

<p>فراہ شد بن بیدگر زینداری اسلن تھی جی مصلحت ازیداری بھیجا تھا تخمین حق جو فوج آئی کھجاری وژا دیو الفت سے مدد کرنے بجاری</p>	<p>بے بغور بنو کار کیا سبیل تیرے تھیں اب جان بچا نہ نہ کہہ کہتا میں ہوں خلیفہ جدید کہن بن مشہورین ہم قاتل غدار</p>	<p>دو کا جو پیر تو ہم کا شکر اس کا پیر ہی دوسرے کا شکر خجین در آئی تو جو کھجور سوی جو کھجور تو کھجور کا شکر</p>
<p>انسان سے جات کو گر حکم و عادی عادل کوئی پوچھے تو جواب اسکا میں کیا دوں</p>	<p>دیکھی نہیں اٹھ کے نواس کی لڑائی ہاں دیکھ تو اب بھوکے پیاس کی لڑائی</p>	<p>کھڑی نہ کر بر سر کی خانہ زمین پر رہو ار کو دو دگر کے گری و زمین پر</p>
<p>بولا غم شاہ سے سر کھکے وہ نشان مقا سے تران تو عدل سے تو تران سب تو بے فصل ہوں ابھی صورت انسان وہ کچھ کہیں کہیں ہوں</p>	<p>یہ کچھ بے وفا سرور عالی نظر نہ رہی اس نے نہ رہی بہتر نادہی کچھ جو تلوار نکالی جلی جی کچھ کچھ</p>	<p>اگاہ صدر خجین سے سب کو عالم اس بارک سے تلوار کو اس سے عالم کون کیا ہو جو سنا اس کا کچھ کچھ سے نہ بھجے کچھ کچھ</p>
<p>سکھو ہی حسرت ہو طین راہ خدا میں گر مر گئے ہو جیسے داخل شہدائین</p>	<p>حیدر کی طرح آئے صفت بشکر کین پر بجلی سی گری تیغ ہراک دشمن دین پر</p>	<p>بس خوب لڑے تیغ شر بار کو رو کو سب فوج جلی جاتی ہو تلوار کو رو کو</p>
<p>کہہ دو کچھ جو خفا کی نہ جاوے تھیں تھیں کہہ دو کچھ جو خفا کی نہ جاوے تھیں تھیں</p>	<p>کہہ دو کچھ جو خفا کی نہ جاوے تھیں تھیں کہہ دو کچھ جو خفا کی نہ جاوے تھیں تھیں</p>	<p>کہہ دو کچھ جو خفا کی نہ جاوے تھیں تھیں کہہ دو کچھ جو خفا کی نہ جاوے تھیں تھیں</p>
<p>علوم ہو مکونہ حل آج ملے گی اسد کے سب ہیں چھری مجھ پہ چلے گی</p>	<p>اس تیغ شر بار سے تیغ ہماری تلوار جو تھی آگ تو سب ہماری</p>	<p>سر تیغ سو میدان میں کٹا کی خوشی ہو در بار میں تیرے مجھے آنکلی خوشی ہو</p>

<p>مرثیہ کے ہر لمحہ میں خلف جنتی کی کربا دل کیون دیکھی جانت مری اور چہ میں جو بزمِ جنت میں</p>	<p>مرثیہ اس میں کابل کے دربار خفت ہو کر الٹ بیگان کی سوا مراں کی جو مری تغیر داری میں جو بزمِ جنت میں</p>	<p>مرثیہ یہ بزمِ جنت میں خلف جنتی کی کربا دل کیون دیکھی جانت مری اور چہ میں جو بزمِ جنت میں</p>
<p>مرثیہ است مری تانگی ہو کیا انکو سزا دون اب بھی یہ اگر امنین تو دور خسر کجا دون</p>	<p>مرثیہ روئے میں تجھے آخر شہادت کا ملیگا تربت میں مری میری محبت کا ملیگا</p>	<p>مرثیہ کرتا ہوں میں محبت وہ جدا ہوتا ہے یہ بزمِ جنت میں میرے گردنا ہے</p>
<p>مرثیہ کے ہر لمحہ میں خلف جنتی کی کربا دل کیون دیکھی جانت مری اور چہ میں جو بزمِ جنت میں</p>	<p>مرثیہ یہ بزمِ جنت میں خلف جنتی کی کربا دل کیون دیکھی جانت مری اور چہ میں جو بزمِ جنت میں</p>	<p>مرثیہ تتمنا کی صورت میں اس آواز کی ساری غرض اس کی صورت میں اس آواز کی ساری</p>
<p>مرثیہ جب پیاس میں تو پانی کبھی بھری بھائی تب تنگی تو یاد مری کیمو بھائی</p>	<p>مرثیہ سستی ہوں جدھر ہاں حسنا کی مدد ہی دنیا میں قیامت نہیں آئی تو یہ کیا ہی</p>	<p>مرثیہ اعداد کو نہ اب قہرا تھی سے بجا و کشتی کو غریب کی تباہی سے بجا و</p>
<p>مرثیہ یہ بزمِ جنت میں خلف جنتی کی کربا دل کیون دیکھی جانت مری اور چہ میں جو بزمِ جنت میں</p>	<p>مرثیہ یہ بزمِ جنت میں خلف جنتی کی کربا دل کیون دیکھی جانت مری اور چہ میں جو بزمِ جنت میں</p>	<p>مرثیہ یہ بزمِ جنت میں خلف جنتی کی کربا دل کیون دیکھی جانت مری اور چہ میں جو بزمِ جنت میں</p>
<p>مرثیہ جا اب تو کہ جلدی کلین سرتن آ کر جلے یہ بارامنت مری گردن سوا کر جلے</p>	<p>مرثیہ سدانی ہو واجب بخدا اسکا ادب ہے سرتن کسی نے اس کو دیکھا تو غضب ہے</p>	<p>مرثیہ کیونکر نہوتے شہر و ان کے دے ہیں اس پر بھی تو حسان مریا بانی کے ہیں</p>

[illegible]

<p>۱۱۱ تونہ سب کو جان نہ داری وجہ بھی تجھ سیکھنے کی پاری عزت ندی آگے تلخ ہے ہاری</p>	<p>۱۱۲ در کہہ کر غصہ میں تھیں اتر کر قہار باد ابن علی کو نہیں دیکھ کر حکم نہ تو نہیں سے میں تو کہہ جا کر دیر نہ تھی جو جہ جہ نہ تھی</p>	<p>۱۱۳ اب محکمہ حشر میں جاؤنگی میں کیونکر منہ فاطمہ کو جاکے دکھاؤنگی میں کیونکر</p>
<p>۱۱۴ رابعی ہوا فصل عزا جدا جدا مجلس جو گھر گھر تھر تھر کی جا جا مجلس جو تاشا اسٹیشن شہر بدو را نہیں کیا جمع ہو نہیں جو کیا مجلس</p>	<p>۱۱۵ ایسا سو سنا میں سنا دین کا سلطان میدان میں لگا چوہہ میں لگا چوہہ سلطان میں دور دور ہو ہو چوہہ چوہہ سلطان</p>	<p>۱۱۶ فرزند یہ آج اسکے بڑا وقت پڑا ہے تو سالے میں بیٹھا ہوا وہ میدان میں کھڑا ہے</p>
<p>۱۱۷ رابعی سینہ میں جا کر تیرے پر غم طے ہیں زخا رو نہ زنا شک سے انسان طے ہیں کیون تفریق خانہ میں نہ رونق ہو زیاد دل بھی تو جو غم کی طرح طے ہیں</p>	<p>۱۱۸ زندہ ہے جسے پہلے تو کہہ کر خدا بان ہو چکا تھا قل یا لکما جالیا موت وہ ہو جا کر سر پہ ہو چکا</p>	<p>۱۱۹ جو اہل وفا ہوتے ہیں مر جاتے ہیں یوں چھوڑ کے آقا کر چلے آتے ہیں</p>

<p>۱۰ سب افغان کی زبان میں شریف ازہ تھا کہ ان کی زبان میں شریف لہذا تھا کہ ان کی زبان میں شریف نہ اس میں نہ اس میں نہ اس میں</p>	<p>۱۱ مخلصان کی زبان میں شریف مخلصان کی زبان میں شریف مخلصان کی زبان میں شریف مخلصان کی زبان میں شریف</p>	<p>۱۲ مخلصان کی زبان میں شریف مخلصان کی زبان میں شریف مخلصان کی زبان میں شریف مخلصان کی زبان میں شریف</p>
<p>اللہ کے در ضربت اولاد علی کا غل فرس سے کھا کر شکر کا علی کا</p>	<p>مختار دد عالم کے جہان زیر نگین تھا یقین سلیمان کی بھی خاتم بہ نہیں تھا</p>	<p>جوہر نظر آئے ہیں جواس تیغ و دودم کے بانی ہوئے جاتے ہیں جگر اہل ستم کے</p>
<p>۱۳ میدان شہادت میں کھڑے ہیں میدان شہادت میں کھڑے ہیں میدان شہادت میں کھڑے ہیں میدان شہادت میں کھڑے ہیں</p>	<p>۱۴ میدان شہادت میں کھڑے ہیں میدان شہادت میں کھڑے ہیں میدان شہادت میں کھڑے ہیں میدان شہادت میں کھڑے ہیں</p>	<p>۱۵ میدان شہادت میں کھڑے ہیں میدان شہادت میں کھڑے ہیں میدان شہادت میں کھڑے ہیں میدان شہادت میں کھڑے ہیں</p>
<p>عالم شب معراج کا کھلائی ہیں رقیں غیظ آتا ہو سرور کو تو بل کھاتی ہیں رقیں</p>	<p>مانندید اللہ لطافتی پہ سئلے تھے سوقدہ مشکل اخصین باخون کھاتے تھے</p>	<p>زمر اس محمد سے علی سے نہ وفا کی شاکی رہو سب تو نے کسی نہ وفا کی</p>
<p>۱۶ میدان شہادت میں کھڑے ہیں میدان شہادت میں کھڑے ہیں میدان شہادت میں کھڑے ہیں میدان شہادت میں کھڑے ہیں</p>	<p>۱۷ میدان شہادت میں کھڑے ہیں میدان شہادت میں کھڑے ہیں میدان شہادت میں کھڑے ہیں میدان شہادت میں کھڑے ہیں</p>	<p>۱۸ میدان شہادت میں کھڑے ہیں میدان شہادت میں کھڑے ہیں میدان شہادت میں کھڑے ہیں میدان شہادت میں کھڑے ہیں</p>
<p>گر شام مصیبت ہے کھینچ کر ہے رحمت پر سپیدی میں سیاہی میں غصہ ہے</p>	<p>بجاری ہو یہ گر سارا جہان جنگ پہ تھا زور سا سکا ہو کر قلعہ خمیر پہ تو کھلا ہے</p>	<p>وہ کون سے دکھ تھے جو دکھ نہیں تو نے کیا کیا کنوئیں میں پری میں جھسکا نہیں تو نے</p>

<p>عقلمند و درونان بنی سنگ جگہ محبوبی تر و نون سرخ خدای فست زنی قلم کلمہ نایاب کلیک بر آفتاب کجایند و غایب</p>	<p>عقلمند کوئی لکڑی کوئی گلاب بجھ کر کوئی لکڑی کوئی گلاب بجھ کر کوئی لکڑی کوئی گلاب بجھ کر کوئی لکڑی کوئی گلاب</p>	<p>عقلمند کوئی لکڑی کوئی گلاب بجھ کر کوئی لکڑی کوئی گلاب بجھ کر کوئی لکڑی کوئی گلاب بجھ کر کوئی لکڑی کوئی گلاب</p>
<p>ہاں تھا فقط میں سو عزیزوں کچھا ہوں ہاں کو تر شاہوں غریبی میں لٹا ہوں</p>	<p>کھو کر مجھے دھونڈ دگے تو فریاد کرو گے جب میں نہ ملو گا تو بہت یاد کرو گے</p>	<p>یوں بھول کے بھی ذکر نہیں کرتے ہیں اکا مر جاتا ہے جب کوئی تو دم بھر کے ہیں اکا</p>
<p>عقلمند کوئی لکڑی کوئی گلاب بجھ کر کوئی لکڑی کوئی گلاب بجھ کر کوئی لکڑی کوئی گلاب بجھ کر کوئی لکڑی کوئی گلاب</p>	<p>عقلمند کوئی لکڑی کوئی گلاب بجھ کر کوئی لکڑی کوئی گلاب بجھ کر کوئی لکڑی کوئی گلاب بجھ کر کوئی لکڑی کوئی گلاب</p>	<p>عقلمند کوئی لکڑی کوئی گلاب بجھ کر کوئی لکڑی کوئی گلاب بجھ کر کوئی لکڑی کوئی گلاب بجھ کر کوئی لکڑی کوئی گلاب</p>
<p>ملو کار کا مالک ہوں ولی ابن ولی ہوں جبرأت مرا حصہ ہے کہ فرزند علی ہوں</p>	<p>روئے تو اسے کیا چوٹا کی تو اسے کیا تعریف اگر بعد فنا کی تو اسے کیا</p>	<p>بیخود ہیں وہ جھکو تو لائے علی ہے ہاں زاد سفر دوستی آل بنی ہے</p>
<p>عقلمند کوئی لکڑی کوئی گلاب بجھ کر کوئی لکڑی کوئی گلاب بجھ کر کوئی لکڑی کوئی گلاب بجھ کر کوئی لکڑی کوئی گلاب</p>	<p>عقلمند کوئی لکڑی کوئی گلاب بجھ کر کوئی لکڑی کوئی گلاب بجھ کر کوئی لکڑی کوئی گلاب بجھ کر کوئی لکڑی کوئی گلاب</p>	<p>عقلمند کوئی لکڑی کوئی گلاب بجھ کر کوئی لکڑی کوئی گلاب بجھ کر کوئی لکڑی کوئی گلاب بجھ کر کوئی لکڑی کوئی گلاب</p>
<p>خیر اپنی سرزد کی جو ہو منتظر کو سر کو دیکھو ابھی روکے ہو ہوں تیج دوسر کو</p>	<p>پردہ نہیں پوند ہو گرخت بدن میں رستے میں بس اس پر کہ تکلف ہو کفن میں</p>	<p>اعمال و عقائد میں نہ ہرگز خلل آئے کیا جانے کس وقت پیام اجل آئے</p>

<p>۱۲۱ کھلیا نیکی دم میں برش اس تیغ دہر کی بکلی ہر یہ رستے کبھی دیکھا نہیں اسکو گرہوں پر جبریل تو پروا نہیں اسکو</p>	<p>۱۲۲ کیا خاک کا ٹوہڑا اسکے لیے قبر میں کم ہے ہوا درگاہ ہو کی گرائی تو قسم ہے</p>	<p>۱۲۳ کس مہر کو میں تیغ کو تو لا نہیں ہمنے تھا کوں سا در بند جو کھولا نہیں ہمنے</p>
<p>۱۲۴ فوج کی صفیں دم میں اٹھ دیتا ہوں دیکھوں تو کہاں جائے ہو مجھے یہ نظر</p>	<p>۱۲۵ فوج کی صفیں دم میں اٹھ دیتا ہوں دیکھوں تو کہاں جائے ہو مجھے یہ نظر</p>	<p>۱۲۶ فوج کی صفیں دم میں اٹھ دیتا ہوں دیکھوں تو کہاں جائے ہو مجھے یہ نظر</p>
<p>۱۲۷ فوج کی صفیں دم میں اٹھ دیتا ہوں دیکھوں تو کہاں جائے ہو مجھے یہ نظر</p>	<p>۱۲۸ فوج کی صفیں دم میں اٹھ دیتا ہوں دیکھوں تو کہاں جائے ہو مجھے یہ نظر</p>	<p>۱۲۹ فوج کی صفیں دم میں اٹھ دیتا ہوں دیکھوں تو کہاں جائے ہو مجھے یہ نظر</p>
<p>۱۳۰ فوج کی صفیں دم میں اٹھ دیتا ہوں دیکھوں تو کہاں جائے ہو مجھے یہ نظر</p>	<p>۱۳۱ فوج کی صفیں دم میں اٹھ دیتا ہوں دیکھوں تو کہاں جائے ہو مجھے یہ نظر</p>	<p>۱۳۲ فوج کی صفیں دم میں اٹھ دیتا ہوں دیکھوں تو کہاں جائے ہو مجھے یہ نظر</p>

۱۳۳

<p>۱۳۵ بہارِ امانی کا پلنگہ چھوٹا نارنگی کا پلنگہ چھوٹا سب پلنگہ چھوٹے بہارِ امانی کا پلنگہ چھوٹا نارنگی کا پلنگہ چھوٹا سب پلنگہ چھوٹے</p>	<p>۱۳۴ نارنگی کا پلنگہ چھوٹا بہارِ امانی کا پلنگہ چھوٹا سب پلنگہ چھوٹے نارنگی کا پلنگہ چھوٹا بہارِ امانی کا پلنگہ چھوٹا سب پلنگہ چھوٹے</p>	<p>۱۳۳ بہارِ امانی کا پلنگہ چھوٹا نارنگی کا پلنگہ چھوٹا سب پلنگہ چھوٹے بہارِ امانی کا پلنگہ چھوٹا نارنگی کا پلنگہ چھوٹا سب پلنگہ چھوٹے</p>
<p>۱۳۶ معلوم نہ تھا جسم میں جان کا نہیں چلا تھے قبضے میں کمان کو کہ نہیں</p>	<p>۱۳۵ سکہ نہ ہو کیوں ضرب شجاع ازلی کا کون میں ہر نام حسین ابن علی کا</p>	<p>۱۳۴ دشمن کو نہ زندہ کسی جاموت نے چھوڑا تیغ اتری کر سے تو گاموت نے چھوڑا</p>
<p>۱۳۷ چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے</p>	<p>۱۳۶ چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے</p>	<p>۱۳۵ چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے چھوٹے</p>
<p>۱۳۸ برق تھے نہ بھالے تھے نہ جرم نہ علم تھا اک ماہر میں بان ماہر بھی نہ تھے علم تھا</p>	<p>۱۳۷ صفدر کے جوان مرد فکے دل توڑ دے تیزوں کے دم تیغ نے تھوڑ دے</p>	<p>۱۳۶ لوکین جو بڑے دل پہ کسی بانی شر کے دوہر چھی کے پھل چار پوئے ایک جگہ کے</p>
<p>۱۳۹ سب کو دیکھ کر سب کو دیکھ کر سب کو دیکھ کر سب کو دیکھ کر سب کو دیکھ کر</p>	<p>۱۳۸ سب کو دیکھ کر سب کو دیکھ کر سب کو دیکھ کر سب کو دیکھ کر سب کو دیکھ کر</p>	<p>۱۳۷ سب کو دیکھ کر سب کو دیکھ کر سب کو دیکھ کر سب کو دیکھ کر سب کو دیکھ کر</p>
<p>۱۴۰ جوشن میں فتویٰ میں نہ کہ میں نہ زین مہم کار کے کھڑے جو دیکھا تو میں پر</p>	<p>۱۳۹ بیجان کہیں دوایں نہ سکتے پر سے تھے رہتی یہ کہیں یا توں کہیں باغ پر سے تھے</p>	<p>۱۳۸ قیسے میں جو سب مانجی اسی میں ہر سکتے تھے دشمن اور سر کے نہ اوپر سے</p>

<p>درد کے سرور میں جا کر تو فریب دل حاصل کیا جلیبی جی چار دہائیوں میں باقا تو خیر نہیں رہی</p>	<p>میں نے کچھ نہ کیا میں نے کچھ نہ کیا میں نے کچھ نہ کیا میں نے کچھ نہ کیا</p>	<p>جلد خام سگری میں نے کچھ نہ کیا میں نے کچھ نہ کیا میں نے کچھ نہ کیا</p>
<p>پلجیا نا تھا جب دارا بام مدنی کا غل مہو تھا اظہار ہوا اللہ غنی کا</p>	<p>دم بندھے دہشت سے شجاعان جہان کے سردو تھے سستے زمان اسن امان کے</p>	<p>انگشت قضا گنتے ہیں اس تیغ کی پھل کو سر پہ بھی آتے نہیں دیکھا ہوا اجل کو</p>
<p>بہشت میں کچھ نہ کیا بہشت میں کچھ نہ کیا بہشت میں کچھ نہ کیا بہشت میں کچھ نہ کیا</p>	<p>میں نے کچھ نہ کیا میں نے کچھ نہ کیا میں نے کچھ نہ کیا میں نے کچھ نہ کیا</p>	<p>میں نے کچھ نہ کیا میں نے کچھ نہ کیا میں نے کچھ نہ کیا میں نے کچھ نہ کیا</p>
<p>سب گھاٹ سے وہاں تک ظہان سرخ لوارہ تھی ماہی دیا کھر تھی</p>	<p>غل تھا کبھی یون تیغ کو چلیے نہیں کیا افعی کو بھی یہ زہر اگلے نہیں دیکھا</p>	<p>سر سیکڑوں کاٹتے تھے یہ رنگ اسکا ہر تھا ہر نابین ناگن کی طرح نہ ہر جہرا تھا</p>
<p>وہیل جبر قری ظلم نظر آیا بہشت میں کچھ نہ کیا</p>	<p>میں نے کچھ نہ کیا میں نے کچھ نہ کیا میں نے کچھ نہ کیا میں نے کچھ نہ کیا</p>	<p>میں نے کچھ نہ کیا میں نے کچھ نہ کیا میں نے کچھ نہ کیا میں نے کچھ نہ کیا</p>
<p>منہ کھول کے اٹھ رہے تو اکیلا اٹھو جلیبی کی طرح ہے سو ہلاک اسٹیکو</p>	<p>منہ کھول کے اٹھ رہے تو اکیلا اٹھو لشکر کا ہو پل گئی دم تھا کہ غضب تھا</p>	<p>بارٹن ایسی مقابل کبھی دیا نہیں اگھاٹ ایسا کہ جینا کوئی آسرا نہیں</p>

<p>۱۲۸ کس دھرم سے دارو سیدان جو دونوں پر ہم پر ہم کے رجز بگ کے خواہان ہو دونوں</p>	<p>۱۲۸ بون کنے کے لئے دونوں نے غم نہ کیا بلکہ چاہیں اپنے اپنے</p>	<p>۱۲۸ کھارون دیکھ لے کہتے ہیں کچھ کچھ نہیں کہتے غنڈہ عمارتی</p>
<p>۱۲۸ کس دھرم سے دارو سیدان جو دونوں پر ہم پر ہم کے رجز بگ کے خواہان ہو دونوں</p>	<p>۱۲۸ سب مر گئے تنہا ہیں لاکھوں بھڑکیں یہ خاکہ لائے انھیں پیاروں پڑھیں</p>	<p>۱۲۸ جو غم چڑھا خاک کا پیوند ہوا ہے نیز دے کہیں عقدہ کشا بند ہوا ہے</p>
<p>۱۲۸ جو کس دھرم سے دارو سیدان جو دونوں پر ہم پر ہم کے رجز بگ کے خواہان ہو دونوں</p>	<p>۱۲۸ بون کنے کے لئے دونوں نے غم نہ کیا بلکہ چاہیں اپنے اپنے</p>	<p>۱۲۸ کھارون دیکھ لے کہتے ہیں کچھ کچھ نہیں کہتے غنڈہ عمارتی</p>
<p>۱۲۸ کس دھرم سے دارو سیدان جو دونوں پر ہم پر ہم کے رجز بگ کے خواہان ہو دونوں</p>	<p>۱۲۸ سب مر گئے تنہا ہیں لاکھوں بھڑکیں یہ خاکہ لائے انھیں پیاروں پڑھیں</p>	<p>۱۲۸ جو غم چڑھا خاک کا پیوند ہوا ہے نیز دے کہیں عقدہ کشا بند ہوا ہے</p>
<p>۱۲۸ کس دھرم سے دارو سیدان جو دونوں پر ہم پر ہم کے رجز بگ کے خواہان ہو دونوں</p>	<p>۱۲۸ بون کنے کے لئے دونوں نے غم نہ کیا بلکہ چاہیں اپنے اپنے</p>	<p>۱۲۸ کھارون دیکھ لے کہتے ہیں کچھ کچھ نہیں کہتے غنڈہ عمارتی</p>
<p>۱۲۸ کس دھرم سے دارو سیدان جو دونوں پر ہم پر ہم کے رجز بگ کے خواہان ہو دونوں</p>	<p>۱۲۸ سب مر گئے تنہا ہیں لاکھوں بھڑکیں یہ خاکہ لائے انھیں پیاروں پڑھیں</p>	<p>۱۲۸ جو غم چڑھا خاک کا پیوند ہوا ہے نیز دے کہیں عقدہ کشا بند ہوا ہے</p>

<p>۴۴ کس فہم میں تھا اس کا دل کس فہم میں تھا اس کا دل کس فہم میں تھا اس کا دل کس فہم میں تھا اس کا دل</p>	<p>۴۵ نہاں جو بان بستی تو خود کو نہاں جو بان بستی تو خود کو نہاں جو بان بستی تو خود کو نہاں جو بان بستی تو خود کو</p>	<p>۴۶ نقصان کیا ہو اگر تیرے نکال نقصان کیا ہو اگر تیرے نکال نقصان کیا ہو اگر تیرے نکال نقصان کیا ہو اگر تیرے نکال</p>
<p>گرمی میں لڑے تھے شہر دلیگر دو دن گرمی میں لڑے تھے شہر دلیگر دو دن گرمی میں لڑے تھے شہر دلیگر دو دن گرمی میں لڑے تھے شہر دلیگر دو دن</p>	<p>یان رحم تھا اور امت عاصی کی دعا تھی یان رحم تھا اور امت عاصی کی دعا تھی یان رحم تھا اور امت عاصی کی دعا تھی یان رحم تھا اور امت عاصی کی دعا تھی</p>	<p>سردی میں جیت نہیں تکرار نہیں ہو سردی میں جیت نہیں تکرار نہیں ہو سردی میں جیت نہیں تکرار نہیں ہو سردی میں جیت نہیں تکرار نہیں ہو</p>
<p>۴۷ کس فہم میں تھا اس کا دل کس فہم میں تھا اس کا دل کس فہم میں تھا اس کا دل کس فہم میں تھا اس کا دل</p>	<p>۴۸ وان ظلم و تعظم اور احاطت و مدار وان ظلم و تعظم اور احاطت و مدار وان ظلم و تعظم اور احاطت و مدار وان ظلم و تعظم اور احاطت و مدار</p>	<p>۴۹ کس فہم میں تھا اس کا دل کس فہم میں تھا اس کا دل کس فہم میں تھا اس کا دل کس فہم میں تھا اس کا دل</p>
<p>دو نوٹ کو اجل لالی تھی شہر کے منہ پر دو نوٹ کو اجل لالی تھی شہر کے منہ پر دو نوٹ کو اجل لالی تھی شہر کے منہ پر دو نوٹ کو اجل لالی تھی شہر کے منہ پر</p>	<p>وان قتل کا عمل فوج مخالفین کا تھا وان قتل کا عمل فوج مخالفین کا تھا وان قتل کا عمل فوج مخالفین کا تھا وان قتل کا عمل فوج مخالفین کا تھا</p>	<p>شکر کی سیاہی تھی کہ گھبرا گئے شہر شکر کی سیاہی تھی کہ گھبرا گئے شہر شکر کی سیاہی تھی کہ گھبرا گئے شہر شکر کی سیاہی تھی کہ گھبرا گئے شہر</p>
<p>۵۰ کس فہم میں تھا اس کا دل کس فہم میں تھا اس کا دل کس فہم میں تھا اس کا دل کس فہم میں تھا اس کا دل</p>	<p>۵۱ جلدی سے فرزند بجا کا شے کے لاؤ جلدی سے فرزند بجا کا شے کے لاؤ جلدی سے فرزند بجا کا شے کے لاؤ جلدی سے فرزند بجا کا شے کے لاؤ</p>	<p>۵۲ کس فہم میں تھا اس کا دل کس فہم میں تھا اس کا دل کس فہم میں تھا اس کا دل کس فہم میں تھا اس کا دل</p>
<p>دیتے تھے دو ہائی جو دیتے تھے دو ہائی جو دیتے تھے دو ہائی جو دیتے تھے دو ہائی جو</p>	<p>طوفان سے کہیں کشتی تن پارا نہ جاے طوفان سے کہیں کشتی تن پارا نہ جاے طوفان سے کہیں کشتی تن پارا نہ جاے طوفان سے کہیں کشتی تن پارا نہ جاے</p>	<p>کشتی تھیں گن ظلم کا دروازہ کھلا تھا کشتی تھیں گن ظلم کا دروازہ کھلا تھا کشتی تھیں گن ظلم کا دروازہ کھلا تھا کشتی تھیں گن ظلم کا دروازہ کھلا تھا</p>

<p>۱۴۱ بہشت کی تہ و تختہ زمین و کعبہ کی خداوند چنانچہ عین طبع حکما و خفا وہ لاکھوں آزار اور اس کی کما جو بند ہی تھی پتہ قتل سلیمان</p>	<p>۱۴۲ بہشت کی تہ و تختہ زمین و کعبہ کی خداوند چنانچہ عین طبع حکما و خفا وہ لاکھوں آزار اور اس کی کما جو بند ہی تھی پتہ قتل سلیمان</p>	<p>۱۴۳ بہشت کی تہ و تختہ زمین و کعبہ کی خداوند چنانچہ عین طبع حکما و خفا وہ لاکھوں آزار اور اس کی کما جو بند ہی تھی پتہ قتل سلیمان</p>
<p>۱۴۴ نور و نور نہا حضرت عیسیٰ پر ستم تھا سب فرج و تعین یقین اور آگاہ کا</p>	<p>۱۴۵ چھ تہا جو تیر و نسو چکر شاہ زین کا نعرہ لب خشک رہ پتہ تھا یا وصال بہا</p>	<p>۱۴۶ یون تیر و نسو چکر شاہ زین کا چو شاہ پہ گزری کسی دشمن پہنوسے</p>
<p>۱۴۷ بیکش ہزاروں جو طبع و تہ و تختہ نریال ہو سبب و شائبہ و تہ و تختہ</p>	<p>۱۴۸ تھا خون کا و دیا جو کراں تہ و تختہ منہ زار تھا اور تہ و تختہ کا و دیا</p>	<p>۱۴۹ بہشت کی تہ و تختہ زمین و کعبہ کی خداوند چنانچہ عین طبع حکما و خفا وہ لاکھوں آزار اور اس کی کما جو بند ہی تھی پتہ قتل سلیمان</p>
<p>۱۵۰ بند انکسین تھو مو تھو گھوڑ پید نہن تلاور و نکو پھل لگتے تھے اس پھول بخون</p>	<p>۱۵۱ مجرور سر اپا جو امام دو جہان تھو وہ خون کے پر ناسے رکاوٹ نہر دان تھو</p>	<p>۱۵۲ تھا گئے چودہ طبقے ارض و سما کے نعرہ و نسو چکر شاہ زین کا</p>
<p>۱۵۳ بہشت کی تہ و تختہ زمین و کعبہ کی خداوند چنانچہ عین طبع حکما و خفا وہ لاکھوں آزار اور اس کی کما جو بند ہی تھی پتہ قتل سلیمان</p>	<p>۱۵۴ بہشت کی تہ و تختہ زمین و کعبہ کی خداوند چنانچہ عین طبع حکما و خفا وہ لاکھوں آزار اور اس کی کما جو بند ہی تھی پتہ قتل سلیمان</p>	<p>۱۵۵ بہشت کی تہ و تختہ زمین و کعبہ کی خداوند چنانچہ عین طبع حکما و خفا وہ لاکھوں آزار اور اس کی کما جو بند ہی تھی پتہ قتل سلیمان</p>
<p>۱۵۶ جا کر جو پھر ایکے نہیں باغ جہانین عالم ہو دہانے میں بہار اپنی خزانین</p>	<p>۱۵۷ سینے سے کوئی تیر نکال نہیں جانا تہ و تختہ دل مجروح سینہ لائیں جانا</p>	<p>۱۵۸ مالا و سر شاہ جو دہ پے ادب آیا غل تھا کہ انکسین جو مانہ غضب آیا</p>

جلد چہارم

<p>۴۴ کچھ ہر گز نہ کہیں پتہ نہ تو تیرا زیر کی صد آری برابر سے دھارا تیرے کیلئے ہے مولا نفاک زانو کو نہ بیٹھے زارا</p>	<p>۴۵ آقا میر غلام گلگون کے نصرت بندہ تیرا این پو توں نصرت ان زانو کو صد دل میں توں نصرت تیری پو تیرے تیرے نصرت</p>	<p>۴۶ آقا میر قربان خدا حافظ نامہ آج کل کے معاف خدا حافظ نامہ ای فاطمہ کی جان خدا حافظ نامہ اودین سلطان خدا حافظ نامہ</p>
<p>۴۷ ظالم جگر تیرے خدا کاٹ کے اٹھا خیر سے سافر کا گلا کاٹ کے اٹھا</p>	<p>۴۸ خیر کے تلے سجھ رہا کہنے کے حد سے سرور ترے پانی کے طلب کیے حد سے</p>	<p>۴۹ محبورین گزیرین ام ہو نیکے مولا جیتے ہیں تو پھر اگلے برس ہو نیکے مولا</p>
<p>۵۰ میرزا</p>	<p>۵۱ بہن اہل زار و کدہ کا تم آؤ وچھو بیوی کیلئے غم جو آخر سامان غریب شہ عالم ہوا کیا جمع احباب تھا جو ہم ہوا</p>	<p>۵۲ ہاں توں آئیں کہ پو توں لاکھ تو توں لاکھ سب سے لاکھ ہاں توں لاکھ سب سے لاکھ ہاں توں لاکھ سب سے لاکھ</p>
<p>۵۳ اور کو تر پتا ہوا جگہ مین کچھا اگلے جو بر صبی بھائی کا سراہ مین کچھا</p>	<p>۵۴ یہ مجلس آخر ہو جگر بند نئی کی تھو کوئی رخصت ہو مین بن علی کی</p>	<p>۵۵ سب مع کرین نظم کی یہ نظم و نسق ہو باطل ہو سوا باطل ہو حق ہو سودھ ہو</p>
<p>۵۶ بہن اہل زار و کدہ کا تم آؤ وچھو بیوی کیلئے غم جو آخر سامان غریب شہ عالم ہوا کیا جمع احباب تھا جو ہم ہوا</p>	<p>۵۷ کیا توں لاکھ سب سے لاکھ کیا توں لاکھ سب سے لاکھ کیا توں لاکھ سب سے لاکھ کیا توں لاکھ سب سے لاکھ</p>	<p>۵۸ سلام میرزا</p>

<p>۴۰</p> <p>اعلا میں پڑھ لے کہ اے عرب آیا اس فریق پر تہ ہوتی نازل غلط کیا رہتا ہے تو اچھا نہ غلط پڑا کیا</p>	<p>۴۱</p> <p>تو کیجھو تو اس سے اتنا بڑھ گیا جو کیا ہے غلطی سے رشتہ جو نہیں وقت نہ ہی وقت بازو در حیرت</p>	<p>۴۲</p> <p>کیا شاد تھے سب کے ہمشکل نبی کو اب رو کے کوئی سبط رسول عربی کو</p>
<p>۴۳</p> <p>تب تک کچھ آزاد نہ ہو گا حرامین پڑ جائے کہیں نہ تھکے حیدری حاکمین</p>	<p>۴۴</p> <p>اکھین نظر آئی جو سرخ ابن علی کی رویا ہو بہت لاش پہ ہمشکل نبی کی</p>	<p>۴۵</p> <p>یہ کہ تھے ہمشکل کون نہ دارد یہ کہ تھے کچھ علی اکبر کون نہ دارد یہ کہ تھے سب تہید کون نہ دارد یہ کہ تھے اس ہوا کو کون نہ دارد</p>
<p>۴۶</p> <p>فرقت ہوئی ہر جگہ پورا در سپرین اسن حرم گہرا کو کہیں نہ تم جگرین</p>	<p>۴۷</p> <p>لڑیکا ارادہ نہیں بچا تے ہیں ہم اب صلہ بھی گر چاہیں تو کتے ہیں ہم</p>	<p>۴۸</p> <p>اکبر سا پس جبکا جو ان سامنے مر جائے انصاف کر دے کہ وہ کیا کرے سے در جائے</p>
<p>۴۹</p> <p>کو جسم کا یقونے ہر اک بنہ جدا ہو پر باب کے سینے سے نہ فرزند جدا ہو</p>	<p>۵۰</p> <p>پر بازو دکھا زور تو سب لیکے عباس بھائی کو فقط اپنا الم دیکے عباس</p>	<p>۵۱</p> <p>بھونہ اکیلا یہ ہزاروں سو لڑے گا اکبر نہ جے گا نہ اسے چین پرے گا</p>

<p>۱۰۰ چو کبریا کی بندگی کیلئے ہر شے قربان کر دے چو کبریا کی بندگی کیلئے ہر شے قربان کر دے</p>	<p>۱۰۰ عباس علی کچھ نہیں بھلائے قاسم نہیں کچھ نہیں بھلائے اکبر نہیں کچھ نہیں بھلائے نیا نہیں کچھ نہیں بھلائے</p>	<p>۱۰۰ چو کبریا کی بندگی کیلئے ہر شے قربان کر دے چو کبریا کی بندگی کیلئے ہر شے قربان کر دے</p>
<p>تہا ملی میں بھی تابع مرضی خدا ہوں مانا تھے فدا کچھ نہیں است بہ خدا ہوں</p>	<p>بر غم نہیں کچھ پاس نہویں کسی کے الدہ تو ہر سر پہ خیلین این علی کے</p>	<p>کچھ نہیں بھلائے مال جو کرے مرگ کو کھوڑے کھوڑے کھوڑے نہ گراں حسن کو</p>
<p>۱۰۰ اب بھی نہیں کچھ نہیں بھلائے اب بھی نہیں کچھ نہیں بھلائے اب بھی نہیں کچھ نہیں بھلائے اب بھی نہیں کچھ نہیں بھلائے</p>	<p>۱۰۰ کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے</p>	<p>۱۰۰ کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے</p>
<p>اکبر کا نہ اصغر کا نہ عباس کا غم ہی ناموس محمد کی تباہی کا الم ہی</p>	<p>تہا مری ہو نہیں کچھ اسرا رہمان ہی وہ خوب بھلائے کچھ نہیں کمان ہی</p>	<p>اک جان ہو سو محبوب غم مریخ دیکھا اک دل ہو سودا غور غور غور دیکھا</p>
<p>۱۰۰ کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے</p>	<p>۱۰۰ کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے</p>	<p>۱۰۰ کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے کچھ نہیں بھلائے</p>
<p>بیان کر دے آج جو فرزند علی کو کیا نہ دیکھا دے رسول عربی کو</p>	<p>آج کے کرم سے بھی مقدور ہی ہو ہر اسکی جو مرضی وہی منظور ہے ہو</p>	<p>تہا ملی میں چلو کا مزا آہ نہیں ہے دنیا سے ہو کوچ اور کوئی ہمراہ نہیں ہے</p>

۱۳۵ تو ای اجازت کا بھیجی ہوں بیرنگی پرین جو غریب اور وفا تو مگر کون ان کیلین غلو نوئی	۱۳۵ تو ای قتل کی نظر ہو تو ای کو کیل پانی لے لے لے پاس پودہ جو باقی کو تو کا تیرا انصاف کر دین دار و دیار	۱۳۵ تو ای قتل کی نظر ہو تو ای کو کیل پانی لے لے لے پاس پودہ جو باقی کو تو کا تیرا انصاف کر دین دار و دیار
یار کیے جو یان سر سادہ آگے وطن سے کیونکر انھیں محروم رکھوں گورن سے	موتے ہوئے کے معرین جو او توین پانی جوان کو دم فوج بلا دیتے ہین پانی	سوچنے اگر سنے پانی کے ہینکے صابر بھی ہم ایسے ہین کہ بیا سوئی گئے
۱۳۵ تو ای قتل کی نظر ہو تو ای کو کیل پانی لے لے لے پاس پودہ جو باقی کو تو کا تیرا انصاف کر دین دار و دیار	۱۳۵ تو ای قتل کی نظر ہو تو ای کو کیل پانی لے لے لے پاس پودہ جو باقی کو تو کا تیرا انصاف کر دین دار و دیار	۱۳۵ تو ای قتل کی نظر ہو تو ای کو کیل پانی لے لے لے پاس پودہ جو باقی کو تو کا تیرا انصاف کر دین دار و دیار
پیران کردن لخت دل پیر کوزمین کارون تن عباس لاد کوزمین	بیکس ہون پہ اسدن ہین کام او کاو جنت میں جو چاہو نگا لجاؤں گاوالد	کیا غم جو یان ہو کیس ہین پانی کوثر کے یہ پانی سے تو ہر جین پانی
۱۳۵ تو ای قتل کی نظر ہو تو ای کو کیل پانی لے لے لے پاس پودہ جو باقی کو تو کا تیرا انصاف کر دین دار و دیار	۱۳۵ تو ای قتل کی نظر ہو تو ای کو کیل پانی لے لے لے پاس پودہ جو باقی کو تو کا تیرا انصاف کر دین دار و دیار	۱۳۵ تو ای قتل کی نظر ہو تو ای کو کیل پانی لے لے لے پاس پودہ جو باقی کو تو کا تیرا انصاف کر دین دار و دیار
۱۳۵ تو ای قتل کی نظر ہو تو ای کو کیل پانی لے لے لے پاس پودہ جو باقی کو تو کا تیرا انصاف کر دین دار و دیار	۱۳۵ تو ای قتل کی نظر ہو تو ای کو کیل پانی لے لے لے پاس پودہ جو باقی کو تو کا تیرا انصاف کر دین دار و دیار	۱۳۵ تو ای قتل کی نظر ہو تو ای کو کیل پانی لے لے لے پاس پودہ جو باقی کو تو کا تیرا انصاف کر دین دار و دیار
۱۳۵ تو ای قتل کی نظر ہو تو ای کو کیل پانی لے لے لے پاس پودہ جو باقی کو تو کا تیرا انصاف کر دین دار و دیار	۱۳۵ تو ای قتل کی نظر ہو تو ای کو کیل پانی لے لے لے پاس پودہ جو باقی کو تو کا تیرا انصاف کر دین دار و دیار	۱۳۵ تو ای قتل کی نظر ہو تو ای کو کیل پانی لے لے لے پاس پودہ جو باقی کو تو کا تیرا انصاف کر دین دار و دیار

<p>۱۳۱ دیکھو یہ کون سا جہان ہے جس کو کون سا کون سا کون سا انسانی کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا</p>	<p>۱۳۲ غصہ کرنا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا</p>	<p>۱۳۳ جہان بے کسراقتس پر کلایا اور سائنس بابا کے وہ کون سا کون سا باقہ سپہ بدعت کے کون سا کون سا جو آپ کیا فتنہ دیا کون سا کون سا</p>
<p>۱۳۴ شہنا کو چو مارا تو ہوا کام نہیں ہے مردوں کیلئے تلک ہو رہا نہیں ہے</p>	<p>۱۳۵ تنہا ہو نہیں اب کوئی سرپا نہیں ہو لیکن نجد اکچھ ٹھہرے دوسرا نہیں ہو</p>	<p>۱۳۶ کس طرح سے بقت کر دے گوشتہ جگر ہون میں بھی تو اسی شیراکی کا پسر ہون</p>
<p>۱۳۷ اعلان کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا</p>	<p>۱۳۸ کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا</p>	<p>۱۳۹ کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا</p>
<p>۱۴۰ قانون میں یہ جی تھا جس میں قدم بجلی ساڑا گا کہ وہ سید ان گم میں</p>	<p>۱۴۱ زخمی ہون پہ بقت مجھے منظور نہیں ہو جیسے گھر کے گھر کے کایہ دستور نہیں ہو</p>	<p>۱۴۲ برآئے سکا سبط رسول مدنی سے نیز کو اڑا لیکے نیز کی اتنی سے</p>
<p>۱۴۳ کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا</p>	<p>۱۴۴ کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا</p>	<p>۱۴۵ کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا کون سا</p>
<p>۱۴۶ سر تا قدم کہیں میں کون سا کون سا اک پہاڑ اسب دور کا یہ پیمان</p>	<p>۱۴۷ قحط عالم بھیلن محرم اسرار خدا تھے جو چلتے سو کھتے یہ راضی برضا تھے</p>	<p>۱۴۸ بجلی سی بجلی شاہ کی تھی دو زبان بھی دو گزری ہو تیر بھی چلا اسی کمان بھی</p>

<p>۱۳۰۴ مکمل کیا تو لگا کر تیرے ہاتھ پر رو کر چکے جیب دار کی خضر کھلا آواز سے فاطمہ کے دو دھڑکنے</p>	<p>۱۳۰۵ یونان ایک کتب خانہ کا مالک مردن و سر و نظر اتنا سیدان بیبائی پر از اہل علم کو کیا جانے فکرین ہوا تو تیرے ہاتھ پر</p>	<p>۱۳۰۶ غیر شیریں زبان و بیان غیر شیریں علم کی تیرے دودھ کی السنہ دیا تیرا تیرے جیب کی شجاعت یہ جو وہی طاقت تیرا برکت ہے</p>
<p>۱۳۰۷ واجب بھی لگا خون کا نہ شمشیر دودم پر اک وار میں ہر جا پڑا چالیس قدم پر</p>	<p>۱۳۰۸ دل سینہ نہیں پھر اتنے صفحہ جنگ دین ملکیر کی آتی صفی صدا لشکر کین سے</p>	<p>۱۳۰۹ گرج کی منظور تو تیرے لڑ لڑ اب چار صفین باندھے شمشیر سے لڑ لڑ</p>
<p>۱۳۰۹ بالا قندوز تو در جا لاق قوی تر نہا جین رہا زمین زین قوت جدید پہیلیا سوک افکار کے نیند پر</p>	<p>۱۳۱۰ کتنے صفحہ جنگ کتنے صفحہ جنگ بر طوطی پر تیرے تیرے ایک ایک کو جلیا جلیا جلیا</p>	<p>۱۳۱۱ اک صفحہ سے صفحہ صفحہ اور تعداد صفت تیرے ہاتھ پر اور تعداد صفت تیرے ہاتھ پر</p>
<p>۱۳۱۲ اے بھری سے کرتے یہ کیا دارلین پر دوہونے مگر گرا دی زمین پر</p>	<p>۱۳۱۳ سید انجین پر ہا پاؤں کہ تیرے جد یہ ضربت شمشیر نہیں قہر خدای</p>	<p>۱۳۱۴ نقش طاری ہو جب صفحہ اہل و دین تب ارکے تلوار میں گرا دیوں زمین پر</p>
<p>۱۳۱۵ ارکے اسی طعن لگانے پر خدا بن رہا خدا کی طرانی کا دیو چونکہ سو نکلا وہ دین ہو گیا دیو میں چکا اسی اسوار کو دیو کا تھوڑا</p>	<p>۱۳۱۶ نہجہ کہ شکر کا نظر تیرا والہ اگر دوزخ میں جہان آج تیرے جہان آج تیرے جہان آج</p>	<p>۱۳۱۷ استادہ کو دینی طوط سادہ نہجہ جاننے تیرے تیرے اور اس کے صفحہ صفحہ</p>
<p>۱۳۱۸ دہشت قدم آگے نہ بڑھتا تھا کسی تھا فوج میں غل ضربت شمشیر علی کا</p>	<p>۱۳۱۹ ایک ایک لڑی کس سے یہ حیدر کا اکتھا ملی سب فوج تیرا دھیان کہ</p>	<p>۱۳۲۰ تیرے ایک غول پشت کھڑا تھا اور یہیں تھا پسر شیر خد تھا</p>

۴۸ میدان آج بیکار است بیان آج بیکار است السنه اسطر علی کمال قیامت	۴۹ نمود ایام کربلی بدین نمود ایام کربلی بدین عالم زو اسکا کوی کجی	۵۰ بیتاب ہون امت کی شفا کی خوشی ہو بیتاب ہون امت کی شفا کی خوشی ہو بیتاب ہون امت کی شفا کی خوشی ہو
۵۱ دہ باد جو پیر پیر کیا تھا دہ باد جو پیر پیر کیا تھا دہ باد جو پیر پیر کیا تھا	۵۲ تلاوت دین ہی اب کھا تلاوت دین ہی اب کھا تلاوت دین ہی اب کھا	۵۳ بلوین سرتیب و کلثوم کھلا ہو بلوین سرتیب و کلثوم کھلا ہو بلوین سرتیب و کلثوم کھلا ہو
۵۴ خون شوق می اچھوٹے نواسی کا بیاہ خون شوق می اچھوٹے نواسی کا بیاہ خون شوق می اچھوٹے نواسی کا بیاہ	۵۵ تلاوت دین ہی اب کھا تلاوت دین ہی اب کھا تلاوت دین ہی اب کھا	۵۶ اگر جان ہو ساری تو عینو کو بھگا دو اگر جان ہو ساری تو عینو کو بھگا دو اگر جان ہو ساری تو عینو کو بھگا دو

<p>۱۴۱ بے پروہ ہوزن بے سی بہن شرم کی جا فرزند کے مرجانیسے یہ داغ سوا ہے</p>	<p>۱۴۲ چندی جو پسر آنکھ سے روپوش رہا تھا یعقوب کو اس داغ میں گہک شہر تھا</p>	<p>۱۴۳ خاک رنے لگی چین پاک کے گھڑ میں لوطا گیارہرا کا چین میں پیر میں</p>
<p>۱۴۴ اس لال کھینچ پٹ لگا حکم کا جھلا کیا سنبھلے وہ جبکہ کچھ نہ دیا</p>	<p>۱۴۵ والد کے چہرے میں شہر میں یہ باغ میں شہر کی جدائی کی یاد</p>	<p>۱۴۶ غالی ہوا قلم جو لکھ کر بیان کا غما شور کر بیان کا لکھ کر بیان کا</p>
<p>۱۴۷ در نہ کبھی باہر قدم انکا نہیں نکلا دن کو کسی بی بی کا خوارہ نہیں نکلا</p>	<p>۱۴۸ خم ہو گئے آنکھوں کے علی کبر سے پسر کو حق رائیں میں اتنی تو پسیدی نہ ہو</p>	<p>۱۴۹ عباس نہیں میں علم و فوج نہیں ہی اب فاطمہ کے لال کا وہ آج نہیں ہی</p>
<p>۱۵۰ کوئی نہ جانتا تھا کہ اس کا نام کوئی نہ جانتا تھا کہ اس کا نام</p>	<p>۱۵۱ صدر میر کا بڑا کا لکھ کر بیان کا لکھ کر بیان کا لکھ کر بیان کا</p>	<p>۱۵۲ دار و درجہ کا لکھ کر بیان کا لکھ کر بیان کا لکھ کر بیان کا</p>
<p>۱۵۳ لیکن غم فرزند کچھ آسان نہیں ہے خاموش تو بہن چین مگر جان نہیں ہے</p>	<p>۱۵۴ تھی سانسے لاش اگر مجروح جگر کی حضرت سہ پہچانی گئی لاش پسر کی</p>	<p>۱۵۵ اس غم میں کمان جنگ کا یاد نہیں کہ اکبر نے جوان مرنے نے مارا شہر دین کو</p>

<p>۱۰۰ اگر کوئی چھاپہ نہ جھانکے ہو گیا تھا فانہ کوئی دن کا کارز سب سے پہلے طالبین کے گرد بیچو اور کدلی فولتے ہیں اسے موت اب بیچو</p>	<p>۱۰۱ خون کا انڈیا چھپ چھپ کر سوریا کا انونین نہ تم کو خوار و بیکار ہیں چلین چھپ چھپ کر لاش کو اس سے بچو</p>	<p>۱۰۲ ابا پیر سعد بن اسلم نے بکریاں بیچیں ان کو لگے کی بکریاں کیا بیچو تم کو فخر نہ ہو نکاح کیا گیا بیچنے والے</p>
<p>۱۰۳ بکھتے ہو دیکھو نگا چراغ اور کسی کا کیا ہر بھی نقدیرین درغ اور کسی کا</p>	<p>۱۰۴ رحمت یہ آگے تباہ کجا شہرین سو اب تاب و توان بھی کسرا کیا تان سو</p>	<p>۱۰۵ غظ آگیا اگر ابن شہنشاہ عرب کو خیبر کی لڑائی نظر آجائے گی سب کو</p>
<p>۱۰۶ ابو بکر ابی بنین بھیاں انظر نقطہ پایس سورہ فونین افضر بھی ہے شہرین کا ابو بی موت ہو کر جلدی اجل</p>	<p>۱۰۷ شکر ہے کھانے لگا شکر سنگار خیر چھپ چھپ کر زینا سب دار کا جو اب زندہ ہے کجا بوجا کر سائے بابائے انکار</p>	<p>۱۰۸ خیر کو سب خوب اور شاہ کھانی دس میں صفوی ہوئی اکبرین صفائی دو خونین کی شہرے دریا کی زاری وہ اور طرکی تھا یہ برا در طرکی</p>
<p>۱۰۹ فرزند برابرا نہ دشمن سے جدا ہو اب زلیست اسی میں ہو کہ سرور جدا ہو</p>	<p>۱۱۰ زلیست کی رد اچھین شیر کے آگے کا لوس شیر کو ہمیشہ کے آگے</p>	<p>۱۱۱ ہے سب فزون حضرت شہیر کی طاقت اس شیر میں ہر فاطمہ کے شیر کی طاقت</p>
<p>۱۱۲ کوئی بھی شہرین نہ پایا ہے اب کی بھر یا علی کہ نہ سہا ہے طالبین قورندہ ہیں بی بی بکریاں</p>	<p>۱۱۳ دیکھو کہ دولت نہ کیا ہے سکھو نہ سید کو کجا شہر کا جو قریب جوں ادھر جی جی جائے اکبر کو شہرین کا جی جائے</p>	<p>۱۱۴ نور آردی و صفندی تھیل کر ناظر عاب دین احمد خستار اس کے سے آرد و کجا کہ نہ غبار بیچو جب اس کے قریب ہیں وہ غبار</p>
<p>۱۱۵ اوتے ہوئے ناموس پھیر میں گئے ہیں گر کر کی کجا خیمہ اطہر میں گئے ہیں</p>	<p>۱۱۶ تازیت کوئی قید سوا زاد ہوئے لٹ جائے یہ لکھرون کہ پھر آباد ہوئے</p>	<p>۱۱۷ گیتی جو الجائے تو کچھ دور نہیں ہے اور زور اامت کا تو نہ کو دور نہیں ہے</p>

<p>۱۳۱ جلد ہی نہ کرو فتح میں کچھ ترچ نہ پڑ جائے ایسا نہو عجلت میں بنا کام بگڑ جائے</p>	<p>۱۳۲ شکر میں یہی قول تھا ایک ایک شمع کا دیکھنیگے لہو آن حسین ابن علی کا</p>	<p>۱۳۳ جنت کے بیخ کن جان نہ زور بہار میں چھوٹے ہوئے جنت کے گلزار</p>
<p>۱۳۴ جہان کی ساری مملکتیں حاکم کی نظر میں ہیں نہ ہو مطلب</p>	<p>۱۳۵ دل کا جہان قتل پہ مظلوم کا حال فرزین نہ کہنے نہ نہشتان اسل</p>	<p>۱۳۶ دوست پہ قتل نہ کہیں اس کا کہ گوئیال درسان تو جو جو</p>
<p>۱۳۷ بیارہی سجاد کا کیا زور چلے گا ناموس بھی لٹا بیٹھنے خیمہ بھی چلے گا</p>	<p>۱۳۸ قرآن سے واقف نہ خبر آنکو خبر سے الفت بھی تو دنیا سے محبت بھی تو زور سے</p>	<p>۱۳۹ یہ فکر تھی اک کیس دے یار کی خاطر حرب تھی یہ سب ایک تن رار کی خاطر</p>
<p>۱۴۰ بیکس نہ چڑھائی کا بھی تیرا سیر کا کلا کاٹے نہ فرمیں</p>	<p>۱۴۱ خالق سے جیسا کہ کریم نہ کریم سادات کے لیے جیسا کہ جلاویز کریم</p>	<p>۱۴۲ دل کی شکل اس کیست خوشی سے خوشی دل کی شکل اس کیست خوشی سے خوشی</p>
<p>۱۴۳ دم بھر میں در فتح و ظفر کھوکے سونا اب رات کو راحت سے کمر کھوکے سونا</p>	<p>۱۴۴ برہم ہوں جو درہم نہو دشار کے اندر دینار جو رہے گلہیں تو کرینا کے اندر</p>	<p>۱۴۵ جو قرب تن سید والا یہ گلے کی چوٹ اسکی دل احمد و فہر اپ گلے کی</p>

مرثیہ میر انیس

<p>۱۲۳ تا وقت شہید بنی تھی سپہ شام خیمے میں کرنا بد خو شہادہ فتنہ انجام سپاہیوں کے زینیا تھا جس میں کج کلمہ تھے تھی بالوں کو ہار کر ان کا کام</p>	<p>۱۲۴ جس نے مخالف کی صدارت تھی دل میں جو سینہ زین تھی جو تھی پیشہ جہاد تھی سلطان زمین سے دشمن تھی بن بھائی سے اور بھائی بن</p>	<p>۱۲۵ ظہر کو سامہ پو تو ان باغی تھی لکھنؤ کی جو قادی جو غلطی تھی لکھنؤ کی جو قادی جو غلطی تھی لکھنؤ کی جو قادی جو غلطی تھی</p>
<p>معصوم کی خاک نہ بہوش ہرے تھے شاہ شہزادہ اندوگے حلقے میں گھڑے تھے</p>	<p>چلائی تھی ہے ہے مرے مانجائے برادر بن بھائی کی سوتی ہے ہیں مائے برادر</p>	<p>آفت یو یہ سایہ جو مرے سر سے اٹھ گیا دراغ آپ کے مرے کانہ خواہر سے اٹھ گیا</p>
<p>۱۲۶ کھڑی کوئی فتنہ نہ تھی کوئی کھڑی کوئی فتنہ نہ تھی کوئی کھڑی کوئی فتنہ نہ تھی کوئی کھڑی کوئی فتنہ نہ تھی کوئی</p>	<p>۱۲۷ بھیا بھیا غنیمت تھی کوئی بھیا بھیا غنیمت تھی کوئی بھیا بھیا غنیمت تھی کوئی بھیا بھیا غنیمت تھی کوئی</p>	<p>۱۲۸ کھڑی کوئی فتنہ نہ تھی کوئی کھڑی کوئی فتنہ نہ تھی کوئی کھڑی کوئی فتنہ نہ تھی کوئی کھڑی کوئی فتنہ نہ تھی کوئی</p>
<p>میتاب تھے شہ بیہوش کی نوحہ گری پر دانے گرے پڑے تھے شمع سحری پر</p>	<p>کیا کم قصا مرے واسطے مانباپ کا مرنا اندہ نہ دکھلائے کچھ آپ کا مرنا</p>	<p>سند کو محمد کی اٹھتے ہوئے دکھن ہے ہے یہ گلاں تیغ سے کٹے ہو دکھن</p>
<p>۱۲۹ کھڑی کوئی فتنہ نہ تھی کوئی کھڑی کوئی فتنہ نہ تھی کوئی کھڑی کوئی فتنہ نہ تھی کوئی کھڑی کوئی فتنہ نہ تھی کوئی</p>	<p>۱۳۰ کھڑی کوئی فتنہ نہ تھی کوئی کھڑی کوئی فتنہ نہ تھی کوئی کھڑی کوئی فتنہ نہ تھی کوئی کھڑی کوئی فتنہ نہ تھی کوئی</p>	<p>۱۳۱ کھڑی کوئی فتنہ نہ تھی کوئی کھڑی کوئی فتنہ نہ تھی کوئی کھڑی کوئی فتنہ نہ تھی کوئی کھڑی کوئی فتنہ نہ تھی کوئی</p>
<p>ہے کون غریبوں کا اس آجڑی کو نہیں باندھیں گے گل آل محمد کے دین میں</p>	<p>حضرت ہیں تو زندہ مرے مانباپ بھائی زمین کو تو جو کچھ میں سوا اب ہیں بھائی</p>	<p>پر دہمیں ری سے بندھیں مانباپ بھائی مانجائے کو رہے دین مگر ساتھ میں کے</p>

<p>مرثیہ کیا کیا دیکھا صدف قبر میں ہے نایاب جو الہ ان ملتون کی ہے گھر کیوں بیاں بیاں فلان میں ہے</p>	<p>مرثیہ بوند بوند کیوں پیا دہ کھان میں ململم کیوں پھنسا فلفل عطران میں پیدا ہوئی نہ کیجئے دوبارہ کام میں</p>	<p>مرثیہ بہار کیوں نہ ہو کھنکھارے میں گھر کیوں نہ ہو کھنکھارے میں بس کھنکھارے میں جاؤں</p>
<p>سکلیف زیادہ ہے تو رہتے بھی سوا ہیں رہتے ہیں تباہی میں جو خاصانِ خدا ہیں</p>	<p>جو زندہ ہو وہ موت کی تکلیف ہیگا جب احمد مرسل نہ ہو کون رہیگا</p>	<p>پیشی ہو پھر بھر علی اکبر کے الم میں کیا جان گنوا دو کی ہن کی کو غم میں</p>
<p>مرثیہ جو کل کی بھی بات کہہ دیا کیلئے جس درپہ گردان کیلئے وہ جو بھی احباب وہ دیا کیلئے</p>	<p>مرثیہ کیا کیا دیکھا صدف قبر میں نایاب جو الہ ان ملتون کی ہے گھر کیوں بیاں بیاں فلان میں ہے</p>	<p>مرثیہ بہار کیوں نہ ہو کھنکھارے میں گھر کیوں نہ ہو کھنکھارے میں بس کھنکھارے میں جاؤں</p>
<p>بے اذن چلا آوی رہ مقدر تھا کس میں یا لاج وہی گھر ہو کہ خاک ٹپتی چوسمیں</p>	<p>دشمن ہو کبھی دوست کبھی دوست ہیں ہاملوگ زلمے میں جناب لب جو ہیں</p>	<p>ایسا تو کسی کو تم تنہا لی نہو گلا الہ تو سر پہ ہوا کر بھائی نہو گلا</p>
<p>مرثیہ کیا کیا دیکھا صدف قبر میں نایاب جو الہ ان ملتون کی ہے گھر کیوں بیاں بیاں فلان میں ہے</p>	<p>مرثیہ بہار کیوں نہ ہو کھنکھارے میں گھر کیوں نہ ہو کھنکھارے میں بس کھنکھارے میں جاؤں</p>	<p>مرثیہ بہار کیوں نہ ہو کھنکھارے میں گھر کیوں نہ ہو کھنکھارے میں بس کھنکھارے میں جاؤں</p>
<p>گروش نہ رہی ہے نہ سدا دور رہا ہے دنیا کا ہمیشہ سے یہی طور رہا ہے</p>	<p>ایسا نہیں کوئی جیسے دل ریش نہ دیکھا دنیا کے کسی گوش کو بے نیش نہ دیکھا</p>	<p>ہر کوئی بزرگوں میں کرو دھیان اسی کو دنیا میں کچھ طرہی ہیں موت کسی کو</p>

<p>۱۷۴ دلن تھا گفتش کہ کیا کیا یارا کت دن کہ خوشی ہوئی بیاپ وہ وقت دعا نام نہ ہر دہندہ اجاب معلوم نہ تھا کہ کیا تھا کچھ بچا</p>	<p>۱۷۵ فصل کہتے ہیں کہ کچھ بیکار نہ بار کہ کچھ بیکار نہ بیکار نہ بار کہ کچھ بیکار نہ بیکار نہ بار کہ کچھ بیکار نہ بیکار نہ بار</p>	<p>۱۷۶ کہتے ہیں کہ کچھ بیکار نہ بار کہ کچھ بیکار نہ بیکار نہ بار کہ کچھ بیکار نہ بیکار نہ بار کہ کچھ بیکار نہ بیکار نہ بار</p>
<p>۱۷۷ آج اور دن کہ ہم مرنے پر قریا کرینگے کل اور اس طرح ہمیں یاد کرینگے</p>	<p>۱۷۸ بہتر ہے وہی حسین رضامندی رہ ہو کیا عہد ہی سرکار میں جو وقت طلب ہو</p>	<p>۱۷۹ فاتحہ میں ہمیں بر جھیاں کھانسی رضا وہ ایس اب یہی الفت ہو کہ جانیکی رضا وہ</p>
<p>۱۸۰ کہتے ہیں کہ کچھ بیکار نہ بار کہ کچھ بیکار نہ بیکار نہ بار کہ کچھ بیکار نہ بیکار نہ بار کہ کچھ بیکار نہ بیکار نہ بار</p>	<p>۱۸۱ کہتے ہیں کہ کچھ بیکار نہ بار کہ کچھ بیکار نہ بیکار نہ بار کہ کچھ بیکار نہ بیکار نہ بار کہ کچھ بیکار نہ بیکار نہ بار</p>	<p>۱۸۲ کہتے ہیں کہ کچھ بیکار نہ بار کہ کچھ بیکار نہ بیکار نہ بار کہ کچھ بیکار نہ بیکار نہ بار کہ کچھ بیکار نہ بیکار نہ بار</p>
<p>۱۸۳ ملا نہیں پھر خلق سے جو جاتا ہر زینت رونے سے مافر کہیں پھر آتا ہر زینت</p>	<p>۱۸۴ پر آج کے مرنے میں بہن اور مرزا ہے خوشنودی معبود ہے امت کا بھلا ہے</p>	<p>۱۸۵ کیون دور کھڑی روتی ہو یاں آؤ سیکھتے پھر باپ کی چھائی سے لپٹ جاؤ سیکھتے</p>
<p>۱۸۶ کہتے ہیں کہ کچھ بیکار نہ بار کہ کچھ بیکار نہ بیکار نہ بار کہ کچھ بیکار نہ بیکار نہ بار کہ کچھ بیکار نہ بیکار نہ بار</p>	<p>۱۸۷ کہتے ہیں کہ کچھ بیکار نہ بار کہ کچھ بیکار نہ بیکار نہ بار کہ کچھ بیکار نہ بیکار نہ بار کہ کچھ بیکار نہ بیکار نہ بار</p>	<p>۱۸۸ کہتے ہیں کہ کچھ بیکار نہ بار کہ کچھ بیکار نہ بیکار نہ بار کہ کچھ بیکار نہ بیکار نہ بار کہ کچھ بیکار نہ بیکار نہ بار</p>
<p>۱۸۹ جب سینے میں مضطرب دل بے صبر کو دیکھا گھر سے گئے روتے ہوئے اور قبر کو دیکھا</p>	<p>۱۹۰ اس گھر کی تباہی کیلئے روتا ہر شہر تم چھٹی نہیں اسے جدا ہوتا ہر شہر</p>	<p>۱۹۱ شکل ہو جو است بہ تو حل کچھو بیٹا تھر رہ یہ بابا کی عمل کچھو بیٹا</p>

[illegible]

<p>۱۲۴ تلفیق تباہی تن کو کر دیا کیا بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر بہار دہ رہا جس کو گنگا نہ نہ کر</p>	<p>۱۲۵ بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر</p>	<p>۱۲۶ بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر</p>
<p>۱۲۷ کلیان وہ جھین غنچہ مول مکھ مکھیا وہ خلد میں ہر سایہ دامن جسے بجائے</p>	<p>۱۲۸ ہر دست قوی تیغ شہنشاہ عرب مولائے مکر رحم کی سبقت ہر غضب پر</p>	<p>۱۲۹ جنگل کے ہر نختہ فخر نور کو ہر مین دریا کی ترائی کو اسد چھوٹے ہر مین</p>
<p>۱۳۰ بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر</p>	<p>۱۳۱ بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر</p>	<p>۱۳۲ بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر</p>
<p>۱۳۳ ہر ہر نگین اسم نگین اسم کی خاطر بس قطع وہ جانہ تھا اسم کی خاطر</p>	<p>۱۳۴ کچھ غیظ جو آیا ہوشہ عرش نشین کو مردے ہیں تر لزل میں یہ لڑنے لڑنے کو</p>	<p>۱۳۵ مکتی ہر زمین اسکو وہ نکسا ہر زمین کو دوران ہر گردن کو تو کسا ہر زمین کو</p>
<p>۱۳۶ بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر</p>	<p>۱۳۷ بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر</p>	<p>۱۳۸ بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر بند ہے جس کی جگہ کو نہ نہ کر</p>
<p>۱۳۹ کچھ ڈھال کی حاجت بھی دم نہ نہ کر خود پشت دہناہ دو جہان وہ نہ نہ کر</p>	<p>۱۴۰ ہر خوت کہ کسی نہ گھر عرش کے اوپر ہر حصے میں ملک تا دعلی عرش کے اوپر</p>	<p>۱۴۱ بیت الشرف سید لولاک میں میں میں باقی نقط اب خلیق پاک میں میں میں</p>

<p>۱۰۰ یابا ہوا مرا حسی دین خانیم داماد بی بی شہید خاں قافلہ خزرد و جہان چو شبنم بازو شہید سلطان میر قدر حیدر و صفیر</p>	<p>۱۰۱ حق کو نہ تھکا تھا کوئی غفلت جاری تھی وہاں خلق و فضل گرچہ کبھی بھی زمین کی روئی</p>	<p>۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰</p>	<p>۱۰۱ مرد و جدا ہو گئے مقبول جدا ہیں دیکھو تھیں کانٹے ہیں جدا بھول جدا ہیں</p>	<p>۱۰۲ تاب انکی لڑائی کی نبی جان نہ لائے پتلی نہ کبھی جان جو ایمان نہ لائے</p>	<p>۱۰۳ دیندارو کی بستی ہوئی ویرانہ جہان تھا وان خانہ حق بنگیا بختانہ جہان تھا</p>	<p>۱۰۴ ایک شوخ تھاکیر کے لغز و کا حرم میں کیا تخت ہم تھی جسے سرگردیا دم میں</p>	<p>۱۰۵ جن کیا ہیں ملا لگ کا بھی احسان ہوگا میں وہ ہوں کہ خود اپنے لگ اور زون دو</p>	<p>۱۰۶ آتش کی بھی وہ گرمی باز نہیں ہو اب دوسری تبسیم کا زنا نہیں ہو</p>	<p>۱۰۷ ختراتے تھے جن زور فرشتوں کو گئے تھے محب کی زور کیا پر جبریل کے گئے تھے</p>	<p>۱۰۸ گو ضعف ہی اور شدت نشہ دہی ہے با حقوین مگر قوت خیر شکنی ہے</p>
--	---	---	---	--	---	---	---	---	---	--

<p>۴۲ بین تو ہوں جن خلق میں تیرا ہوں بین تو ہوں جن میں تیرا ہوں بین تو ہوں جن میں تیرا ہوں بین تو ہوں جن میں تیرا ہوں</p>	<p>۴۳ نہیں ہے تجھ پر غم نہ تھا نہیں ہے تجھ پر غم نہ تھا نہیں ہے تجھ پر غم نہ تھا نہیں ہے تجھ پر غم نہ تھا</p>	<p>۴۴ جہاں کا ہے جو جہاں کا ہے جہاں کا ہے جو جہاں کا ہے جہاں کا ہے جو جہاں کا ہے جہاں کا ہے جو جہاں کا ہے</p>
<p>۴۵ پہنچیں میں کسی کیلئے یہ اوج کمان تھا میں ہوں لیکن دوش بنی جہاں کمان تھا پہنچیں میں کسی کیلئے یہ اوج کمان تھا میں ہوں لیکن دوش بنی جہاں کمان تھا</p>	<p>۴۶ بہتر ہے تیغ جو یہ خشک گلا ہو راضی ہو نہیں جس بات میں تم سب کا ہوا بہتر ہے تیغ جو یہ خشک گلا ہو راضی ہو نہیں جس بات میں تم سب کا ہوا</p>	<p>۴۷ امت کا محمد کی ہوا خواہ تو ہوں میں یہ بھی نہیں اک بندہ اللہ تو ہوں میں امت کا محمد کی ہوا خواہ تو ہوں میں یہ بھی نہیں اک بندہ اللہ تو ہوں میں</p>
<p>۴۸ جس پر چاہیں اچھا تو ہوا جس پر چاہیں اچھا تو ہوا جس پر چاہیں اچھا تو ہوا جس پر چاہیں اچھا تو ہوا</p>	<p>۴۹ پیارے امون جگر گوشہ فخر و جہاں کا دل بند ہو نہیں سید تو سین کا پیارے امون جگر گوشہ فخر و جہاں کا دل بند ہو نہیں سید تو سین کا</p>	<p>۵۰ مشتاق مدینہ کی حکومت کا نہیں میں رخصت کرو اب بھی تو کھل جاؤ گے نہیں میں مشتاق مدینہ کی حکومت کا نہیں میں رخصت کرو اب بھی تو کھل جاؤ گے نہیں میں</p>
<p>۵۱ ساری پیہلین تیغ سے لے کر نہ لے کر پہلے است افسوس میں کیا نہ لے کر ساری پیہلین تیغ سے لے کر نہ لے کر پہلے است افسوس میں کیا نہ لے کر</p>	<p>۵۲ کیا نہ لے کر دلت کو کہ جو بی جا کیا نہ لے کر دلت کو کہ جو بی جا کیا نہ لے کر دلت کو کہ جو بی جا کیا نہ لے کر دلت کو کہ جو بی جا</p>	<p>۵۳ سختی بھی اٹھا لوں گا مصیبت بھی ہوں گا رازق ہو خدا جا کے پہاڑ و عین ہوں گا سختی بھی اٹھا لوں گا مصیبت بھی ہوں گا رازق ہو خدا جا کے پہاڑ و عین ہوں گا</p>

مرثیہ میر انیس

<p>۹۱۱</p> <p>نہایت چھوڑ دینا کچھ سار کا دل کا پورا تھوڑی توڑ دینا اور میرا گریبان اب سب بھی سہوے کی چا پڑی سنا اب میری آخر ہر کوئی کام نہ جان</p>	<p>۹۱۰</p> <p>غفلت نہ کرنا تو جی بک کا دیوارہ وہ کام نہ کر جس میں فاسد ہو اس کا حاکم جس جگہ سے ہو تھکادی وہ غفلت بلکل غفلت سے بدین کس غفلت کی نہ جان</p>	<p>۹۰۹</p> <p>غفلت نہ کرنا تو جی بک کا دیوارہ وہ کام نہ کر جس میں فاسد ہو اس کا حاکم جس جگہ سے ہو تھکادی وہ غفلت بلکل غفلت سے بدین کس غفلت کی نہ جان</p>
<p>۹۱۲</p> <p>مکمل نہیں جیتے کام از سرخ و اہل مین سُن لیجیو کہ مر جاؤ گے فرزند و نیکو مین</p>	<p>۹۱۰</p> <p>وعدہ ہی جو کچھ وہ بھی نہ تم پاؤ گے یارو دیکھو مراسر غلط کی پتلاؤ گے یارو</p>	<p>۹۰۹</p> <p>تو دشمن اولاد رسول دوسرا ہے فاسق کی وہ دعوت کری جو دست خدا ہے</p>
<p>۹۱۳</p> <p>وہاں تک کہ وہ غلام کا نہ کاڑ لکھنؤ کی کتبہ دین کا نہ اکھاڑ خان کی بنائی ہوئی صورت نہ لگاؤ عادل کی لبا لبا ہوئی صورت نہ لگاؤ</p>	<p>۹۱۰</p> <p>نہایت چھوڑ دینا کچھ سار کا دل کا پورا تھوڑی توڑ دینا اور میرا گریبان اب سب بھی سہوے کی چا پڑی سنا اب میری آخر ہر کوئی کام نہ جان</p>	<p>۹۰۹</p> <p>غفلت نہ کرنا تو جی بک کا دیوارہ وہ کام نہ کر جس میں فاسد ہو اس کا حاکم جس جگہ سے ہو تھکادی وہ غفلت بلکل غفلت سے بدین کس غفلت کی نہ جان</p>
<p>۹۱۴</p> <p>گو آج زبردست ہو یا صاحب زربو مرا بھی تو اکدن ہی مقرر کہ لشکر ہو</p>	<p>۹۱۰</p> <p>لازم ہے کہ سادات کی امداد کرو تم اس ظالم واسطہ کو نہ برباد کرو تم</p>	<p>۹۰۹</p> <p>ہلتی ہوئی دو لون جو زبان میں نظر آئیں ہو نوٹ نہ سہم گارو نکی جان میں نظر آئیں</p>
<p>۹۱۵</p> <p>جس نے یہ یون کے گناہ اٹھائے کہ میں لگا لگا کر بیٹھ گیا ہوں نہایت چھوڑ دینا کچھ سار کا دل کا پورا تھوڑی توڑ دینا اور میرا گریبان</p>	<p>۹۱۰</p> <p>نہایت چھوڑ دینا کچھ سار کا دل کا پورا تھوڑی توڑ دینا اور میرا گریبان اب سب بھی سہوے کی چا پڑی سنا اب میری آخر ہر کوئی کام نہ جان</p>	<p>۹۰۹</p> <p>غفلت نہ کرنا تو جی بک کا دیوارہ وہ کام نہ کر جس میں فاسد ہو اس کا حاکم جس جگہ سے ہو تھکادی وہ غفلت بلکل غفلت سے بدین کس غفلت کی نہ جان</p>
<p>۹۱۶</p> <p>حاکم سے جمل ہوں یہ نہیں کام ہمارا سرکٹ کی بجائیں تو ہو نام ہمارا</p>	<p>۹۱۰</p> <p>بیعت کا یہ قصہ ہے فساد اور زمین بچے کا سوا اسکے کوئی طرہ نہیں ہے</p>	<p>۹۰۹</p> <p>کس طرح بھلا اہل ستم و نیک ہو جائیں چار آئینہ ششدر تھی کہ چورنگ ہو جائیں</p>

[illegible]

<p>۱۵۱ سب جلتے ہیں صد درخشاں کچھ نہ کہہ کر کون بنے پر کھا شمرنے زانو وہ خلق وہ پیشہ وہ خاک اور وہ پہلو وہ باطنہ سنگار کا اور شاہ کے گیسو</p>	<p>۱۵۲ کون</p>	<p>۱۵۳ کون</p>
<p>خاموش نہیں ب کہہ گئے ہیں شق ہی سرور کی شہادت کا دو عالم کو قلق ہی</p>	<p>۱۵۴ کون</p>	<p>۱۵۵ کون</p>
<p>۱۵۶ رابعی کون</p>	<p>۱۵۷ کون</p>	<p>۱۵۸ کون</p>
<p>۱۵۹ کون</p>	<p>۱۶۰ کون</p>	<p>۱۶۱ کون</p>

۴۴
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات

۴۴
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات

۴۴
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات

ہر حال طور حق ہو انھیں کھلے ہو
سبک دے دینے ہیں یہ خالق کے کورسے

مالک ہو کارخانہ رب جلیل کا
نخار ہو بہشت کا اور سبیل کا

عزت جو دے زمین کو تو گردن شکوہ ہو
طاقت جو بخش دے تو پرکاش کوہ ہو

۴۵
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات

۴۵
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات

۴۵
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات

قربان رتبہ اشد عرش احتشام کے
بیٹے امام دین کے پدرو امام کے

جانیں ندر این نام یہ اور دل تپان
یوسف ہی ایک چاہنے والے ہزارین

چشم غضب دیکھیں جسے جلے خاک ہو
جسیر اکرم کرین وہ گناہوں پاک ہو

۴۶
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات

۴۶
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات

۴۶
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات
نقشہ آستان حیات

جسم طے سن میں عرش یور تبہ والا
لیکن نگین بھی مہر نوت کو کیا ملا

حق اس ہو قریب رہ حق سو جدا نہیں
جو کچھ کو وہ سچ ہو مگر اک خدا نہیں

حافظ اگر ہو لطف در کم اس کو کم کا
فانوس بہر شمع ہو دامن نسیم کا

لے تری بجھے خاک تناک جو زیر طبقہ زمین ہو اور تریا ستارہ آسمان ہے جسکو ہندی میں جھکا لکے ہیں ۱۴

<p>۱۵۴ جو کہ نامزد نشانیست چنانچه از کجی و کسب و کسب و کسب و کسب از کجی و کسب و کسب و کسب و کسب از کجی و کسب و کسب و کسب و کسب</p>	<p>۱۵۵ مولانا زان شایسته است کلام ساز و دعا و دعا و دعا و دعا و دعا و دعا و دعا و دعا و دعا و دعا و دعا و دعا و دعا</p>	<p>۱۵۶ ملا محمد بن محمد بن محمد بن محمد افضل کتاب و فضل کتاب و فضل کتاب و فضل کتاب و فضل کتاب و فضل کتاب و فضل کتاب و فضل کتاب و فضل کتاب</p>
<p>۱۵۷ گروه قوی صفت سے کار جدال لے رد و باہ جا کے شیر کی آنکھیں نکال لے</p>	<p>۱۵۸ اگر حشر میں وہ حامی امت سیر نہ تو تیغ عذاب حق سے کسی کو مغر نہ تو</p>	<p>۱۵۹ اس میں بھی سب صفات شجر و درخت ہیں فقر نے ہیں مبتدا کے خبر کی خبر نہیں</p>
<p>۱۶۰ کلام کی زبان خوش اور کلام کی زبان و کلام کی زبان و کلام کی زبان و کلام کی زبان و کلام کی زبان و کلام کی زبان و کلام کی زبان</p>	<p>۱۶۱ دارا شریف و شریف و شریف و شریف و شریف و شریف و شریف و شریف و شریف و شریف و شریف و شریف و شریف و شریف و شریف و شریف</p>	<p>۱۶۲ ملا محمد بن محمد بن محمد بن محمد و ملا محمد بن محمد بن محمد بن محمد و ملا محمد بن محمد بن محمد بن محمد و ملا محمد بن محمد بن محمد بن محمد</p>
<p>۱۶۳ پیچھے زبان سے وصف شہ نیکو کریں آشکو سے پہلے مروت دیدہ و وضو کریں</p>	<p>۱۶۴ بھیجیوں رو دیوں نہ ملک سحر پاک سجد کیا حکم دیوے خدا جس کی خاک پر</p>	<p>۱۶۵ ذریعہ وصف غیر تابان ہو کس طرح اک مود سے ثناء سلیمان ہو کس طرح</p>
<p>۱۶۶ ملا محمد بن محمد بن محمد بن محمد و ملا محمد بن محمد بن محمد بن محمد و ملا محمد بن محمد بن محمد بن محمد و ملا محمد بن محمد بن محمد بن محمد</p>	<p>۱۶۷ ملا محمد بن محمد بن محمد بن محمد و ملا محمد بن محمد بن محمد بن محمد و ملا محمد بن محمد بن محمد بن محمد و ملا محمد بن محمد بن محمد بن محمد</p>	<p>۱۶۸ ملا محمد بن محمد بن محمد بن محمد و ملا محمد بن محمد بن محمد بن محمد و ملا محمد بن محمد بن محمد بن محمد و ملا محمد بن محمد بن محمد بن محمد</p>
<p>۱۶۹ اسکی نہ کوئی آس نہ کوئی مراد تھی خنجر گل پہ تھا تو تمھاری ہی باو تھی</p>	<p>۱۷۰ اس کے کرم سے گلشن دین تازہ ہو گیا شیعوں پر ابشت کا در و لاف ہو گیا</p>	<p>۱۷۱ اس سال ہر دعا کہ نہ دور ہی نصیب ہو مولا طلب کرو تو حضور ہی نصیب ہو</p>

۱۷۷ مردم غمناک جو ترسے شوق زبردست کہ تیرے قدم کی بدست ہر پادار ہو چاہے خاک کی گریزی فطرت کا غبار بوجھ خلدت شوق و تاج و تاج	۱۷۸ الکھار و جاہ داری شوق و تاج اک انجیل کی گریزی فطرت کا غبار نہ ترسے شوق و تاج زبردست فصل کی گریزی فطرت کا غبار	۱۷۹ دوش رسول یاں جو سیم حرم سے خجرت سے کٹ گئے نیزے پیش کا چہرہ	۱۸۰ مرکب سین کے شکر گرد و نغمہ جبین جو حقین رکاب کیسو کام آئے	۱۸۱ پورا راہ پوری کہ جسے تجھے راہ ہی نقش قدم بر آئے فلک سجدہ گاہ ہی	۱۸۲ مردم غمناک جو ترسے شوق زبردست کہ تیرے قدم کی بدست ہر پادار ہو چاہے خاک کی گریزی فطرت کا غبار بوجھ خلدت شوق و تاج و تاج
۱۸۳ مردم غمناک جو ترسے شوق زبردست کہ تیرے قدم کی بدست ہر پادار ہو چاہے خاک کی گریزی فطرت کا غبار بوجھ خلدت شوق و تاج و تاج	۱۸۴ مردم غمناک جو ترسے شوق زبردست کہ تیرے قدم کی بدست ہر پادار ہو چاہے خاک کی گریزی فطرت کا غبار بوجھ خلدت شوق و تاج و تاج	۱۸۵ مردم غمناک جو ترسے شوق زبردست کہ تیرے قدم کی بدست ہر پادار ہو چاہے خاک کی گریزی فطرت کا غبار بوجھ خلدت شوق و تاج و تاج	۱۸۶ مردم غمناک جو ترسے شوق زبردست کہ تیرے قدم کی بدست ہر پادار ہو چاہے خاک کی گریزی فطرت کا غبار بوجھ خلدت شوق و تاج و تاج	۱۸۷ مردم غمناک جو ترسے شوق زبردست کہ تیرے قدم کی بدست ہر پادار ہو چاہے خاک کی گریزی فطرت کا غبار بوجھ خلدت شوق و تاج و تاج	۱۸۸ مردم غمناک جو ترسے شوق زبردست کہ تیرے قدم کی بدست ہر پادار ہو چاہے خاک کی گریزی فطرت کا غبار بوجھ خلدت شوق و تاج و تاج
۱۸۹ مردم غمناک جو ترسے شوق زبردست کہ تیرے قدم کی بدست ہر پادار ہو چاہے خاک کی گریزی فطرت کا غبار بوجھ خلدت شوق و تاج و تاج	۱۹۰ مردم غمناک جو ترسے شوق زبردست کہ تیرے قدم کی بدست ہر پادار ہو چاہے خاک کی گریزی فطرت کا غبار بوجھ خلدت شوق و تاج و تاج	۱۹۱ مردم غمناک جو ترسے شوق زبردست کہ تیرے قدم کی بدست ہر پادار ہو چاہے خاک کی گریزی فطرت کا غبار بوجھ خلدت شوق و تاج و تاج	۱۹۲ مردم غمناک جو ترسے شوق زبردست کہ تیرے قدم کی بدست ہر پادار ہو چاہے خاک کی گریزی فطرت کا غبار بوجھ خلدت شوق و تاج و تاج	۱۹۳ مردم غمناک جو ترسے شوق زبردست کہ تیرے قدم کی بدست ہر پادار ہو چاہے خاک کی گریزی فطرت کا غبار بوجھ خلدت شوق و تاج و تاج	۱۹۴ مردم غمناک جو ترسے شوق زبردست کہ تیرے قدم کی بدست ہر پادار ہو چاہے خاک کی گریزی فطرت کا غبار بوجھ خلدت شوق و تاج و تاج
۱۹۵ مردم غمناک جو ترسے شوق زبردست کہ تیرے قدم کی بدست ہر پادار ہو چاہے خاک کی گریزی فطرت کا غبار بوجھ خلدت شوق و تاج و تاج	۱۹۶ مردم غمناک جو ترسے شوق زبردست کہ تیرے قدم کی بدست ہر پادار ہو چاہے خاک کی گریزی فطرت کا غبار بوجھ خلدت شوق و تاج و تاج	۱۹۷ مردم غمناک جو ترسے شوق زبردست کہ تیرے قدم کی بدست ہر پادار ہو چاہے خاک کی گریزی فطرت کا غبار بوجھ خلدت شوق و تاج و تاج	۱۹۸ مردم غمناک جو ترسے شوق زبردست کہ تیرے قدم کی بدست ہر پادار ہو چاہے خاک کی گریزی فطرت کا غبار بوجھ خلدت شوق و تاج و تاج	۱۹۹ مردم غمناک جو ترسے شوق زبردست کہ تیرے قدم کی بدست ہر پادار ہو چاہے خاک کی گریزی فطرت کا غبار بوجھ خلدت شوق و تاج و تاج	۲۰۰ مردم غمناک جو ترسے شوق زبردست کہ تیرے قدم کی بدست ہر پادار ہو چاہے خاک کی گریزی فطرت کا غبار بوجھ خلدت شوق و تاج و تاج

<p>۴۴ گلیہو کجک بوز داغ فلک سیر نہر مندہ سب عود نخل اغنہو عجب تیرہ تو ابرو و درنگان کسان شیر خیز تر ارجان تو قربان جوان چو</p>	<p>۴۵ تیرہ کھنکھ کے زندہ امونیا پناہ تیرہ کھنکھ کے شیشے کے اندر پیر چو تیرہ پچی پچی کے شیشے کے اندر پیر چو تیرہ خار مارا ہر دو شش ہر ارشید تیرہ بی بی اور حسن کا تیرہ پیر</p>	<p>۴۶ تیرہ شش فلک است کا خط کیا تیرہ دو شش فلک است کا خط کیا تیرہ اویاز و تیرہ شش فلک است کا خط کیا تیرہ اس عدا و اس کے خط کیا تیرہ عدا و اس کے خط کیا</p>
<p>۴۷ سجد کی جگہ ہے زمرہ جینوں کے واسطے گوشہ ہے خوب چلے شینوں کے واسطے</p>	<p>۴۸ ابر و ہین اس طرح بچ پیرا کت تائب چو بستر سے مد الف آفتاب پیر</p>	<p>۴۹ ہیما ت کچھ نہ دست خدا کا اور کیا یہو چو نکو سار بان کا عقیب کیا</p>
<p>۴۸ تیرہ کجک بوز داغ فلک سیر تیرہ نخل اغنہو عجب تیرہ ابرو و درنگان کسان شیر تیرہ خیز تر ارجان تو قربان جوان چو</p>	<p>۴۹ تیرہ کھنکھ کے زندہ امونیا پناہ تیرہ کھنکھ کے شیشے کے اندر پیر چو تیرہ پچی پچی کے شیشے کے اندر پیر چو تیرہ خار مارا ہر دو شش ہر ارشید تیرہ بی بی اور حسن کا تیرہ پیر</p>	<p>۵۰ تیرہ شش فلک است کا خط کیا تیرہ دو شش فلک است کا خط کیا تیرہ اویاز و تیرہ شش فلک است کا خط کیا تیرہ اس عدا و اس کے خط کیا تیرہ عدا و اس کے خط کیا</p>
<p>۵۱ جلوہ خدا کے نور کا ہی اس نگاہ میں بتلی نہیں ہی چشم میں یوسف ہی چاہ میں</p>	<p>۵۲ بیر کے بھی نگین محل انکو حضور میں و ندان نہیں یہ گوہر دریا تو دریا میں</p>	<p>۵۳ ہر دم میں مثل ابر کرم پر تلے ہوے ہین ناخونہ عقدہ شکل کھلے ہوے</p>
<p>۵۲ تیرہ کجک بوز داغ فلک سیر تیرہ نخل اغنہو عجب تیرہ ابرو و درنگان کسان شیر تیرہ خیز تر ارجان تو قربان جوان چو</p>	<p>۵۳ تیرہ کھنکھ کے زندہ امونیا پناہ تیرہ کھنکھ کے شیشے کے اندر پیر چو تیرہ پچی پچی کے شیشے کے اندر پیر چو تیرہ خار مارا ہر دو شش ہر ارشید تیرہ بی بی اور حسن کا تیرہ پیر</p>	<p>۵۴ تیرہ شش فلک است کا خط کیا تیرہ دو شش فلک است کا خط کیا تیرہ اویاز و تیرہ شش فلک است کا خط کیا تیرہ اس عدا و اس کے خط کیا تیرہ عدا و اس کے خط کیا</p>
<p>۵۳ تیرہ کجک بوز داغ فلک سیر تیرہ نخل اغنہو عجب تیرہ ابرو و درنگان کسان شیر تیرہ خیز تر ارجان تو قربان جوان چو</p>	<p>۵۴ تیرہ کھنکھ کے زندہ امونیا پناہ تیرہ کھنکھ کے شیشے کے اندر پیر چو تیرہ پچی پچی کے شیشے کے اندر پیر چو تیرہ خار مارا ہر دو شش ہر ارشید تیرہ بی بی اور حسن کا تیرہ پیر</p>	<p>۵۵ تیرہ شش فلک است کا خط کیا تیرہ دو شش فلک است کا خط کیا تیرہ اویاز و تیرہ شش فلک است کا خط کیا تیرہ اس عدا و اس کے خط کیا تیرہ عدا و اس کے خط کیا</p>

<p>مرثیہ کون ہوں وصفت یا نہ کار کہ دیکھا میں کچھ بے کار کتنی ہی کچھ کچھ کچھ مگر نام دین قدم نہ ہر</p>	<p>مرثیہ اعدا اسلحہ کو گنہگار سے سر کشان کو فروزہ و گار کنا ہوں تو پھر جیستہ کو</p>	<p>مرثیہ نقد آردان خلق کو کیا نیر دو چون جان میں کون کتنی جو کس میں کس کی</p>
<p>مرثیہ رہے دلاوری کے سرمو گھٹے نہیں سرکٹ گیا یہ کھیت پاؤں نہیں کہ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>مرثیہ کوئی بھی کاشا ہی گلاب گاہ کا میں کون ہوں جناب رسالہ گاہ کا کہ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>مرثیہ کسی سنی کا غل ہر عراق و حجاز میں سائل کو کسے دی ہر ملک و طی ناز میں کہ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>مرثیہ نہ کچھ کچھ کچھ کچھ کہ کچھ کچھ کچھ کچھ کہ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>مرثیہ کہ کچھ کچھ کچھ کچھ کہ کچھ کچھ کچھ کچھ کہ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>مرثیہ کہ کچھ کچھ کچھ کچھ کہ کچھ کچھ کچھ کچھ کہ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>مرثیہ کہتے ہیں سب کہ غلہ وار و گیر ہو نزدیک ہو کہ بارش یاران تیر ہو کہ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>مرثیہ بنیاد کفر کسے جہانے مٹا لی ہے کہتے ہی کے دوش پہ معراج پالی ہے کہ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>مرثیہ دنیا میں کون منتظم کائنات ہے کسکو کہہ اعدائے کہ یہ میرا مات ہے کہ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>مرثیہ کہ کچھ کچھ کچھ کچھ کہ کچھ کچھ کچھ کچھ کہ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>مرثیہ کہ کچھ کچھ کچھ کچھ کہ کچھ کچھ کچھ کچھ کہ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>مرثیہ کہ کچھ کچھ کچھ کچھ کہ کچھ کچھ کچھ کچھ کہ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>مرثیہ غل ہے کہ شاہ تیر و بطحا کو گھیر لو مظلوم کو غریب کو تنہا کو گھیر لو کہ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>مرثیہ سب کافر و کفر کسے مطیع خدا کیا باطل کو کسی منجھ لے حق و جد کیا کہ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>مرثیہ کسکو کہہ ہر مذہب و مادی جہان میں نقص مباہلہ ہے کہو کسی شان میں کہ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>

لے بیٹے غریب و سید و الہ بشت کی اور دالے والا عذاب و دوزخ ہے ۱۲

<p>۴۴ محبوب حق صاحبی الایمان کہ فرمایا چنانچہ کہ جسے جان کہے کہ واندہ دقاق قرآن کہے کہ نور دلیل وجہت و بران کہ</p>	<p>۴۵ محبوب حق صاحبی الایمان کہ فرمایا چنانچہ کہ جسے جان کہے کہ واندہ دقاق قرآن کہے کہ نور دلیل وجہت و بران کہ</p>	<p>۴۶ محبوب حق صاحبی الایمان کہ فرمایا چنانچہ کہ جسے جان کہے کہ واندہ دقاق قرآن کہے کہ نور دلیل وجہت و بران کہ</p>
<p>۴۷ کتے ہیں سب ولی خدا کس جناب کو رجعت ہوئی ہو کس لئے آفتاب کو آئی تھی مرجبا کی صدا آسمان سے</p>	<p>۴۸ کتے ہیں سب ولی خدا کس جناب کو رجعت ہوئی ہو کس لئے آفتاب کو آئی تھی مرجبا کی صدا آسمان سے</p>	<p>۴۹ کتے ہیں سب ولی خدا کس جناب کو رجعت ہوئی ہو کس لئے آفتاب کو آئی تھی مرجبا کی صدا آسمان سے</p>
<p>۵۰ کس نے کہا کہ میں نے خدا کو دیکھا کس نے کہا کہ میں نے خدا کو دیکھا کس نے کہا کہ میں نے خدا کو دیکھا</p>	<p>۵۱ کس نے کہا کہ میں نے خدا کو دیکھا کس نے کہا کہ میں نے خدا کو دیکھا کس نے کہا کہ میں نے خدا کو دیکھا</p>	<p>۵۲ کس نے کہا کہ میں نے خدا کو دیکھا کس نے کہا کہ میں نے خدا کو دیکھا کس نے کہا کہ میں نے خدا کو دیکھا</p>
<p>۵۳ تا مل ملک ہیں ضرب امام جلیل کے کلمے ہیں کسی تینے پر چیریل کے</p>	<p>۵۴ تا مل ملک ہیں ضرب امام جلیل کے کلمے ہیں کسی تینے پر چیریل کے</p>	<p>۵۵ تا مل ملک ہیں ضرب امام جلیل کے کلمے ہیں کسی تینے پر چیریل کے</p>
<p>۵۶ تو کہتا ہے کہ میں نے خدا کو دیکھا تو کہتا ہے کہ میں نے خدا کو دیکھا تو کہتا ہے کہ میں نے خدا کو دیکھا</p>	<p>۵۷ تو کہتا ہے کہ میں نے خدا کو دیکھا تو کہتا ہے کہ میں نے خدا کو دیکھا تو کہتا ہے کہ میں نے خدا کو دیکھا</p>	<p>۵۸ تو کہتا ہے کہ میں نے خدا کو دیکھا تو کہتا ہے کہ میں نے خدا کو دیکھا تو کہتا ہے کہ میں نے خدا کو دیکھا</p>
<p>۵۹ بازل وہی منظر و منصور ہی وہی غالب وہی ہی طور وہی توہی وہی</p>	<p>۶۰ بازل وہی منظر و منصور ہی وہی غالب وہی ہی طور وہی توہی وہی</p>	<p>۶۱ بازل وہی منظر و منصور ہی وہی غالب وہی ہی طور وہی توہی وہی</p>

<p>۱۱۴ سب کجیوں کی توبہ کیلئے باب غفور رحیم و ابواب زہد و فی و طہر و جواد و علوی</p>	<p>۱۱۵ والد متبرین عرب ہر مرید روز ازل سے عاشق عجب مرید عالی سب بند سب مرید ایجاد آسمان کا سب مرید</p>	<p>۱۱۶ عجب کجیوں کی توبہ کیلئے باب غفور رحیم و ابواب زہد و فی و طہر و جواد و علوی</p>
<p>قرآن میں کون نور موت و بارض ہے طاقت وہ کسی کی جو زائے زمین ہے</p>	<p>ہر حکم مثل کبیر مرے احترام کا فرزند ہو نہیں مشرور کن مقام کا</p>	<p>مانینگے فاطمہ کو نہ شیر آلہ کو کاٹینگے بوسہ گاہ رسالت پناہ کو</p>
<p>۱۱۷ نہیں شکر فانی نہ شکر خفیہ نقل و حرکت عارف تیرا زین عارف دیکھتے تیرے دیکھتے نہ صفت زیادہ دوی کرستے تیری حق</p>	<p>۱۱۸ دل بند کرد عارف و نہا عین میرا ادب کہو خلع و تقاضا نہیں حق میں وہ کلام زبان خدا نہیں شکلا کشا کا لالہ نہ شکلا کشا نہیں</p>	<p>۱۱۹ کیا ہو گا کہ تیرے تیرے تقاضا آپ ایک بیان چھوڑا کہ جو ان کی دست علی سے چلی تھی تیغ ہر ابد فاطمہ تیرے تیرے کمان زور کا نالہ</p>
<p>ہر وحیات اُنسی طلبگار عون ہی جسکے یہ مرتبے ہیں حسین اسکا کون ہی</p>	<p>میزان مغفرت میں گناہوں کو تولد و عقدہ جولا کم ہوں تو اسکا میں تولد و</p>	<p>حملہ نہو سیک کا ہزار آپ کد کرین عباس اب نہیں ہیں جو اگر مدو کرین</p>
<p>۱۲۰ یہاں پہ جگہ ہیں نہ تیرے کجیوں کا ہیں تو تیرے جہان میں تیرے کجیوں کا ہیں تو تیرے جہان میں تیرے کجیوں کا ہیں تو تیرے جہان میں تیرے کجیوں کا</p>	<p>۱۲۱ وہ کجی اللہ ہی جو تیرے کجیوں کا نہیں تو تیرے جہان میں تیرے کجیوں کا ہیں تو تیرے جہان میں تیرے کجیوں کا ہیں تو تیرے جہان میں تیرے کجیوں کا</p>	<p>۱۲۲ اعدایہ کی نظر سے تیرے کجیوں کا ہیں تو تیرے جہان میں تیرے کجیوں کا ہیں تو تیرے جہان میں تیرے کجیوں کا ہیں تو تیرے جہان میں تیرے کجیوں کا</p>
<p>اسمیں بھی مصلحت ہی جو مظلوم آج ہوں شاہوں کا شاہ ہوں سر عالم کا لی ہوں</p>	<p>عزت یہ فاطمہ کی کنیزی میں پائی ہی اسکے لیے بھی نعمت فردوس آئی ہی</p>	<p>جگہ جو فردو الفقار کھلا غلات سے پیریاں پی کے جان آریں کو ہا قات</p>

<p>۴۴ خود کیا دیر سحرانایا کیا سے کچھ نہیں دیر سحرانایا کیا بیا بیا کی کھڑی تیرا دیر سحرانایا کچھ توں تیرا دیر سحرانایا</p>	<p>۴۵ خود کیا دیر سحرانایا کیا سے کچھ نہیں دیر سحرانایا کیا بیا بیا کی کھڑی تیرا دیر سحرانایا کچھ توں تیرا دیر سحرانایا</p>	<p>۴۶ خود کیا دیر سحرانایا کیا سے کچھ نہیں دیر سحرانایا کیا بیا بیا کی کھڑی تیرا دیر سحرانایا کچھ توں تیرا دیر سحرانایا</p>
<p>۴۷ مچھے کسے جہانین نجال ستیز ہے بربان قاطع ایک مری تیغ تیز ہے</p>	<p>۴۸ پسکان ہم تھے جیسے ہوں گلے کھلے ہو گوشتوں سے اٹھے کمانوں کے گوشے ہو</p>	<p>۴۹ مچ نے منہ اپنا چھپایا تھا خوف سے ستینے کو آسمان نے چھپایا تھا خوف سے</p>
<p>۵۰ خدا کی نیند میں کی نیند بہر کھلے تین تین کی نیند نیت وہ ہو کر کہہ کو کاٹوں کاٹ جہاں آسمان جو بدن نیند</p>	<p>۵۱ خدا کی نیند میں کی نیند بہر کھلے تین تین کی نیند نیت وہ ہو کر کہہ کو کاٹوں کاٹ جہاں آسمان جو بدن نیند</p>	<p>۵۲ خدا کی نیند میں کی نیند بہر کھلے تین تین کی نیند نیت وہ ہو کر کہہ کو کاٹوں کاٹ جہاں آسمان جو بدن نیند</p>
<p>۵۳ دیرا سموم تہرے میرے سراب ہو نعرہ گردن تو زمرہ میرے آب ہو</p>	<p>۵۴ دود و تر تھے پاس ہر اک خودی کے حلقو نہ تھے تھے ہٹے حلقے کند کے</p>	<p>۵۵ اک شور تھا بچا و خدا اسکی کاٹ سے طوفان اٹھا ہی تیغ حسینی کے کھاٹ سے</p>
<p>۵۶ نقارہ غدا کی چوٹی کی غدا نقارہ غدا کی چوٹی کی غدا نقارہ غدا کی چوٹی کی غدا نقارہ غدا کی چوٹی کی غدا</p>	<p>۵۷ نقارہ غدا کی چوٹی کی غدا نقارہ غدا کی چوٹی کی غدا نقارہ غدا کی چوٹی کی غدا نقارہ غدا کی چوٹی کی غدا</p>	<p>۵۸ نقارہ غدا کی چوٹی کی غدا نقارہ غدا کی چوٹی کی غدا نقارہ غدا کی چوٹی کی غدا نقارہ غدا کی چوٹی کی غدا</p>
<p>۵۹ شور دہل سرخ شہر تھا افلاک کے تلے مرد بھی ڈر کے چونک پڑھا کے تلے</p>	<p>۶۰ تلوار تھی کہ فوج پہ تر خدا چلا گویا زبان نکالے ہوئے آرد جا چلا</p>	<p>۶۱ شیطان تھا اس طرف تو ادھر گرد کا تھا میدان میں مقابلہ نور و نار تھا</p>

<p>مرثیہ کسی کی موت نہ تھی نہ تھی نہ تھی کسی کی موت نہ تھی نہ تھی نہ تھی کسی کی موت نہ تھی نہ تھی نہ تھی کسی کی موت نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>مرثیہ اور ان کی موت نہ تھی نہ تھی نہ تھی اور ان کی موت نہ تھی نہ تھی نہ تھی اور ان کی موت نہ تھی نہ تھی نہ تھی اور ان کی موت نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>مرثیہ اور ان کی موت نہ تھی نہ تھی نہ تھی اور ان کی موت نہ تھی نہ تھی نہ تھی اور ان کی موت نہ تھی نہ تھی نہ تھی اور ان کی موت نہ تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>زور میں تو نہیں شل کفن چاک ہو گئیں اک تین صفین کی صفین خاک ہو گئیں</p>	<p>کشتوں کی حد تو زخمیوں کی انتہا نہ تھی اعدائے تن سودم کے پھلنے کی جا نہ تھی</p>	<p>تھے سخت کشمکش میں شکار اسطرف تھے اسطرف کو کھینچتی تھی نار اسطرف</p>
<p>مرثیہ پتہ تھا کوئی اور کوئی اور کوئی اور پتہ تھا کوئی اور کوئی اور کوئی اور پتہ تھا کوئی اور کوئی اور کوئی اور پتہ تھا کوئی اور کوئی اور کوئی اور</p>	<p>مرثیہ پتہ تھا کوئی اور کوئی اور کوئی اور پتہ تھا کوئی اور کوئی اور کوئی اور پتہ تھا کوئی اور کوئی اور کوئی اور پتہ تھا کوئی اور کوئی اور کوئی اور</p>	<p>مرثیہ پتہ تھا کوئی اور کوئی اور کوئی اور پتہ تھا کوئی اور کوئی اور کوئی اور پتہ تھا کوئی اور کوئی اور کوئی اور پتہ تھا کوئی اور کوئی اور کوئی اور</p>
<p>سرفراگر تو ہا تھا کا تن پر اثر نہ تھا نابت کسی کے ہاتھ اگر تھے تو سر نہ تھا</p>	<p>ضربت میں شہ کی ضرب علی کا اثر نہ تھا سرفراغ چار آئینہ تھا اور نہ سینہ تھا</p>	<p>ڈرسم اسی کے کفر کی بنیاد پست تھی اسلام کو ظفر تو بتوں کو شکست تھی</p>
<p>مرثیہ پتہ تھا کوئی اور کوئی اور کوئی اور پتہ تھا کوئی اور کوئی اور کوئی اور پتہ تھا کوئی اور کوئی اور کوئی اور پتہ تھا کوئی اور کوئی اور کوئی اور</p>	<p>مرثیہ پتہ تھا کوئی اور کوئی اور کوئی اور پتہ تھا کوئی اور کوئی اور کوئی اور پتہ تھا کوئی اور کوئی اور کوئی اور پتہ تھا کوئی اور کوئی اور کوئی اور</p>	<p>مرثیہ پتہ تھا کوئی اور کوئی اور کوئی اور پتہ تھا کوئی اور کوئی اور کوئی اور پتہ تھا کوئی اور کوئی اور کوئی اور پتہ تھا کوئی اور کوئی اور کوئی اور</p>
<p>نابت کسی سوار کے تن پر زور نہ تھی کھولا نہ ہو جسے کوئی ایسی گرہ نہ تھی</p>	<p>ان باغیوں نے تیغ کے جوہر عیان ہو جب پھل لگا تو پھل سپر کے خزان ہو</p>	<p>سرکٹ کے دو جسم سے اکدم میں جا رہا تن خنل بیم قمر منہم میں جا رہا</p>

۱۴۱ بنا تھا خاک و لہر لڑائی کا میدان کھڑی تھی جتنی جڑ و تہ نہ تھی نہ اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی	۱۴۰ بجائے تھی جتنی جڑ و تہ نہ تھی نہ اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی	۱۳۹ بجائے تھی جتنی جڑ و تہ نہ تھی نہ اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
۱۴۲ سرخ سہ سال قلم کئے جاتے تھے بیچھے ہی ظالموں کو قدم ہٹے جاتے تھے	۱۴۱ ہر شے تھی خوف جانسہ شمع و خضوع میں سجدہ میں ہی زمین تو فلک تھا کعبہ میں	۱۴۰ دم بند خجروں کے بھی تھر اس مصافحہ میں نہیں چھپی تھیں خوف کا رگ و غلات میں
۱۴۳ لہجہ میں تھی جتنی جڑ و تہ نہ تھی نہ اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی	۱۴۲ لہجہ میں تھی جتنی جڑ و تہ نہ تھی نہ اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی	۱۴۱ لہجہ میں تھی جتنی جڑ و تہ نہ تھی نہ اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
۱۴۴ اپنے پروردگار کی فکر تھی روح الامیں کو دعشہ تھا چرخ پیر کو سکتہ زمین کو	۱۴۳ تھی موج بحر قہر خدام دار و دیگر میں بیل قنا کا جال تھا اسکے خمیر میں	۱۴۲ نہرین لہو کی دشت میں بیش گاہ تھیں کشتوں کی کشتیاں غلط فہمیں بہا تھیں
۱۴۵ بجائے تھی جتنی جڑ و تہ نہ تھی نہ اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی	۱۴۴ بجائے تھی جتنی جڑ و تہ نہ تھی نہ اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی	۱۴۳ بجائے تھی جتنی جڑ و تہ نہ تھی نہ اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
۱۴۶ بجائے تھی جتنی جڑ و تہ نہ تھی نہ اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی	۱۴۵ بجائے تھی جتنی جڑ و تہ نہ تھی نہ اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی	۱۴۴ بجائے تھی جتنی جڑ و تہ نہ تھی نہ اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
۱۴۷ بجائے تھی جتنی جڑ و تہ نہ تھی نہ اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی	۱۴۶ بجائے تھی جتنی جڑ و تہ نہ تھی نہ اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی	۱۴۵ بجائے تھی جتنی جڑ و تہ نہ تھی نہ اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
۱۴۸ بجائے تھی جتنی جڑ و تہ نہ تھی نہ اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی	۱۴۷ بجائے تھی جتنی جڑ و تہ نہ تھی نہ اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی	۱۴۶ بجائے تھی جتنی جڑ و تہ نہ تھی نہ اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
۱۴۹ بجائے تھی جتنی جڑ و تہ نہ تھی نہ اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی	۱۴۸ بجائے تھی جتنی جڑ و تہ نہ تھی نہ اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی	۱۴۷ بجائے تھی جتنی جڑ و تہ نہ تھی نہ اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی
۱۵۰ بجائے تھی جتنی جڑ و تہ نہ تھی نہ اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی	۱۴۹ بجائے تھی جتنی جڑ و تہ نہ تھی نہ اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی	۱۴۸ بجائے تھی جتنی جڑ و تہ نہ تھی نہ اسے نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی

<p>۱۱۱ ظلالِ آسمانی و فرارِ کرب و غم زورِ آتش و خون و غم و غم کماندہ ہے یہ زورِ آتش و خون سرِ پرتالِ قفسِ رنج و غم</p>	<p>۱۱۱ نہ کہ سدا درِ بختِ شاہِ کرب و غم نہ کہ سدا درِ بختِ شاہِ کرب و غم نہ کہ سدا درِ بختِ شاہِ کرب و غم نہ کہ سدا درِ بختِ شاہِ کرب و غم</p>	<p>۱۱۱ ظلالِ آسمانی و فرارِ کرب و غم زورِ آتش و خون و غم و غم کماندہ ہے یہ زورِ آتش و خون سرِ پرتالِ قفسِ رنج و غم</p>
<p>آمد شقی کی تھی کہ روانِ رد و پل تھا ہیبت میں تھا جو دیو تو پیکل میں پل تھا</p>	<p>گرتے ہوئے لیا کرتا بکارِ کمر غل پر گیا وہ شیر نے پکڑا شکارِ کمر</p>	<p>یہ جنگِ تجسیمِ تم ہو اندوہ و یاس میں میں بھی کبھی لڑا نہیں اس میں کیا میں</p>
<p>۱۱۱ ظلالِ آسمانی و فرارِ کرب و غم زورِ آتش و خون و غم و غم کماندہ ہے یہ زورِ آتش و خون سرِ پرتالِ قفسِ رنج و غم</p>	<p>۱۱۱ ظلالِ آسمانی و فرارِ کرب و غم زورِ آتش و خون و غم و غم کماندہ ہے یہ زورِ آتش و خون سرِ پرتالِ قفسِ رنج و غم</p>	<p>۱۱۱ ظلالِ آسمانی و فرارِ کرب و غم زورِ آتش و خون و غم و غم کماندہ ہے یہ زورِ آتش و خون سرِ پرتالِ قفسِ رنج و غم</p>
<p>تو رہی چڑھائی دیکھے حضرت کو دور سے ایا قریب سبطِ نبی کس غرور سے</p>	<p>پہچاننا بھی شکل کا افسال ہو گیا ایک ایک عضوِ مرقعہ رتال ہو گیا</p>	<p>جو زورِ آتش تھا خفیہ جلی ہوا تو خضر خاندانِ نبی و علی ہوا</p>
<p>۱۱۱ ظلالِ آسمانی و فرارِ کرب و غم زورِ آتش و خون و غم و غم کماندہ ہے یہ زورِ آتش و خون سرِ پرتالِ قفسِ رنج و غم</p>	<p>۱۱۱ ظلالِ آسمانی و فرارِ کرب و غم زورِ آتش و خون و غم و غم کماندہ ہے یہ زورِ آتش و خون سرِ پرتالِ قفسِ رنج و غم</p>	<p>۱۱۱ ظلالِ آسمانی و فرارِ کرب و غم زورِ آتش و خون و غم و غم کماندہ ہے یہ زورِ آتش و خون سرِ پرتالِ قفسِ رنج و غم</p>
<p>سمجھا یہ کہ ابنِ علی ہے جلال پر حد کیا شقی نے محمد کے لال پر</p>	<p>ساتون طبقِ زمین کے تہِ جری مل گئے ابر و شقی کے پاتون کو ناخن ہو مل گئے</p>	<p>ان حاد ثون میں جنگِ عجم کا مقام ہے لے فاطمہ کے لال یہ پیراہی کا نام ہے</p>

[illegible]

<p>۴۱۱ خبر قریب زانو ی قال قریب ہے آج امتحان صبر حسین غریب ہے</p>	<p>۴۱۲ خبر قریب زانو ی قال قریب ہے آج امتحان صبر حسین غریب ہے</p>	<p>۴۱۳ خبر قریب زانو ی قال قریب ہے آج امتحان صبر حسین غریب ہے</p>
<p>۴۱۴ خبر قریب زانو ی قال قریب ہے آج امتحان صبر حسین غریب ہے</p>	<p>۴۱۵ خبر قریب زانو ی قال قریب ہے آج امتحان صبر حسین غریب ہے</p>	<p>۴۱۶ خبر قریب زانو ی قال قریب ہے آج امتحان صبر حسین غریب ہے</p>
<p>۴۱۷ خبر قریب زانو ی قال قریب ہے آج امتحان صبر حسین غریب ہے</p>	<p>۴۱۸ خبر قریب زانو ی قال قریب ہے آج امتحان صبر حسین غریب ہے</p>	<p>۴۱۹ خبر قریب زانو ی قال قریب ہے آج امتحان صبر حسین غریب ہے</p>
<p>۴۲۰ خبر قریب زانو ی قال قریب ہے آج امتحان صبر حسین غریب ہے</p>	<p>۴۲۱ خبر قریب زانو ی قال قریب ہے آج امتحان صبر حسین غریب ہے</p>	<p>۴۲۲ خبر قریب زانو ی قال قریب ہے آج امتحان صبر حسین غریب ہے</p>

<p>۱۳۱ بہکے نہ کھلا بنائے نہ کسی کی یادوار دورانِ زمین پہ کھجکے شاہِ نامدار دیکھو نہ کھلے کھجکے شاہِ ذوالفقار مستوقت یہ زمین جو حکم کرے گا۔</p>	<p>۱۳۲ مگر اترنے کے لئے نہ زبورِ ناب تیندین کھجکے کھجکے کھجکے کھجکے مستوقت کھجکے یہ کھجکے کھجکے کھجکے کیا یہ کھجکے کھجکے کھجکے کھجکے</p>	<p>۱۳۳ مگر اترنے کے لئے نہ زبورِ ناب تیندین کھجکے کھجکے کھجکے کھجکے مستوقت کھجکے یہ کھجکے کھجکے کھجکے کیا یہ کھجکے کھجکے کھجکے کھجکے</p>
<p>۱۳۴ نہیں کھجکے کھجکے کھجکے کھجکے اگر اترنے کے لئے نہ زبورِ ناب دیکھو نہ کھلے کھجکے شاہِ ذوالفقار مستوقت یہ زمین جو حکم کرے گا۔</p>	<p>۱۳۵ بیکس یہ کھجکے کھجکے کھجکے کھجکے ہاتھوں کو ٹیک کر نہ دین قبلہ دھجکے خیر کو ایدم کے لیے آہ روک لے یہ خون بھری عبا میری لند روک لے</p>	<p>۱۳۶ بیکس یہ کھجکے کھجکے کھجکے کھجکے ہاتھوں کو ٹیک کر نہ دین قبلہ دھجکے خیر کو ایدم کے لیے آہ روک لے یہ خون بھری عبا میری لند روک لے</p>
<p>۱۳۷ کھجکے کھجکے کھجکے کھجکے کھجکے بہکے نہ کھلا بنائے نہ کسی کی یادوار دورانِ زمین پہ کھجکے شاہِ نامدار دیکھو نہ کھلے کھجکے شاہِ ذوالفقار مستوقت یہ زمین جو حکم کرے گا۔</p>	<p>۱۳۸ بہکے نہ کھلا بنائے نہ کسی کی یادوار دورانِ زمین پہ کھجکے شاہِ نامدار دیکھو نہ کھلے کھجکے شاہِ ذوالفقار مستوقت یہ زمین جو حکم کرے گا۔</p>	<p>۱۳۹ بہکے نہ کھلا بنائے نہ کسی کی یادوار دورانِ زمین پہ کھجکے شاہِ نامدار دیکھو نہ کھلے کھجکے شاہِ ذوالفقار مستوقت یہ زمین جو حکم کرے گا۔</p>
<p>۱۴۰ دولت نئی وقا طمہ و مرقا کی ہے داسن میں لے اسے یہ امانت خدا کی ہے</p>	<p>۱۴۱ آیا نہ رحم سینہ شاہ شہید پر نرا لڑکھا شفیق نے کلام مجید پر</p>	<p>۱۴۲ آیا نہ رحم سینہ شاہ شہید پر نرا لڑکھا شفیق نے کلام مجید پر</p>
<p>۱۴۳ مگر اترنے کے لئے نہ زبورِ ناب تیندین کھجکے کھجکے کھجکے کھجکے مستوقت کھجکے یہ کھجکے کھجکے کھجکے کیا یہ کھجکے کھجکے کھجکے کھجکے</p>	<p>۱۴۴ مگر اترنے کے لئے نہ زبورِ ناب تیندین کھجکے کھجکے کھجکے کھجکے مستوقت کھجکے یہ کھجکے کھجکے کھجکے کیا یہ کھجکے کھجکے کھجکے کھجکے</p>	<p>۱۴۵ مگر اترنے کے لئے نہ زبورِ ناب تیندین کھجکے کھجکے کھجکے کھجکے مستوقت کھجکے یہ کھجکے کھجکے کھجکے کیا یہ کھجکے کھجکے کھجکے کھجکے</p>
<p>۱۴۶ نہیں کھجکے کھجکے کھجکے کھجکے اگر اترنے کے لئے نہ زبورِ ناب دیکھو نہ کھلے کھجکے شاہِ ذوالفقار مستوقت یہ زمین جو حکم کرے گا۔</p>	<p>۱۴۷ نہیں کھجکے کھجکے کھجکے کھجکے اگر اترنے کے لئے نہ زبورِ ناب دیکھو نہ کھلے کھجکے شاہِ ذوالفقار مستوقت یہ زمین جو حکم کرے گا۔</p>	<p>۱۴۸ نہیں کھجکے کھجکے کھجکے کھجکے اگر اترنے کے لئے نہ زبورِ ناب دیکھو نہ کھلے کھجکے شاہِ ذوالفقار مستوقت یہ زمین جو حکم کرے گا۔</p>

<p>فصل یادگار کے گہری وہ سوز و غم یادگار کے گہری وہ سوز و غم یادگار کے گہری وہ سوز و غم</p>	<p>فصل یادگار کے گہری وہ سوز و غم یادگار کے گہری وہ سوز و غم یادگار کے گہری وہ سوز و غم</p>	<p>فصل یادگار کے گہری وہ سوز و غم یادگار کے گہری وہ سوز و غم یادگار کے گہری وہ سوز و غم</p>
<p>کب دیکھے کہ لاش غریب لوطن اٹھے شیر مگر کیا جانے اٹھے پختن اٹھے</p>	<p>ہوئی کوئی کہنیں جو سنبھالے حسین کو ایرودا بھناج تو رہی بچالے حسین کو</p>	<p>تھی آگے آگے چادر عصمت رکی ہوئی بکھرے تھے سر کے بال کمر تھی بھگی ہوئی</p>
<p>فصل یادگار کے گہری وہ سوز و غم یادگار کے گہری وہ سوز و غم یادگار کے گہری وہ سوز و غم</p>	<p>فصل یادگار کے گہری وہ سوز و غم یادگار کے گہری وہ سوز و غم یادگار کے گہری وہ سوز و غم</p>	<p>فصل یادگار کے گہری وہ سوز و غم یادگار کے گہری وہ سوز و غم یادگار کے گہری وہ سوز و غم</p>
<p>گستخ ہو کے عرض کیا ہو معاف ہو ہنے تو ایک دل کو نہ دیکھا کرھا ہو</p>	<p>مین بنت فاطمہ ہوں جو بھائی کو باؤگی تیری سون کو آنکھوں سے اپنے لگاؤنگی</p>	<p>دیکھی جو اسے تنہا گلے پر امام کے ریتی بہ گڑھی وہ کیجے کو تھام کے</p>
<p>فصل یادگار کے گہری وہ سوز و غم یادگار کے گہری وہ سوز و غم یادگار کے گہری وہ سوز و غم</p>	<p>فصل یادگار کے گہری وہ سوز و غم یادگار کے گہری وہ سوز و غم یادگار کے گہری وہ سوز و غم</p>	<p>فصل یادگار کے گہری وہ سوز و غم یادگار کے گہری وہ سوز و غم یادگار کے گہری وہ سوز و غم</p>

<p>۴۱ بہارِ حیات و شوقِ حیات کا سایہ چمنِ نیکو و بدین جان کا غبارِ مینا تم پر سیمانِ جان کا</p>	<p>۴۲ ہر گشتِ ناز و دلِ اس غمِ جان کا نہ زہرِ دلِ گلِ بختِ خزان کا ہر گشتِ ناز و دلِ اس غمِ جان کا</p>	<p>۴۳ ظہرِ شہرِ حیات و شوقِ حیات کا سایہ چمنِ نیکو و بدین جان کا غبارِ مینا تم پر سیمانِ جان کا</p>
<p>۴۴ مفسرِ مینا ملکِ شورِ نظمِ ہر ملک پر آہِ دلِ زہرِ اسے ملاطمِ ہر ملک پر</p>	<p>۴۵ پانیِ نینبِ ملکِ چمنِ مرثیہ کی کو اب جان کے لائے ہیں حسینِ ابنِ علی کو</p>	<p>۴۶ ڈوبے ہوئے خورشیدِ شہد اگر دہریے ہیں گھوڑیہ اکیلے شہرِ ابرارِ کھڑے ہیں</p>
<p>۴۷ ہر گشتِ ناز و دلِ اس غمِ جان کا نہ زہرِ دلِ گلِ بختِ خزان کا ہر گشتِ ناز و دلِ اس غمِ جان کا</p>	<p>۴۸ اس ملکِ حیات و شوقِ حیات کا سایہ چمنِ نیکو و بدین جان کا غبارِ مینا تم پر سیمانِ جان کا</p>	<p>۴۹ ہر گشتِ ناز و دلِ اس غمِ جان کا نہ زہرِ دلِ گلِ بختِ خزان کا ہر گشتِ ناز و دلِ اس غمِ جان کا</p>
<p>۵۰ ہاتھ لے عطار کے قلم چھوٹ پڑا ہے ہر فرد پر اک غم کا فلک ٹوٹ پڑا ہے</p>	<p>۵۱ ماہِ مینا ہر اک گل کا گریبان پھٹا ہے فریاد کی بھونک کے چلنے میں صدا ہے</p>	<p>۵۲ یہ شوقِ شہادت ہر شہد شاہِ زمین کو بوچھا سے تیر و نکی بچاتے نینبِ تن کو</p>
<p>۵۳ نارِ نیکو و دلِ اس غمِ جان کا سایہ چمنِ نیکو و بدین جان کا غبارِ مینا تم پر سیمانِ جان کا</p>	<p>۵۴ اس ملکِ حیات و شوقِ حیات کا سایہ چمنِ نیکو و بدین جان کا غبارِ مینا تم پر سیمانِ جان کا</p>	<p>۵۵ ہر گشتِ ناز و دلِ اس غمِ جان کا نہ زہرِ دلِ گلِ بختِ خزان کا ہر گشتِ ناز و دلِ اس غمِ جان کا</p>
<p>۵۶ قتلِ پیرِ سیدِ لولاک کا دن ہے یہ عاتقِ بختِ پاک کا دن ہے</p>	<p>۵۷ پیا سون کے لیے جامِ جوہرِ کھڑے دھواں دھویم کے ساغرِ مین کا ٹکڑی بھرے مین</p>	<p>۵۸ بو آتی ہو دریا سے مادہ کے لہو کی چھٹین ہیں قبا پر علی اکبر کے لہو کی</p>

<p>۱۴۱ کونکے عجب کس طرح کی گئی غن کی گئی کس طرح کی گئی زکات میں کس طرح کی گئی</p>	<p>۱۴۲ دان کو گاندیہ نہ دینے دینے بڑی کفن کی گئی کس طرح کی گئی کس طرح کی گئی کس طرح کی گئی</p>	<p>۱۴۳ کس طرح کی گئی کس طرح کی گئی کس طرح کی گئی کس طرح کی گئی کس طرح کی گئی کس طرح کی گئی</p>
<p>۱۴۴ پانی کے بھی طالب نہیں گوتشہ دہن میں لکھ میں نصیحت کے محبت کے سخن میں</p>	<p>۱۴۵ دشواری دان خوف گیرین سے سونا آرام بیان دوہیں پھر چین سے سونا</p>	<p>۱۴۶ مصفین میں خیر میں بڑے کھیت چرمین لاکھوں سے اکیلے اسد اللہ لڑے ہیں</p>
<p>۱۴۷ نورسین باز آؤ سق قتل چارہ نہ ہی نصیحت خاندان قبیح کو سوار کیوں نہ تھے چہرے آتے ہو چو کو تار میں گوشت نہیں خود ہوں تجویز تار</p>	<p>۱۴۸ ہاتھ لگا لیا ایک سافر کو جو بار آزار دینا چاہتے تھے چو بار بچان کیا اسکو جو بچا لیا بار</p>	<p>۱۴۹ شہر سے کہا کیا دیکھو کس طرح کی گئی دوزخ سے اک دوزخ میں کس طرح کی گئی تو کھو گئی عبارت غم کس طرح کی گئی جو تھو نہیں وقت غم کس طرح کی گئی</p>
<p>۱۵۰ دنیا پہ کسی کا بھی قبضہ بھی ہوا ہے مہمان کو بتاتے ہو نشانہ یہ خطا ہے</p>	<p>۱۵۱ گارڈن اسے اتنی مجھے مہلت نہیں دیتے لاشوں کے اٹھانے کی بھی فرست نہیں دیتے</p>	<p>۱۵۲ ہمد نہیں اب گو کا پا لائین کوئی جرات بھی مری دیکھنے والا نہیں کوئی</p>
<p>۱۵۳ ظلم و ستم سے لازم نہیں بیدار بابا بھگت کر کے نہ ہو گئے کس طرح کی گئی کیا فائدہ خلعت کو پہن کر ہو چو تار جس قدر کفن نہیں ہو گئے وہ دن بھی تار</p>	<p>۱۵۴ مہجی چو تری دھوپ میں لاش علی گئی کس طرح کی گئی کس طرح کی گئی کس طرح کی گئی کس طرح کی گئی کس طرح کی گئی کس طرح کی گئی</p>	<p>۱۵۵ بابا ساکون ان کو چھوڑ کر کیا گیا کس طرح کی گئی کس طرح کی گئی کس طرح کی گئی کس طرح کی گئی کس طرح کی گئی کس طرح کی گئی</p>
<p>۱۵۶ ظاہر میں تو بیس ہیں مگر قتار الم ہیں کام آتے ہیں جو قبر کی دشت میں ہم ہیں</p>	<p>۱۵۷ دامی سے کہا ہو گا یہ جنت کے چین میں بابا نے کفن دیکے نہ کاڑا ہمیں رن میں</p>	<p>۱۵۸ کی شیخ عطا حق نے یہ تہہ ہی مضمین کا کچھ مجھ میں جو قوت ہی یہ صدقہ ہی مضمین کا</p>

<p>۴۷۴ است بہ محمدی میں بہت خالق اکبر و قیوم و مہربان و رحیم و کریم و مہربان و رحیم و کریم و مہربان</p>	<p>۴۷۵ بجائی کے ہوتے ہوئے کچھ بھیجنا اگر تم بھیجنا راہ عدم کو بھیجنا قیوم و مہربان و رحیم و کریم</p>	<p>۴۷۶ کتنا مہربان ابھی کہہ کر جو کچھ بھیجنا راہ عدم کو بھیجنا حاضر و غائب کا دل و ذہن بھیجنا</p>
<p>۴۷۷ اس دکھ میں ہوں صابر عیا ہے خدا کی اک اور کس پاس امانت ہے خدا کی</p>	<p>۴۷۸ میں پاس ہوں اور آیت نیک تر و کارتری کس دن کیلئے پھر مجھے باندھا ہے کمرتری</p>	<p>۴۷۹ بے جنگ نہ بیکیں تہ نشتر جھکے گا جب تیغ لٹکے چہرہ مرا ناخوش کے گا</p>
<p>۴۸۰ اس میں کہ چھوڑا ہے سب کچھ عیا ہے کہ کس کی ہوائ کا ٹھکانا جو باقی ہے وقت اس کی ملک بھی کیا</p>	<p>۴۸۱ میں شرم سے کہتا ہوں یا کچھ اگر کچھ بھیجنا راہ عدم کو بھیجنا میں کوہ اگر کو بھیجنا</p>	<p>۴۸۲ کیونکہ میں کہتا ہوں غیب فرماؤ کچھ تو خدا و خلق میں فرماؤ آزاد نہ دو دوں رسول خدا کو</p>
<p>۴۸۳ کس طرح ابھی جنگ پہ تیار ہو شمشیر ہو پچلے اسے بھی تو سبکبار ہو شمشیر</p>	<p>۴۸۴ زندہ نہیں اُترا ہے کوئی گھاٹ سے میرے آگاہ ہیں جبریل امین کاٹ سے میرے</p>	<p>۴۸۵ کیا قافلہ کی آہ کا کچھ خوف نہیں ہے نہ بے ہو پر اللہ کا کچھ خوف نہیں ہے</p>
<p>۴۸۶ یہ کہ خواجہ نور الدین کی آواز بچہ مرزا کی قلمی میر کی کلامی اظہار برسی قلمی میر کی کلامی</p>	<p>۴۸۷ کہ میں کہتا ہوں کہ کس کو اتارا کہ میں کہتا ہوں کہ کس کو اتارا کہ میں کہتا ہوں کہ کس کو اتارا</p>	<p>۴۸۸ کہ میں کہتا ہوں کہ کس کو اتارا کہ میں کہتا ہوں کہ کس کو اتارا کہ میں کہتا ہوں کہ کس کو اتارا</p>
<p>جلد آئیے رن سے دم اعداد ہی آقا فریاد ہی فریاد ہی فریاد ہی آقا</p>	<p>بجائی کس طرح جسٹ و شمع گری ہوں دم میں حق باطل کو جد اگر کے پھری ہوں</p>	<p>تاری ہی میں یہ حضرت سی انصاف حسین اب تابہ کجا صبر رحیمی کی بھی حد ہی</p>

<p>۱۷۴ حضرت کی بے شمار برکتیں جس کی ہر ایک برکت کو نہایت ہی بڑی قدر ہے نہایت ہی بڑی قدر ہے</p>	<p>۱۷۵ بہت سے نیکو اعمال کی وجہ سے بہت سے نیکو اعمال کی وجہ سے بہت سے نیکو اعمال کی وجہ سے بہت سے نیکو اعمال کی وجہ سے</p>	<p>۱۷۶ بہت سے نیکو اعمال کی وجہ سے بہت سے نیکو اعمال کی وجہ سے بہت سے نیکو اعمال کی وجہ سے بہت سے نیکو اعمال کی وجہ سے</p>
<p>۱۷۷ حق سب کو عداوت خلف شاہ جھگڑے بچے پہ چلے تیر ستم چار طرف سے</p>	<p>۱۷۸ راحت سے مری گود میں آرام کرینگے تنہا کبھی سوئے رہیں جنگل میں ڈھونڈینگے</p>	<p>۱۷۹ دیکھو تو مرا کاش کہ میں سیل فدا ہوں حضرت نے کہا منظر حکم خدا ہوں</p>
<p>۱۸۰ جنگ کی مانند لڑنے کا شوق ہے جنگ کی مانند لڑنے کا شوق ہے</p>	<p>۱۸۱ اب بھول کر رہیں گے اس مقام اب بھول کر رہیں گے اس مقام</p>	<p>۱۸۲ بلا گاہ صدائی کی سب سے بڑی بلا گاہ صدائی کی سب سے بڑی</p>
<p>۱۸۳ دم بند بیا باب کا تکتے لگے اصرار منہ کھول کے ہاتھ نہ سسکنے لگے اصرار</p>	<p>۱۸۴ اب بعد مرے این جگر بند سے ملتا مقتل میں جو آؤ گی تو فرزند سے ملتا</p>	<p>۱۸۵ گو جمع آؤ دھریس ہزار اہل ستم میں کیا تم میرے تیرے مددگار تو ہم ہیں</p>
<p>۱۸۶ دو چاند سا رخ زندہ ہوا دریا بہت سے نیکو اعمال کی وجہ سے</p>	<p>۱۸۷ بہت سے نیکو اعمال کی وجہ سے بہت سے نیکو اعمال کی وجہ سے</p>	<p>۱۸۸ بہت سے نیکو اعمال کی وجہ سے بہت سے نیکو اعمال کی وجہ سے</p>
<p>۱۸۹ اصغر بھی رہ حق میں فدا ہو گئے بٹا ہم اسکی امانت سے ادا ہو گئے بٹا</p>	<p>۱۹۰ رقت سے یہ احوال محتاج دوز باکا جس طرح کہ مرجاتا ہی کچھ کسی ان کا</p>	<p>۱۹۱ تجگو تو رسواؤں سے سوا پاد کیا ہو کوہن کا ہنسنے کے مختار کیا ہو</p>

<p>۱۵۷ تو تو بھی خاکیناں کی بولا دین جو کلمہ اخلاقی شہادت کا صلہ دین پا سب تو پاؤں کی جگہ پر بولا دین عباس کو زندہ کر دین کہ بولا دین</p>	<p>۱۵۸ خون کی آغوش کا صلہ ہو غناٹ پا سب کی شہادت کی ہو اولاد کو ذیاتے چھین کر تو لگے غناٹ نہ قہر میں ادا ہو تو شہادت کی غناٹ</p>	<p>۱۵۹ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ</p>
<p>باقی رہی تو اور فنا ہو ج ستم ہو جو اجر شہادت کی کچھ اسمیں نہ کم ہو</p>	<p>کو شہید میں جاؤں تو گدڑا تھر تھر ہو گا داسن ہو مرا خشر میں اور ماتھ ہو گا</p>	<p>نازاں ہوں کہ تو خوش حسین ابن علی اس وقت کی لذت کوئی پوچھے مگر سی سے</p>
<p>۱۶۰ اس بندہ نازی کی قدر سب پر ادلا بھی صدقہ تو صدقہ ہو مرا شفاق تو تو قرب کا ہو بندہ حق</p>	<p>۱۶۱ خدا سن مہین گری شہادت کا صلہ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ</p>	<p>۱۶۲ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ</p>
<p>یہ قوم جفا پیشہ و نا اہل ہے مولا گرمیری عنایت ہو تو سب سے مولا</p>	<p>خوش ہو تو کہ رہی تھی شیون کے بڑھنے وہ شہر کین تو تھے نا تو یہ چھینے</p>	<p>فرمایا کہ مان ضرب شمشیر کو دیکھو لونا طرک کے دودھ کی تاثیر کو دیکھو</p>
<p>۱۶۳ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ</p>	<p>۱۶۴ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ</p>	<p>۱۶۵ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ</p>
<p>چھاتی پہ تو قائل ہو تے تھے گلا ہو ان سب کے عوض است عاصی کا بھلا ہو</p>	<p>مردوس انھیں حاجت رحمت انھیں دے روشنی کے عوض اجر شہادت انھیں دے</p>	<p>پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ پا سب کی شہادت کا صلہ ہو غناٹ</p>

<p>۱۷۹ جس نے دنیا کی آج اور کل تسلسل میں سفر کر کے موت کا ایسی جی جی موت کا ایسی جی جی موت کا ایسی جی جی</p>	<p>۱۸۰ کے اس کا جو غصہ کے اس کا جو غصہ کے اس کا جو غصہ کے اس کا جو غصہ کے اس کا جو غصہ</p>	<p>۱۸۱ ہر سولہ سال کی ہر سولہ سال کی ہر سولہ سال کی ہر سولہ سال کی ہر سولہ سال کی</p>
<p>۱۸۲ یہ نظر رحم ہے گو بے ادبی کی پیش آیا ہو یہ امر کہ است ہو بی کی</p>	<p>۱۸۳ خون سرا عدا ہی ہمیشہ خوش اسکی پوچھے کوئی جبریل اس میں برش اسکی</p>	<p>۱۸۴ سب زیر قدم حرات و سرک چلن تھا اُس غول میں تھا شیر تو اس میں نہ چل</p>
<p>۱۸۵ یہ ہے کہ عجب کچھ یہ ہے کہ عجب کچھ یہ ہے کہ عجب کچھ یہ ہے کہ عجب کچھ یہ ہے کہ عجب کچھ</p>	<p>۱۸۶ یہ ہے کہ عجب کچھ یہ ہے کہ عجب کچھ یہ ہے کہ عجب کچھ یہ ہے کہ عجب کچھ یہ ہے کہ عجب کچھ</p>	<p>۱۸۷ یہ ہے کہ عجب کچھ یہ ہے کہ عجب کچھ یہ ہے کہ عجب کچھ یہ ہے کہ عجب کچھ یہ ہے کہ عجب کچھ</p>
<p>۱۸۸ قبضہ دی اور وہی تیغ دوسرے جب ہاتھ اٹھا یا تو سر دست ظفر ہے</p>	<p>۱۸۹ رو کو نہ تو دم کے نہ ہر روح این پہل جا کے لگے سر گاؤں زمین پر</p>	<p>۱۹۰ سیدہ جو وہ کرتا تھا تو سچا تو سچا ہر صف میں الف ہوا تھا تو سچا</p>
<p>۱۹۱ یہ ہے کہ عجب کچھ یہ ہے کہ عجب کچھ یہ ہے کہ عجب کچھ یہ ہے کہ عجب کچھ یہ ہے کہ عجب کچھ</p>	<p>۱۹۲ یہ ہے کہ عجب کچھ یہ ہے کہ عجب کچھ یہ ہے کہ عجب کچھ یہ ہے کہ عجب کچھ یہ ہے کہ عجب کچھ</p>	<p>۱۹۳ یہ ہے کہ عجب کچھ یہ ہے کہ عجب کچھ یہ ہے کہ عجب کچھ یہ ہے کہ عجب کچھ یہ ہے کہ عجب کچھ</p>
<p>۱۹۴ پانی سے اور آتش سے خیر سکنا تھا بجلی ہو بھی اور بھی سیل تھا ہے</p>	<p>۱۹۵ غل تھا کبھی یوں آگ سے پار نہیں لگتا اس شان سے جنگل میں چکا را نہیں لگتا</p>	<p>۱۹۶ دھوکا پر پروانہ کا ہی دامن دین پر طاؤس ہوا پر ہو تو بجلی ہو زمین پر</p>

<p>۴۱۴ چنانچہ قدرت نے قفل پہنچا دیا جی پاری گردن بین غمان ہاتھ پکڑا کہتے ہیں کابلون کو جو میں نے بھیجے ہیں دوسرے نو زین کے داس کو بھیجے</p>	<p>۴۱۵ بلی کی جگہ کاٹا آدھ صرغ چین شعلہ جگتی تھی اور تیغ سر بار گر کر آگ کا دغا تھا خلف خند کرنا اگر کلا دی تھی جیسے جابھے</p>	<p>۴۱۶ جس وقت جگہ کسی تھا کسی میں کھر کھر عالم ناپاک پہ آئی وان چپیری زین چاکت آئی زین کو بھیج دے کر تیری خان</p>
<p>۴۱۷ گردن پہ عجب حسن ہی بال کسی پڑی ہی گویا کہ پری کھولے ہوئے بال کھڑی ہی</p>	<p>۴۱۸ سوزان شجر قاتلے چاروں کی طرح سے اڑتا تھا موتن کا شرار دلی طرح سے</p>	<p>۴۱۹ قبضہ تو رہا دست جناب شہرین میں اور تاسر دنیا لہ درائی وہ زمین میں</p>
<p>۴۲۰ یہ واحد مکان صفت عقل کا کیا خاک صورت شبیر کا کس سے دیکھا کیلنت شمس صبا دریا پر چوڑا ڈالو نامہ ہوا</p>	<p>۴۲۱ چمن برتن کے نیت نہیں لگی چلا تھی تیری کیا بائیں کی بار چبھنے کے تیرے چپا پین کی اگر چھو جبر کی گویا پین کی</p>	<p>۴۲۲ غزل میں فرشتے کیجا پہ نظر تھا ہر سویش تیغ پر اندک کا غل تھا قفل میں کین ہر کینیت کا غل تھا افلاک تک غلو تیرے لکڑ کا غل تھا</p>
<p>۴۲۳ سیر اسکی اگر چشم کو منظور نظر ہو آنکھوں میں پھر یوں کہ تہ پتی کو خبر ہو</p>	<p>۴۲۴ درون بین بھین الفت دینار کی یہ آگ ہوئی سر دلو اس نے کھینچا</p>	<p>۴۲۵ پانی تھے جگر خوف سے بید اگر رون کے دوبے ہوئے تھے خونیں بادل سپرون کے</p>
<p>۴۲۶ جو جاتے ہیں گزرتے ہیں کب خبر کمال وہ کہ زلف سر پہ لایا نہ پیدائش میں سفر انوی طر اردو سے پہنچا مڑا کے اراد کو سبھی تھا نہ</p>	<p>۴۲۷ جو جو خطی تھا سوار تھا کفار کی تلو اور نکا شمشیر یان دسبم افزون دم شمشیر</p>	<p>۴۲۸ تیرے چوہ پر باندھے سوار چپ اس چلتی تھی عجیب شان تلو اور چپ اس دیہ جلیان گر تیری تھین مہر چپ اس لاٹو کو نظر ترے اقبال چپ اس</p>
<p>۴۲۹ چون سایہ آہو نہ قرار اسکو کہیں تھا را کبے جہر کھنکھس دیکھا یہ وہیں تھا</p>	<p>۴۳۰ بھلی سی گری جیسے لہو چاٹ کے اٹھی ہر غزل سے دس بیس کے سر کاٹ اٹھی</p>	<p>۴۳۱ منتقل ہیں سوار و فکر سارے بھی قلم تھے بھالے بھی قلم بھچپیون اے بھی قلم تھے</p>

<p>مرثیہ یادگار آتش چو تیرے شمع گلزارِ خزان دیدہ ہوا تیرے کھوئی ہوئے جاویدت تیرے</p>	<p>مرثیہ یادگار آتش چو تیرے شمع گلزارِ خزان دیدہ ہوا تیرے کھوئی ہوئے جاویدت تیرے</p>	<p>مرثیہ یادگار آتش چو تیرے شمع گلزارِ خزان دیدہ ہوا تیرے کھوئی ہوئے جاویدت تیرے</p>
<p>مرثیہ کیا غم تھا کہ دیکھا لوں تیرے مکمل شمعِ قلم شاخِ کمانِ تیرے</p>	<p>مرثیہ عجازیہ ہنگامِ روانی نظر آ پانی میں تو آگ آگ میں پانی نظر آیا</p>	<p>مرثیہ ڈر کر جو چھپے تھے وہ سب کھل آئے خیمے سے حرمِ قبر سے حیدر کھل آئے</p>
<p>مرثیہ چلتی تھی تیرا کوئی نہ تھا پانی میں تو آگ آگ میں پانی نظر آیا</p>	<p>مرثیہ بجانِ خاکِ کوئی نہ تھا پانی میں تو آگ آگ میں پانی نظر آیا</p>	<p>مرثیہ بجانِ خاکِ کوئی نہ تھا پانی میں تو آگ آگ میں پانی نظر آیا</p>
<p>مرثیہ اک اربین ظالم کے ہر اک بند کو کاٹا جوشن کو چیلے کو کر بند کو کاٹا</p>	<p>مرثیہ تشنگی و تری میں نہ کہیں اس کی حاجتی ہر صفت میں محمد کی دہائی کی صدا تھی</p>	<p>مرثیہ کیون تھم گئے کتنے شہِ ابرار کو روکا ہے مرے مانجے کی تلوار کو روکا</p>
<p>مرثیہ ایک یارِ شہید کو گداز دینا چاہا کہ تیرے لئے شاہِ سلاطین کا</p>	<p>مرثیہ اب دیکھ کر اس کی سب سے بڑا مانع آواز تھی تیری کہ دلدار امان د</p>	<p>مرثیہ کتنے عجب تھے تیرے سب سے بڑا مانع آواز تھی تیری کہ دلدار امان د</p>
<p>مرثیہ لوں نہ کہ شاہِ سرافراز نے پکڑا تھا شور کہ بختک کو شہباز نے پکڑا</p>	<p>مرثیہ منظومی و غریب میں بڑا نام ہے پڑیا جنگ اب نہ کہ دھوکا ہنگام ہے پڑیا</p>	<p>مرثیہ شالے یہ کشتیجِ عماس کے طرے تھے گردن کو چھکاتے ہو خاموش گھر تھے</p>

<p>۱۷۱ جس نے اپنے دل میں تیری شان میں تیری شان میں تیری شان میں</p>	<p>۱۷۲ کاش کہ میں تیرا کاش کہ میں تیرا کاش کہ میں تیرا کاش کہ میں تیرا</p>	<p>۱۷۳ خاتمہ کو دل بیکار خاتمہ کو دل بیکار خاتمہ کو دل بیکار خاتمہ کو دل بیکار</p>
<p>۱۷۴ تیغوں کے تلے باب کو تکتی تھی سکیٹ چھاتی سے لپٹے کو بلکتی تھی سکیٹ</p>	<p>۱۷۵ لاشچہ پہ ادھر ٹوٹ پڑی فوج شقی کی لپٹے لگی پوشاک حسین ابن علی کی</p>	<p>۱۷۶ زخم زخم زخم زخم زخم زخم زخم زخم زخم زخم زخم زخم زخم زخم زخم زخم</p>
<p>۱۷۷ تیرا نام ہے تیرا نام ہے تیرا نام ہے تیرا نام ہے تیرا نام ہے تیرا نام ہے</p>	<p>۱۷۸ تیرا نام ہے تیرا نام ہے تیرا نام ہے تیرا نام ہے تیرا نام ہے تیرا نام ہے</p>	<p>۱۷۹ آنکھوں سے مزار شہر و لکیر کو دیکھیں اس سال میں بس روضہ نشیر کو دیکھیں</p>
<p>۱۸۰ فرزند کے پہلو سے نہ ملتے تھے محمد گر کر کے تو اس سے لپٹتے تھے محمد</p>	<p>۱۸۱ دستانے کٹے ہاتھوں سے غازی کے گارے بیدنیوں نے حور بھی غازی کے گارے</p>	<p>۱۸۲ سلام کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں سلام کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں کہیں</p>
<p>۱۸۳ تیرا نام ہے تیرا نام ہے تیرا نام ہے تیرا نام ہے تیرا نام ہے تیرا نام ہے</p>	<p>۱۸۴ تیرا نام ہے تیرا نام ہے تیرا نام ہے تیرا نام ہے تیرا نام ہے تیرا نام ہے</p>	<p>۱۸۵ تیرا نام ہے تیرا نام ہے تیرا نام ہے تیرا نام ہے تیرا نام ہے تیرا نام ہے</p>
<p>۱۸۶ سینہ جو با تیر و نکی سریان کل آئین سر کھولے ہوئے قاتل پران کل آئین</p>	<p>۱۸۷ غریبان تھا بدن خاکہ تھی پشت مبارک خاتمہ کیلے کاٹ لی انگشت مبارک</p>	<p>۱۸۸ سر جہان رکھتے ہیں بزم و انام سر جہان رکھتے ہیں بزم و انام</p>

۱۱۔ مروت عرب غم کو کہیں غمزدار نہ
 ۱۲۔ کھنکھلا کر کھینکھینکے تو کمر بزم غم
 ۱۳۔ آن غم سے زمین پر جو قدم رکھے نہ
 ۱۴۔ کہتے تھے اعدا کہ بچے بھی غم کے شہر میں
 ۱۵۔ جب پہلے نے بین و بھر بھر چھوئے قدم رکھے نہ
 ۱۶۔ دھو دھو شاخوں نے دفتر سے تمام عالم زلزل
 ۱۷۔ ہم مری ہو جا کا اسے ابرو کم رکھے نہ
 ۱۸۔ نوحی بین مال دنیا سے بھی غم کی آغوش
 ۱۹۔ اہل دولت جو بین وہ دست کم رکھے نہ
 ۲۰۔ جو فقر ہے وہ ملک سے بھی کم رکھے نہ

۱۔ قطعہ
 ۲۔ اور تیرے لیے یہ ہے مجھے میدان غم
 ۳۔ یہ دولت و خامد ہو ملک فصاحت کا نشان
 ۴۔ کون کتنا ہو کہ ہم جیل علم رکھے نہ
 ۵۔ نقد جان تک دیکھ ہم جاتے ہیں اپنے وقت کی
 ۶۔ عاریت جو تھی ہو سکوپا پس ہم رکھے نہ
 ۷۔ ایک کشکول تو کل ایک نقد جان ہو پس
 ۸۔ میں غم کی دل کے کوئی دام و دم رکھے نہ
 ۹۔ کہتے تھے مجھ کو کچھ نہ کہتی تھیں
 ۱۰۔ کیا کہوں اس بوجھ کی طاقت قدم رکھے نہ
 ۱۱۔ قطعہ
 ۱۲۔ کہتے تھیں مادیوں کے اہل غم رکھے نہ

۱۳۔ فقر و فاقے میں ہمیشہ ہو گئی سب کی سب
 ۱۴۔ ان دعاؤں کے سوا کچھ اور ہم رکھے نہ
 ۱۵۔ یہ مکان مجھ بے حق کا جو زانا اسطرح
 ۱۶۔ بے اجازت یاں ملائک بھی قدم رکھے نہ
 ۱۷۔ چادرین جب چھینیں رائدگی تو علیحدہ کا
 ۱۸۔ کچھ جب دھرم میں پہلے تھے نہ
 ۱۹۔ ہاتھ سے کیوں ان جھڑپوں سے رکھے نہ
 ۲۰۔ دل کو سر سے غلے کا ری کا ہو
 ۲۱۔ غفلت میں بھی طور ہو شادی کا ہو
 ۲۲۔ کہہ دوں گا اگر سچے سرشتی کا ہو
 ۲۳۔ کہہ دوں گا اگر سچے سرشتی کا ہو

<p>مرثیہ میرزا لال خان بیک کا لال عجب زور و جرات کا حال بہار و خرمی سے خونِ شمع شہرِ حال سنبھلا خاندانِ زرین پر جس حال</p>	<p>مرثیہ پیر علی علیہ السلام کا کھلے اسبند قدرت وہ صاحبِ قدرت چاہتا تھا تو فنا ہوئے زمین و فناء لکھنؤ کی خانقاہ کی ترقی و ترقی</p>	<p>مرثیہ پیر علی علیہ السلام کا پیشانی پر شاہِ عالم کا پیشانی پر شاہِ عالم کا پیشانی پر شاہِ عالم کا</p>
<p>حسین امام تو گھوڑیہ لگانے لگے قریب آئے عدو پر چھیان لگانے لگے</p>	<p>لانہ کو نسا دیکھ کو سی جفا نہولی مگر زبان کبھی شکوہ سوا شہا نہولی</p>	<p>زوالِ شمس تھا توں گریو کی علیٰ حق شہرِ قحان تھا فلک اور زمین جلتی تھی</p>
<p>مرثیہ اکلیپ شاہ اور شاہِ جہاں کا کوئی لگا تھا تیرہ سو کا کوئی چھوڑا ہوا خانقاہ کی ایک تیرہ سو کا رضا و رضا کے سوا</p>	<p>مرثیہ پیر علی علیہ السلام کا پیشانی پر شاہِ عالم کا پیشانی پر شاہِ عالم کا پیشانی پر شاہِ عالم کا</p>	<p>مرثیہ پیر علی علیہ السلام کا پیشانی پر شاہِ عالم کا پیشانی پر شاہِ عالم کا پیشانی پر شاہِ عالم کا</p>
<p>نجات است عاصی کی جاہلی توحسین جو کچھ بانیس کو کھاتا تھا ہر حق حسین</p>	<p>ہزار ہا بچہ بین گویاں در دہندہ ہی رضا کے خالق اکبر مگر پسند ہی</p>	<p>رکابِ یاسے مبارک ہر نکلی جاتی تھی دوبانِ یاس کی شدتِ رطہ طرانی تھی</p>
<p>مرثیہ پیر علی علیہ السلام کا پیشانی پر شاہِ عالم کا پیشانی پر شاہِ عالم کا پیشانی پر شاہِ عالم کا</p>	<p>مرثیہ پیر علی علیہ السلام کا پیشانی پر شاہِ عالم کا پیشانی پر شاہِ عالم کا پیشانی پر شاہِ عالم کا</p>	<p>مرثیہ پیر علی علیہ السلام کا پیشانی پر شاہِ عالم کا پیشانی پر شاہِ عالم کا پیشانی پر شاہِ عالم کا</p>
<p>دکھاتے تھے دورِ امامت تو پھر قیامت عجیب سول کی اس شہرہ کو آفت تھی</p>	<p>حرم کا درمیان تھا غمِ خانا فقط خیال تھا ہے گناہ کا رونا</p>	<p>کبھی دیکھیں بیکتا تھا کہ حسین سے امام پوچھتے جاتے تھے اس میں سے</p>

۱۸۶ نہ مارو مجھ کو دو عالم کا بادشاہ ہو نہیں خدا گواہ ہے سید ہونان میگناہ ہو نہیں	۱۸۷ نہ مارو مجھ کو دو عالم کا بادشاہ ہو نہیں خدا گواہ ہے سید ہونان میگناہ ہو نہیں	۱۸۸ نہ مارو مجھ کو دو عالم کا بادشاہ ہو نہیں خدا گواہ ہے سید ہونان میگناہ ہو نہیں
۱۸۹ نہ مارو مجھ کو دو عالم کا بادشاہ ہو نہیں خدا گواہ ہے سید ہونان میگناہ ہو نہیں	۱۹۰ نہ مارو مجھ کو دو عالم کا بادشاہ ہو نہیں خدا گواہ ہے سید ہونان میگناہ ہو نہیں	۱۹۱ نہ مارو مجھ کو دو عالم کا بادشاہ ہو نہیں خدا گواہ ہے سید ہونان میگناہ ہو نہیں
۱۹۲ نہ مارو مجھ کو دو عالم کا بادشاہ ہو نہیں خدا گواہ ہے سید ہونان میگناہ ہو نہیں	۱۹۳ نہ مارو مجھ کو دو عالم کا بادشاہ ہو نہیں خدا گواہ ہے سید ہونان میگناہ ہو نہیں	۱۹۴ نہ مارو مجھ کو دو عالم کا بادشاہ ہو نہیں خدا گواہ ہے سید ہونان میگناہ ہو نہیں
۱۹۵ نہ مارو مجھ کو دو عالم کا بادشاہ ہو نہیں خدا گواہ ہے سید ہونان میگناہ ہو نہیں	۱۹۶ نہ مارو مجھ کو دو عالم کا بادشاہ ہو نہیں خدا گواہ ہے سید ہونان میگناہ ہو نہیں	۱۹۷ نہ مارو مجھ کو دو عالم کا بادشاہ ہو نہیں خدا گواہ ہے سید ہونان میگناہ ہو نہیں
۱۹۸ نہ مارو مجھ کو دو عالم کا بادشاہ ہو نہیں خدا گواہ ہے سید ہونان میگناہ ہو نہیں	۱۹۹ نہ مارو مجھ کو دو عالم کا بادشاہ ہو نہیں خدا گواہ ہے سید ہونان میگناہ ہو نہیں	۲۰۰ نہ مارو مجھ کو دو عالم کا بادشاہ ہو نہیں خدا گواہ ہے سید ہونان میگناہ ہو نہیں

<p>عالم نہ جانو کہ تیرے ہر قدم پر میرے دل کی جہاز کبھی نہیں چلی تیری راہ سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے</p>	<p>عالم نہ جانو کہ تیرے ہر قدم پر میرے دل کی جہاز کبھی نہیں چلی تیری راہ سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے</p>	<p>عالم نہ جانو کہ تیرے ہر قدم پر میرے دل کی جہاز کبھی نہیں چلی تیری راہ سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے</p>
<p>لگام گھوڑی کی اس دم پھر نہیں سکتے یہ زخمی ہیں کہ دھانک ہم نہیں سکتے</p>	<p>فدا ی خالق بندہ تو اندھو پستیر پر طے سنا پید جو سر فرزندو پستیر</p>	<p>تک یہ ہل دروان سیر تیغ بزلان ہو اب ایک تیغ کے دم کی بھی گل آسان ہو</p>
<p>عالم نہ جانو کہ تیرے ہر قدم پر میرے دل کی جہاز کبھی نہیں چلی تیری راہ سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے</p>	<p>عالم نہ جانو کہ تیرے ہر قدم پر میرے دل کی جہاز کبھی نہیں چلی تیری راہ سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے</p>	<p>عالم نہ جانو کہ تیرے ہر قدم پر میرے دل کی جہاز کبھی نہیں چلی تیری راہ سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے</p>
<p>حسین الام کی خواہ کو سر کھلے دیکھا بتول پاک کی دختر کو سر کھلے دیکھا</p>	<p>جو وہ ہو راضی تو مرنا بھی زندگانی ہو محل رنج و مصیبت یہ دار فانی ہے</p>	<p>رسانے تیغ سے خبر سے مل نگار کرد بدن سے کاٹ کے سر نہ پر سوا لکد</p>
<p>عالم نہ جانو کہ تیرے ہر قدم پر میرے دل کی جہاز کبھی نہیں چلی تیری راہ سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے</p>	<p>عالم نہ جانو کہ تیرے ہر قدم پر میرے دل کی جہاز کبھی نہیں چلی تیری راہ سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے</p>	<p>عالم نہ جانو کہ تیرے ہر قدم پر میرے دل کی جہاز کبھی نہیں چلی تیری راہ سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے پیر کی طرف سے تیرے</p>
<p>نہ جانو کہ مجھے زخمی کی اذیت ہے خدا کی راہ میں جو رنج و سوز آتے ہے</p>	<p>نہ پیو سینہ دسے بجا کرد بھینا اب لہر بھائی کے حق میں عاکر بھینا</p>	<p>نہ اضطراب تھا کچھ اور نہ بھڑائی تھی دعا کی بخشش امت زبانہ جاری تھی</p>

<p>مرثیہ بنی خلیفہ کا جو وہ تھا خداوند الجلیج تو کو کو تو تھا مریز تیرہ دہ چار کے تیرہ سو پچیس ایک پندرہ مار وہ ایک کیادہ خواب رسول کا کیا</p>	<p>مرثیہ سنان کے تیرہ سو پچیس ایک پندرہ مار بنی خلیفہ کا جو وہ تھا خداوند الجلیج تو کو کو تو تھا مریز تیرہ دہ چار کے تیرہ سو پچیس ایک پندرہ مار</p>	<p>مرثیہ بنی خلیفہ کا جو وہ تھا خداوند الجلیج تو کو کو تو تھا مریز تیرہ دہ چار کے تیرہ سو پچیس ایک پندرہ مار وہ ایک کیادہ خواب رسول کا کیا</p>
<p>مرثیہ نکاح سے اسکی جو سینہ میں درد مونیگا توشہ کا چہرہ پر نور زرد ہوتے لگا</p>	<p>مرثیہ خدا جو گھوڑی سے وہ نامدار مونیگا تو زوال جناح بھی گردن جھکا کر مونیگا</p>	<p>مرثیہ خدا انکر وہ جو یہ نیچان زمین پر گرا یقین سمجھئے کہ نس آسمان میں پر گرا</p>
<p>مرثیہ نہیں تیرے بچا باز تیرے آہ چو تیرے کسی کے فرق سب کے فرق تیرے ابا خون کی لکیر لکیر تیرے لگا باہ سو دیکر خواب تیرے</p>	<p>مرثیہ ابن خلیفہ کا جو وہ تھا خداوند الجلیج تو کو کو تو تھا مریز تیرہ دہ چار کے تیرہ سو پچیس ایک پندرہ مار</p>	<p>مرثیہ بنی خلیفہ کا جو وہ تھا خداوند الجلیج تو کو کو تو تھا مریز تیرہ دہ چار کے تیرہ سو پچیس ایک پندرہ مار</p>
<p>مرثیہ وہ ماتھا چاند سا یون میر کا شام ہوا کہ پشت سر سے وہ تیر ستم روانہ ہوا</p>	<p>مرثیہ دو ہائی ہو میرا پیار از زمین پر گرتا ہی خدا کے عرش کا تارا زمین پر گرتا ہی</p>	<p>مرثیہ زمین پر گئے جو سلطان بگود ہو دیگا مرے حسین کے زخم میں درد ہو دیگا</p>
<p>مرثیہ وہ فرما کر کہ ایک لگا کاری جو کہ تیرے تیرہ سو پچیس ایک پندرہ مار</p>	<p>مرثیہ بنی خلیفہ کا جو وہ تھا خداوند الجلیج تو کو کو تو تھا مریز تیرہ دہ چار کے تیرہ سو پچیس ایک پندرہ مار</p>	<p>مرثیہ بنی خلیفہ کا جو وہ تھا خداوند الجلیج تو کو کو تو تھا مریز تیرہ دہ چار کے تیرہ سو پچیس ایک پندرہ مار</p>
<p>مرثیہ وہ بر بھی سینہ چیر کے چار ہوئی تو روح فاطمہ مرقد میں بغیر ہوئی</p>	<p>مرثیہ شہید لال مر اہل گناہ ہوتا ہے مدد کرو کہ مر اہل گناہ ہوتا ہے</p>	<p>مرثیہ خدا کے دوست ایسا پیار کرتا تھا دے سر اٹھا تا تھا جب تک نہ یہ اترتا تھا</p>

<p>۱۸۸ موسین ای جی بابا شہید گلا انہو کے رنج و غم کی وجہ سے میں نے نہایت محنت کی</p>	<p>۱۸۷ میں نے نہایت محنت کی میں نے نہایت محنت کی میں نے نہایت محنت کی</p>	<p>۱۸۶ میں نے نہایت محنت کی میں نے نہایت محنت کی میں نے نہایت محنت کی</p>
<p>وہ گیسو خاک سو اس بن کی لگا سارے بدن کے زخم تڑپنے سے پھٹنے لگا سارے</p>	<p>۱۸۵ ارو غریب سے بیکسیر ہو گیا سارے ذرا سمجھ تو کیس شخص کا نوا سارے</p>	<p>۱۸۴ اب آگے حال کہوں کیا گلو و خنجر کا انیس تارہ ہو غم تاجہ شہر سردر کا</p>
<p>۱۸۳ میں نے نہایت محنت کی میں نے نہایت محنت کی میں نے نہایت محنت کی</p>	<p>۱۸۲ میں نے نہایت محنت کی میں نے نہایت محنت کی میں نے نہایت محنت کی</p>	<p>۱۸۱ میں نے نہایت محنت کی میں نے نہایت محنت کی میں نے نہایت محنت کی</p>
<p>۱۸۰ دوسارہ کے وہ تیرنم لگنے لگا لگین آگے رکام ہو لپکنے لگا</p>	<p>۱۷۹ لو کی دھاری لیکن نظر ہو آئینگی وہائی دے دیکے زین پچھا لپکنگی</p>	<p>۱۷۸ میں نے نہایت محنت کی میں نے نہایت محنت کی میں نے نہایت محنت کی</p>
<p>۱۷۷ میں نے نہایت محنت کی میں نے نہایت محنت کی میں نے نہایت محنت کی</p>	<p>۱۷۶ میں نے نہایت محنت کی میں نے نہایت محنت کی میں نے نہایت محنت کی</p>	<p>۱۷۵ میں نے نہایت محنت کی میں نے نہایت محنت کی میں نے نہایت محنت کی</p>
<p>۱۷۴ حاج میر سے کچھ بھی آتا ہو تو دیکھتا ہو مرا بھائی مارا جاتا ہو</p>	<p>۱۷۳ کسی کے پیٹنے روئے کامت مال کو سوئے گھوڑے کے لاشہ بھی پا مال کو</p>	<p>۱۷۲ میں نے نہایت محنت کی میں نے نہایت محنت کی میں نے نہایت محنت کی</p>

<p>۴۱ جگر کی ساق سے لے کر تھیں جو کیا کھڑے تھے وہ تھیں جو کیا کھڑے تھے وہ تھیں جو کیا کھڑے تھے وہ تھیں</p>	<p>۴۲ کس نے کچھ کچھ کچھ کچھ کس نے کچھ کچھ کچھ کچھ کس نے کچھ کچھ کچھ کچھ کس نے کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۴۳ نکستہ تھی کھڑکی کا جواب نکستہ تھی کھڑکی کا جواب نکستہ تھی کھڑکی کا جواب نکستہ تھی کھڑکی کا جواب</p>
<p>۴۴ آخر ہر رات حمد و ثناء خدا کر دو مکھو فریضہ سحر کی کھاد کر دو</p>	<p>۴۵ زنگین علیا کین و شہ کمرن کسے ہوئے مشک و زیادہ عطرین کپڑے ہوئے</p>	<p>۴۶ لہو نہ شاعران عرب تھے سب پستے لبوں کے وہ کھانک سے جڑے ہوئے</p>
<p>۴۷ جان بیدار ہوں ہر حال میں جان بیدار ہوں ہر حال میں جان بیدار ہوں ہر حال میں جان بیدار ہوں ہر حال میں</p>	<p>۴۸ فوت ہر وقت کھڑکی سے دور فوت ہر وقت کھڑکی سے دور فوت ہر وقت کھڑکی سے دور فوت ہر وقت کھڑکی سے دور</p>	<p>۴۹ پیدا ہونے سے پہلے زیادہ گشت و گذار پیدا ہونے سے پہلے زیادہ گشت و گذار پیدا ہونے سے پہلے زیادہ گشت و گذار پیدا ہونے سے پہلے زیادہ گشت و گذار</p>
<p>۵۰ ہم وہ ہیں مگر کینے ملک کے واسطے راتیں تڑپ کے کالی ہیں اس کے واسطے</p>	<p>۵۱ کانو کو حسن صوت خط بر ملائے باتوں میں وہ نمک کرے لونکو مڑا لئے</p>	<p>۵۲ پتھر میں ایسے لعل صدف میں گہر نہیں خوردن کا قول تھا کہ ملک میں شیر نہیں</p>
<p>۵۳ کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے</p>	<p>۵۴ کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے</p>	<p>۵۵ کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے کھڑکی سے</p>
<p>۵۶ سب میں مجید عمر یہ علان جا رہا ہے دنیا سے جو شہید رکھے سر خرد ہے</p>	<p>۵۷ دنیا کو بچ پوچھ سہا پائے سمجھتے ہیں دریاد دلی سے بھر کو قطر سمجھتے ہیں</p>	<p>۵۸ مہتاب سے خوشی صفا اور ہو گئی مٹی سے آئین میں جلا اور ہو گئی</p>

<p>۱۷۱ اندر کھڑے آج دن اس باغ کی بار چوہے مالتے تھے نہ چوہے کے گلزار دو طہانے ہر سہ تھے اجل گلزار جالگہ ساری اس کے دہانہ گلزار</p>	<p>۱۷۲ ہاگ چوہے خطا میں ہوا عیان تشنہ جاننا نہ پالنے نذران کج چوہے کے عشق کا ہوا نشان صوہ چوہے کے اکبر سر و نشان</p>	<p>۱۷۳ چوہے موت اور تقدیر کا شکار حقا کہ فسخ افصحا ہوا گلزار گویا چوہے کے حضرت داؤد بانسہ یارب کھدا اس صدا کو نہ بانسہ</p>
<p>۱۷۴ رہا میں تمام ہم کی خوشبو ہی پس گئیں جس سے اسے پہونوئی کیلیاں پس گئیں</p>	<p>۱۷۵ ہر اک کی چشم آنسوؤں سے ڈبڈبائی گویا صد رسول کی کانوں میں آگئی</p>	<p>۱۷۶ شہید صد امین تکبر طمان جیسے پہولیں بیل چپک رہا ہر ریاض رسول میں</p>
<p>۱۷۷ وہ رشتہ غیر بیکار گزرا نشان گویا زمین نصیب آقا زادہ آسمان چوہے پہ چرخ کجا سب اس عالم بیت العقیقہ دین کا دینہ پہونوئی</p>	<p>۱۷۸ چوہے کے چوہے کے چوہے کے چوہے چوہے کے چوہے کے چوہے کے چوہے چوہے کے چوہے کے چوہے کے چوہے چوہے کے چوہے کے چوہے کے چوہے</p>	<p>۱۷۹ چوہے کے چوہے کے چوہے کے چوہے چوہے کے چوہے کے چوہے کے چوہے چوہے کے چوہے کے چوہے کے چوہے چوہے کے چوہے کے چوہے کے چوہے</p>
<p>۱۸۰ اللہ کے چپ کے پیاب اسی میں تھے سب عرش کبریا کے ستار اسی میں تھے</p>	<p>۱۸۱ اعجاز تھا کہ دلیر شہر کی صدا ہر خفا ترستے آتی تھی تکبیر کی صدا</p>	<p>۱۸۲ غربت میں پڑ گئی ہو مصیبت عین پر فاقہ یہ تیرا ہے مرے نور عین پر</p>
<p>۱۸۳ گزردن پر ناز تھی غایت کتنا تھا آسمان ہم چرخ ہفت عین کبریا کے ملک پروردہ کجاں عین چاروں طرف کائنات کا رخ عین</p>	<p>۱۸۴ مائوس شاہ روتھ تھے عین زار زار چوہے کے چوہے کے چوہے کے چوہے چوہے کے چوہے کے چوہے کے چوہے چوہے کے چوہے کے چوہے کے چوہے</p>	<p>۱۸۵ نصرت میں ہوا جو فوق قنات الصلوٰۃ قائم ہوئی نماز تھی شاہ کائنات وہ نور کی صفین صلی اللہ علیہ وسلم سدا کے قدم تھے تھے تھے تھے</p>
<p>۱۸۶ دیکھا جو لوہر شمسہ کیوں ان جناب پر کیا کیا ہنسی ہے صبح گل آفتاب پر</p>	<p>۱۸۷ کریمین یوں ثنا و صفت ذوالجلال کی لوگوں ان سحر و یوسف جمال کی</p>	<p>۱۸۸ مولا تھے جا نماز بہا بیت سناط پر یا قبلہ و طہرے تھے سلیمان طہر</p>

<p>۱۲۴ فانچ کو چکا ہے جب قبلہ نام ترے صلے کو جو ان تہ کا م ہر کھینچیں قلم پر کسی نے باطل</p>	<p>۱۲۵ اٹھارہ جوان ہیں اگر کچھ شہسوار بہر جا بنگا حق آگاہ فاسد پیر دام پاک دانے زنگار</p>	<p>۱۲۶ نور ان کھانوار جا بجا کی تھی نماز بسم اللہ عظیمی کے پودے تھے شہسوار سطرین خچین با صلیبیں شبلیہ نظر کرتی تھی خود نمازی کی راہ پناہ</p>
<p>۱۲۷ کیا دل تھے کیا سیاہ شہر وسعید تھی یا ہم معاف تھے کہ مرنے کی عید تھی</p>	<p>۱۲۸ تسبیح ہر طرف تہ افلاک اٹھین کی تو جس پر درود پڑھتے تین یہ خاں اٹھین کی تو</p>	<p>۱۲۹ صدقے سحر ہاض یہ بین السطور کی سب اہمیتیں تھیں صفت ماطق کو لور کی</p>
<p>۱۳۰ جس جبین کوئی تھا وہ بھلا پڑھتا تھا کوئی قرآن کوئی دعا نعت جی کہیں تھی کہیں حمد کیا مولا اٹھائے ہاتھ یہ تھے تھے انیس</p>	<p>۱۳۱ زیات اٹھ گیا وہ قیام درود فرنگی تھے ننگی واجب الوجود دہ بجز وہ طویل کرے اور وہ بچو طاعت بن سیت جاتے تھے بیچو</p>	<p>۱۳۲ بیکہ نہفت تھی علی سلیہ غیر از کرم چھ اور نہ تو لگا کیم لیکن کیا نہ پاؤں رہ سب تھیم پہلے اشارہ یہ الف لام سیم</p>
<p>۱۳۳ فاقون پشہ کامی وغرت پہ دم کر یارب سافرون کی جماعت پہ دم کر</p>	<p>۱۳۴ طاقت نہ چلتے پھرنے کی تھی ہاتھ یا تو نہیں اگر کے سجدے کر کے تیغوں کی چھا تو نہیں</p>	<p>۱۳۵ جل المیتین یہی ہیں نجات انکے ہاتھ ہی قرآن کا اور آل محمد کا سا ہاتھ ہی</p>
<p>۱۳۶ دار تھی اتھا تھی نجات تھی تھی دان صفت کشتی و ظلمت تقدی و توبہ کتنا تھا ابن سعد یہ جا جائے نہ سہ گماؤں پر شہسوار تھی سے پہلے</p>	<p>۱۳۷ فرد تھے جب قوت تھی تھی تھی تھوڑے تھوڑے ملک پہ جاتے باب دا تھوڑے تھوڑے سماں ہا سوش کہ کیا شہسوار تھے دونوں ہاتھ پہ طاقت</p>	<p>۱۳۸ کہیں تھی صدیقین وہ دیکھ کہیں تھی عرش تھی تھی تھی ایمان کا نور وہ دن پہلے تھا جہاں تھی خوت خدا کا تھے تھے تھے تھے</p>
<p>۱۳۹ دور در سے ہے تہ نہ دہانی حسین کو ہاں مرنے دم بھی دیکھو نہ پانی حسین کو</p>	<p>۱۴۰ وہ خاکسار کو تفرع تھے فرش پر روح القدس کی طرح دعائیں تھیں فرش پر</p>	<p>۱۴۱ حم گردین تھیں سبکی خضوع اور تھیں سجدہ تھیں چاند تھے نہ تو تھے رکوع میں</p>

<p>۴۴۴ تھیں جاننا نہ شاہِ خاکست تھیں چار تیر دیکھ کر اس کے سر کو شکستہ میں</p>	<p>۴۴۴ تھیں طرز پر اس کی تہنیش گر کسی فصل پہ تہنیش دور دوسرے ہیں صدف بیکر چون کو دیکھ کر ان کے</p>	<p>۴۴۴ نکت میں در تہنیش کھنچ کر اس کا صدف بیکر دستاؤں میں اس کا صدف بیکر وہ رعب اللہ ان وہ نور کو</p>
<p>۴۴۴ پروانہ تھے سر لاجِ امامت کے نور پر رو کی سپر حضورِ کرامت ظہور پر</p>	<p>۴۴۴ یہ کس خطا پہ تیر پیالے برستے ہیں تھنڈی ہوا کے واسطے تیرے ہیں</p>	<p>۴۴۴ جب ایسا بھائی ظلم کی تیغوں میں ہو پھر کس طرح نہ بھائی کی چھاتی پہاڑ ہو</p>
<p>۴۴۴ بازو تھیں سر کھینچے ہیں تھیں سر کھینچے ہیں بازو تھیں سر کھینچے ہیں چون کو دیکھ کر ان کے</p>	<p>۴۴۴ تھیں سر کھینچے ہیں تھیں سر کھینچے ہیں تھیں سر کھینچے ہیں تھیں سر کھینچے ہیں</p>	<p>۴۴۴ تھیں سر کھینچے ہیں تھیں سر کھینچے ہیں تھیں سر کھینچے ہیں تھیں سر کھینچے ہیں</p>
<p>۴۴۴ غفلت میں تیر سے کوئی بچہ تلف نہ ہو دوسرے جھے کہ گردنِ اصغر پرت نہ ہو</p>	<p>۴۴۴ مر کھیں فضا بہشت کی دلِ باغِ باغ ہو امت کے کام کہیں جلدی قرار ہو</p>	<p>۴۴۴ بانوے نیک نام کی کھیتی ہری رہے صنڈل سے مانگ چوں گوی ہری رہے</p>
<p>۴۴۴ تھیں سر کھینچے ہیں تھیں سر کھینچے ہیں تھیں سر کھینچے ہیں تھیں سر کھینچے ہیں</p>	<p>۴۴۴ تھیں سر کھینچے ہیں تھیں سر کھینچے ہیں تھیں سر کھینچے ہیں تھیں سر کھینچے ہیں</p>	<p>۴۴۴ تھیں سر کھینچے ہیں تھیں سر کھینچے ہیں تھیں سر کھینچے ہیں تھیں سر کھینچے ہیں</p>
<p>۴۴۴ گر میمن ساری رات تو گھٹ گھٹ رہیں بچے ابھی تو سرد ہو پا کے سوے ہیں</p>	<p>۴۴۴ پر تو سے رخ کے برق چمکی تھی خاکست تلوارِ ماحقر میں تھی سپردِ دوش پاک پر</p>	<p>۴۴۴ فاتون سے جان بلب ہیں عطشِ عالم میں یارِ ترے رسول کی ہم آئی ک ہیں</p>

<p>۱۳۵ سمنہ اب علی نہ رسول ملک گھر گشت گیا کندین خاتون اور نگار اے ابجد و دی حسن کوین گدار زیابین اب سبک ان کا یادگار</p>	<p>۱۳۴ نیا بے شک کہ در پیش پیر پیر بل کھار بار خاویف حسن کا یادگار ایکے ایک پر خطا و غفلت</p>	<p>۱۳۳ صندوق اس کے کھلو خانہ پیا نظر نیا نسیب عصمت نیا پہنی زرد امان خاک بارگاہ باز و پیر شوقین پر صبر خواہ</p>
<p>تو داد دے مری کہ عدالت پناہ ہی کچھ اس پہ بنگی تو پر جمع تباہ ہے</p>	<p>۱۳۲ مشک و عیسو و عود اگر بین تو بیچ بین سبیل کی اصل کیا ہی یہ کیس تو بیچ بین حلقے تھے جتنے اتے سار توچک گئے</p>	<p>جو مردن کے حسن سے سار چمک گئے حلقے تھے جتنے اتے سار توچک گئے</p>
<p>۱۳۱ بوسہ قریب کے شہر آسمان چاہے مفسر نو و عاتین میں تم سبکی سبکی مخوفین خطا میں پناہ خاتمان غریب خود جگہ میں کھانا ہوں جاگہ</p>	<p>۱۳۰ دھڑکے اڑی تھی رسول حسن کی چھوڑ کر فاطمی حسن کی یاد پیلی ہوئی تھی چاروں طرف غنیمت</p>	<p>۱۲۹ بہار کے مٹی نظری خود واقف قہقہے کو جو کہ شہر دین کردار توئی جو کہے ماضی میں شہر آباد شکر کے دی صد کار و نوری خواہ</p>
<p>۱۲۸ موقع بین زمین ابھی قریب و آہ کا لاؤ برکات رسالت پناہ کا</p>	<p>۱۲۷ لٹا عطا عطر وادی حشر شربت میں گل جھونٹے تھے باغ میں حضور ان شربت میں</p>	<p>۱۲۶ مخ و طفر قریب ہو نصرت قریب ہو زیب اسکی تجھ کو ضرب عدو کو نصیب ہو</p>
<p>۱۲۵ مرا جہ میں رسول خشتا تھا جلیس کئی بین لائیں نسیب شاہ دین پاسبان سرسبز کھانہ سر دار حق شاہ پہنی قبا کی ایک رسول فاکل ساس</p>	<p>۱۲۴ پیشاک سب ہو چکے شہر شہر میں یکو پلا میں جہاں کا روئے لکھی میں چاہے اسے تھے سب تھیں شہر میں ان کا کہان لکھتے تھیں اب جہاں میں</p>	<p>۱۲۳ بہار کے مٹی نظری خود واقف قہقہے کو جو کہ شہر دین کردار توئی جو کہے ماضی میں شہر آباد شکر کے دی صد کار و نوری خواہ</p>
<p>۱۲۲ برہم دست و چست تھا جامہ رسول کا رو مال فاطمہ کا عمامہ رسول کا</p>	<p>۱۲۱ نصرت ہو اب رسول کے یوسف جلالی صد گئی پلا میں تو لو اپنے لال کی</p>	<p>۱۲۰ رتبہ بلند تھا کہ سعادت نشان تھی ساری سپرین مہر مروت کی شان تھی</p>

<p>۵۵۵ تیار اور صریح علم سید انام کھڑے سرور کی گویا سید انام موتی قلعے عجب علم غار ہاں</p>	<p>۵۵۶ پس آج صوفیوں کی کوئی کمال اسکا بھوت کر نہ کر کمال پس آج صوفیوں کی کوئی کمال</p>	<p>۵۵۷ بہار اور گلزار کا ہوا قلعہ علم کھڑے سرور کی گویا سید انام موتی قلعے عجب علم غار ہاں</p>
<p>۵۵۸ تینوں کمر میں دو شہر شے پڑے ہوئے زینب کے لال زیر علم آکھڑے ہوئے</p>	<p>۵۵۹ آقا کے ہم غلام ہیں اور جان نشان ہیں عزت طلب ہیں نام کے امیدوار ہیں</p>	<p>۵۶۰ رو نیلگو کے تم جو ہر یا بھلا کمون :- اس ضد کو چھیننے کے سوا اور کیا کمون :-</p>
<p>۵۶۱ موتی کے تینوں کو قلعے کا گلاں جنت کا عجب دیدہ و شیراز گار پڑے کے قد پودہ نور دار گار</p>	<p>۵۶۲ پہلے رسول کے شکر کج جان کیون ہاں عجب کی نی نے نشان خیرین دیکھتا ہاں شکر گران</p>	<p>۵۶۳ موتی کے تینوں کو قلعے کا گلاں جنت کا عجب دیدہ و شیراز گار پڑے کے قد پودہ نور دار گار</p>
<p>۵۶۴ آنکھیں ملین علم کے شہر پر کو چوم کے راہت کے گرد پھر لگے جوم جوم کے</p>	<p>۵۶۵ طاقت میں کچھ کی نہیں گویا سہا پڑے پھینکے ہم میں خضیں گواستہ ہیں</p>	<p>۵۶۶ لازم ہو پے غور کرے پیش دس کرے جو ہوئے نہ کیوں شراستگی ہو کرے</p>
<p>۵۶۷ آج صوفیوں کی کوئی کمال اسکا بھوت کر نہ کر کمال پس آج صوفیوں کی کوئی کمال</p>	<p>۵۶۸ پس آج صوفیوں کی کوئی کمال اسکا بھوت کر نہ کر کمال پس آج صوفیوں کی کوئی کمال</p>	<p>۵۶۹ پس آج صوفیوں کی کوئی کمال اسکا بھوت کر نہ کر کمال پس آج صوفیوں کی کوئی کمال</p>
<p>۵۷۰ کیا قصہ علی ولی کے نشان کا ان کے ملیکا علم نانا جان کا</p>	<p>۵۷۱ لو جاؤ بس کھڑے ہو رنگ ہاتھ پڑے کیون آئے ہو یہاں علی کبر چوڑے</p>	<p>۵۷۲ رخسرت طلب گرو تو یہ میرا کام ہے مانا ہند جاسکے تو مرے میں نام ہے</p>

<p>۱۷۷ چو کہ کیا بیاہ گزشتہ زخردگار ریا نہیں ہے وصف اضافی پتھر جو ہر وہ بین توجہ کے آپ ہنکار دکھلا دیا حیدر و جعفر کی کاہل</p>	<p>۱۷۸ یسین تین دن سے شکست کھال امان کا لب لباب ہو چکیا بین بیاہ چو چاہا کیا کر کھو سہیں کیوں کے بیاہ بین ٹٹ رہا ہوں اور منہ نہیں</p>	<p>۱۷۹ چو کہ کیا بیاہ گزشتہ زخردگار ریا نہیں ہے وصف اضافی پتھر جو ہر وہ بین توجہ کے آپ ہنکار دکھلا دیا حیدر و جعفر کی کاہل</p>
<p>تم کیوں کہو کہ لال خدا کر دلی کے ہیں فوجیں چکارین خود کہ نواسے علی کے ہیں</p>	<p>غنچہ اور تم سے ہونے عاشق امام کے معلوم ہو گیا مجھے طالب ہونا م کے</p>	<p>یوں دیکھنے کو سب میں بزرگوں کی طور ہیں تیور ہی ان کے اور راو سے ہی ادھ ہیں</p>
<p>۱۸۰ کیا چو کہ ہے جعفر علی کا خانام یہ بی بی کا کھیلے سیر قلقل نام گزشتہ ہی اثر نہیں بن آفتین کام جب کھینچے تھے تیغ تو لہا تھا لہو نام</p>	<p>۱۸۱ لہو کو جو ہو چو کہ ہے بے وہ لالہ نام غنچہ کو تیغ نام دین لے خواہ نام دانش کیا مجال جواب دین نام کھلایا گیا رنگ جو یہ با وفا نام</p>	<p>۱۸۲ کیا چو کہ ہے جعفر علی کا خانام یہ بی بی کا کھیلے سیر قلقل نام گزشتہ ہی اثر نہیں بن آفتین کام جب کھینچے تھے تیغ تو لہا تھا لہو نام</p>
<p>۱۸۳ بیجان ہو تو محل دغانے مژدیے ہاتھوں کے بدلے حق نے جواہر کر پردیے</p>	<p>۱۸۴ فوجیں بھگا کر کچ شہید امین ہو نینگے تب قدر ہو گی آپ کو جب ہم نہ ہو نینگے</p>	<p>۱۸۵ بیشک یہ ورثہ دار خباب امیر ہیں پر کیا کموں کہ دونوں کی عمریں صغیر ہیں</p>
<p>۱۸۶ لہو کو جو ہو چو کہ ہے بے وہ لالہ نام غنچہ کو تیغ نام دین لے خواہ نام دانش کیا مجال جواب دین نام کھلایا گیا رنگ جو یہ با وفا نام</p>	<p>۱۸۷ کیا چو کہ ہے جعفر علی کا خانام یہ بی بی کا کھیلے سیر قلقل نام گزشتہ ہی اثر نہیں بن آفتین کام جب کھینچے تھے تیغ تو لہا تھا لہو نام</p>	<p>۱۸۸ کیا چو کہ ہے جعفر علی کا خانام یہ بی بی کا کھیلے سیر قلقل نام گزشتہ ہی اثر نہیں بن آفتین کام جب کھینچے تھے تیغ تو لہا تھا لہو نام</p>
<p>۱۸۹ اکھڑا وہ یوں گرا تھا جو درنگ نہ ہو جس طرح توڑے کوئی پتھر دخت سے</p>	<p>۱۹۰ کیا صفت جاؤں مانگی نصیحت بری لگی بچو یہ کیا کہا کہ جس پر چھری لگی</p>	<p>۱۹۱ مالک ہو تم بزرگ کوئی ہو کہ خرد ہو جسکو کہو اسی کو یہ عہدہ سپرد ہو</p>

<p>عاشق غلام خدمت میں بیٹھا جان فروز مجاہدانی زینب علیہا سلام جلائیاد گار پر فرستاد روزگار راحت رسان طبع نمود از اطلال</p>	<p>عاشق غلام خدمت میں بیٹھا جان فروز مجاہدانی زینب علیہا سلام جلائیاد گار پر فرستاد روزگار راحت رسان طبع نمود از اطلال</p>	<p>عاشق غلام خدمت میں بیٹھا جان فروز مجاہدانی زینب علیہا سلام جلائیاد گار پر فرستاد روزگار راحت رسان طبع نمود از اطلال</p>
<p>شوکت خدمت میں شان میں مسکونی عباس نام دار سے بہتر کوئی نہیں</p>	<p>انکی خوشی وہ ہے جو رضا بخت کی ہو لو بھائی لو علم یہ عنایت بہن کی ہو</p>	<p>سرتن سے ابن فاطمہ کے رو برو گئے شہیر کے پسینے پہ میرا مو گئے</p>
<p>صفدر شیر دل ہو بہادر ہو نیک بیشل سیکڑوں میں ہزار دہن ایک</p>	<p>ہو جائے آج صلح کی صورت کو کل جلو ان آفتوں سے بھائی کو لیکر نکل چلو</p>	<p>فیض آگیا ہے اور صدق امام کا عزت بڑھی کنیز کی رتبہ غلام کا</p>
<p>کی عرض انتظار ہے شاہ غیور کو چلیے پھوپھی نے یاد کیا ہے حضور کو</p>	<p>سادت میں پسر اسد زوا جلال کے اگر شیر ہو تو پھینک دین آنکھیں نکال کے</p>	<p>بچے حسین ترقی اقبال و جاہ ہو سایہ میں کہے علی اکبر کا بیاہ ہو</p>

<p>۷۷۷ نہایت میں ہیں کہ سب کو نہایت میں ہیں کہ سب کو نہایت میں ہیں کہ سب کو نہایت میں ہیں کہ سب کو</p>	<p>۷۷۸ بازو چھوٹے ہیں کہ سب کو بازو چھوٹے ہیں کہ سب کو بازو چھوٹے ہیں کہ سب کو بازو چھوٹے ہیں کہ سب کو</p>	<p>۷۷۹ بازو چھوٹے ہیں کہ سب کو بازو چھوٹے ہیں کہ سب کو بازو چھوٹے ہیں کہ سب کو بازو چھوٹے ہیں کہ سب کو</p>
<p>۷۸۰ مختصری مقدار الالے ہا تھا و نہیں لا و وھن کو یہا کے تار و کی چا و نہیں</p>	<p>۷۸۱ شہ بولے یہ علم لے باہر نکلتے ہیں شہر و ہن کے گلے گلے ہم بھی چلتے ہیں</p>	<p>۷۸۲ اگر اچھین ہر اک گل تازہ نکل گیا نکلا علم کہ گل سے جنازہ نکل گیا</p>
<p>۷۸۳ کیا ہے جو کہ ہا کی سب سے پہلے معدہ عالم کو سب سے پہلے</p>	<p>۷۸۴ آستین اب جھوٹے ہیں کہ سب کو خاکست ہیں کہ سب کو</p>	<p>۷۸۵ کچھ شہنشاہت عباس علی گلے بھی علم لے ہیں کہ سب کو</p>
<p>۷۸۶ شوکت خدا پر چھائے مرے جو جانکی میں بھی تو دیکھوں شان علی کے نشانکی</p>	<p>۷۸۷ بھائی بڑا ہے سر پہ تو سایہ ہی باپ کا عہدہ جو ان پیسے پایا ہی باپ کا</p>	<p>۷۸۸ رہ رہ کے اشک بھر رہی رہی کہ جناب شبنم ٹپک رہی تھی گل آفتاب سے</p>
<p>۷۸۹ عاشق کے پکارے کر آواز نہایت میں ہیں کہ سب کو</p>	<p>۷۹۰ دور سے سب کی سب سے پہلے حضرت بڑا تھا کہ سب کو</p>	<p>۷۹۱ نہایت میں ہیں کہ سب کو نہایت میں ہیں کہ سب کو</p>
<p>۷۹۲ تحفہ کوئی نہ دیکھے نہ انعام دیکھے قربان جاؤں پانی کا کلام دیکھے</p>	<p>۷۹۳ صبح شب فراق ہی چار و نکو دیکھ لو سب کے رویتے ہوئے تار و نکو دیکھ لو</p>	<p>۷۹۴ سار اچھین خرام میں کبک می کا ہے گھونگٹ ٹپک رہی تھی گل آفتاب سے</p>

<p>۹۱ خفے میں نظر کر کے اپنے کو دیکھو جو میں غم و غم کے جلنے کو دیکھو ساختہ میں خود بند کے جلنے کو دیکھو نہم کہ نہ توں کے جلنے کو دیکھو</p>	<p>۹۲ اندر عیاں ہوا غلام کو نشان جلنے کے غم و غم کے جلنے کو نشان کے جلنے کے جلنے کے جلنے کو نشان کے جلنے کے جلنے کے جلنے کو نشان</p>	<p>۹۳ وہ جس کے جلنے کو دیکھو وہ جس کے جلنے کو دیکھو وہ جس کے جلنے کو دیکھو وہ جس کے جلنے کو دیکھو</p>
<p>گردن میں الدین ہاتھ میں برہنہ شوق بالا دو میں اسکو ہاتھ میں برہنہ شوق</p>	<p>ایک ایک دو دو مان غلی کا چراغ تھا جسکو بہشت پر تھا افق وہ بارغ تھا</p>	<p>سب خیر و کائنات میں اس حسین پہاڑ محبوب حق پر عرش پہ سایہ زمین پہاڑ</p>
<p>۹۴ مہم پہاڑ میں خوش قسم پہاڑ جون جو میں سوئی شہنشاہ اور پہاڑ گھوڑوں کی سواری میں آگین پہاڑ ریت پہاڑ میں باطل اور پہاڑ</p>	<p>۹۵ نیکوئی کے سات آتش میں کسی پہاڑ گیسی کی کہ چہرہ میں دھندلی پہاڑ میل کا عجب کہ چہرہ میں دھندلی پہاڑ میل کا عجب کہ چہرہ میں دھندلی پہاڑ</p>	<p>۹۶ اگلا قدر و در سے پہلے پہاڑ گھوڑوں کے آگے پہاڑ نیلے اور شہنشاہ کے پہاڑ نیلے اور شہنشاہ کے پہاڑ</p>
<p>پھونکوں کی بلوہاری پہو چنگی بستان کربلا میں سواری پہو چنگی</p>	<p>پڑوئے سمت چاند سے سینے تے ہوئے لے تے چہرہ گاہ میں دو طہانے ہوئے</p>	<p>بالا کی بھی تھی تیغ کبھی زیر تنگ تھی اک اک کی جنگ مالک آتش کی جنگ تھی</p>
<p>۹۷ پہاڑ چلتا تھا اور آفتاب ادھر اسکی ضیاء تھا کہ چاند اسکی نظر زیر زری علم پہاڑ دھلا کاٹے تھا اس کے پہاڑ</p>	<p>۹۸ عزت سے حورین کیلئے پہاڑ دیا کا باغ بھی اسکی نظر دیکھو وہ پہاڑ دیکھو وہ پہاڑ</p>	<p>۹۹ نور کے لیے پہاڑ میں پہاڑ نور کے لیے پہاڑ میں پہاڑ نور کے لیے پہاڑ میں پہاڑ نور کے لیے پہاڑ میں پہاڑ</p>
<p>تھے دو طرف جو وہ علم اس ارتفاع کے الچھے ہوئے تھے ماز خطوط شعاع کے</p>	<p>راہت لیے وہ لال خدا کے ولی کا ہو اتک جہاں میں ساتھ بنی و علی کا ہو</p>	<p>جلی گری بروہہ شمال و جنوب کے کیا کیا لڑے ہیں شام کے بادل میں کے</p>

<p>۱۰۱ دور سے علی کے لڑا سوئی کا رنہ دور سے علی کے لڑا سوئی کا رنہ شاہ کا کسی نے چور کا سپردار سزئی تھی نہ سوئی کا رنہ</p>	<p>۱۰۲ پہلی جو تیغ حضرت عباس چاہ روح الامین پکار کر اللہ کی پناہ دھالو نہیں گیا پسر دلیہ سختی ہوئی دلیہ</p>	<p>۱۰۳ بلوایت بسین لڑنے سے رہے فلک بلوایت بسین لڑنے سے رہے فلک کانپنے بدون کو پہلے ہوئے ایک نور سے پھر تھے دینوئی تھی ایک</p>
<p>اتنے سوار قتل کے حقوڑی دیر میں دولوں کے گھوڑے چھپ گئے لاشوں کے دھیر میں</p>	<p>بھٹا جو شیر شوق میں دریا کی سیر کے سے لڑائی تیغوں کی موجوں میں تیر کے</p>	<p>وہاں نکادو رہے جھپو نکا اوج ہو گیا منگام ظہر نما تسم فوج ہو گیا</p>
<p>۱۰۴ وہ چھوٹے چھوٹے اتار دے گورگیاں آفت کا پتھر تھیں غیب کی صفائیاں دڑکے کاٹنے تھے کاش کنایاں نہیں تھیں نبی علی کنایاں</p>	<p>۱۰۵ بے بس تھیں حشر کے قات بھیل میں تھیں حشر کے قات دیر میں گئے دوپہر کے بھیل سورج احباب ہوئے تھے قات</p>	<p>۱۰۶ اتنے بھیل کے سب بھیل تھے قاتل کسی شہید کا سر کاٹنے نیار نہیں تھیں دست کی زنجیر ادھار نہیں تھیں سب بھیل تھے</p>
<p>شوکت ہو ہو تھی جناب امیر علی طاقت کھا دی شیر میں نے زینب کے شیر کی</p>	<p>عباس بھر کے شک کو یاں شہاب لڑا جسطح نمرودان میں امیر عرب لڑا</p>	<p>اتنے ہزار گر پڑیں جبرودہ خم نہو گر سو برس جیون تو یہ جمع ہم نہو</p>
<p>۱۰۷ کہ شہن سے حسن کا جوان حسین لڑا گھر گھر کے صورت اسد شگین لڑا دولوں کی بھوک سپاس میں چیل لڑا الزرق شامی کو لڑا</p>	<p>۱۰۸ آفت تھی حشر علی کے شیر نظم میں تھیں حشر کے شیر سب سر لڑا حشر کے شیر سب سر لڑا حشر کے شیر</p>	<p>۱۰۹ ناشتہ لڑا حشر کے شیر دولوں کی بھوک سپاس میں چیل لڑا الزرق شامی کو لڑا سب سر لڑا حشر کے شیر</p>
<p>چل دھادیے اسد کردگار کے مقتل میں سوئے ازرق شامی کو لڑا کے</p>	<p>سزا کے آئے تھیں حشر کے شیر عباس بھی حشر کے شیر</p>	<p>اعداسی شہید کا جب نام لیتے تھے تھر کے دولوں ہاتھوں دول تمام لیتے تھے</p>

<p>۱۱۱۱ پڑھو پڑھو جبکہ پڑھو تو نوران اک عمر کا ریاض تھا جبکہ پڑھو بارغ فرست نہ اب کیا ہے نہ نام تو نوران گھر کا دھڑکی ہو چو کل ہو گھر کا نوران</p>	<p>۱۱۱۲ بچے سے تفتیح شد آسمان سر قفا اس طرف کہین میں بن کا نل سر بارجین حال کا اس بچے سے تیر میں قفا نشانہ ہوئی گردن تیر</p>	<p>۱۱۱۳ یہ کھاتے فوجیوں کے ہوتے حاکم نہ سچیل فوجین روئے سے فوجی حاکم زیب بدن کے تھے لعل بد و حاکم پیران سطر مرغیہ سیرانام</p>
<p>پڑتی تھی دھوپ سے تن پائش پائش پر چادر بھی اک نہ تھی علی اکبر کی لاش پر</p>	<p>نر پیا جو شیر خوار تو حضرت نے اکہ کی معصوم فوج ہو گیا گوردی میں شاہ کی</p>	<p>حمرہ کی ڈھال تیج شدہ لاش کی تھی برسین زرہ جناب رسول خدا کی تھی</p>
<p>۱۱۱۴ مقل سے آئے تھے کربلا شہ زین زینت عقیق سے تھی کلافتین پدر سے پادشاہ کے بچے بچے بچے اصغر گاہا اس کے کوڑیوں</p>	<p>۱۱۱۵ جہنم کی گریہ دہ لعل شیر خوار چھوٹی سی تیر تیغ سے کھوئی جال بچے کو فتن کے بچا رہ نہ تو فار اسے خانی کج حشر جان بدار</p>	<p>۱۱۱۶ رستم قمار دیا فوج کی ایک تیر خوار جہنم کی گریہ دہ لعل شیر خوار سکھائی فتنہ فغانین کا رنقہ کار اسیر قمار دم کا بچے گلیا غبار</p>
<p>پھر ایک بار اس مہ الزم کو دیکھ لین اکبر کے شیر خوار برادر کو دیکھ لین</p>	<p>دامن میں رکھ اسے جو محبت علی کی ہو دولت ہے قاطعہ کی امانت علی کی ہو</p>	<p>خوشخو تھا خانہ زاد قمار دل نہ لڑا تھا شہید تھی تھی تھے فرس بھی جو اد تھا</p>
<p>۱۱۱۷ نہیے سے دوری آل ہمدانیہ اصغر کو لائین باغ و بہار باغی اور بچے کو لیکے پیچھے گئے آپ خاک پر نہیے سے جو لڑا تو چو نکا وہ سیم</p>	<p>۱۱۱۸ پلے پہل چھپا ہے بیان کی کار واقعہ نہیں ہوئی کی شہادت سے اسے تیر لوشیا رہے گا خدا سے گھر میں چھپی ہوئی اور بچا فتنہ سے</p>	<p>۱۱۱۹ گرمی کا روز جبک کی کیو کیو کیو دیر کی کشتل تیغ نہ بچنے کے زبان وہ لون کا خرد وہ حرات کہ الامان رین کا سین تیغ تھا و زور و آمان</p>
<p>علی چھری چلی جگر پاک پاک پر بھلا لیا حسین نے زانوی پاک پر</p>	<p>سید ہی لال حضرت خیر النساء کا ہی معصوم ہو شہید ہی بندہ خدا کا ہے</p>	<p>آب خاک کو خلق ترستی تھی خاک پر گویا ہوا اسے آگ برستی تھی خاک پر</p>

۱۱۸ وہ دن آفتاب کی صورت میں تھا کا لہذا رنگ ہو گیا دیکھنا شب خود نہ ہو سکا کہ جس طرح ہو گیا خود نہ ہو سکا کہ جس طرح ہو گیا	۱۱۹ سین کی جھنجھکی تھی بڑی کاسک ایک شکل میں تھا صوفیہ ہنسا تھا کوئی گل نہ تھا جابہ کا نام نہ تھا کوئی گل نہ تھا جابہ	۱۲۰ کونٹے تھے تائب تائب کی تاب جھپٹے کو بڑی چاہی تھی دامن سحاب سب سوا تھا گرم مزاج و احوال سب سوا تھا گرم مزاج و احوال
۱۱۷ اوی تھی خاک خشک تھا چشمہ حباب کا گھولا ہوا تھا و صوب سے پانی زرات کا گرمی نہ تھی کہ زیت سے دل سے برقع تیس بھی مثل جہرہ نہ توں زرد سے	۱۱۶ سین کی جھنجھکی تھی بڑی کاسک ایک شکل میں تھا صوفیہ ہنسا تھا کوئی گل نہ تھا جابہ کا نام نہ تھا کوئی گل نہ تھا جابہ	۱۱۵ ابن صوب میں کھڑے تھے کیلئے شام سے دامن رسول تھا نے سایہ علم شعلہ جگہ سے آہ سے تھے بیدم اودھنے تائب ابلیس کا کسب
۱۱۴ گر می سے مشطرب تھا نہ مانہ زمین پر بھین جاتا تھا جو گزرتا تھا دانہ زمین پر یہ آب تیس تھا جو دن میہان کو ہوئی تھی بات بات میں گشت بان کو	۱۱۳ کرواب تھا شعلہ جلال کا گمان زنگارہ سے حباب تو ابلیس قریان میں سے نکل کر تھی کوئی بزم جہان میں سے نکل کر تھی کوئی بزم جہان	۱۱۲ ابن صوب میں کھڑے تھے کیلئے شام سے دامن رسول تھا نے سایہ علم شعلہ جگہ سے آہ سے تھے بیدم اودھنے تائب ابلیس کا کسب
۱۱۱ گر چشم سے نکلے کھڑے جا کے راہ میں بہر جائیں لاکھوا سے پاس نگاہ میں یہ آب تیس تھا جو دن میہان کو ہوئی تھی بات بات میں گشت بان کو	۱۱۰ کرواب تھا شعلہ جلال کا گمان زنگارہ سے حباب تو ابلیس قریان میں سے نکل کر تھی کوئی بزم جہان میں سے نکل کر تھی کوئی بزم جہان	۱۰۹ ابن صوب میں کھڑے تھے کیلئے شام سے دامن رسول تھا نے سایہ علم شعلہ جگہ سے آہ سے تھے بیدم اودھنے تائب ابلیس کا کسب



<p>۱۳۶ کچھ سے تھا پس سہ ہزار خاتم کئی تھے مردہ جنابانہ ہر کرتے تھے آب پاش کمرہ میں کرتے نہ نہ فاطمہ یہ تھا سائے چھ</p>	<p>۱۳۷ مطلع دوم جہنم میں تھے زول کر سلطان دین بڑے گیتی کے تمام کھینچے کہیں بڑے مانڈ بڑے کہیں بڑے کہیں بڑے گیا علی اللہ اے آئینہ</p>	<p>۱۳۸ چاہوں جو انقلاب تو دینا تمام ہو اے زمین یوں کہ نہ کو نہ نہ شام ہو</p>
<p>۱۳۹ وہ دھوشت کئی جلالی قباب کا مونگا گیا تھا زنگ بارک جناب کا</p>	<p>۱۴۰ کھاتا ابن سعد کے آسمان جناب بیعت جو کچھ اب بھی تو دفتر جا آب فراتے تھے حسین کہ وہاں خراب ریا کو خاک جاتے ہیں بن بوز</p>	<p>۱۴۱ گر جا جو رعدا رے بجلی نکل پڑی نکل میں دم جو ٹٹ گیا بیلی نکل پڑی</p>
<p>۱۴۲ فاسق ہی پاس کچھ تھے اسلام کا نہیں اب بقا ہو یہ تو مرے کام کا نہیں</p>	<p>۱۴۳ کدو کا تو خوان کو خود تیرا بھیل چاہوں تو سلیل سیرم میں رینیل کیا جام آب کا جو دیکھا اذیل پیر پیر حسین کھڑی نیل</p>	<p>۱۴۴ دہ دھوم طبل جنگ کی ہوا کا خوش کہہ گئے تھے شو سے کہہ گئے شو تھری یوں زمین کہ اسے اس کا خوش نہ بلکے تھے سوالان کا خوش</p>
<p>۱۴۵ جس پھول پر پرے تیرا سایہ جو نہ دے کھلو اسے قصہ تو کو بھی رگ ابو نہ دے</p>	<p>۱۴۶ یوں تیغ تیز کو نہ گئی اس گدہ پر بجلی تڑپ کے گرتی ہے مطرح کوہ پر</p>	<p>۱۴۷ اے حسین یوں کہ تھا تیرے بھیل کافر کہہ کر کا قباب تیرے بھیل یاد ہر برق سو سے کا تیرے بھیل وہ ڈرافٹ شیبیلی تیرے بھیل</p>

<p>۱۳۹ گری میں تیغ برقی جو چکی شرارت جھوٹا جلا ہو کا جو سن سے نہ لڑے پکارا سپر جو اصرار دھڑلے دو شا لالین کھانے جاکا کو پیر</p>	<p>۱۳۹ یہ آئینہ شعلہ نشان خدائے نشان بانی میں آگ آگ میں بانی خدائے نشان خاموش در تیز زبانی خدائی نشان استاد و بیگ وانی خدائی نشان</p>	<p>۱۳۹ تیغ خزان گلشن تہائی کی کیا گھر چکا خود اجڑے تہائی کی کیا دہ حق تہائی کفر تہائی کی کیا جیو آپ سر لہو تہائی کی کیا</p>
<p>ظاہر نشان اسم عزیمت اثر ہو جنبر علی لکھا تھا وہی بر سپر ہو</p>	<p>لہرائی جب اتر گیا دریا برٹھا ہوا نیزوں تھا ذوالفقار کا بانی چڑھا ہوا</p>	<p>کہتے ہیں راستی جسے وہ خم کے ساتھ ہوا تیز زبانی زبان کے ساتھ برش دم کسا ہوا</p>
<p>۱۴۰ جس کی چلی تیغ دیا کیا کیا تکھنچے ہی چار کھڑے دیا کیا کیا وان تھی وہ چلنے اٹھا کیا کیا نقھی بھی پھر پری گوا کیا کیا</p>	<p>۱۴۰ قلب خفا میں نہ دیا کیا کیا گردن نشان استغفار کیا کیا جنبان زمین تیرا کیا کیا مجان جسم روح سا فر کیا کیا</p>	<p>۱۴۰ سینے پہ چلی گئی تو کیا کیا گوا کیا کیا موت کا ناش کیا کیا چکی زلالان کا غل چار کیا کیا چوٹ کے منہ کیا کیا کیا کیا</p>
<p>نے زین تھا فوس پہ نہ اسوار زین پر کڑیاں زہ کی بھری ہوئی تھیں زین پر</p>	<p>بازار بند ہو گئے جھنڈے اکھڑ گئے خوچین ہو میں تیار محلے آجڑ گئے</p>	<p>رکنا تھا ایک کارندہ دس سے نہ پار گئے بھرے سیاہ ہو گئے تھے اسکی آہ گئے</p>
<p>۱۴۱ آئی چکی کے غول چب سگر گئی دین مجی صفون کو کیا کیا گئی ایک ایک تھیں تھیں تھیں گئی سینے زور شور چب سگر گئی</p>	<p>۱۴۱ اندر تھائی تھائی تھائی تھائی چکی سوار پہ تھائی تھائی تھائی پا سنی نقطہ موسیٰ تھائی تھائی خارجہ سان کی تھائی تھائی تھائی</p>	<p>۱۴۱ چب سگر گئی صفون صفون چب سگر گئی چکی واسطہ لٹھرائی دھان چلی دو نوٹ لٹھرائی دھان چلی اسے کہا تھائی تھائی تھائی</p>
<p>اچھو بچا اسکے گھاٹ پہ جو دم کے رہ گیا دریا لہو کا تیغ کے پانی سے بہ گیا</p>	<p>خون سے فلک کو لاشوں کے قتل کو بھرتی سوار دم میں چرخ پر چڑھتی اترتی تھی</p>	<p>منہ کھڑے تھائی تھائی تھائی تھائی سر گر رہے تھے اور تھائی تھائی تھائی</p>

<p>۱۵۴ چار دھڑلے کمان کیانی گئی تھیں رہ کے افسانہ سے بھی بارش غزل وہ شور مچا کر سب کو بلایا وہ لون آفتاب کی بندگی وہ جنگ</p>	<p>۱۵۵ ایک جھپٹے جھپٹے تھے سب کی جنگ جیتی تھی ایک بیچ علی لاکھ ترس جی جی جی جی جی جی جی جی جی سبھی تھے نہ پرست نہ ترس</p>	<p>۱۵۶ اندھاری لڑائی میں شکر کے جناب کی سدا رنگ میں تھی فیاض جناب کی سکھنے کے لب کہ پوچھا پوچھیں گلاب کی نصیب دوا بجناب پوچھی بول بک</p>
<p>۱۵۷ بھٹکتا تھا دشت کین کوئی دل تھا جین آہن کی تابی تب کوئی پوچھے نہیں پایا جو وہ وہ بانی سے تھا اگر بازار جنگ گڑمڑ ہلتی ہے دہر</p>	<p>۱۵۸ سب کو دھڑلے کی کہ کوئی نہ تھی ایک کدھر سے تیر کا سوا کدھر سب کی کدھ سے کدھ کو کدھ کو سبھی تھے نہ پرست نہ ترس</p>	<p>۱۵۹ پھر تو یہ غل ہو کر دھڑلے حسین کی اندھ کا غضب تھا طرائی حسین کی دیا حسین کا تو ترانی حسین کی وہ حسین کی او خدائی حسین کی</p>
<p>۱۶۰ کیا آگ لگ گئی تھی جہان خراب کو پیتے تھے سب حسین ترپتے تھے آب کو گرمی میں پائیں تھی پھلکا جاتا تھا جگر ات آت آت سبھی کبھی جہاں پہ</p>	<p>۱۶۱ گھوڑوں کی وہ تڑپ چکین تھیں سب صغین سب کی کدھ تھیں لاکھوں تھی ایک کو لاکھ تھیں نہی چاہتے تھے گم گم گم گم</p>	<p>۱۶۲ کب کا نام سنے جگر پہ گلی شان آتش و پھار تے ایک لی پو اشکان پھر سبھی گنگ کی لے بد کی جان تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>کثرت عرق کے قطر دھکی تھی رو پاک پر موتی رستے جاتے تھے قتل کی حسرت پر</p>	<p>آری جو ہو گئیں قہر میں دوا فقار سے میںوں نے منہ پھرایے تھے کارزار سے</p>	<p>تیسرے تھاری روح کی یہ لوگ دیو ہیں لواب تو دوا فقار کو ہم روک لیتو ہیں</p>

مرثیہ سرائیس

<p>۱۶۳ جلد باہر مارے زانو پہن بعد اور افضلیت میں نہایت ظفر کے بعد زیادہ لاؤ تو نہ دینے جو منکر بعد اگر پہلو ان میں سے جی کا خیال</p>	<p>۱۶۴ کھنچ جاں کل سب وہ ظفر پہ دشمن بھی سب ظفر پہ میری زبان میں صورت شہید پہ فولاد کا قلم</p>	<p>۱۶۵ شکر کے سب جوان غور والی پہ وہ بد نظریہ کھنچ جاں کل دھڑلے میں سب پہ خون میں کھنچ جاں کل</p>
<p>نور کیا کہ کرتا ہوں حملہ امام پر اور ابن سعد کے لئے ظفر میرے ناہم</p>	<p>نقشہ کھنچ جاں صاف صاف کا زار کا پانی دوات چاہتی ہر ذوالفقار کا</p>	<p>ماری چوہاں کو سب برصین کے پاؤں ماری پہ دنگ کے گاؤں زمین کے پاؤں</p>
<p>۱۶۶ بالا قند کاغت و توند ظفر یونین میں سیاہ دھون آہنی کہ ناو کی یاد میں کس کے ترش لکھ لکھ نہیں ہر ترش لکھ لکھ</p>	<p>۱۶۷ اضطرب خاطر جو بیجا ساروت جو اس اسان و بیجا در تھا کہ لو حسین پر بیجا غل تھا اور صبر پر بیجا</p>	<p>۱۶۸ شاہ کے لالہ کے لالہ کے لالہ نقشہ کھنچ جاں کل میری زبان میں کھنچ جاں کل خون میں کھنچ جاں کل</p>
<p>دل میں بدی طبیعت بدین بگاڑ تھا گھوڑ پر تھا شفی کہ ہوا پر پہاڑ تھا</p>	<p>کون آج سر بلند ہو اور کون لست ہو کسی ظفر ہو دیکھ کسی شکست ہو</p>	<p>وہ تیرک کہ چوہہ در آہن ہو سنگ میں گوشت نہ تھی کما انھیں نہ پیکل نہ گد میں</p>
<p>۱۶۹ ساق کے درستی قند کا کھیل بکارد و شکار و شکار و شکار بکارد و شکار و شکار و شکار بکارد و شکار و شکار و شکار</p>	<p>۱۷۰ آواز دی بہا غنچ بیجا بسم اللہ اور میر سب کے سب میری زبان میں کھنچ جاں کل خون میں کھنچ جاں کل</p>	<p>۱۷۱ حاکم لکھ کے گزرا کیا جلیب طریقا ہو غضب خلق و خلق میری زبان میں کھنچ جاں کل خون میں کھنچ جاں کل</p>
<p>بھالے لیے کسے ہو کھنچ جاں کل نازان وہ حرب کر زہیر یہ تیغ تیز پر</p>	<p>وان وہ شوز نخت بر صاف نعرہ مارے پانی بھرا آیا منھ میں دھڑو القفل</p>	<p>بد با تھ میں شکست ظفر نیک با تھ میں با تھ آٹک جا پڑا کئی با تھ ایک با تھ میں</p>

<p>عاشق بہشت پر پہنچا تھا وہ نیکار راک انہی زمین ماضی میں لگا ہوا بیان حق آتی نیست کے مہر و پیر</p>	<p>عاشق پہنچا تھا وہ نیکار راک انہی زمین ماضی میں لگا ہوا بیان حق آتی نیست کے مہر و پیر</p>	<p>عاشق پہنچا تھا وہ نیکار راک انہی زمین ماضی میں لگا ہوا بیان حق آتی نیست کے مہر و پیر</p>
<p>سیران تیر شہ نامدار کے رو و گریہ تھے سوار کو دھوار کے</p>	<p>سیران تیر شہ نامدار کے رو و گریہ تھے سوار کو دھوار کے</p>	<p>سیران تیر شہ نامدار کے رو و گریہ تھے سوار کو دھوار کے</p>
<p>عاشق کیون فریاد افکار و غم سزا خوار شہر کیلئے رو سیاہ جلاکاران کو موت کو دے دے چہ چاہا</p>	<p>عاشق کیون فریاد افکار و غم سزا خوار شہر کیلئے رو سیاہ جلاکاران کو موت کو دے دے چہ چاہا</p>	<p>عاشق کیون فریاد افکار و غم سزا خوار شہر کیلئے رو سیاہ جلاکاران کو موت کو دے دے چہ چاہا</p>
<p>غل تھا اسم اجل سے بڑھا یا مگر کے لود و سرخشا رچھا مہرین شیر کے</p>	<p>غالب کیا خدا سے تھے کائنات پر بس خاتمہ ہوا کاسے تیری ذات پر</p>	<p>یون تھو خدنگ ظل الہی کے جسم پر جس طرح خار ہستے ہیں ساہی کے جسم پر</p>
<p>عاشق آقا خاں کہ شہر میں لگا ہوا نابست ہو کر شیر و ہنر و جہاں وینہ تھی غم و غم و غم و غم</p>	<p>عاشق بہشت پر پہنچا تھا وہ نیکار راک انہی زمین ماضی میں لگا ہوا بیان حق آتی نیست کے مہر و پیر</p>	<p>عاشق بہشت پر پہنچا تھا وہ نیکار راک انہی زمین ماضی میں لگا ہوا بیان حق آتی نیست کے مہر و پیر</p>
<p>پروہ صمد زین جس و فرقی ہو گیا گھوڑا زین میں سے ملک میں ہو گیا</p>	<p>پاسا لڑا بہن کوئی یون ازہو ما میں اب اہتمام چاہیئے امت کے کام میں</p>	<p>ترسم نکالنے والا کوئی نہ تھا گر کے اٹھے اور سنبھالنے والا کوئی نہ تھا</p>

<p>۱۵۱۱ لاکھوں کیس کیس دنگی باری باری فرزند خاندان کی یہ تو باری باری جلے رہا دھندہ پہلو باری باری وہ نہ بریں چھوڑے باری باری</p>	<p>۱۵۱۲ نہیں چلا جاؤں کسی کھڑی سہم کا کھانچ کر شوق میں کھینچ باری باری باری باری جہاں گاہ کو کھینچ باری باری</p>	<p>۱۵۱۳ ماتھے ارکھتے آئی فاطمہ علیہ السلام ارکھتے بھگوان لٹ لیا را مٹھا ارکھتے کون حق نسبت کرے یہ جو یہ ظلم اور عدل عالم کا مٹھا</p>
<p>غصے پیچ جو فوجی سرکش بھر ہوئے خالی کیے حسین پر ترکش بھر ہوئے</p>	<p>گھوڑے پہ ڈنگ لاکے جو حفت نے آہ کی تھرا گئی ضرر رسالت پناہ کی</p>	<p>انیس سو بہن زخم من جاگ جاگ پر زینب محل سبیل ترشیا ہو خاک پر</p>
<p>۱۵۱۴ نہیں چلا جاؤں کسی کھڑی سہم کا کھانچ کر شوق میں کھینچ باری باری باری باری جہاں گاہ کو کھینچ باری باری</p>	<p>۱۵۱۵ نہیں چلا جاؤں کسی کھڑی سہم کا کھانچ کر شوق میں کھینچ باری باری باری باری جہاں گاہ کو کھینچ باری باری</p>	<p>۱۵۱۶ ماتھے ارکھتے آئی فاطمہ علیہ السلام ارکھتے بھگوان لٹ لیا را مٹھا ارکھتے کون حق نسبت کرے یہ جو یہ ظلم اور عدل عالم کا مٹھا</p>
<p>۱۵۱۷ تھا ماکھا اجانبے ماتھے کو چھوڑے مکلا وہ تیر حلق مبارک کو توڑے</p>	<p>۱۵۱۸ قرآن رعل زمین سے تھرا کر پڑا دیوار کعبہ پیٹھ گئی عرش گر پڑا</p>	<p>۱۵۱۹ امان قدم ایک ٹھٹھہ زمین شہ کام کے پہو بچا دو لاش بر مری بازو کو خام کے</p>
<p>۱۵۲۰ نہیں چلا جاؤں کسی کھڑی سہم کا کھانچ کر شوق میں کھینچ باری باری باری باری جہاں گاہ کو کھینچ باری باری</p>	<p>۱۵۲۱ نہیں چلا جاؤں کسی کھڑی سہم کا کھانچ کر شوق میں کھینچ باری باری باری باری جہاں گاہ کو کھینچ باری باری</p>	<p>۱۵۲۲ ماتھے ارکھتے آئی فاطمہ علیہ السلام ارکھتے بھگوان لٹ لیا را مٹھا ارکھتے کون حق نسبت کرے یہ جو یہ ظلم اور عدل عالم کا مٹھا</p>
<p>۱۵۲۳ ابلا جو خون نکلتا ہوا دم پھر گیا پتھر رکھا جو زخم کے پیچے تو بھر گیا</p>	<p>۱۵۲۴ اٹھ بیٹھو جب تو زخم تھے بر جھری گیل تیرا دھن تین گیل گیل گیل گیل</p>	<p>۱۵۲۵ شعلہ جل و جگر سٹھکتے ہیں آہ کے یہ کون نام لیتا ہو میرا کراہ کے</p>

<p>۱۹۱۴ بہارِ صلیب دی کہ بین اسدین بہارِ صلیب دی کہ بین اسدین بہارِ صلیب دی کہ بین اسدین بہارِ صلیب دی کہ بین اسدین</p>	<p>۱۹۱۵ چل دی جو دقت حیدر جو بیدو چل دی جو دقت حیدر جو بیدو چل دی جو دقت حیدر جو بیدو چل دی جو دقت حیدر جو بیدو</p>	<p>۱۹۱۶ کھنڈی کو انکی ایسی جگہ پر کھنڈی کو انکی ایسی جگہ پر کھنڈی کو انکی ایسی جگہ پر کھنڈی کو انکی ایسی جگہ پر</p>
<p>اب چھوڑا وہ دشت بلا میں حسین کو یا فاطمہ چھپا لور دین حسین کو</p>	<p>ہر مرگ دروہر کا چار انہن کوئی میرا تواب جہان میں سہارا تیر کوئی</p>	<p>بہارِ صلیب دی کہ بین اسدین بہارِ صلیب دی کہ بین اسدین بہارِ صلیب دی کہ بین اسدین بہارِ صلیب دی کہ بین اسدین</p>
<p>۱۹۱۷ بہارِ صلیب دی کہ بین اسدین بہارِ صلیب دی کہ بین اسدین بہارِ صلیب دی کہ بین اسدین بہارِ صلیب دی کہ بین اسدین</p>	<p>۱۹۱۸ چل دی جو دقت حیدر جو بیدو چل دی جو دقت حیدر جو بیدو چل دی جو دقت حیدر جو بیدو چل دی جو دقت حیدر جو بیدو</p>	<p>۱۹۱۹ کھنڈی کو انکی ایسی جگہ پر کھنڈی کو انکی ایسی جگہ پر کھنڈی کو انکی ایسی جگہ پر کھنڈی کو انکی ایسی جگہ پر</p>
<p>پہوئی ہو قنگارہ میں اس کوک پر دیکھا سر حسین کو نیز کی کوک پر</p>	<p>دنیا تمام اچھوٹی ویرانہ ہو گیا بھون کھان کہ گھر تو عزا خانہ ہو گیا</p>	<p>بہارِ صلیب دی کہ بین اسدین بہارِ صلیب دی کہ بین اسدین بہارِ صلیب دی کہ بین اسدین بہارِ صلیب دی کہ بین اسدین</p>
<p>۱۹۲۰ چل دی جو دقت حیدر جو بیدو چل دی جو دقت حیدر جو بیدو چل دی جو دقت حیدر جو بیدو چل دی جو دقت حیدر جو بیدو</p>	<p>۱۹۲۱ کھنڈی کو انکی ایسی جگہ پر کھنڈی کو انکی ایسی جگہ پر کھنڈی کو انکی ایسی جگہ پر کھنڈی کو انکی ایسی جگہ پر</p>	<p>۱۹۲۲ بہارِ صلیب دی کہ بین اسدین بہارِ صلیب دی کہ بین اسدین بہارِ صلیب دی کہ بین اسدین بہارِ صلیب دی کہ بین اسدین</p>
<p>صبر و کرم لکھ گئے گھر وعدہ گاہ میں جھنڈی ہو لکھو ابھی یاد آئے میں</p>	<p>رہ گئی ہیں تو الم سے فراغ ہو گر تو بس تمہاری جدائی کا غم ہو</p>	<p>بہارِ صلیب دی کہ بین اسدین بہارِ صلیب دی کہ بین اسدین بہارِ صلیب دی کہ بین اسدین بہارِ صلیب دی کہ بین اسدین</p>

۴۱
بہشت کی خوشیوں کی طرح
اور فوج کی شام میں
بہشت کی شام میں
بہشت کی شام میں

۴۲
بہشت کی خوشیوں کی طرح
اور فوج کی شام میں
بہشت کی شام میں
بہشت کی شام میں

۴۳
بہشت کی خوشیوں کی طرح
اور فوج کی شام میں
بہشت کی شام میں
بہشت کی شام میں

چادر کسی کے پاس نہ تھی انڑو دھامین
سیدانیان اسیر ہوئیں فوج شام میں

کیونکہ بلا میں لاشے کی لون و سرسین
نہیں میں تکرور کے ہوں کچھ میرانشین

دم ترک گیا حو طوق سے گھر کے گرہے
کاٹا چھا آؤ خانہ پھر کے گرہے

۴۴
بہشت کی خوشیوں کی طرح
اور فوج کی شام میں
بہشت کی شام میں
بہشت کی شام میں

۴۵
بہشت کی خوشیوں کی طرح
اور فوج کی شام میں
بہشت کی شام میں
بہشت کی شام میں

۴۶
بہشت کی خوشیوں کی طرح
اور فوج کی شام میں
بہشت کی شام میں
بہشت کی شام میں

جو دستگیر تھا
پوتا علی کا طوق و سرسین اسیر تھا

وہ سو گوار بھالی کو چلا کے رہ گئی
لاش حسین خاک پہ پھرا کے رہ گئی

کشتی تھی راہ بندگی بے نیاز میں
شب کو جب اٹھ کے دیکھا تو بابا نماز میں

۴۷
بہشت کی خوشیوں کی طرح
اور فوج کی شام میں
بہشت کی شام میں
بہشت کی شام میں

۴۸
بہشت کی خوشیوں کی طرح
اور فوج کی شام میں
بہشت کی شام میں
بہشت کی شام میں

۴۹
بہشت کی خوشیوں کی طرح
اور فوج کی شام میں
بہشت کی شام میں
بہشت کی شام میں

پاؤں کے لاش شہر میں کو
سب ملے ہم دوا کو کر لیں حسین کو

بچے بھی مان کی گود میں بھرا رہے
عابدیادہ پاتے ستر سوار تھے

کسو سلاؤں سینے پہ بین ہاں ہم نہیں
اترا ہی دودھ چھاتی پہ ایڑی ہاں ہم نہیں

<p>۱۵ کونجا بیدار دلی شمع بنی خنجر پوچھنا چاہیو کہ تھکے تیرے وہ کاروان نہج ایشیا فرخو کشت موی دمان تھکے زمین پر گریہ ہے تاجا دانا تان</p>	<p>۱۶ پیرین قدم پر گر کر بچار چین بچال کیا ہو بچا پاشاہ باقلا فریاد بے چین با چرخ شکار شیرین گر گئے پوچھی برباد</p>	<p>۱۷ کے کہ نہ تھوڑی فانی نکال دیکھا ہو خواب چھوٹی سکا بچے آئی دیوان سدا خیر شاہ خوشحال مچ گویا پوچھ چین خیر انسا کال</p>
<p>اس دشت میں اُنہ کے جرم نوہ گریہ یزد نہ پھر نصیب وہ شہید و نگر سر ہو</p>	<p>کس کو بین جو یاس کے صدمہ اٹھائے بین وعدہ کیا تھا جسے سوہم کے آئے بین</p>	<p>امت ستائگی شہ ذوالا حرام کو کے بین کون قتل کر یگا امام کو</p>
<p>۱۸ خبر کیا کہ تھا جو پیر شاہ کا خیال اس طرح خواہ بین نظر تیار مجال زنجی پر سر والا قدیم شاہ خوشحال اصغر کی لاش گود میں کبر و مال</p>	<p>۱۹ دشت بلابین لٹ گیا سارا بارگہ بانگ کرتل گیا خفا سیل سپر بنیشت اسیر ہو چرخ کسی خوشی بجایا تری فوج لنگر کو بین</p>	<p>۲۰ نکھلتا شہر خلق دو عالم کا نشیلا محبوب کہ باری زبان جنت خدا لکھنے بندگی پر کوئی کرتا نہیں خفا فرزند فاطمہ نے کسی کا کر کیا کیا</p>
<p>زخمی گلا پونج سے پیشانی تیر سے بوندین لہو کی گرتی مین حلی حنیر سے</p>	<p>جسے غنی کیا تھا تجھے وہ فقیر ہے آزاد کرنے والی تری خود اسیر ہے</p>	<p>سید کے سر کو پنج سے ناق آٹا مارنگ کس جرم پر مہنی کے نواسے کو مارینگ</p>
<p>۲۱ نہج شاہ دین کو نہ بچا باطل مہر خنجر کو روئی تھی سر سے تابا لکھ لکھت اس کو بد ظلم کر گیا افراط خرم سے رافتہ کیل</p>	<p>۲۲ پیرین تھی جو کچھ وہ فتنہ کو چھاتی یہ بات تھائی کیوں کہ شہر پلار آ کر کوئی تو کیوں کہ کیا ختم ہو گیا کو بیان کیا ہو</p>	<p>۲۳ تھی بونجی فتنی سر آقا سے جو نہ مہر خنجر کو روئی تھی اس شہر کو مہر خنجر کو روئی تھی اس شہر کو مہر خنجر کو روئی تھی اس شہر کو</p>
<p>صدے جو پیر گندہ واسو جاتی نہیں بین ہون چین تو مجھو پچا جاتی نہیں</p>	<p>چلائی وہ کہ تحت امامت اٹھ گیا ہو ورسے امام کا سر تن سے کٹ گیا</p>	<p>کوئی نہ بچت میں ہر یہ مراد ہے دشمن سوا یرید سے ابن زیاد ہے</p>

<p>۷۴ خونِ گریہ میں بیاں بیاں کیا جانے کچھ نہیں عزیز سنا تو کچھ نہیں فوجیہ حاصلِ فدا کی بجائے نبینِ دیو سے شکار</p>	<p>۷۵ خیرینِ کار کی شہادت تو کچھ نہیں سچ جو قریب کے شہنشاہِ نادر اسنے کہا غلط نہ گنگائی نہیں تیار فرزدہ کیلئے شاد ہوئی وہ کوشیار</p>	<p>۷۶ اگر کوئی طرح سے کچھ نہ ریاست نہ جاہ پر تکیہ کیا ہے قبر رسالتِ پناہ پر</p>
<p>۷۷ کتنی تھی میر گھر میں ابھی سوجوڑ ہے یہ آمدِ امامِ زمیں کا ظہور ہے</p>	<p>۷۸ اگر کھوئے سیلِ خاک جو بہتی تھی رگِ گئی مارے خوشی کے خاکہ پہ بعد کیو جھک گئی</p>	<p>۷۹ پوچھیں کہ راجا تھی وہ غم کی کیا تسکین اگر کسی موت نے یہ کیا نہیں خبر نہیں جو تھی خوشی کی کیا اگر ضرور آمدِ فرزندِ مصطفیٰ</p>
<p>۸۰ دالانِ بیخشاوی غریب کی حالت یہ نہ فرشتے پر علی کی حالت جھوٹے کی جاہ پر علی کی حالت شاہِ دیں کے باور کے واسطے</p>	<p>۸۱ تو کیا نہیں ہے مرا آقا مرام دعوتِ کامین کو گنگائی کھلتا ہوام تو خبر تو تھی جاہِ نبویاری طعنا</p>	<p>۸۲ اب داخلہ ہو فاطمہ کے نور عین کا یا نسے قریب اتر اہر اشکر حسین کا</p>
<p>۸۳ راحتِ شہ نشین یہ امامِ زمیں ہیں حجرہ یہ ایسے ہے کہ دو لعا دوا لیں ہیں</p>	<p>۸۴ کیونکر خوشی ہون کہ یہ روزِ سعید ہے آئے حسین آج مسکھر میں سعید ہے</p>	<p>۸۵ اس کہنِ دین آج کیا ہو میں کاظم کشتہ زبِ شہزادے میں ایچو م کام بڑی بڑی فاطمہ عینِ نبی کی ہو حور کام</p>
<p>۸۶ خونِ گریہ میں بیاں بیاں کیا جانے کچھ نہیں عزیز سنا تو کچھ نہیں فوجیہ حاصلِ فدا کی بجائے نبینِ دیو سے شکار</p>	<p>۸۷ منظور تھا کیا کا عالمی ہو مرتب یہ گھر گمانِ کمانِ قدس کیوں کر ہو جاب تو خبر تو تھی جاہِ نبویاری طعنا</p>	<p>۸۸ یادوں سے اپنے گھر کی زمین کو بہار دنگی شہزادیوں پہ آپکو صدقو آثار دنگی</p>
<p>۸۹ چہرہ بیک خوشی تھی پہ دلِ بیقرار تھا فرزندِ فاطمہ کا آئے انتظار تھا</p>	<p>۹۰ بستی کے لوگ شہ کی زیارت کو جا رہے ہیں یانِ صبح سوجو شور کہ شیر آتے ہیں</p>	<p>۹۱ چہرہ بیک خوشی تھی پہ دلِ بیقرار تھا فرزندِ فاطمہ کا آئے انتظار تھا</p>

<p>۱۵۵ کچھ کچھ غوغا ہوئے کہ تیری غوغا کھلنے لگا وہ جگہ کہ تیرے سینے میں جہر جہر ہے آج بسوں کے اگے دیو چلے بہر بہر ہے کہ وہ سب جو تیرے</p>	<p>۱۵۶ خالق کو جسے صدی سانس تیرا نام خدا ہے شادی کے باغ گلزار بنیبن خدا میں باپ تیرے تیرے سہرے چھوٹے تیرے تیرے</p>	<p>۱۵۷ میر میری طرف سے تو میرے تیرے لو میری کو میرے تیرے تیرے تیرے میں انکیا میرے تیرے اجا خضوع میں تیرے تیرے</p>
<p>۱۵۸ پر دیکھو نگو خیر ہے جس گھر میں لاؤنگی ہاتھوں اپنے پاؤں میں جو وہی وصلاتی</p>	<p>۱۵۹ چہرے کے آگے تیرے تیرا بھی ماند ہے عالم کی روشنی ہو اندھیرے کا چاند ہے</p>	<p>۱۶۰ کچھ آج ہو طیش سی دل بقرار میں آنکھیں سیدھی ہو گئی ہیں انتظار میں</p>
<p>۱۶۱ سائیں کے تیرے تیرے تیرے ایک چھوٹی بات سلطان نامدار تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے شک ریا میں خلد ہو کر گلزار</p>	<p>۱۶۲ خیریت اندھیرا گلزار حسن شادی کے تیرے تیرے تیرے نہایت تیرے تیرے تیرے ارم میری عادی ہو کر گلزار</p>	<p>۱۶۳ تیرا تیرے تیرے تیرے تیرے خاصہ تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے پہلے تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۱۶۴ سب لو نہال گلشن دین لاجواب ہیں قد سر و باغ حسن ہیں سر آفتاب ہیں</p>	<p>۱۶۵ آتی ہیں نسبتیں علیٰ شام و روم سے شادی خدا جو چاہو تو ہو ویلی دھوم سے</p>	<p>۱۶۶ کہنا حضور راہ ہدایت کی شمع ہیں پیر دلسے یاں سحر سوزیاں کو جمع ہیں</p>
<p>۱۶۷ میر میری تیرے تیرے تیرے میر میری تیرے تیرے تیرے میر میری تیرے تیرے تیرے میر میری تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۶۸ میر میری تیرے تیرے تیرے میر میری تیرے تیرے تیرے میر میری تیرے تیرے تیرے میر میری تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۶۹ میر میری تیرے تیرے تیرے میر میری تیرے تیرے تیرے میر میری تیرے تیرے تیرے میر میری تیرے تیرے تیرے</p>
<p>۱۷۰ ہو گا کبھی یہ حسن ملک کا نہ جوہر کا جلوہ ہو اس جری میں مگر کے نور کا</p>	<p>۱۷۱ بستی سے سادہ لیکے ہر اک پیر بھائی کو جا پیشوا خلق کی تو پیشوا لی کو</p>	<p>۱۷۲ محل میں گھٹی ہو ونگی زہر کی بیاریاں عباس لیکے آئین زنائی سواریاں</p>

<p>۵۵۵ بیکے طبری جانب ترودہ ننگے سر نیزے پر آفتاب سا آیا اسے نظر نب دونوں ہاتھ اٹھکے پکاری وہ خود گر نوٹھی تھار آپ کے یا شاہ جبر و بر</p>	<p>۵۵۶ بھیسے تو عورتوں نے کہا تھا ایک اتنے میں آج گھر میں جو شاہ جبر و بر آنا سہ کیا تھا خوشی سے تمام گھر یوں آپ آئیے تھے کسی نہ تھی پھر</p>	<p>۵۵۷ بیابانین کفن تو کچھ اسکا نہیں الم زینہ بیسے بہ ردا میں اسکا بیسے غم شہرین کسی شہر پر یہ تو انہیں تم مثل میں تین لوز کے پائے تو میں ہم</p>
<p>ندی لہو کی چاندی گردن سے لگئی نوٹھی کو میہانی کی حسرت ہی لگئی</p>	<p>یا نئے جو خاک لڑائی ہوئی گھر میں جانگی اب فرش اٹھکے میں منقلم بچاؤنگی</p>	<p>ماتم میں میرے مانہ و فریاد کجیو جب پانی پیجو تو مری لید کجیو</p>
<p>۵۵۸ اس خون بھرے ہوئے زور کے بین شار نیلے بین بے تلک لب اطہر کے بین شار آنکھوں کے صدف زلف منبر کے بین شار اسے مصطفیٰ کے لال تر سر کے بین شار</p>	<p>۵۵۹ اعجاز سے دی سر شہر نے صدا شیرین نہ کہ نہ نقابی منظور کبریا تھکے تھکے غما سے غنہ ادا کیا وعدہ جو بیکر کر غنہ بیکر پاس جا لازم تھکے بیکر کر غنہ بیکر پاس جا</p>	<p>۵۶۰ پیکے تھکے گیا سوکے شیرین حسین غل پڑا کہ باہے شہنشاہ مسکرتین رہا سے انہیں گئے نہ کہ بیسین کے بین راحت جگر کوہ کوئی راحت نہ دل چین</p>
<p>کیا بگلی حضور کمان کر بلا کمان نیزے کی توک ہاے کمان یہ گلا کمان</p>	<p>پر سا ہمارا زینب عالی ہکم کو دے دعوت ہو جس ہی کہ روا میں حرم کو دے</p>	<p>دنیامیں کیا کسی کا مقدرے زدرم شیرین تو ہو کلام مگر نعت شور ہے</p>

<p>رباعی فدا و دستان و دین و دین و دین بہا بہرہ اندوہ و الم کے دن بین کوئی نہ کہہ سکتا غمناخت بہا بہرہ شہر کے دن بین</p>	<p>رباعی کجا و دین و دین و دین نازا کون سے خسار و سدا کتے بین بھڑاتا دل رکھے جام پر آب یاد و غمش شاہ و ہمارے کتے بین</p>	<p>رباعی اس ملک سے دنیا کی ہوس میں آئے اب جا بین کمان اجل کے بس میں آئے المظہر کون کون قفس میں آئے جب دلم سے چھوٹے تو قفس میں آئے</p>
<p>رباعی دس دن جو ہو دین و دین غم و غم و غم و غم و غم و غم ہفت سے ہفت دن تر ہوں بہا میں ہفت ہفت کو جو منظور نظر ہو جا بین</p>	<p>رباعی جس شخص کو عقوبت کی طلب گاری ہے دنیا سے بچتا ہے سے نزاری ہے اک چشم کہین کس طرح سائین و دین غافل ہو جا ہے وہ بیداری ہے</p>	<p>رباعی تیری سے بدن زار ہوا زاری کہ دنیا سے آنیس اب تو نزاری کہ سچ بین زبان حال سے ہو پید سچ اجل کو پکی تیاری کہ</p>

<p>۱۰ بہ نظر ناخاکوں کی دادی چار بجائے جانے کا ایک سو راہ کی کفار ہو تو نہ کی جا آپ تو تھے کھوڑے اسوا اور بہ نہ پا جا تھا وہ دین کا دار</p>	<p>۱۱ کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم</p>	<p>۱۲ کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم</p>
<p>۱۳ نہار کے آگ سے نہ سر کاتے تھے کاتے نہار کے آگ سے نہ سر کاتے تھے کاتے نہار کے آگ سے نہ سر کاتے تھے کاتے نہار کے آگ سے نہ سر کاتے تھے کاتے</p>	<p>۱۴ کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم</p>	<p>۱۵ کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم</p>
<p>۱۶ نہار کے آگ سے نہ سر کاتے تھے کاتے نہار کے آگ سے نہ سر کاتے تھے کاتے نہار کے آگ سے نہ سر کاتے تھے کاتے نہار کے آگ سے نہ سر کاتے تھے کاتے</p>	<p>۱۷ کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم</p>	<p>۱۸ کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم</p>
<p>۱۹ نہار کے آگ سے نہ سر کاتے تھے کاتے نہار کے آگ سے نہ سر کاتے تھے کاتے نہار کے آگ سے نہ سر کاتے تھے کاتے نہار کے آگ سے نہ سر کاتے تھے کاتے</p>	<p>۲۰ کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم</p>	<p>۲۱ کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم</p>
<p>۲۲ نہار کے آگ سے نہ سر کاتے تھے کاتے نہار کے آگ سے نہ سر کاتے تھے کاتے نہار کے آگ سے نہ سر کاتے تھے کاتے نہار کے آگ سے نہ سر کاتے تھے کاتے</p>	<p>۲۳ کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم</p>	<p>۲۴ کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم</p>
<p>۲۵ نہار کے آگ سے نہ سر کاتے تھے کاتے نہار کے آگ سے نہ سر کاتے تھے کاتے نہار کے آگ سے نہ سر کاتے تھے کاتے نہار کے آگ سے نہ سر کاتے تھے کاتے</p>	<p>۲۶ کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم</p>	<p>۲۷ کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم کوئی غم کسی راہ کو تھا غم</p>

[illegible]

۴۴ کو کون کو کر کے یار اچھا تو لفظ خاصان خدا پر کر کے یار زیاد اچھا زور کر کے یار زیاد کر کے یار یار یار یار	۴۵ بین وہ ہون کہ لڑائی لڑائی بین وہ ہون کہ لڑائی لڑائی بین وہ ہون کہ لڑائی لڑائی بین وہ ہون کہ لڑائی لڑائی	۴۶ بی
اقت زدہ ہون کشتہ نشین جفا ہون ظلم ہون سید ہون غریب الغرا ہون	صار ہون نہ شکوہ نہ گناہ ہون امت کی شفاعت کی دعا کرتا ہون	جن بدین کا یاب شہنشاہ عرب ہے سرنگے پھر آیا اچھین بلوین غضب ہے
۴۷ بی	۴۸ بین وہ ہون کہ لڑائی لڑائی بین وہ ہون کہ لڑائی لڑائی بین وہ ہون کہ لڑائی لڑائی بین وہ ہون کہ لڑائی لڑائی	۴۹ بی
ما فی حقین عورتین ملحقین رہے حقین اسان حقین وہ جو چاک گریبان حقین	پامال ہوا کھوٹو سونق حکما میں ہون دامان سیا بان پر کفن حکما میں ہون	میں گرد تو کھو لوں کہ ولی ابن علی ہو معلوم ہوا اب کہ حسین ابن علی ہو
۵۰ بی	۵۱ بی	۵۲ بی
۵۳ بی	۵۴ بی	۵۵ بی
۵۶ بی	۵۷ بی	۵۸ بی
۵۹ بی	۶۰ بی	۶۱ بی

<p>۴۴</p> <p>یہاں تیرے ہر لمحہ کی ہر بات پر خوشیاں لگا کر جیسا کہ سید ابراہیم فرمایا کہ کہہ دے تو حید کا اقرار ہو جائے اگر تار تو توڑ دینا</p>	<p>۴۵</p> <p>شب گذری تو مونس زار و دہلیز خبر نہ پوچھ کر کہ ہو جاوے لعل اعدا اور نہ پوچھ کر کہ ہو جاوے لعل اعدا اور نہ پوچھ کر کہ ہو جاوے لعل اعدا</p>	<p>۴۶</p> <p>کیا کیا نہ ابھی پوچھتا تھا کہ کیا کیا نہ ابھی پوچھتا تھا کہ کیا کیا نہ ابھی پوچھتا تھا کہ کیا کیا نہ ابھی پوچھتا تھا</p>
<p>ایسا کہ پس از مرگ نثر گلے کا ضامن ہوں کہ فردوس میں گھر چکے گا</p>	<p>کیا جانے لجا بیٹے ایسا نہ کہ ہر کو دشمن کا وہ سر جانتے ہیں بکے سر کو</p>	<p>اس ظلم و ستم پر بھی نہ باز آئیگا ظالم دروازہ یہ سر کو سر لکھا ایگا ظالم</p>
<p>۴۷</p> <p>ادری قاتل کا نام شہر زنیان ہو چکا کہ وہ ہمارا دل بھلائے کیا فیض ہو لاکھین اس کی مافوق پر نہ گھر جادو دہا</p>	<p>۴۸</p> <p>اڑا کر کیا کرے شہر زنیان ناوس کی قیدی میں رہے ہیں گر ابھی نہیں ہو چکا ہے</p>	<p>۴۹</p> <p>روا عا وہ شہر کا ظالم انہیں نہیں پوچھتا تھا کہ کیا کیا نہ ابھی پوچھتا تھا کہ کیا کیا نہ ابھی پوچھتا تھا</p>
<p>۵۰</p> <p>رہی ریاضت و توقیر بھی بخشی اسلام بھی اور خلد کی جاگیر بھی بخشی</p>	<p>۵۱</p> <p>عابد کو قلعہ ہو گیا مری جاوے میں ساتھ جاوے گا تو بھرا سیلی زینت</p>	<p>۵۲</p> <p>خاموش انیس اب ہو کر دل گھری دیر ہو روان آلو و حکا ویدہ نم سے</p>
<p>۵۳</p> <p>یہاں تیرے ہر لمحہ کی ہر بات پر خوشیاں لگا کر جیسا کہ سید ابراہیم فرمایا کہ کہہ دے تو حید کا اقرار ہو جائے اگر تار تو توڑ دینا</p>	<p>۵۴</p> <p>یہاں تیرے ہر لمحہ کی ہر بات پر خوشیاں لگا کر جیسا کہ سید ابراہیم فرمایا کہ کہہ دے تو حید کا اقرار ہو جائے اگر تار تو توڑ دینا</p>	<p>۵۵</p> <p>یہاں تیرے ہر لمحہ کی ہر بات پر خوشیاں لگا کر جیسا کہ سید ابراہیم فرمایا کہ کہہ دے تو حید کا اقرار ہو جائے اگر تار تو توڑ دینا</p>
<p>۵۶</p> <p>نفس سہو و دھن کو نہ جاکے سہو چوں کہ پریاک کو پاکیزہ مدت</p>	<p>۵۷</p> <p>بستی میں بہت ہونگے انہیں ساتھ انکے میں اور ساتھ میں یہ</p>	<p>۵۸</p> <p>یہاں تیرے ہر لمحہ کی ہر بات پر خوشیاں لگا کر جیسا کہ سید ابراہیم فرمایا کہ کہہ دے تو حید کا اقرار ہو جائے اگر تار تو توڑ دینا</p>

<p>رباعی جام و فان جو ختم شد حیدر حق بین دو سنگا حق پرست حیدر</p>	<p>رباعی جو کون بکامین اختیار حیدر گردون جو یک پش تو قار حیدر</p>	<p>رباعی موجود نشتین برے حیدر زیبا کو نہ بچھو عیالین کا حیدر</p>
<p>رباعی چم و جو ہا بوستان فردوس گلہ شہر باغ دین جو دست حیدر</p>	<p>رباعی اک جان ہو اک دل جو بیانی اچھلے وہ قربان یہ شاعر حیدر</p>	<p>رباعی فرد قاسم روزی دو عالم تھلے تھی نان جوین فقط غداے حیدر</p>
<p>رباعی کعبہ بین ہوا و بندوبست حیدر شادان ہو دل خدا پرست حیدر ختم صاحب معراج کے کاغذ پیچم عشق غلام خازیر دست حیدر</p>	<p>رباعی اک چادر نوری رواے حیدر غور شدہ ہو نقش کف اپنے حیدر کتنے بین دکھا کے عشق کوئی کو ملک یہ جاس محمد جو وہ جاسے حیدر</p>	<p>رباعی ابوئے حرم جو ختم شد حیدر کعبہ ہو دل خدا پرست حیدر سینہ تو او غزن علوم بوی اکرم خلا ہو دست حیدر</p>

<p>۱۵ آزاد ہو کر شہرین و غلامان بازوئی دان و نونہ کی کافران کے غرض سے تو کون حال و نظام</p>	<p>۱۶ بابو نے نئی شہرین والی بیگناہ خوش ہو کر چھوڑی کی بیگناہ اور کو کونیاں لڑوئے و فتنہ</p>	<p>۱۷ صدقہ کی خدمت کو ہی بھول گیا جب پوچھے گئے تو نونہ کی کوٹیا سہرا لہجے اس جاہلی سے تو کون</p>
<p>۱۸ غصہ سمجھے گلہ ہو گادل قسودہ ہو با تو تقریف پہ شیریں کی کچھ آزدہ ہو با تو</p>	<p>۱۹ اور و کونہ اتنا روز پور دیا ہے خیرین یہ آفت کہ غنی کروا تے</p>	<p>۲۰ نزدیک جو انکی خبر پاؤ گی واری جھاتی مری آؤ گی بین آپ کی واری</p>
<p>۲۱ آؤ گی تیرا کالہ پڑے تیرے بہرہ جھانکا جھانکا تیرے اور تیرے لکے ابوس لکے شہرین</p>	<p>۲۲ بابو نے کہا اے کوہیو تیرے آزاد کیا تھا اٹھیں تیرے تیرے کہ سلطان عجم کی ہو تیرے</p>	<p>۲۳ شہرین نے حضرت زینب کی چھلکایا جب کہ اے شاہ کی خواہش تیرے بہرہ جھانکا جھانکا تیرے</p>
<p>۲۴ جو کھی مہم اسکا تجھے دھیان میں نہ جب مہم سی جوبی تو کچھ ارمان میں نہ</p>	<p>۲۵ خود صدقہ ہون شیریں یہ اگر میں تو کیا ہو فرزند بنی نے اسے آؤ کیا ہے</p>	<p>۲۶ مولا کے نہ قتل و سجدہ ابوس لکے شیریں تعلیق سے نہ لتی تھی اور دلی تھی شیریں</p>
<p>۲۷ بابو نے کہا تیرے لکے کے لکے تیرے لکے کے لکے تیرے لکے</p>	<p>۲۸ کے لکے تیرے لکے کے لکے تیرے لکے کے لکے تیرے لکے</p>	<p>۲۹ کے لکے تیرے لکے کے لکے تیرے لکے کے لکے تیرے لکے</p>
<p>۳۰ نئے تو دیا ہو کہ صادق ہو و غامین ہے اسے آزاد کیا رالہ خدا میں</p>	<p>۳۱ خط بیگے اپنا مادل شاہ و کرو گے اس پانہ نوالی کو کھی پاد کرو گے</p>	<p>۳۲ کے لکے تیرے لکے کے لکے تیرے لکے کے لکے تیرے لکے</p>

<p>۱۷۱ جیسا کہ قلم جو خدا کے حکم سے ایک طرف سے لکھتا ہے اور دوسری طرف سے لکھتا ہے اسی طرح تو مومن بھی ہونے کی ایک طرف سے لکھتا ہے اور دوسری طرف سے لکھتا ہے</p>	<p>۱۷۲ عقلا سے کہ وہ جو اس کی مسلمان آبادی کو دیکھ کر کہہ دے کہ یہ مسلمان وہ دوسرا کہ جو اس کی کلمہ فرماتا ہے</p>	<p>۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳</p>
---	---	--

<p>۱۳۱ جب کہ ان کا نشانہ ہو گا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا</p>	<p>۱۳۲ جب کہ ان کا نشانہ ہو گا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا</p>	<p>۱۳۳ جب کہ ان کا نشانہ ہو گا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا</p>
<p>۱۳۴ یہ ظالم تھا نا موس شہ جن و بھر پر متھ و اکلپنے کو تھی نہ د ایک اپنے نے مرے دودھ میں کل سپا ہ</p>	<p>۱۳۵ یہ ظالم تھا نا موس شہ جن و بھر پر متھ و اکلپنے کو تھی نہ د ایک اپنے نے مرے دودھ میں کل سپا ہ</p>	<p>۱۳۶ یہ ظالم تھا نا موس شہ جن و بھر پر متھ و اکلپنے کو تھی نہ د ایک اپنے نے مرے دودھ میں کل سپا ہ</p>
<p>۱۳۷ جب کہ ان کا نشانہ ہو گا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا</p>	<p>۱۳۸ جب کہ ان کا نشانہ ہو گا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا</p>	<p>۱۳۹ جب کہ ان کا نشانہ ہو گا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا</p>
<p>۱۴۰ حضرت کی زیارت مجھے کرنے نہیں تھے اشر سے جفا کار اترنے نہیں دیتے</p>	<p>۱۴۱ دین اپنے تو لاشے کے راند کو کھکا بے غسل و کفن بکے لاشے شہدا کے</p>	<p>۱۴۲ آگ پر لقیہو کھا سخن ہو دیکھا ہے خاموش چلے جاؤ تفاوت وادب سے</p>
<p>۱۴۳ جب کہ ان کا نشانہ ہو گا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا</p>	<p>۱۴۴ جب کہ ان کا نشانہ ہو گا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا</p>	<p>۱۴۵ جب کہ ان کا نشانہ ہو گا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا ان کے لئے کماؤٹ کو میرا</p>
<p>۱۴۶ یہ سب ہو بہن اور اسیر کی جفا ہے ہم بہن یہ بیابان ہے اور یاد خدا ہے</p>	<p>۱۴۷ یہ سب ہو بہن اور اسیر کی جفا ہے ہم بہن یہ بیابان ہے اور یاد خدا ہے</p>	<p>۱۴۸ یہ سب ہو بہن اور اسیر کی جفا ہے ہم بہن یہ بیابان ہے اور یاد خدا ہے</p>

<p>۱۴۴۴ھ نیز کہ کو طبلو لایہ شہر استم ایجاد از نو کو بوجہ جلد باریک و سبک و جاو</p>	<p>۱۴۴۴ھ اعدا کو لگا کر تھوڑے ہی لمحے میں ادھا کر کے تھوڑے ہی لمحے میں</p>	<p>۱۴۴۴ھ نیز کہ کو طبلو لایہ شہر استم ایجاد از نو کو بوجہ جلد باریک و سبک و جاو</p>
<p>بن آیا نہ کی سید یکس کے پس کو تسلیم نہ کیے ہاتھ تو سر کی جھک پد کو</p>	<p>تیار ی مین کھانے کی ادھر اہل سہ فا تو نے سب قید رہنے کو تو نہ دہم تھے</p>	<p>ناموس بھی ہمراہ مین اور بھڑی ہو بہگل مین گئی کوسن تگاج پڑی ہو</p>
<p>۱۴۴۴ھ از نو کو بوجہ جلد باریک و سبک و جاو از نو کو بوجہ جلد باریک و سبک و جاو</p>	<p>۱۴۴۴ھ جب طے ہی طور پوچھ تو تھوڑے ہی لمحے میں اک جابو دریا ہوا شہرین نو دار اک سلاہ کو شہر تھوڑے ہی لمحے میں</p>	<p>۱۴۴۴ھ اس مشرق کو شہر تھوڑے ہی لمحے میں اس مشرق کو شہر تھوڑے ہی لمحے میں</p>
<p>شاو نہر سانو کو جھکاتے تھے سنگر بیار کو کھینچے لیے جاتے تھے سنگر</p>	<p>۱۴۴۴ھ پہو پنا جو دور آپ کے قریب رہ گیا تیرہ جس نہت کو تھا گوہ اور تھوڑے ہی لمحے میں</p>	<p>اب جیکے قدم پر نہ والا کے گرد نگلی دن نیر پھرے گردین آقا کھو دی</p>
<p>۱۴۴۴ھ از نو کو بوجہ جلد باریک و سبک و جاو از نو کو بوجہ جلد باریک و سبک و جاو</p>	<p>۱۴۴۴ھ فرمان لگے کہ دو کھیت تھوڑے ہی لمحے میں فرمان لگے کہ دو کھیت تھوڑے ہی لمحے میں</p>	<p>۱۴۴۴ھ کرات محلہ کو لگا کر دو تھوڑے ہی لمحے میں</p>
<p>۱۴۴۴ھ نیز کہ کو طبلو لایہ شہر استم ایجاد از نو کو بوجہ جلد باریک و سبک و جاو</p>	<p>۱۴۴۴ھ اعجاز ہوا یہ جو سر سبط نبی سے اس راہ مین سہانی کا وعدہ ہوئی</p>	<p>۱۴۴۴ھ نیز کہ کو طبلو لایہ شہر استم ایجاد از نو کو بوجہ جلد باریک و سبک و جاو</p>

<p>۱۰۰ شکر میں عجب طر کا عالم نظر آیا شادی کہیں دیکھی کہیں اتم نظر آیا</p>	<p>۱۰۱ شکر میں عجب طر کا عالم نظر آیا شادی کہیں دیکھی کہیں اتم نظر آیا</p>	<p>۱۰۲ شکر میں عجب طر کا عالم نظر آیا شادی کہیں دیکھی کہیں اتم نظر آیا</p>
<p>۱۰۳ شکر میں عجب طر کا عالم نظر آیا شادی کہیں دیکھی کہیں اتم نظر آیا</p>	<p>۱۰۴ شکر میں عجب طر کا عالم نظر آیا شادی کہیں دیکھی کہیں اتم نظر آیا</p>	<p>۱۰۵ شکر میں عجب طر کا عالم نظر آیا شادی کہیں دیکھی کہیں اتم نظر آیا</p>
<p>۱۰۶ شکر میں عجب طر کا عالم نظر آیا شادی کہیں دیکھی کہیں اتم نظر آیا</p>	<p>۱۰۷ شکر میں عجب طر کا عالم نظر آیا شادی کہیں دیکھی کہیں اتم نظر آیا</p>	<p>۱۰۸ شکر میں عجب طر کا عالم نظر آیا شادی کہیں دیکھی کہیں اتم نظر آیا</p>
<p>۱۰۹ شکر میں عجب طر کا عالم نظر آیا شادی کہیں دیکھی کہیں اتم نظر آیا</p>	<p>۱۱۰ شکر میں عجب طر کا عالم نظر آیا شادی کہیں دیکھی کہیں اتم نظر آیا</p>	<p>۱۱۱ شکر میں عجب طر کا عالم نظر آیا شادی کہیں دیکھی کہیں اتم نظر آیا</p>

<p>۱۵ یہ کہتی تھی کہ وہ اپنے چہرے پر بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے</p>	<p>۱۶ آج اتنی اس حق و عین کی بے لگائی بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے</p>	<p>۱۷ بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے</p>
<p>چلائی تھی ہر گوشہ ذیجاہ کو مارا کس جرم پر اعدائے سرخشاہ کو مارا</p>	<p>پیدا یہ لب خشک سے حضرت کے ہاتھی کیون روئی ہر شیریں ہی مرضی خدا تعالیٰ</p>	<p>احسان کا یہ وقت ہی عبرت کی یہ جاہر وہ قید ہی جسے تجھے آزاد کیا ہا</p>
<p>۱۸ کیا جان لال و لالی کی بے لگائی کیون ملک شہزادین کی بے لگائی فریاد کی بے لگائی کی بے لگائی</p>	<p>۱۹ دعوت ہی ماری جی ایسی بے لگائی فاتے کے ہی بے لگائی کی بے لگائی ادب پائیں مری کی بے لگائی</p>	<p>۲۰ رازدنی کو چاہتین لکھ لکھ لکھ لکھ رازدنی کو چاہتین لکھ لکھ لکھ لکھ رازدنی کو چاہتین لکھ لکھ لکھ لکھ</p>
<p>گودی بھری اولاد کی خالی ہوئی ہو بی بی مری بے وارث دوالی ہوئی ہو</p>	<p>دشمن کے بھی پوچھ پتہ نیوں فاقہ کشی ہو پالی اسی پلو کہ مری روح خوشی ہو</p>	<p>بے وارث دوالی مین گرفتار بلاہین محتاج کفن ہم مین یہ محتاج رداہین</p>
<p>۲۱ بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے</p>	<p>۲۲ بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے</p>	<p>۲۳ بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے بے لگائی کے لیے</p>
<p>حق مین تو قدم دیکھنے آئی مرے مولا لوٹ ہی کو یہ کیا شکل و کھالی مرے مولا</p>	<p>کی جاتی نہیں بات بھی اس تشویش سے تھکا سا گلہ شمرنے باندھائی رس سے</p>	<p>تم تشوہ مین فرج ہو مجھ کو یہ غم ہے اور آپ کو بھینا کی اسیری کا الم ہے</p>

[illegible]

<p>۴۴۴ جہلم پہ سکینے کہا پڑ گیا آرام اور پیچھے رونے میں ہوا صبح کا نظام ۴۴۵ نہی سوئے کونین سے حرم بادل کا نام نقصت کو نہ شہین</p>	<p>۴۴۶ فائدہ شکی کا جو اسیر دل کیا نام پہلے یہ سر سید کہ پہلو بوسہ کرے زیرین کے کھلے لچکے ہر دم کرے ۴۴۷ زیرین کے کھلے لچکے ہر دم کرے</p>	<p>۴۴۸ دکڑ کرنا نہیں بن گئی داری چن چن ہوں اور فاختہ ہوں چن چن کیا پائیں شہی جسد متھانہ خود چن چن پانی نہ کسی دیا لگا کسی باری</p>
<p>۴۴۹ تجھ پر وانیس اب یہ کرم دہ غنی کا شہر وین ہی شہرہ تری شیرین غنی کا</p>	<p>۴۵۰ اب کیا کھا نیکو ہم کھائیں کہ دل غم و بھرا ہی لاشا تو ابھی بھائی کا جنگل میں پڑا ہی</p>	<p>۴۵۱ جب تم تھے تو ملتا تھا نہ پانی کین بھائی اب پانی تو موجود ہوا در تم نہیں بھائی</p>
<p>۴۵۲ ریاچی غنا زین و آسان جید ہے گو یا کہ محمد کی زبان جید ہے</p>	<p>۴۵۳ رو نہ کھے دیکھے سے جلا اتا ہی لوگو لیجاؤ کہ کھانا مجھے یہ کھاتا ہی لوگو</p>	<p>۴۵۴ ارک دور دور کے کما اور دل ان روز و پوز و فاختہ کبر و ادا</p>
<p>۴۵۵ جہ نام لیا تقویت روح ہونی بیجان ہو مگر جان جہان جید ہے</p>	<p>۴۵۶ پہلے سے مر با با پوسے میں بھی نہ جو ونگی عباس چچا آئینے جب پانی پیو ونگی</p>	<p>۴۵۷ مار گئے کس ظلم و جفا سے مر سچے تھے تین خب و روز کے پیاسے مر سچے</p>
<p>۴۵۸ جہ نام لیا تقویت روح ہونی بیجان ہو مگر جان جہان جید ہے</p>	<p>۴۵۹ اس کھانے پہ فاختہ خوان روح نہی کی یہ حاضری ہی سبط رسول عربی کی</p>	<p>۴۶۰ جہ نام لیا تقویت روح ہونی بیجان ہو مگر جان جہان جید ہے</p>

جنگل غاروں میں ہوتی ہے اس کی آواز
زکو پیدائش کی عظمت کی علامت بنیں
اور میری کھاؤں میں سرفراز بنیں
صاف ظاہر ہو کر ہوتا ہے قیامت بنیں

بیگانہ دلوں میں ہوتی ہے اس کی آواز
بناؤ فرزندوں کی بے پرواہی
کشتی تھیں گے سرسبز بنیں
سدا احمدی غلوں میں صفا بنیں

۷۷
شکر میں ہوتا ہے اس کی آواز
میرا خوش ہوتا ہے اس کی آواز
شکر میں ہوتا ہے اس کی آواز
میرا خوش ہوتا ہے اس کی آواز

چرخ ہلتا تھا زمین خوف سے تھرتھرتی
نالہ فاطمہ زہرا کی صدا آتی تھی

۷۸
تھے پر دلہن منہ ہنس موڑا بھائی
آپ جنت کو سد ہمارے ہمیں چھوڑا بھائی

۷۹
کہتا تھا احمد مختار کا گھر خاک ہوا
لے عمر خاتمہ پختن پاک ہوا

۸۰
موت کا قاتل کھڑا تھا راحت جان قاتل
بائی فانی نہ مانتا نہ دانت قاتل
حق سے بچنے کیلئے دھجیاں تھیں
قلم و قریب کون دیکھتا تھا قاتل

۸۱
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

ظلم اعدا سے ہوا شرب و لطحا خالی
ہو گئی پختن پاک سے دنیا خالی

۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

سریے جانے میں تیز سیر چڑھا کیلئے
کوئی آتا بھی نہیں لاش اٹھانے کیلئے

۹۸
۹۹
۱۰۰

۹۹
۱۰۰

<p>۱۰ جس نے فرمایا کہ میں نے اپنے قلب سے جو کچھ نکالا ہے اسے میں نے اپنے دل سے نکالا ہے میں نے اپنے دل سے نکالا ہے</p>	<p>۱۱ میں نے اپنے دل سے نکالا ہے میں نے اپنے دل سے نکالا ہے میں نے اپنے دل سے نکالا ہے میں نے اپنے دل سے نکالا ہے</p>	<p>۱۲ میں نے اپنے دل سے نکالا ہے میں نے اپنے دل سے نکالا ہے میں نے اپنے دل سے نکالا ہے میں نے اپنے دل سے نکالا ہے</p>
<p>۱۳ عرش مقرر تھا جب قاطعہ چلائی تھی الاماں کی رسا فخر سے صدائی تھی</p>	<p>۱۴ جب علی ہاتھ پکڑتے تھے تو ہتھالی تھی پھر ترپڑ پڑتے بیس سے پٹ جاتی تھی</p>	<p>۱۵ ون بہت کم یوں فکر و مال کرو لٹ چکے خیمہ تو پھر لاشوں کو پال کرو</p>
<p>۱۶ نور چھاپا دینا و غنیمت غنیمت میرا سیر ہو یاں کا لازم ہوا</p>	<p>۱۷ ماں کا حوالہ دینا علی کا جانی میں نے اپنے دل سے نکالا ہے</p>	<p>۱۸ عارف خدیوہ کو حکم فرما دیا چلے جاؤ اگلے گھر واپس آیا</p>
<p>۱۹ تجلی الدنہ بنیگا یہ کیا کرتا ہے سر قلم کو فخر سے جد کرتا ہے</p>	<p>۲۰ زیر شیر گدی مشہور شو دیکھا آسمان اگلے جب سینے پہ زانو دیکھا</p>	<p>۲۱ پاس ناموس مہی کے زرد زور رہے ہاں سر زینت و مکتوم پہ چادر رہے</p>
<p>۲۲ میں نے اپنے دل سے نکالا ہے میں نے اپنے دل سے نکالا ہے</p>	<p>۲۳ میں نے اپنے دل سے نکالا ہے میں نے اپنے دل سے نکالا ہے</p>	<p>۲۴ میں نے اپنے دل سے نکالا ہے میں نے اپنے دل سے نکالا ہے</p>
<p>۲۵ اوٹ کچھ لے کر وہ جی سو گز جاوے گی نوحا ہوتے مجھے دیکھ لی تو مر جاوے گی</p>	<p>۲۶ پھر نہ کہ حضرت خلیفہ کی آواز آئی جب تلاوت کیا تب تیر کی آواز آئی</p>	<p>۲۷ آل احمد یہ عجیب طرح کی آفت آئی نوح کیا آئی کہ خیمہ بین قیامت آئی</p>

<p>۱۰۱ جان بلیون نہ والا کو بلا دے کوئی اے لوگو مرے بابا کو بلا دے کوئی</p>	<p>۱۰۲ اب حسین ابن علی سے ہی زمانہ خالی ہو گیا آج محمد کا خزانہ خالی</p>	<p>۱۰۳ کے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے کے تھے تھے تھے تھے تھے تھے تھے</p>
<p>۱۰۴ اوت طو جو وہین ناموس کے بھلا کو بیریاں آئی ہین بھاری سر پہناتے کو</p>	<p>۱۰۵ جی مراد تہا جی چھائی سی لگا لو محکو میرے کو ہرن کوئی چھینے چھپا لو محکو</p>	<p>۱۰۶ فلم تو لشکر اعدا ہی دکھاتا محکو کوئی اس وقت بچانے نہیں آتا محکو</p>
<p>۱۰۷ او لیں صلیب شیر کا پوتا ہون میں قید ہوینکا نہیں شیر کا پوتا ہون میں</p>	<p>۱۰۸ جی مراد تہا جی چھائی سی لگا لو محکو میرے کو ہرن کوئی چھینے چھپا لو محکو</p>	<p>۱۰۹ فلم تو لشکر اعدا ہی دکھاتا محکو کوئی اس وقت بچانے نہیں آتا محکو</p>
<p>۱۱۰ اوت طو جو وہین ناموس کے بھلا کو بیریاں آئی ہین بھاری سر پہناتے کو</p>	<p>۱۱۱ جی مراد تہا جی چھائی سی لگا لو محکو میرے کو ہرن کوئی چھینے چھپا لو محکو</p>	<p>۱۱۲ فلم تو لشکر اعدا ہی دکھاتا محکو کوئی اس وقت بچانے نہیں آتا محکو</p>
<p>۱۱۳ اوت طو جو وہین ناموس کے بھلا کو بیریاں آئی ہین بھاری سر پہناتے کو</p>	<p>۱۱۴ جی مراد تہا جی چھائی سی لگا لو محکو میرے کو ہرن کوئی چھینے چھپا لو محکو</p>	<p>۱۱۵ فلم تو لشکر اعدا ہی دکھاتا محکو کوئی اس وقت بچانے نہیں آتا محکو</p>

<p>۴۴۴ افسوس! افسوس! سوار کی کوئی خبر نہ ملے نہ کجاہ نہ ہونے نہ ہونے نہ ہونے نہ ہونے دیو کی بجائی کو چلائی ہوں میں کجاہ پر انہی باجائی کی آیتیں نہیں تو قسح</p>	<p>رباعی مہر زنت جو روئے کی طرف آنکھیں ہیں ادم کی پیچے غور و شرف آنکھیں ہیں</p>	<p>رباعی کچھ عقل کی میز انہیں تو لاندہ گیا چپ ہوئے اسطرح کہ بولاندہ گیا</p>
<p>۴۴۵ سر پہ چادر نہیں ہر شان ہمارے دیکھو آج ناموس محمد کی سواری دیکھو</p>	<p>رباعی غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم آتش کو ہم ہیں اور صدق آنکھیں ہیں</p>	<p>رباعی عقد سے بے حل ہوئے تکرارہ آئیں یہ بند اجل کی کھول لائی گئی</p>
<p>۴۴۶ اور ان کو بھی کچھ غم غم غم غم غم اور ان کو بھی کچھ غم غم غم غم غم اور ان کو بھی کچھ غم غم غم غم غم اور ان کو بھی کچھ غم غم غم غم غم</p>	<p>رباعی راحت میں بسر ہوئی کہ لڑا گزری کیونکہ تار ایک گھڑین تنہا گزری</p>	<p>رباعی کیا سوچ کے اس دار فانی میں آئے آفت میں پھنپے دام بلا میں آئے</p>
<p>تو بہ کرتا ہوں گناہوں سے پشیمان ہوں عفو کر جرم کہ آلودہ عصیان ہوں</p>	<p>رباعی ای کج خلق کے سونے والو انیس کس سے پوچھیں کہ تم کو کیا یاد گزری</p>	<p>رباعی اس طرح عدم سے آئے دنیا میں آئیں جیسے کوئی کاروان سر زمین آئے</p>

<p>رباعی</p> <p>اکودہ عبت اس غم جانکاہ بین ہی زندہ ہو وہ دل جو یاد اسد بین ہی</p> <p>رباعی</p> <p>اپنی دامانگی سے گھبرائے آئیں پہونچا کوئی منزل پہ کوئی راہ بین ہی</p>	<p>رباعی</p> <p>اب زیر قدم لحد کا باب آہو پنچا ہنسیار ہو جلد وقت خواب آہو پنچا</p> <p>رباعی</p> <p>پیر کی بھی درد پر دھلی آئیں بنیادم غریب آفتاب آہو پنچا</p>	<p>رباعی</p> <p>وہ تخت کہ سہر بین اکمان تاج بین جوان پہ نئے زیر زمین آج بین وہ</p> <p>رباعی</p> <p>فران لکھ لکھ کے وقف جو کر تھے آک سودا اچکے غنای بین وہ</p>
<p>رباعی</p> <p>محبوب کو بھنار بھی دیکھ نرت دیکھی شاربھی دیکھ</p> <p>رباعی</p> <p>بہتری آسمان کے شاکی نئے بہت صدائے زمین کا پیار بھی دیکھ</p>	<p>رباعی</p> <p>یہ عمر بین تمام ہو جاہلی اس کی غم بھی عام ہو جاہلی</p> <p>رباعی</p> <p>روئے ہو کیا آئیں جوانی پیری کی جو بھی شام ہو جاہلی</p>	<p>رباعی</p> <p>کیا کیا دنیا سے صاحب مال تھے دولت نہ کی ساتھ نہ اطفال تھے</p> <p>رباعی</p> <p>ہو پنچا کے کد تلک پھر نے نب لوگی ہوا اگر تھے نوا مال تھے</p>

<p>۴۱</p> <p>نہیں ہے میری زندگی بے تیرا اس شہر میں ہر طرف تیرا ناموس ہے میری جان تیرا جو رونق دینا تھا وہی گھر تیرا</p>	<p>۴۲</p> <p>ان قیدیوں میں سے تیرا کیا ہے جو زندہ رہا ہے تیرا کیا ہے جو قید میں ہے تیرا کیا ہے جو موت کی طرف ہے تیرا کیا ہے</p>	<p>۴۳</p> <p>اگر تیرا نہیں ہے میرا تیرا کوئی ہے میرا تیرا کیا ہے جو زندہ رہا ہے تیرا کیا ہے جو قید میں ہے تیرا کیا ہے</p>
<p>۴۴</p> <p>بے دینوں نے لٹا حرم شیر خدا کو سیدانیاں محتاج ہوئیں ایک رو کو</p>	<p>۴۵</p> <p>تلوار پر لڑ کر علی اکبر نہیں آتے اب ہر دم وسط چیمپ نہیں آتے</p>	<p>۴۶</p> <p>ہرگز نہ رہا کسی تیرے لیے گی بچہ بھی جو روئیکا تو تیرے لیے گی</p>
<p>۴۷</p> <p>وہ پوچھ گیاں حرم غمت و توفیر نازل ہوا تھا خط لکھ کر یہ خط میر میدان میں سرکش تھی محتاج طرف نور کا کیو</p>	<p>۴۸</p> <p>کیا ہو گیا وہ شاہ کدھر گیا سند کے کنارے کھنکھانے لگا</p>	<p>۴۹</p> <p>بلا تیرے قیدی کی کہ نہ رہا جہاں تیرا تھا وہاں تیرا</p>
<p>۵۰</p> <p>تا کی تھی ہر دم عمر و سعد شقی کی ہاں باندھ لو رسی سے نو اسی کو بی کی</p>	<p>۵۱</p> <p>وہ تیغ وہ گھوڑا علی اکبر کا کمان ہی وہ ننھا سا جھولا علی اصغر کا کمان ہی</p>	<p>۵۲</p> <p>اب لاش یہ بھی سبط رسول مدنی کی ہوئی تھی قلم ہاتھ اگر سینہ زنی کی</p>
<p>۵۳</p> <p>خالد نے ظفر کیا شیر و شکر گھوڑے پہ طعنے بن غزالان میں تھا عشق بہت و خیر سلطان محمد کھلا دہر نہ نہ شاہ ام</p>	<p>۵۴</p> <p>خیر و شر میں میں نے کیا کیا خیر و شر میں میں نے کیا کیا</p>	<p>۵۵</p> <p>اب لاش یہ بھی سبط رسول مدنی کی ہوئی تھی قلم ہاتھ اگر سینہ زنی کی</p>
<p>۵۶</p> <p>کیم لوہاں آزاد بہت راہ خدین اب خود کوئی دن بچ سے قید بلا میں</p>	<p>۵۷</p> <p>سرکاٹ لوفزند حسین ابن علی کا تانا تھو خان بھی نہ ہر سبط بھی کا</p>	<p>۵۸</p> <p>لغزوں ہلا دین نہ بزرگوں کی لحد کو سب مر گئے اب کوئی نہ لکھا مد کو</p>

<p>۱۵۴ مہربان گم گویا کہ گرفتار مصیبت جو جہان دین تو نہیں جو کھلا دین تجارت کہ جابائے کیا ہو دھکے نہ بین تجارت</p>	<p>۱۵۵ رادے کو دربار عہداری کی نسبت کتنی کفر کی بیاد شامی بلکہ کتنے ہی غیر مصنف کی اداری اس زرد پیر پر چڑھ کر دین چاہی</p>	<p>۱۵۶ زہر تو نہیں خلق سے جو خون ہسیکا کیا طوق کی ایذا بھی نہ بیمار ہسیکا</p>
<p>۱۵۷ بن اذن دعا اگر نہ ظلم سے پناہ اس چھاتی پہ اکسیر کس طرح چھینا شش ماہ میرا بھائی تو جان انی گھوڑا ایسا تو عقاب دین کا گاہی نہ گھوڑا</p>	<p>۱۵۸ سب جانتے ہیں صابری و جبرائیل اک زرد و قحاح کیا قلعہ خیمبر اک زردیہ ظلم و ستم سے بعد کیمبر کہہ دے نہ جب دادی کے بلو کیمبر</p>	<p>۱۵۹ ہم نور مرے قبضے میں جیدر کے برابر دو انگلیان ہیں تنخ دو ہیکر کے برابر</p>
<p>۱۶۰ وہ صاحب قسمت ہو داخل شہدائین ہم قید کے قابل تھے پھنسے رخ و بلایین</p>	<p>۱۶۱ دی آتش کین شیشے کو جیدر کے پسے بچھیر بھی دہی ظلم ہوا بعد پسے</p>	<p>۱۶۲ بابا جو بدوٹن توڑے لوت کا طوق عیسیٰ کی کلین وہ صد سا کو دوت جزیرہ کین خاتم کشت سلیمان جنات و ملائکہ ہیں در خان</p>
<p>۱۶۳ خوش ہو کے اسیری کے بھی دکھ درد نہیں ہم وہ ہیں کہ ہر درد میں صابر ہی نہیں</p>	<p>۱۶۴ پر طوق پہنا دو کہ چھکا ہوے سر ہون بن سید ظلم کا مظلوم پسر ہون</p>	<p>۱۶۵ کس صاحب طوق کا حلقہ لیے آیا کس صاحب سلاکتے مبارک کے لایا کس صاحب سلاکتے مبارک کے لایا کس صاحب سلاکتے مبارک کے لایا</p>

<p>۴۴۴ ظلمت کی تاریکی کی لاکھ تھیں قید تری راہ میں ہر وقت دیکھ نہیں کہ جھلک من کا ہوتی ہو اور سلسلہ خوشی است جی ہونے</p>	<p>۴۴۵ اور دیکھتے تھے قادیان کی قصر اور دیکھتے تھے قادیان کی قصر اور دیکھتے تھے قادیان کی قصر اور دیکھتے تھے قادیان کی قصر</p>	<p>۴۴۶ تو تھیں یہ پردہ و صدا کا گیندنی جلال تھی تھی تھی تھی تھی جلال تھی تھی تھی تھی تھی تھیں تھی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>ہمت ہے کہ ہر رخ میں جو رسد ہو نہیں اس قید میں بھی صبر کیا یا بند ہو نہیں</p>	<p>نیز یہ جو پر خون سر شاہ شہدا تھا و نہ تو تھی نہ زادیوں میں شہر بہا تھا</p>	<p>ہوں کہ تو یہ ظلم نہ ان کے ہو صد تر گئی بے سیر تھیں کن آنکھوں کیوں</p>
<p>۴۴۷ جادو تو اب تو ای قدر تھا حالی ہوئی تھی تھی تھی تھی مولاتری طاقت تھی تھی تھی یہ ارکمان اور کمان عالیہ تھی</p>	<p>۴۴۸ تھیں</p>	<p>۴۴۹ چھپ</p>
<p>یان ایک قدم چلنے کا مفق و نہیں ہی بہر چادری جو منزل پہ تو کچھ دہنیں ہی</p>	<p>صد یہ ہوا تھیں تھیں تھیں اشتر سے گری ہائے اخی کئے زمین پر</p>	<p>اب کوئی نذر گو نہیں ہائے براد بھینا کسے لاش آپکی دکھلاے براد</p>
<p>۴۵۰ تھیں</p>	<p>۴۵۱ جلال تھی تھی تھی تھی تھی جلال تھی تھی تھی تھی تھی جلال تھی تھی تھی تھی تھی جلال تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۴۵۲ اور تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں اور تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں اور تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں اور تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>گو لو میں مریاں سزا موس ہی ہی سزا کا نام ہو دل اس سے تو ہی ہی</p>	<p>سج ہی کہ عجب تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>آرام پس از رخ و محن بھی نہیں ملتا مظلوم ہوا ایسے کہ نقی بھی نہیں ملتا</p>

[illegible]

<p>۴۷۶ کرتی تھی جو بین سکینہ جگر آگیا تھوڑی سی تھی خاکچہ لاش شاہ برابر اور کتنے تھے بیچھے بازو کو شہکار نہ چھوڑن شاہ کو ایسی سبکین ناچار</p>	<p>۴۷۷ تہا کی کا با بانی بڑی مچھو دسواں دیکھو تو تیری کر عجب سبکین باس جیتے ہیں قاسم علی آبر عباس بیش تو صلابا کے لاش کو کسے پاس</p>	<p>۴۷۸ تکڑے صدارتوں میں رو تکی ہوئی مچھو پیش کر عجب کھاکر گریں کشتوں وہ حال نہیں ہو سکتا ہو قوم صبر چھپی باج وہ دھڑلے غلوں</p>
<p>۴۷۹ وہ کہتی تھی منہ نہ سو نہ موڑ لی سکینہ باپا کے تولا شے کو نہ چھوڑتی سکینہ</p>	<p>۴۸۰ جاؤنگی گمان باج پہلو میں ہٹ کر شب ہو گی تو سوؤنگی میں جھپٹی کو لٹکر</p>	<p>۴۸۱ عالم میں یہ صدمہ نہ ہوا ہو گا کسی پر رستے میں ہوئی جو کھجواں الہی بند</p>
<p>۴۸۲ لہو نون میں سکینہ نہ بیکین شاد پوچھا نہ فرورے بازو نہ دکھاؤ میرا تو لاشے سے نہ باپا کے چھوڑاؤ جنگل میں ایسی تھی جھپٹاؤ چھوڑاؤ</p>	<p>۴۸۳ تہا کی کا شہیر سے کھانہ بچان میں کو کھلی ہون تری با بانی گمان افراطیہ پر اور ہر قتل کا میدان</p>	<p>۴۸۴ افسوس جان ہی نہ ست کیا کیا گئے اس باغ سے کیا کیا گل عمارت گئے تھا کون سا نخل جسے دیکھی نہ خزان وہ کوں گل کھلے جو رہا نہ گئے</p>
<p>۴۸۵ بے غسل کفن فاطمہ کا ماہ حسین ہے لاشے کی نگہبانی کو بھی کوئی نہیں ہے</p>	<p>۴۸۶ خیر سے اکدم نہ جدا ہو سکی زمر آغوش میں لاشے کو لپکے تو یہی زمر</p>	<p>۴۸۷ میں نے</p>

<p>۴۳ میں نے کون کون سے خوش نصیب کی دوبی ہوئی شکل نہ خوش نصیب کی ملک سے حضرت ابراہیم کی لذت حیات کی الکریابی کے لئے آج جہان سے وفات کی</p>	<p>۴۴ کیا کیا گل ریاض محمد خندان ہو نیک نام خلق کا تاج ہو الکیا گھر فاطمہ کا ظلم سے تاراج ہو الکیا کلمہ سول الکیا کا قحاج ہو الکیا</p>	<p>۴۵ اچھو میں بے حسنیابی تھی کیا ابنیں چھو پی پی تھیں تو چھو پی پی تھیں جلانی تھی زینب منعم کر کیا بھیا تھائے لاشہ کیو کیو کیا</p>
<p>۴۶ جاری تھا جس نینہ لکھ کر تھیا نیک ناموں کا استکبار حواہ جوان کو دل سے پھینک دیا مرا غم کی فوج نے پائے الکیا</p>	<p>۴۷ بے ہوش تھا زمین پر لکھ کر خلف بے ہوش تھا زور بے حسنیابی کا طرف خفی کر لکھ کر جل لکھ کر سونکی صف بہشت تھا کعب کا شہنشاہ بے ہوش</p>	<p>۴۸ اکن وہ تھا کہ لاشہ لکھ کر تھیا اکن وہ تھا کہ لاشہ لکھ کر تھیا اکن وہ تھا کہ لاشہ لکھ کر تھیا اکن وہ تھا کہ لاشہ لکھ کر تھیا</p>
<p>۴۹ ایں ہے بعد زح تن پاش پاش کو تربت میں گارے تین سید کی لاش کو</p>	<p>۵۰ زہرا برہنہ سر پہن علی اشکار تھے خواہید گان گنج لب رقیق تھے</p>	<p>۵۱ کیونکر بہن کے دل پہ نغمہ کا دھور ہو جب جسم پاک آپکا تھو نے چور ہو</p>
<p>۵۲ میں نے کون کون سے خوش نصیب کی دوبی ہوئی شکل نہ خوش نصیب کی ملک سے حضرت ابراہیم کی لذت حیات کی الکریابی کے لئے آج جہان سے وفات کی</p>	<p>۵۳ میں نے کون کون سے خوش نصیب کی دوبی ہوئی شکل نہ خوش نصیب کی ملک سے حضرت ابراہیم کی لذت حیات کی الکریابی کے لئے آج جہان سے وفات کی</p>	<p>۵۴ میں نے کون کون سے خوش نصیب کی دوبی ہوئی شکل نہ خوش نصیب کی ملک سے حضرت ابراہیم کی لذت حیات کی الکریابی کے لئے آج جہان سے وفات کی</p>
<p>۵۵ ایک ایک سرفرد کا گلزار نہیں لکھ کیا سب فاطمہ کا باغ اسی بن میں چھٹ گیا</p>	<p>۵۶ ماتم کرو کہ سید زبیاہ مر گئے ہن حم تباہ ہوئے شاہ مر گئے</p>	<p>۵۷ جلجاؤ گے جو اہلوم پر نگاہ کی دیوڑھی یہ ہر امام فلک بارگاہ کی</p>

<p>نہ اس کا دیوید عید و سفر کا سر مکان کچھ مثنوی کی یہ دفتر کا مکان میں سے دُر دریا رخ مثنوی کا مکان</p>	<p>نہ میں نے کچھ شکر چکا میں نے کچھ شکر چکا میں نے کچھ شکر چکا</p>	<p>نہ میں نے کچھ شکر چکا میں نے کچھ شکر چکا میں نے کچھ شکر چکا</p>
<p>یا ان اذن جبریل کو جب تک ملا نہیں پاس اس کے وہ کبھی آگے بڑھائیں</p>	<p>دالستہ اہلبیت نبی کو ستا گئے سند محمد عربی کی جلا گئے</p>	<p>اتاق تھا کے الحرم لوٹے جاتے ہیں یا شرع بجا و کہ ہم لوٹے جاتے ہیں</p>
<p>نہ میں نے کچھ شکر چکا میں نے کچھ شکر چکا میں نے کچھ شکر چکا</p>	<p>نہ میں نے کچھ شکر چکا میں نے کچھ شکر چکا میں نے کچھ شکر چکا</p>	<p>نہ میں نے کچھ شکر چکا میں نے کچھ شکر چکا میں نے کچھ شکر چکا</p>
<p>رفت میں اوج عرش بریں سے دھڑکے کری سے اس مکان کا رتبہ بلند کر</p>	<p>کاؤنٹے ننھے چوٹے گوہر اتار گئے گرا جو پہنے ہوگی وہ زلیوار اتار گئے</p>	<p>ناحر موقوفہ الہی کا در نہیں مان نہیں لوٹی جاتی ہیں موقوفہ نہیں</p>
<p>نہ میں نے کچھ شکر چکا میں نے کچھ شکر چکا میں نے کچھ شکر چکا</p>	<p>نہ میں نے کچھ شکر چکا میں نے کچھ شکر چکا میں نے کچھ شکر چکا</p>	<p>نہ میں نے کچھ شکر چکا میں نے کچھ شکر چکا میں نے کچھ شکر چکا</p>
<p>میر انیس نے فقرے آگاہ کیا نہیں نابت کسی کے سر پر گری کی نہیں</p>	<p>دستا تھا جو بادشہ مشرقین کا غل تھا نبی کی آل میں ہے حسین کا</p>	<p>نام مجرم آگے عیصت من بھر گئے جو چھو کسی سے ترے بابا کدھر گئے</p>

[illegible]

<p>۱۳۱۱ مکتبہ اسرار جنت علیہ وہ دن تھا ان کے لئے ایک دن عید جب ان کو سانسے ملکوں کے ہو چلیے</p>	<p>۱۳۱۲ سردار کا کوٹہ کا کیا سوت دست حسن بن شاہ کا کیا خون مچھی کوئین نے طلب کیا اس کا وہ پہلے پہلے تمیز کیا</p>	<p>۱۳۱۳ اس طرح اس کا مکان سے نکلا اس کی بی بی بیان دو تھیں جدا جدا وہ لڑکی اس سے بھی جو کھانا کھلا</p>
<p>۱۳۱۴ بولا بھونکو فتح دکھانا ضرور ہے بیزوبہ ان سر کو چڑھانا ضرور ہے</p>	<p>۱۳۱۵ تھی آرزو کتر قتل ابام زمانہ ہو سر لیکے شہ کا کوئے میں جلدی روانہ ہو</p>	<p>۱۳۱۶ شعبہ یقین دوست اہلیاب نبیل یقین وہ دونوں دل سے عاشق سبط رسول تھیں</p>
<p>۱۳۱۷ یوٹھیا ملک کے کئی لڑکیں بکری تاکم کسی کو دینے غور میں تری</p>	<p>۱۳۱۸ فیلمی کوئین نے غور کیا حبیبین راں میں نے پکے وہ ہو چکی حبیبین</p>	<p>۱۳۱۹ سردار میں نے سب تر چو وہ شہین علی جی بی بی اس سے جو کھانا کھلا</p>
<p>۱۳۲۰ اک بدشاہ کو علی اکبر کا سر دیا اور اک سین کے ہاتھ میں صو کا سر دیا</p>	<p>۱۳۲۱ اگر کانے علی و بی کا ادب کیا کوچ اسے لیکے شاہ کا وقت شب کیا</p>	<p>۱۳۲۲ سارا مکان نور سے معمور ہو گیا ظہر میں فروغ روشنی طور ہو گیا</p>
<p>۱۳۲۳ جب شہنشاہ نے بی بی کو دیکھا تھا نہ تو اس کی بی بی کی طرح</p>	<p>۱۳۲۴ جب شہنشاہ نے بی بی کو دیکھا تھا نہ تو اس کی بی بی کی طرح</p>	<p>۱۳۲۵ سردار میں نے سب تر چو وہ شہین علی جی بی بی اس سے جو کھانا کھلا</p>
<p>۱۳۲۶ امان کا گھر ہوا ابرار کر گئے وہی ہماری ٹوڈو گوسفان کر گئے</p>	<p>۱۳۲۷ پوشیدہ دست حسن میں قصور شاہ لی دور سے شہر سکا نہ کہین گھر کی راہ لی</p>	<p>۱۳۲۸ کیا سانس ہے جس کمرے دل مول ہے اسنے کہا کہ یہ سبط رسول ہے</p>

<p>۴۵ کوئی نہیں جانتا کہ کیا ہے قتل حسین کی تو ہوتی ہے خبر دیکھا نہیں مگر سلطان کو</p>	<p>۴۶ کیا دین کی طرح ہے لایا ہوا حلیوں کا لٹکا ہے تھکایہ ہے</p>	<p>۴۷ جب اسکو نوں بھرا ہوا یہ سرد کھان کا اسکے صلے میں خلعت و انعام پاؤں گا</p>
<p>۴۸ چاہتی ہے یہ اسکا سر جو فنا کا لالہ دیکھے آفتاب یہ یوں لگا دال</p>	<p>۴۹ کیلئے سر پہنی دوڑی ہو گئی میں سوئے تھکائی ہو گئی</p>	<p>۵۰ دامن ترا حسین سے زمین بچھ گئی ہے ہتھوں پاک کی تھنتی آخر گئی</p>
<p>۵۱ لایا ہوا حسین کی سر پہ کوئی نہیں جانتا کہ کیا ہے</p>	<p>۵۲ لٹکا ہے رشتہ حسن کی سبلیں جانی جو خضر تھی آبادہ</p>	<p>۵۳ پیش خدا جو روز قیامت کو جائے گا تلاتا مجھے بتوں کو کیا منہ دکھائیگا</p>
<p>۵۴ لایا ہوا حسین کی سر پہ کوئی نہیں جانتا کہ کیا ہے</p>	<p>۵۵ لٹکا ہے رشتہ حسن کی سبلیں جانی جو خضر تھی آبادہ</p>	<p>۵۶ لٹکا ہے رشتہ حسن کی سبلیں جانی جو خضر تھی آبادہ</p>

۴۴

آئے کیا سوال یہاں سے کیا
یہ کون بیان تھیں جو روتی تھیں زارا

اے صدارت میر و خواجہ امین اشکبار
اور تیری خدیجہ میر اہلین بفرار

۴۵

چو کی صاویر کے خوش و خوش
نور ہو نکال لیا شاہ دین کا

تیرے کتاب اور رکھا جانانہ
ہر حسین کے وہ جلانی تاخیر

رباعی

کیا حال کسین کی پریشانی کا
کھانگی زلفت تیرا زبانی کا

مر میر کی زلفت کے دامن میں انیس
بزدہ ہوئی جامہ و عیانی کا

گھر میں تری جو خلد تیر شریف تھیں
یہ بیباں حیدر کے پور کوئی تھیں

ہنگام صبح غم کی چھری دل پہ چل گئی
جنگل میں پڑتی ہوئی لکڑی نکل گئی

۴۶

وہ بی بی جو کہ سب زیادہ تھیں
سب سے پہلے اوتھا جنگل اور ک

بلوچ ہوئے بال اگر بیان ظاہر چاک
کپڑے سیاہ جسم پھر اور سر چاک

۴۷

خاموشی تو تھیں کہل آت باب ہو
پیش آمدی کیجا باب ہو

پیش آمدی کیجا باب ہو
روشنی حاصل کیجا باب ہو

رباعی

دنیا کو جاؤ کہ دل آرام ہے یہ
اویختہ فراہ طمع خام ہے یہ

ہاں سوچ کے پاؤں اس میں پر رکھو
چھٹا نہیں کہ جس کے وہ دام ہے یہ

رور کے چو متی تھیں جو تھوڑے عین کا
وہ خاطر تھیں ادنیہ سرور حیدر کا

روشنی کے وہ جو عاشق نام حیدر میں
فقر و غم میں درد کو اور غم کو میں

<p>رباعی</p> <p>کیون زر کی بوس میں در بدر ہوتا ہے جانا ہے کھجے کہاں کہ ہر طرف ہے</p>	<p>رباعی</p> <p>کچھ فرق کلام کہ نہ دوسری نہیں منصف دھو دھو نہ صوفی کی بجائے نہیں</p>	<p>رباعی</p> <p>سایہ کے بھی درخت ہے وہ دیوانہ ہون جو دم سے جاگتا ہے وہ دانہ ہون</p>
<p>الدری پری میں بوس زیا کی تھک جلتے ہیں حبیب کو توں سر پہ</p>	<p>تھا پون نہ کبھی کو یہ نہیں انصاف ملک تیری فکر میں نہیں</p>	<p>بچھا نہیں جبکہ اس کا عاشق ہوں انیس جلتا ہے جو ہے شمع وہ پردانہ ہوں</p>
<p>رباعی</p> <p>سدا فرس خاتم گدو میں نہیں بجیا بھی یہ نبت کوئی سو میں نہیں</p> <p>سخن</p> <p>اے عزیز ہون شہر و اقلیم کہ نہیں پر غیر دوات کچھ فکر میں نہیں</p>	<p>رباعی</p> <p>راحت کامر اعد سے جانی نکلا دل سے کبھی غم نہ مانی نکلا</p> <p>پتیا ہے آ کے چاہ دنیا پر انیس نکلا بھی کبھی تو شہر و پانی نکلا</p>	<p>رباعی</p> <p>کل دل کہ نہیں آج کل جا نیگے اب ہند سے گھر آ کے نکلا جا نیگے</p> <p>باہڑ آئے تو جادہ صراط ایمان گر پاؤں تھکے تو سر کے بھل جا نیگے</p>

<p>۴۰ چھان گھوڑا کھنڈی شہنشاہ کا کوئی نہ پڑ پڑا اور کوئی نہ راہ کی راہ بھی چاہے سے خراب نہ شک و شکست کو اور نہ کوئی</p>	<p>۴۱ غل غل غل سے غل</p>	<p>۴۲ چھان گھوڑا کھنڈی شہنشاہ کا کوئی نہ پڑ پڑا اور کوئی نہ راہ کی راہ بھی چاہے سے خراب نہ شک و شکست کو اور نہ کوئی</p>
<p>۴۳ سے ایک ایک کے تھی صولت و شوکت ظاہر بدر میٹھے بھی تھی شان شجاعت ظاہر</p>	<p>۴۴ ننگے اونٹوں پر جویریاں محبوب ہیں یہ حصہ و حصہ رویشیر کے ناموس ہیں یہ</p>	<p>۴۵ لوں تو اس شہر میں بندش کبھی آتی تھی تنگے سرانہ میں تھیں اور طلق تاشائی تھی</p>
<p>۴۶ کج گئے عیال غل غل غل غل بہتر تھے غل غل غل غل غل غل کج گئے عیال غل غل غل غل بہتر تھے غل غل غل غل غل غل</p>	<p>۴۷ بہتر تھے غل غل غل غل غل غل کج گئے عیال غل غل غل غل بہتر تھے غل غل غل غل غل غل کج گئے عیال غل غل غل غل</p>	<p>۴۸ کج گئے عیال غل غل غل غل بہتر تھے غل غل غل غل غل غل کج گئے عیال غل غل غل غل بہتر تھے غل غل غل غل غل غل</p>
<p>۴۹ رہتے ہو پناہ شہنشاہ بنی ہاشم کا سرخ تیر پیر دھرا ماہ بنی ہاشم کا</p>	<p>۵۰ پر تاشائیوں کی چھاتی چھاتی تھی باجون سے ہاے حینا کی صدا آتی تھی</p>	<p>۵۱ کوئی نگین تھا اور شاہ کوئی ہوتا تھا کوئی نہ تھا اسرونیہ کوئی روزنا تھا</p>
<p>۵۲ کوئی نہ تھا اسرونیہ کوئی روزنا تھا کوئی نگین تھا اور شاہ کوئی ہوتا تھا</p>	<p>۵۳ کوئی نہ تھا اسرونیہ کوئی روزنا تھا کوئی نگین تھا اور شاہ کوئی ہوتا تھا</p>	<p>۵۴ کوئی نہ تھا اسرونیہ کوئی روزنا تھا کوئی نگین تھا اور شاہ کوئی ہوتا تھا</p>
<p>۵۵ پڑے پر یوسف یعقوب کا سر دیکھا ہے یاسنان پڑے پر محبوب کا سر دیکھا ہے</p>	<p>۵۶ گردنیں ڈالے ہو چکے چلے جاتے تھے آنسو ان گھوڑوں کی آنکھوں سے بہ جاتے تھے</p>	<p>۵۷ پہرے والے سر باز نہ دیکھے ہوئے تھے ایسے قیدی بھی زہار نہ دیکھے ہوئے تھے</p>

[illegible]

<p>۵۲۵ نقشا چننا بختی کانت نہ پختہ نہ دیکھا کہ کسے شک بختی کسے باخدا ہل کا یہ نہ سے عجوب کی انیسویں چنا</p>	<p>۵۲۶ کتنی تو دلدار کی کی نہ بین عباد کتنی تو تیار تھا اس کی سبب و غلوم کرد خاکم کسے چہ جیجے جاتے سکو حلابہ بانو انتر کسے بیجا بختی کسے جی</p>	<p>۵۲۷ کتنی تو بختی بختی بختی بختی کتنی تو بختی بختی بختی بختی کتنی تو بختی بختی بختی بختی کتنی تو بختی بختی بختی بختی</p>
<p>یہ شہکارا بنیں پاس ہمارا کرتے پاس آکے ہن لاند نکا نظر ادا کرتے</p>	<p>جو جو اس بیکس منہ یہ تم ہوتے تھے پیٹ کر سید و سراپاں حرم روتے تھے</p>	<p>کسا تھا ظالمو بحر منہ تارے ہو چکے چل نہیں سکتا ہوں کھینچے لیے جا ہو چکے</p>
<p>۵۲۸ نکاح کی چھاتی چننے ہوئے بختی بختی اشک بکھو نہیں کھڑی کسے رات نکاح راہ کی آگے آگے چھوڑ دو وہیل</p>	<p>۵۲۹ بختی بکھا دے تھے زور اور کسے نکاحی تقدیر نہ راہ کوئی عمل در کسے نکاحی تقدیر نہ راہ کوئی عمل در کسے نکاحی تقدیر نہ راہ کوئی عمل در کسے</p>	<p>۵۳۰ نکاحی تقدیر نہ راہ کوئی عمل در کسے نکاحی تقدیر نہ راہ کوئی عمل در کسے نکاحی تقدیر نہ راہ کوئی عمل در کسے نکاحی تقدیر نہ راہ کوئی عمل در کسے</p>
<p>دل صحت کتے تھے بڑے فوٹ سے پھر قوت تھے جو رعد اسے کی بچو کسے ہر سوت تھے</p>	<p>رشت پار تھی نگہ زانو یہ شرط اس تھا عرق شرم سے ایک ایک کا چہرہ رت تھا</p>	<p>عشق یا تو نہیں پھر منہ بھل سکتے کا اڑا ایک تو ہرگز نہیں چل سکتے کا</p>
<p>۵۳۱ نکاحی تقدیر نہ راہ کوئی عمل در کسے نکاحی تقدیر نہ راہ کوئی عمل در کسے نکاحی تقدیر نہ راہ کوئی عمل در کسے نکاحی تقدیر نہ راہ کوئی عمل در کسے</p>	<p>۵۳۲ نکاحی تقدیر نہ راہ کوئی عمل در کسے نکاحی تقدیر نہ راہ کوئی عمل در کسے نکاحی تقدیر نہ راہ کوئی عمل در کسے نکاحی تقدیر نہ راہ کوئی عمل در کسے</p>	<p>۵۳۳ نکاحی تقدیر نہ راہ کوئی عمل در کسے نکاحی تقدیر نہ راہ کوئی عمل در کسے نکاحی تقدیر نہ راہ کوئی عمل در کسے نکاحی تقدیر نہ راہ کوئی عمل در کسے</p>
<p>مانگ سکتا تھا نہ راہ کوئی بھر پانی دوسے اعدا کسے ہوا جاتا تھا تو ہر پانی</p>	<p>اونٹ پر سیر کے مانند کوئی کا نہیں تھی اور کوئی منہدی گویا تھوڑے منہ ڈھانپتی تھی</p>	<p>ظالمو ایک تو ہر طریق و سلاسل بھاری اور ہر سب منزلوں کے آجکی منزل بھاری</p>

<p>۴۳ کھنکھرتی تیغ نہ پھر مگو درادے کوئی نوک نیز ورنہ نہ شانے پہ چھا کوئی میں ان کی جیہ نہ تو فوجی تان جو لڑا تھو وہ کہتے تھے نہ روادان</p>	<p>۴۴ یہ سنا کہ یونین کے لئے لکھا لکھین قدیمین نہیں سیر لکھ لکھین لکھنویاں تو قتل ہواے زور نہ سے روادان کہانے لکھنویاں</p>	<p>۴۵ نہیں غلام کی قیدی تھی تھی اوشو بہاؤ نہ خوف سے تھی تھی چلوں لاؤ دین باجی اڑا تھی چلوں دربار دین عالم کہ وہ کیا تھی</p>
<p>۴۶ کھنکھرتی تیغ نہ پھر مگو درادے کوئی نوک نیز ورنہ نہ شانے پہ چھا کوئی میں ان کی جیہ نہ تو فوجی تان جو لڑا تھو وہ کہتے تھے نہ روادان</p>	<p>۴۷ یہ سنا کہ یونین کے لئے لکھا لکھین قدیمین نہیں سیر لکھ لکھین لکھنویاں تو قتل ہواے زور نہ سے روادان کہانے لکھنویاں</p>	<p>۴۸ کبھی باون سے کبھی ہاتھوں سے مٹھا پینے تھے باون کسے میں نہ تھے سب کے قدم کا پتہ تھے کبھی باون سے کبھی ہاتھوں سے مٹھا پینے تھے باون کسے میں نہ تھے سب کے قدم کا پتہ تھے</p>
<p>۴۹ کونی لائے تھے جو وہاں جو جو کہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ اوشو بہاؤ نہ خوف سے تھی تھی چلوں لاؤ دین باجی اڑا تھی</p>	<p>۵۰ یہ سنا کہ یونین کے لئے لکھا لکھین قدیمین نہیں سیر لکھ لکھین لکھنویاں تو قتل ہواے زور نہ سے روادان کہانے لکھنویاں</p>	<p>۵۱ نہیں غلام کی قیدی تھی تھی اوشو بہاؤ نہ خوف سے تھی تھی چلوں لاؤ دین باجی اڑا تھی چلوں دربار دین عالم کہ وہ کیا تھی</p>
<p>۵۲ رکے کھاتے ہیں جو چہر میں دلا دو مگو میو سے بازار میں بکتے ہیں مگادو مگو میں ان کی جیہ نہ تو فوجی تان جو لڑا تھو وہ کہتے تھے نہ روادان</p>	<p>۵۳ یہ سنا کہ یونین کے لئے لکھا لکھین قدیمین نہیں سیر لکھ لکھین لکھنویاں تو قتل ہواے زور نہ سے روادان کہانے لکھنویاں</p>	<p>۵۴ وہ ہر تدا سے صورت نہ دکھا تو کی میں سانے حاکم اظلم کے نہ جاؤنگی میں کبھی باون سے کبھی ہاتھوں سے مٹھا پینے تھے باون کسے میں نہ تھے سب کے قدم کا پتہ تھے</p>
<p>۵۵ نہیں غلام کی قیدی تھی تھی اوشو بہاؤ نہ خوف سے تھی تھی چلوں لاؤ دین باجی اڑا تھی چلوں دربار دین عالم کہ وہ کیا تھی</p>	<p>۵۶ یہ سنا کہ یونین کے لئے لکھا لکھین قدیمین نہیں سیر لکھ لکھین لکھنویاں تو قتل ہواے زور نہ سے روادان کہانے لکھنویاں</p>	<p>۵۷ نہیں غلام کی قیدی تھی تھی اوشو بہاؤ نہ خوف سے تھی تھی چلوں لاؤ دین باجی اڑا تھی چلوں دربار دین عالم کہ وہ کیا تھی</p>
<p>۵۸ میو سے بازار میں بکتے ہیں مگادو مگو میں ان کی جیہ نہ تو فوجی تان جو لڑا تھو وہ کہتے تھے نہ روادان میں ان کی جیہ نہ تو فوجی تان</p>	<p>۵۹ یہ سنا کہ یونین کے لئے لکھا لکھین قدیمین نہیں سیر لکھ لکھین لکھنویاں تو قتل ہواے زور نہ سے روادان کہانے لکھنویاں</p>	<p>۶۰ جل تو چل ورنہ ابھی شمر کو بلواتا ہوں سرد بار تھے کھینچے لیے جاتا ہوں کبھی باون سے کبھی ہاتھوں سے مٹھا پینے تھے باون کسے میں نہ تھے سب کے قدم کا پتہ تھے</p>

<p>۵۱۵ چرخ زینب کی طاعت گناہوں خطاب برکت کے کی زینب دین قبا کی زینب کی بنی ببا خیمہ خن مرا زینب کو محبت انیس سے نفاذ دین</p>	<p>۵۱۶ شہر میں چلا تھے جا کر کیا رسی ایک سو انویسوں ہی ش بنیو چا جب آل شہر کے تریں و درت غی کے ہو گا انھوں کں کات</p>	<p>۵۱۷ چرخ زینب کی طاعت گناہوں خطاب برکت کے کی زینب دین قبا کی زینب کی بنی ببا خیمہ خن مرا زینب کو محبت انیس سے نفاذ دین</p>
<p>۵۱۸ دین و دنیا کے شہنشاہ کی بی بی ہون میں او شہزادہ الد کی بی بی ہون میں</p>	<p>۵۱۹ شہر سے سنتی یہ بیدار ہی کھڑے لکین کوئی وارث جو نہ تھا دھماکے نھڑ لکین</p>	<p>۵۲۰ کھینچ تو جو بیان سے مجھ لیا وے گا کیا تیر کو نہ تھ شہر میں دکھلا وے گا</p>
<p>۵۲۱ چرخ زینب کی طاعت گناہوں خطاب برکت کے کی زینب دین قبا کی زینب کی بنی ببا خیمہ خن مرا زینب کو محبت انیس سے نفاذ دین</p>	<p>۵۲۲ شہر میں چلا تھے جا کر کیا رسی ایک سو انویسوں ہی ش بنیو چا جب آل شہر کے تریں و درت غی کے ہو گا انھوں کں کات</p>	<p>۵۲۳ چرخ زینب کی طاعت گناہوں خطاب برکت کے کی زینب دین قبا کی زینب کی بنی ببا خیمہ خن مرا زینب کو محبت انیس سے نفاذ دین</p>
<p>۵۲۴ کیا جواب اسکا میر کو تو دیکھا ظالم تو نے برباد کیا خانہ زہر ظالم</p>	<p>۵۲۵ ایک رتے سے آگاہ یہ جلا و نہیں بابا صاحب کی وصیت تھیں کیا و نہیں</p>	<p>۵۲۶ بیت زمر کی تدبیر میں آتی ہے شہ منظوم کی ہر شہر میں آتی ہے</p>
<p>۵۲۷ چرخ زینب کی طاعت گناہوں خطاب برکت کے کی زینب دین قبا کی زینب کی بنی ببا خیمہ خن مرا زینب کو محبت انیس سے نفاذ دین</p>	<p>۵۲۸ شہر میں چلا تھے جا کر کیا رسی ایک سو انویسوں ہی ش بنیو چا جب آل شہر کے تریں و درت غی کے ہو گا انھوں کں کات</p>	<p>۵۲۹ چرخ زینب کی طاعت گناہوں خطاب برکت کے کی زینب دین قبا کی زینب کی بنی ببا خیمہ خن مرا زینب کو محبت انیس سے نفاذ دین</p>
<p>۵۳۰ کچھ سزا تو نے نہ اس ظلم کی یا بی ظالم مر گئے وہ پہ تجھے موت نہ آئی ظالم</p>	<p>۵۳۱ عرش کی شہر نے تب زمین دگر یہ ہے دغتر فاطمہ ہے شاہ کی ہمیشہ یہ ہے</p>	<p>۵۳۲ میں تو سنتا ہوں بت کیوں مجبور ہیں وہ کوئی وارث ابھی جیتا ہے جو مغرور ہیں وہ</p>

<p>۴۳ دارا فرزند پادشاہ بہرام سہ ماہی و شوقین بن حوضیاد بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار</p>	<p>۴۴ خجہ جہاں کھانا شاہ بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار</p>	<p>۴۵ بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار</p>
<p>۴۶ مظلوم کی خواہش کی اتارے گردن تن سے اس بکس دھنڑ کی اتارے گردن</p>	<p>۴۷ اب تو اے فاطمہ کے لالہ کمرست کبھی اپنی ہنسی کی اس وقت حمایت کیجے</p>	<p>۴۸ منہ چھیا نکو نہ برقع نہ لڑا دیتا ہے دختر فاطمہ زہرا کو لڑا دیتا ہے</p>
<p>۴۹ بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار</p>	<p>۵۰ بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار</p>	<p>۵۱ بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار</p>
<p>۵۲ ظلم عورت یہ یہ اند سے دراک ظالم دختر فاطمہ کو قتل نہ کرے ظالم</p>	<p>۵۳ فضل خالق سے میں مجبور نہیں ہوں ظالم اب بھی چاہوں تو تو تخت اظظ دون ظالم</p>	<p>۵۴ سرحد و سرحد کو نہیں جو عریان ہو گا درہم و درہم ابھی دفتر اسکان ہو گا</p>
<p>۵۵ بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار</p>	<p>۵۶ بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار</p>	<p>۵۷ بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار بازار خلی کے گھر سے باہر منت یہ بازار</p>
<p>۵۸ اب کہاں ہیں شوالہ بوجہ دین تنگو ہے جیتے نہیں بابا بوجہ دین تنگو</p>	<p>۵۹ ہاتھ گرا پٹھا تیرا تو کل جاوے گا بہنگے سے اسے دیکھ کا تو جل جاوے گا</p>	<p>۶۰ جس غمگین ہیں نبی آہ یہ وہ ماہم ہے جسکا پایاں نہیں داندہ یہ وہ ماہم ہے</p>

<p>۴۱ ابا کو جب کہ چاہے دو دو جان بدین نظر آئے غنی بیگم کیست حکم آئے زنت زرد و بونچہ پیر آئے</p>	<p>۴۲ حکم کے لکھ کو کمان چہ نصیب کیا تاریکی شب میں نظر آجانب کیا وہ جو بوسے لکھ کو بونچہ پیر کیا زور بے نگرئی تھا نصیب کیا</p>	<p>۴۳ بہو ابا کو جب کہ چاہے دو دو جان بدین نظر آئے غنی بیگم کیست حکم آئے زنت زرد و بونچہ پیر آئے</p>
<p>تشریم چلی ان لوجہ گردن پر کیا تیکسی دیاس برستی ہے گردن پر</p>	<p>۴۴ میں کہتا تھا دین کہ کہاں جا کے چھپے ہیں اسکی نہ خبر تھی تہ گھر آ کے چھپے ہیں</p>	<p>۴۵ کرسم کہ مصوم ہیں دکھ پائے ہیں ظالم ہم چھپنے کو دامن میں آئے ہیں ظالم</p>
<p>۴۶ یہ لکھ کو جب کہ چاہے دو دو جان بدین نظر آئے غنی بیگم کیست حکم آئے زنت زرد و بونچہ پیر آئے</p>	<p>۴۷ راز کتبہ تھا چھپا گیا کیا چھپتا ہوں عالم رویا میں ایک چھپتے ہیں وہ بادید ہوں</p>	<p>۴۸ بہو ابا کو جب کہ چاہے دو دو جان بدین نظر آئے غنی بیگم کیست حکم آئے زنت زرد و بونچہ پیر آئے</p>
<p>۴۹ بابا کو انھیں کے تہ تشریم کیا ہے پانوں میں رس باندھ کے تشریم کیا ہے</p>	<p>۵۰ آئے ہیں کہاں ہم درز دانے بھلے معلوم ہوا پر گئے پند میں اجل کے</p>	<p>۵۱ پرہشت سے تری سنو نہیں دل ہاتھ میں ظالم اب دھیلی رس کر کے گلے چلتے ہیں ظالم</p>
<p>۵۲ یہ لکھ کو جب کہ چاہے دو دو جان بدین نظر آئے غنی بیگم کیست حکم آئے زنت زرد و بونچہ پیر آئے</p>	<p>۵۳ یہ لکھ کو جب کہ چاہے دو دو جان بدین نظر آئے غنی بیگم کیست حکم آئے زنت زرد و بونچہ پیر آئے</p>	<p>۵۴ یہ لکھ کو جب کہ چاہے دو دو جان بدین نظر آئے غنی بیگم کیست حکم آئے زنت زرد و بونچہ پیر آئے</p>
<p>۵۵ میں چھوڑتا تھا تہ تشریم کیا ہے پانوں میں رس باندھ کے تشریم کیا ہے</p>	<p>۵۶ اک عجب میں عالم کے وہ پیار نظر آئے بالاے زمین عرش کے تالے نظر آئے</p>	<p>۵۷ آگاہ ہو مسلم کے ہیں تخت جگر میں لارا پر دغا سے جسے ہم اسکے پر میں</p>

<p>۴۸ جورجیہ خیمہ معصومین پر کیا ان دونوں نے غلام نہ بچھا دیا جو کہ طبعاً باندہ دیا غم نہ آیا</p>	<p>۴۹ یہ کچھ بچہ چھوڑنے لگی کہ بار خیمہ جلا کے میں بول کر کچھ لکھنے لگا جادو سے کہنا راہ نکلا نہ زنا چین قتل اگر لگایا یہ میں نے</p>	<p>۵۰ بہار چلا اسکو تو معصومین کو کھینچا لیکھ کر کہو کہ میں نے بچہ بچا لیا رو کر کہو کہ میں نے بچہ بچا لیا بار لگایا جو کچھ تو نے کیا باہر لگایا</p>
<p>۵۱ بہار نہیں لے آیا چوڑا لفون کو پکڑ کر استادہ کیا چوب سے سی میں جو کڑ کر</p>	<p>۵۲ اب حلق سے معصومین کے شمشیر ملیگی سر انکے دکھاؤ نگا تو جاگیر تیسگی</p>	<p>۵۳ بیکس میں ساؤ ہین اور آوارہ طہی ہین یہ کیا ہے نہ رالم کہ گرفتار سن ہین</p>
<p>۵۴ بہار میں کہ چلا گیا کھینچ کر جہان اس کھل کر میں یہ دونوں سافر ہے انکے غرض کاش نے سر اس کا</p>	<p>۵۵ خیمہ جلا کے سر فرسب شمشیر لگائی اک دلا میں ماسد سے لگی کچھ لگائی چلا کے لگائی یہ پیر کی دہائی</p>	<p>۵۶ اگر خیمہ لگا رہی ہے ہمساری لے آؤ چلا صلا اس کا بچہ از دہاری چلو سر بازار میں یہ چنے ماری</p>
<p>۵۷ تقصیر جو کچھ لے ہوئی ہو وہ کھل کر ہے ہے کچھ ہماؤ لے آگے نہ بھل کر</p>	<p>۵۸ ہے ہے مرا قماری امداد کو ہو چو لے شاہ غریبان مری فریاد کو ہو چو</p>	<p>۵۹ بچ جا بیگے ہم خلعت و زاری لگا ظالم اگر قتل کیا ہو تو پیتا یگنا ظالم</p>
<p>۶۰ لنگر تو معصومین کو اب چھوڑ دے کھینچ کر معصومین کو دار میں لگا دے تو ان میں سے کچھ بچہ بچا لے</p>	<p>۶۱ ظلم و ستم کی بلالیں پکاری اب ہے جلا ہوئی بر لو ہوئی نہ تھاری نہ کہہ نہ کہہ کہ بچہ بچا لے ماری کس طرح بچاؤں یہ بچہ بچا لے ماری</p>	<p>۶۲ اگر بیان نہ کہیں ہم تو نہ بچہ بچا لے دواؤں کے بچہ بچا لے دواؤں کے بچا لے ماؤں کے بچہ بچا لے دواؤں کے بچا لے</p>
<p>۶۳ کس یاس سے ہے ہے مرہٹہ کتے ہون دہشت سے تری کچھ نہیں کہہ سکتے ہون</p>	<p>۶۴ مجبور ہیں طاقت نہیں اٹھنے کی زمین سے الدر بچاؤں تمہیں اس دشمن دین سے</p>	<p>۶۵ پاؤں کی جو ہکو تو سے قدم نہ گر بنگی کس طرح محبت سے ترے گرد پھر بنگی</p>

<p>۱۴۴ ہم بندگی رب کریم تو ہمہ جہا کر ایک ہاتھ میں سر دوزخ کے تن پھر جدا کر بانی مہدوں میں اپنے تسمت کو دلا پیشہ شوق سے اسے ہم جو کچھ خواہ</p>	<p>۱۴۵ اور دوزخ کے تن چھلکے پھر کیا دریائی تارنی سے جو کچھ خواہ اس کا شہید اب بھی رقی وہاں انگلا اور دوزخ کے تن چھلکے پھر کیا</p>	<p>۱۴۶ مہدوں کو مارا کچھ عزم نہ کیا سک جو پھر پھر کو تہ تیغ بلجایا مہدوں کو مارا کچھ عزم نہ کیا مہدوں کو مارا کچھ عزم نہ کیا</p>
<p>۱۴۷ یہ کھلے کھلے لگانے کی ہے نظروں پر معصوم کی اودھ شکر کیا دیکھو رنگو اسے ہمیں خلوت پڑا یہ کھلے کھلے لگانے کی ہے</p>	<p>۱۴۸ ہم بندگی رب کریم تو ہمہ جہا کر ایک ہاتھ میں سر دوزخ کے تن پھر جدا کر بانی مہدوں میں اپنے تسمت کو دلا پیشہ شوق سے اسے ہم جو کچھ خواہ</p>	<p>۱۴۹ کوساٹے محتاجوں کو نا دلاؤنگو مارا تقصیر تھی کیا جو وطن کو اور دنگو مارا کوساٹے محتاجوں کو نا دلاؤنگو مارا تقصیر تھی کیا جو وطن کو اور دنگو مارا</p>
<p>۱۵۰ ایک حشر پیا ہو گیا خنجر کے چلے پر جھانکی نے گلا رکھ دیا بھائی کے چلے پر کبھی نہ کھلے نظر آئی مجھ سے بہن ماجدوں کی بڑی بھلاخان</p>	<p>۱۵۱ کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم</p>	<p>۱۵۲ کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم</p>
<p>۱۵۳ کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم</p>	<p>۱۵۴ کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم</p>	<p>۱۵۵ کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم</p>
<p>۱۵۶ کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم</p>	<p>۱۵۷ کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم</p>	<p>۱۵۸ کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم</p>
<p>۱۵۹ کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم</p>	<p>۱۶۰ کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم</p>	<p>۱۶۱ کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم</p>
<p>۱۶۲ کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم</p>	<p>۱۶۳ کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم</p>	<p>۱۶۴ کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم</p>
<p>۱۶۵ کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم</p>	<p>۱۶۶ کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم</p>	<p>۱۶۷ کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم کب میں نے کیا تھا چھ رلاؤنگو ظالم بلجائیں تو قیدی نہیں کر لائیو ظالم</p>

رباعی

وہمان ہے کوئی گھر کہیں آبادی ہے
راحت سے کوئی اور کوئی آبادی ہے

اک عزت و غم کا چہرہ دنیا
تم چہ کی جاؤ کہیں شادی ہے

رباعی

ایک کھٹے بزم کے جھنکی
اندھڑاتے اس کو کرنے کی

آہستہ سے کوہان کہان پھاؤں جانی
مٹی نہیں بزم میں تل مہرنے کی

رباعی

اس بزم کو بزمِ پرتو قیاس ہے
حقا کہ یہ بزم گلشنِ قیاس ہے

روئے کوہینِ جی عاشقانِ فیکر
کیا وقت ہے کیا لوگ ہیں کیا محبت ہے

رباعی

اس بزم کی قریح کا غل ہر سو ہے
ایک ایک عطر ادا رشتہ و شوخ ہے

یہاں رہا ہے یہ باغِ خزانے محفوظ
محبوب کو چھین مین گل میں یوں

رباعی

شہرِ سینے میں پیوستہ ہے
ایک ایک کا دل درد سے وابستہ ہے

گل کے گل جمع ہیں اس بھل میں
یہ بزمِ عز و خلد کا گلستا ہے

رباعی

پیدا ہوئے دنیا میں اسی غم کے لیے
رونا ہی جلایا ہے یہ چمک بزم کے لیے

مکھو دو دو لبتین خزانے ہی میں
ہم بھین روئے کو ہوا تاثر کے لیے

<p>۴۱ آہ آہ مرثیہ کی دربار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں</p>	<p>۴۲ چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں</p>	<p>۴۳ چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں</p>
<p>نوبتیں بختی ہیں دشمن تو خوشی ہو تو ہیں خاطر پستی ہیں شیر خدا روتے ہیں</p>	<p>رو کے فرماتی ہیں کس گوشے میں جاؤں ہاتھ کھلیا کین تو منہ اپنا پھانے رہا</p>	<p>آہ سرگام یہ سینے سے نکلتا ہے جب گھر گھر گئے ہیں سگر تو دل بجاتی ہے</p>
<p>۴۴ چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں</p>	<p>۴۵ چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں</p>	<p>۴۶ چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں</p>
<p>بید جاگتے ہیں تو جھجکا کے اٹھاتے ہیں بوڑیاں نیز ذکی شانوں میں چھاتے ہیں</p>	<p>کم نہ کچھ مرتبہ آل عبا ہوئے گا عاصیوں کا اسی پردہ میں بھلا ہو گیا</p>	<p>صد تے امان یہ گرہ عقدہ کشا کھول گیا بی بی اس عقدہ مشکل کو خدا کھول گیا</p>
<p>۴۷ چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں</p>	<p>۴۸ چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں</p>	<p>۴۹ چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں جس کے چرخ کی شام کی بازار میں</p>
<p>ہوئی مطلوبی پر تیاب دم ہوتے ہیں دیرہ حلقہ زنجیر لہو روتے ہیں</p>	<p>و مہدم ساس بھی سہیلی ہر ساتھ آئے بھی لنگر نہ کھلا تھا کہ بند تھا ہاتھ آئے</p>	<p>جہول جائیگا یہ سب دکھ و غمیں یا ورنہ دھڑک جائیگا یہ سب دکھ و غمیں یا ورنہ</p>

<p>۱۰۰ کسوت دریا بزمین لایان کا گرجا کی طرح پکھن کر کے ہوں کسی شے سے لالہ کی طرح خون کیونین لکڑی کی طرح الگو یوں جو تیرے یوں پوچھو پوچھا</p>	<p>۱۰۰ نہاں با حق و سیرت تیرے تھے تیری پہنچتے تھے تہنیت رخ شکر باری جمع دربار میں تھی شکر خلقت ساری بیاں تو تھا بزم کا غل دار و صغری</p>	<p>۱۰۰ تو ہی ہستی و صفت جھنکی ابو سنیہ کا نہی زاری جیسے جو غم کی تھی شادی لاش نہ تھی تو ہی شکر لگی تھی جو کچھ ہے جو کچھ ہے جو کچھ ہے</p>
<p>۱۰۰ وہ کیا کوئی تفسیر یہ منہ مڑا سے سیلیان کھانے کو اعدا میں مجھے چھوڑا ہے</p>	<p>۱۰۰ اس طرف سے تو دف و تے کی صدا آتی تھی اور اس سمت سے ہی ہر کی صدا آتی تھی</p>	<p>۱۰۰ قافلہ یوں تو بھی شام و سحر روتا ہے پردہ روتی ہی تو شہر کا سر روتا ہے</p>
<p>۱۰۰ کان زنی جو اداری نہ نہ راہ کیا دوب جو بوجے مجھ بابا کی بخت تھی دن میں چھاتی سے لاکھ تھے چھاتی نہ کیسے یہ آیا نہیں کھینچا</p>	<p>۱۰۰ دوب بخت تھی اٹھ لاکھ تھے کھینچا قیدی کیسے جلد نہیں تھے کھینچا بھلا کر تھے تھے تھے تھے تھے چھاتی چھاتی چھاتی چھاتی</p>	<p>۱۰۰ بلوڑ دکھایا ہر اور نہ نہ راہ کیا ملکی ایک ہی تھی جلد نہیں تھے کھینچا خاک لکڑی سے جلد نہیں تھے کھینچا نہ نہ راہ کیا ہر اور نہ نہ راہ کیا</p>
<p>۱۰۰ منہ دکھاتے نہیں شفقت سے بلاناکیا غلاب میں آئے نہ چھاتی پہلا ناکیا</p>	<p>۱۰۰ طاہر دہشت کے لہو کا گھٹا جاتا ہے ہر قدم ایک صغیفہ کو غش آجاتا ہے</p>	<p>۱۰۰ ہو نہیں آنکے بھائی کو وہ جب روتی ہے یہ تک قید یونین سینہ زنی ہوتی ہے</p>
<p>۱۰۰ دوب جو بوجے مجھ بابا کی بخت تھی دن میں چھاتی سے لاکھ تھے چھاتی نہ کیسے یہ آیا نہیں کھینچا</p>	<p>۱۰۰ بلوڑ دکھایا ہر اور نہ نہ راہ کیا ملکی ایک ہی تھی جلد نہیں تھے کھینچا خاک لکڑی سے جلد نہیں تھے کھینچا نہ نہ راہ کیا ہر اور نہ نہ راہ کیا</p>	<p>۱۰۰ بلوڑ دکھایا ہر اور نہ نہ راہ کیا ملکی ایک ہی تھی جلد نہیں تھے کھینچا خاک لکڑی سے جلد نہیں تھے کھینچا نہ نہ راہ کیا ہر اور نہ نہ راہ کیا</p>
<p>۱۰۰ کطرف لوٹ کا سب زیور و زر رکھا تھا دو تے فاطمہ کے لال کا سر رکھا تھا</p>	<p>۱۰۰ یہ جو سلطان عرب اسکی نواسی ہر وہ اکلہ کو جبکہ ہیں سب اسکی نواسی ہر وہ</p>	<p>۱۰۰ بھائی تان بھتی ہیں اس دو وہ لختی ہر شمر جب آنکھ دکھاتا ہی تو چپ ہوتی ہر</p>

سار جہان صواب و سیر کر کے

۱۹۷
دیکھتا کہ قیدی دریا زار
بر چاہے کہ وہ حاکم کے گناہ کا
اگر دوسرے پر سب جادوں کا
پہنچا تو ہوا بوسہ عزت و کرامت

۱۹۸
کہا ظالم نے کہ ہاں قیدی کو لاؤ تو میرا
کلمہ سنتے ہی ڈرے گئے دوسرے
تو کہہ گئے ہوں یہ سب جو کچھ حال میں
پہنچا تو ہوا بوسہ عزت و کرامت

۱۹۹
کہا ناموس نے کہ ہاں قیدی کو لاؤ تو میرا
کلمہ سنتے ہی ڈرے گئے دوسرے
تو کہہ گئے ہوں یہ سب جو کچھ حال میں
پہنچا تو ہوا بوسہ عزت و کرامت

۲۰۰
صاف خورشیدی تسکین جو نظر آتی ہیں
انکھیں سب ظالموں کی بندہ موی جاتی ہیں

۲۰۱
ہینے کرب کو تنگوار جو لیجانے لگے
حضرت زینب و کلثوم کو خوش آنے لگے

۲۰۲
خلق میں کسکے لیے مرتبہ عالی ہے
کسا اقبال ہو اور کسی بد اقبالی ہے

۲۰۳
گو کہ اس زنجیر میں دریاں بھی ہیں
نہ چھپاتے کوئی پانی خفاک جمال
یہاں ہلکا اسد الدنیا کی دھجی کی بھی
انکھ اٹھا کر کوئی دیکھ کر بھی

۲۰۴
تو کہہ گئے سامنے درخت کو آج
دیکھ کر سب جادوں کو بلا لہ
اگر کہہ گئے نہ سمجھیں تو یہ
شکر آتا ہوں خالق نے کیا عجب

۲۰۵
تو کہہ گئے سامنے درخت کو آج
دیکھ کر سب جادوں کو بلا لہ
اگر کہہ گئے نہ سمجھیں تو یہ
شکر آتا ہوں خالق نے کیا عجب

۲۰۶
جلوہ روشنی طور نظر آتا تھا
کچھ نہ آنکھوں کو بجز نور نظر آتا تھا

۲۰۷
پٹھنے کا کسین دنیا میں سہارا نہ ہا
پتھن اٹھ گئے اب زور محف لا نہ ہا

۲۰۸
فوج میسر ہوئی سلطان حجازی رہے
جکی تلوار کا شہرہ تھا وہ غازی رہے

۲۰۹
کہا بوسہ عزت و کرامت
کہا بوسہ عزت و کرامت
کہا بوسہ عزت و کرامت
کہا بوسہ عزت و کرامت

۲۱۰
کہا بوسہ عزت و کرامت
کہا بوسہ عزت و کرامت
کہا بوسہ عزت و کرامت
کہا بوسہ عزت و کرامت

۲۱۱
کہا بوسہ عزت و کرامت
کہا بوسہ عزت و کرامت
کہا بوسہ عزت و کرامت
کہا بوسہ عزت و کرامت

۲۱۲
تھا جو منظور خدا اک عب کا پردہ
فاطمہ روکتی تھی اپنی ردا کا پردہ

۲۱۳
ذبح خیر سے ہوا جو وہ پدر کا ہے
اک ذرا غور سے دیکھو تو یہ سر کا ہے

۲۱۴
ہو کہ بتقدیر جو سمجھا تو خطا کرتا ہے
دیکھ مصحف میں خدا کسی نثار کا ہے

<p>دست انار کے اندر نہ بنایا ہے لعل کے لیے جسے این لایا ہے نہ سراج کا نہ بامین نہ شہنشاہ</p>	<p>نیکوئیوں کو نہ کہ کوئی بے رحمی قہر کے اندر نہ کہ بے رحمی بے رحمی کے اندر نہ کہ بے رحمی</p>	<p>کشتہ کار پادشاہ سے ترسینے دردان بن بن تباہ کر خلیج پیش کر بیخیز و زنجیر لگاؤ غیب</p>
<p>قرب ایسا کہ الہ کی درگاہ میں ہے فرق تو سین تیا کس میں اور الدین ہے</p>	<p>اگ دی خیمہ کو اور زور و زور لپ جسکے دربان تھے ملک تو نے وہ گھوڑ لیا</p>	<p>نہ خیر سے نہ حیدر سے جا کر تباہ ہے قطع ہو جائے تراہ تہ یہ کیا کر تباہ ہے</p>
<p>اور انار کے اندر نہ ادا کیا خار و زخم کو شہر سے کیا قہر و قہر کے اندر نہ ادا کیا</p>	<p>نہ تباہی تو میں یہ نہ تباہی بال کج سے کج سے تباہی بے رحمی کے اندر نہ کہ بے رحمی</p>	<p>بے رحمی کو نہ کہ بے رحمی بے رحمی کے اندر نہ کہ بے رحمی بے رحمی کے اندر نہ کہ بے رحمی</p>
<p>کسی سے رجب میں عاجز صف کھلائی بہر میں لکے لیے عرش سے تلواری</p>	<p>ننگے سر قید میں اک رات کی بیاسی آئی جھگڑا شادی ہوئی اور ہمہ تباہی آئی</p>	<p>تجگو بیاسے نین کو ہم کو تو بیاسے ہیں عرش تک جتنا ہر شہر وہ تباہے ہیں</p>
<p>نہ تباہی تو میں یہ نہ تباہی بال کج سے کج سے تباہی بے رحمی کے اندر نہ کہ بے رحمی</p>	<p>نہ تباہی تو میں یہ نہ تباہی بال کج سے کج سے تباہی بے رحمی کے اندر نہ کہ بے رحمی</p>	<p>نہ تباہی تو میں یہ نہ تباہی بال کج سے کج سے تباہی بے رحمی کے اندر نہ کہ بے رحمی</p>
<p>حق کا دریاے غضب جو شرجب آگیا باندھنا ہاتھ کا سادات کے تلبا گیا</p>	<p>اور ان ظلم رسید دینہ جفا کرنے لگا سب فرزند پیر بہ بھڑی دھرنے لگا</p>	<p>ان کھیلے بانو کو اب اٹھتے دھرتی ہونین نہ شکایت تری اللہ کرتی ہونین</p>

<p>۵۳۵ لکے بغیر غنیمت کی جانی آسان اگر غنیمت میں رہی تھام کر غنیمت کو زینت پر صد زینت</p>	<p>۵۳۶ بھچپان کھانے کی اس میں کچھ انداز چپ رہن پہ چلو اور پلو اور پری جانی دور کھنی تو کھنی میں چھوٹی اس میں یہ بھی گزرا جیسا کہ کھنی</p>	<p>رباعی عابد کو سد باب کا غم رہتا تھا دورانِ شہر آشوبان نہ رہتا تھا تھیں فرط کجا سی دو تون آنکھیں مجھ رخسار مبارک پہ دم رہتا تھا</p>
<p>۵۳۷ نہ تلام میں کہیں قہر آہی آ جاے کہیں اُمت کی نہ کشتی یہ تباہی آ جاے</p>	<p>۵۳۸ چپ ہیں جو ہمہ ستم راہ رضامین ہوگا اسکا انصاف تو دربارِ خدا میں ہوگا</p>	<p>رباعی بن روئے نہ غلب سے رہا جاتا تھا خطبہ منبر بڑھا جاتا تھا</p>
<p>۵۳۹ تم لو آگاہ ہو شکر پیر نے جو دکھ پائے پر نہیں ہوتے شکایت کے زبان لائے کو کھڑا لیا جب فرج کو قائل آئے سنئے اُمت کے لیے چھاتی پیڑ کھائے</p>	<p>۵۴۰ نہیں نے زینت سے جو یہ کی تقریر آگے غنیمت میں لگا کا نیچے حاکم بے پر شعر ہے بولا کہ اس کی ہی تر تیر سب کو بیا کر اور خوف میں بیجا یہ</p>	<p>رباعی بن روئے نہ غلب سے رہا جاتا تھا خطبہ منبر بڑھا جاتا تھا پڑھنے میں آگے تھے وہ نام حسین روئے تھیں یافک کر غش آ جاتا تھا</p>
<p>۵۴۱ اتنی سی بات پر مصروف بھا ہوتی ہو تم چھڑی ہو ٹوٹو نہ لکھو سر خفا ہوتی ہو</p>	<p>۵۴۲ بس اُن میں اب جگہ و طلب بھٹکا جاتا ہی حال زندہ انکا نہیں نہ سے کہا جاتا ہی</p>	

رباعی
عجب ببار خیمہ ہے
برشت طبر رشک گل عمر ہے

اشکوں کی پوکیوں نہ آ پڑا
بقدر ہر وہ صدمت جو ہے گویا

رباعی
شب غم میں رو یا کیم
ہر روز منہ آنسو نہ دھو یا کیم

بیدار اگر ہوں نخت خوابیدہ انیس
حسرت ہر خواب میں بھی دیکھیے

رباعی
جو شاہ کے غم کو دل میں جا دیو گیا
اللہ اسکا آ سے صلا دیو گیا

اشک غم خیمہ کا دیکھو تو اثر
اس قطرہ جہنم کو بجھا دیوے گا

رباعی
افت ہو جسے آ سے ولی کہتے ہیں
ایسوں کو سعید ازلی کہتے ہیں

اس زمیں دھوپ اٹھائے آ تو جو آگ
ہنسکھو بی اکلم علی کہتے ہیں

رباعی
دوم کا یہ لطافت و نرم
احسان یہ سر پر قدم

ہر عین شرف خدمت احباب حسین
گو ہو نہ جگہ بھائیں ہم

رباعی
جہلیں میں جو بار بار ہو جاتا ہے
عصیانے وہ بھیساب ہو جاتا ہے

خوشبو یہ عرق میں ہر غر ادا رون کے
پانی پانی گلاب ہو جاتا ہے

<p>۴۸ افت میں اگر خاں میں ناموں کے محبوبین ناچار ہیں ناموں کے کرو کے غم دار ہیں ناموں کے اور غم سے بے نیاز ہیں ناموں کے</p>	<p>۴۹ کتنی کوئی لوگ لیا باغ جارا ہو کر سیر ہے کوئی لنگار جارا جھرا اند کا میری میں کیا ہوتا دیا ہے لالہ جان ہو کے سدا</p>	<p>۵۰ تھی</p>
<p>زندگی صوبت ہو غریب الوطنی ہے غلامی حینا کا ہو اور سید زنی ہے</p>	<p>شادی بھی ہوئی تھی نہ کھنکھری میں مر نہ گئی ہاے بلا لیکے پسر کی</p>	<p>پاؤنگی کہاں فاطمہ ہر کے پسر کو ہیں ڈھونڈھتی آنکھیں مری مظلوم پدر کو</p>
<p>۵۱ کھانا</p>	<p>۵۲ کتنی</p>	<p>۵۳ کتنی</p>
<p>نورانی بدن خاک سے بیرون کے اٹے ہیں عریان ہیں سرور سکو گریبان پیٹے ہیں</p>	<p>میں کا ہیکو واقف تھی اسری کے من سے گھٹ گھٹ کے برائے کھلی لگی تو سے</p>	<p>چھاتی رحیم اکے دیکھ دیکھ مرچان عباس علی پانی پلا دیکھ مرچان</p>
<p>۵۴ کتنی</p>	<p>۵۵ کتنی</p>	<p>۵۶ کتنی</p>
<p>کتنی کوئی یاد محمد کے پسر کو دیوار سے رو کر کوئی مگر کوئی سر کو</p>	<p>تم جھٹ گئے گلو کے گلہ زالم سے اب کون چھڑاویگا ہمیں قید ستم سے</p>	<p>سینہ مرا بد ویتی سے طیان ہے پچھڑی ہوں پدر سے بھلا مہمان ہے</p>

[illegible]

<p>۱۴۴ خداوند ملائی میں کھلتا ہے جگر زندان پہ پیکلے وہ بفر بجائے کوئی کے سید بہر</p>	<p>۱۴۵ بہنیز کی نیکی کے شاہ جلالی بابا کی جو بدختر منظم نہ پائی کچھ منش سے آقا میر اور بختی</p>	<p>۱۴۶ یہ کسے کما حقہ میں کیا کے بابا نور بیان اور تن پر نور وہ بازو کمان میں جو تیرے چھ</p>
<p>۱۴۷ تو تیرے پیر کی زلفوں کی نگھا دو سرپا کا منظم سکینہ کو دکھا دو</p>	<p>۱۴۸ آہستہ کہا روح مزا پاتی ہے دو گو بو یا باکی زلفوں کی چلی آتی ہے دو گو</p>	<p>۱۴۹ اب منہ سے نکلتا ہے کلیم مر اھٹ کر وہ چھاتی کمان جس سے میں سوئی تھی لپکر</p>
<p>۱۵۰ زندان میں چلے گئے سید جاد کامباختوں پر لیا بیل شاہ بابا پور تو زار ورنے کیا اور</p>	<p>۱۵۱ تو تیرے شاہ سے بانٹ لے لیا نہا کیس پر ریا دیکھا جو بدختر منظم نہ پائی</p>	<p>۱۵۲ اس میں کون کیا تو تیرے شاہ نہا کیس پر ریا دیکھا جو بدختر منظم نہ پائی</p>
<p>۱۵۳ تیرے کاسر آیا ہے قنیم کو اٹھو تیرے جگر بند کی تسلیم کو اٹھو</p>	<p>۱۵۴ بابا کا ترے سر پہ پہچان کی میں ان خون بھری زلفوں کے قربان کی میں</p>	<p>۱۵۵ نہ پاس میں آپ اور نہ چچا جان ہمارے فریاد کہ مجروح ہوئے کان ہمارے</p>
<p>۱۵۶ تو تیرے شاہ سے بانٹ لے لیا نہا کیس پر ریا دیکھا جو بدختر منظم نہ پائی</p>	<p>۱۵۷ تو تیرے شاہ سے بانٹ لے لیا نہا کیس پر ریا دیکھا جو بدختر منظم نہ پائی</p>	<p>۱۵۸ تو تیرے شاہ سے بانٹ لے لیا نہا کیس پر ریا دیکھا جو بدختر منظم نہ پائی</p>
<p>۱۵۹ سر پہ تیرے بھائی کا بن کے جو دھرا تھا اک نور خدا چاروں طرف جلوہ نما تھا</p>	<p>۱۶۰ واہ ہو گئیں آنکھیں منہ منظم کے سر کی یہی پہ عجب یاس کس حضرت نے نظر کی</p>	<p>۱۶۱ روقی ہو کھلا دو ذرا شکل پدر کو بہلی ہو سکینہ تو جوالے کرو سر کو</p>

<p>۱۳۱</p> <p>مادان سے شہر کی آواز جو کہا ن کانپ گیا سہم گئی وہ جاگ اڑا بانو سے لپٹ کر کہاے مادر غمخوار جان پی میں وہ گئی پیو نہ ہوئی یوں</p>	<p>۱۳۲</p> <p>مظالم نے بڑا سحر خانہ چھپایا اور گلیا زندان سے شاہ دنیا راڈ میں تو لگ گئیں چلنے لکے سر دنیا اور سر گئی دیکھا کی دیکھا کہ گلیا</p>	<p>۱۳۳</p> <p>کرتے میں چھپا لیتی ہوں اس غم بھر کر کو دیکھا نہیں جی بھر کے ابھی اپنے پدر کو اک مصوم ہوئی خانہ زندان میں بکا کی تھا شور کہ قید میں کی عاشق نے قضا کی</p>
<p>۱۳۴</p> <p>میں کوئی وصیت مری تم سبک دنیا تم جی نہ اسے دیو سر و دنیا میں جھجھکا کہ مجھ قتل کیسے بیدار باب کا رکھ کر پوری توبہ ان</p>	<p>۱۳۵</p> <p>ان کو بلی نہ چڑی سوئے کہ میں نے اکرا مری پکڑی تو علی گئی ان چھٹی سی میت تری کی کھجور خوش ہو میں بابی لٹا اٹھاے کہے کہ</p>	<p>۱۳۶</p> <p>مادر تری مظلومی کے قربان سکینہ معصوم سکینہ مری نادان سکینہ پوشیدہ تہ خاک جو تن ہو گا محسوس یہ خون بھرا کرتا ہی کفن ہو گا محسوس</p>
<p>۱۳۷</p> <p>زندان میں کیا چھپا لیتی تھی مظالم نے شہر کی آواز جو کہا ن کانپ گیا سہم گئی وہ جاگ اڑا بانو سے لپٹ کر کہاے مادر غمخوار</p>	<p>۱۳۸</p> <p>میں کوئی وصیت مری تم سبک دنیا تم جی نہ اسے دیو سر و دنیا میں جھجھکا کہ مجھ قتل کیسے بیدار باب کا رکھ کر پوری توبہ ان</p>	<p>۱۳۹</p> <p>میں کوئی وصیت مری تم سبک دنیا تم جی نہ اسے دیو سر و دنیا میں جھجھکا کہ مجھ قتل کیسے بیدار باب کا رکھ کر پوری توبہ ان</p>

<p>۵۱ جنت شکم کے زندان میں ہوتی شام کو اک آنکھ نہ راحت تھی نہ آرام کو تھے در زبان دار و فکے نام کو روئے کے سوا اور تھا کام کو</p>	<p>۵۲ اک بات دھس کے دل تھی کھل چکی اگر خالی تھی گویا کیسے اگر دین پنا نہ کھو گئی کسی خاطر انکو نکال دیا ہو کر کھڑی کھیتی تھی ایک ایک کا نقشہ</p>	<p>۵۳ بڑے خون آلود تھی آگاہی و زاری گھر الیسا ہی ملت ہو گونگا رنگ و زاری لو سو رہا آنسو نہ کر آ نکھو نہ جاری نہ بویہ کہیں شوم آوار تھاری</p>
<p>۵۴ رخ زرد تھے دل سینو نہیں مدد سے بیان تھے تاریکی سے دم گھٹتے تھے اور اشک روان تھے</p>	<p>۵۵ سینے میں جگر غم سے کسی بی بی کا شق تھا زندان وہ ماتم کے مرقع کا ورق تھا</p>	<p>۵۶ مان صدقہ گئی سہلو جو کچھ رنج و تعب ہو پھر باندھ دے مری سے جو گردن و غضب ہو</p>
<p>۵۷ وہ کہہ رہا وہ فی قیامت کی آیت وہ غم تھی راہ و فکے کی لکھی تھی فاوئے نہ تھی تن میں کھڑے تھی بے شک تھے اور کئی تھی غایت</p>	<p>۵۸ ظلم و مونیہ آیت تھی عجیب خالی کوئی یہ ستر تھا فوار و زاری وہ خانہ تھی کہ جو تھا برونے خالی وان نہ بڑے تھے مسموم شہید عالی</p>	<p>۵۹ کمان تھی بھڑک چکیاں لکھنے نہ تھی کڑھ کر کہہ کے میں صدقہ لکھنے نہ تھی لجبا لکھنے بابا بھی تھا شاکو شے نہ تھی تو جان لکھی آدھری گود میں سو تھی</p>
<p>۶۰ صدہ تھا عجب اک شہ عرش نشین پر جو نکو لیے گود میں بیٹھے تھے زمین پر</p>	<p>۶۱ تاریکی سے ہوتا تھا قلق آل نبی کو جبرئیل سے بھلنے کا نہ تھا حکم کسی کو</p>	<p>۶۲ اب سبط پیمبر سے ملا دوسٹے تم کو آدین گئے جو بابتو جنگاد تو نیٹے تم کو</p>
<p>۶۳ نہیں دھس کے تھے دل آواز تھی چکی کھیتی تھی کوئی کوئی تھی فائے کوئی اور کوئی پائے تھی کوئی غم اور لا دین تھی جیسے تھی</p>	<p>۶۴ اگر کھلا یہ علم تھا کہ غم نہ منظر نشندہ مسموم تھی تھی یہ تھی شہید کی خراب دہر کھٹکے ہر ان تھی نیم چل پو پو</p>	<p>۶۵ نیک تو ذرا لٹا ہو دنی بودن بھر میں پاس تھا دس ہون جو با بھین دیکھو جو کچھ گل میں پر تھی تھی نہ لاش پر سیاہی نہ تھی تھی</p>
<p>۶۶ دل تھا غم شوم سے پریشان کسی کا وہان ملک چاک گرد بسان کسی کا</p>	<p>۶۷ اھل واد و ذرا جو کہ اب ہو ٹوٹے جان ہو اس گھر میں ہوا بھی نہیں کیسا مکان ہو</p>	<p>۶۸ بالا چھ مہینے جسے چھاتی پہ سلا کر وہ جسے جدا ہو گئے پر دین میں آ کر</p>

<p>۱۰۰ کھانہ تھی کیا کو بلا دو تو میں کون بوجا نہ سی چھائی کی نگہا دو تو میں کون بھٹکے ہو کر کھادو تو میں کون چھوڑ کر کو کھادو تو میں کون</p>	<p>۱۰۱ جب از ظلم نصیب ہو آنا کھانا بانی کوئی آنا کھانا کوئی آنا کھانا جب رو بردارن سبکیوئے آنا کھانا کھانا نہ کھانے کھانا کھانا</p>	<p>۱۰۲ ابن کرم تو جانا ہر سارا زانا نہایت کو آنا کھانے میں تب کھانے کھانا بہ زور کن کوئی آنا کھانے میں تب کھانے کھانا بہ زور کن کوئی آنا کھانے میں تب کھانے کھانا</p>
<p>بابا کیلئے چھاتی پھی جاتی ہے امان لے موت ہی آتی ہے نہ نیند آتی ہے امان</p>	<p>اس کھانے پہ ہنہ آنسوؤں سے دھوئے تھے قیدی سر پیٹے تھے ہاتھوں سے اور دوتے تھے قیدی</p>	<p>ظاہر ہو خدا پر ہیں جھڑکے غم ہیں چلم کے دن آہو یو ہیں اور قید میں ہم ہیں</p>
<p>۱۰۳ ان باتوں سے رو دیتے تھے تانیں کھانہ خوش فضا خاک کا بالین تھا نہ بہ کو نہ کھانا کھانا نہ پانی تھا نہ سایہ بھی نہ تھا دھوپ میں کھانا تھا نہ</p>	<p>۱۰۴ تھی کوئی صدف میں ہرے بلور کس جو کس میں پیریاں تین تین چلے کوئی جھڑکی تھی ہرے بلور دور نہ تھیں آہ و بھاشاں</p>	<p>۱۰۵ سب بیان روئے گلین گلین تب بند نہ لگا کر کینوں سے یہ چھاپا توبہ نہ لگا کر کینوں سے یہ چھاپا توبہ نہ لگا کر کینوں سے یہ چھاپا</p>
<p>ہر شام مصیبت تھی غریب الوطنی میں ہو جاتی تھی لالہ کو سوسیز زنی میں</p>	<p>کس پنج میں دنیا سے سفر کر گئے بڑا کھانا میں کھلاؤں کسے تم مر گئے بڑا</p>	<p>رہجا تا ہر سینے میں کلجا مر اہل کر یہ کون کر فیر کو تر بڑے ہیں ملکر</p>
<p>۱۰۶ تھی مجھ کو اور پیراں از یک زبانت چھائی نہ جانی تھی کسی بی بی صورت کھیتی درو دیو کو کھیتی تھیں کھیت زبان کوئی تھی از دیو کی زبان</p>	<p>۱۰۷ یہ کئے وہ کئے لگا جو کھانا لایا کھانے کے غلام تھے قیدی میں خایا جھوٹے کئے کئے دن کے کھانے کو کھایا تب نہت علی نے کئے اور سے کھایا</p>	<p>۱۰۸ اک کرمی عورت نے کہا کیا بون بی بی جس قید و خوار ہے میں کس شکر کی بند بی اک چارو بی بی کی تعین کوئی نہ کر کرتے ہیں کہ بابا بوس کوئی نہ کر</p>
<p>کچھ فرش نہ تھا خاک میں سب قیدی آئے تھے سینے تھے کبود اگر زبان پھٹے تھے</p>	<p>کھا دیئے نہ کو بھوکے ہیں از تشہ دہن ہیں وارث تو ہمارے ابھی بے گور و کفن ہیں</p>	<p>راحت اس دنگور نہ آرام ہر شب کو بابا کے لیے روئے دولاتی ہر وہ سب کو</p>

<p>۱۰۰ باب اولیٰ کہانی از حدیث و حدیث روایتی بر اس وقت بھی ہو چکی ہو کہ مرنے پہنچا اور کہی کہ مرنے پہنچا مہر جری بابا بس ملا دے جیسا</p>	<p>۱۰۱ اس کی کہانی کہانی کہانی اسی کی کہانی کہانی کہانی تار کی کہانی کہانی کہانی پہن صوفی کہانی کہانی کہانی</p>	<p>۱۰۲ کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی</p>
<p>۱۰۳ دیدار پیرا اس کو دکھا دے کوئی کیونکر بابا تو ہوا قتل ملا دے کوئی کیونکر</p>	<p>۱۰۴ گونا گ سے سر نہی کی تصویر بھی ہو الوارا آئی کی مگر جلوہ گری ہے</p>	<p>۱۰۵ بھیجے انھیں زندا میں یطاعت ہو کیسکو قائم رکھے اللہ حسین ابن علی کو</p>
<p>۱۰۶ کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی</p>	<p>۱۰۷ کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی</p>	<p>۱۰۸ کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی</p>
<p>۱۰۹ پہنچا دو بھے پاس شہ جن و شہر کے سوؤنگی تو سینے ہی پہ سوؤنگی پر کے</p>	<p>۱۱۰ ایک ایک کام نہ رو رو کے تکتے تھوہ چپے اور بھوک کے صدمے سے بلکتے تھوہ چپے</p>	<p>۱۱۱ اٹھو کبھی بے مقصد و چادر نہیں دیکھا ہم کیا کہ فلک نے بھی کھلے سر نہیں دیکھا</p>
<p>۱۱۲ کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی</p>	<p>۱۱۳ کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی</p>	<p>۱۱۴ کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی</p>
<p>۱۱۵ کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی</p>	<p>۱۱۶ کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی</p>	<p>۱۱۷ کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی کہانی</p>

<p>۴۱۷ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ</p>	<p>۴۱۸ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ</p>	<p>۴۱۹ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ</p>
<p>۴۲۰ ہنرمند تو کس طرح سے آئے شرب سے ہیں آئے کہ کہیں اور سے آئے</p>	<p>۴۲۱ بیس ہوں گرفتار ہوں آوارہ وطن ہوں کس منہ سے کہوں گی کہ میں حضرت کی ہوں</p>	<p>۴۲۲ تن بید کے مانند از تاتھا حیا سے زہر آئے چھپا یا تھا آسرا اپنی ردا سے</p>
<p>۴۲۳ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ</p>	<p>۴۲۴ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ</p>	<p>۴۲۵ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ</p>
<p>۴۲۶ بان کدو اسیروں کے چلا کے زہر یکن سر کو در و دیوار سے ٹکرا کے زہر یکن</p>	<p>۴۲۷ کس طرح کہوں گی کہ سفر کے گئے شیر اس قید میں جیتی رہیں گے شیر</p>	<p>۴۲۸ جلدی کوئی پوچھے کہ وطن اکا کمان رہی چہرے تو سیدانیوں کی شکل عیان رہی</p>
<p>۴۲۹ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ</p>	<p>۴۳۰ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ</p>	<p>۴۳۱ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ دل پہنچے ہیں زانین کچھ کچھ</p>
<p>۴۳۲ کیا دیکھوں تقدیر مرا دکھلا تا رہی لوگو ہند آتی نہیں مجھ پر غضب آتا رہی لوگو</p>	<p>۴۳۳ وہ تخت نشین آج ہی میں خاک نشین ہوں اسکی تو ملاقات کے قابل میں نہیں ہوں</p>	<p>۴۳۴ کس دشت میں لوٹی گئیں میان آئی ہو کس آگاہ کرو اپنے مجھے نام و نسب سے</p>

<p>۱۵۵ ناجین میں اور وہ اسرا لشکر کی جانی زیر کی جا چائی اور جو خدا کی پس پر زاری میں کہان ہوا جانی پس کے پرانی کی بیری لائی</p>	<p>۱۵۶ کھان کے کہانہ میں کوئی بجھائی کی صورت نہیں جس میں نہیں نام میں بجائی کیوں تھا کہ باغی</p>	<p>۱۵۷ ناگاہ صلا حضرت زکریا کی پستی اگر بند زریب کی کوئی پستی جس میں سے عزت تھی تو کل وہ جانی پس اس شخص سے کوئی بیری لائی</p>
<p>۱۵۸ اس بھائیوں والی کوستانا کی کوئی یوں قیدی میں زریب کو بھا سکا کی کوئی</p>	<p>۱۵۹ نہ لوگ چھپاتے ہو یہ کیا ہوتا ہو لوگو نیزوں سے کیلے بھی کوئی یوں دتا ہو لوگو</p>	<p>۱۶۰ میں بیکس و مظلوم ہوں اور خستہ کار ہوں جس میں سے یہ نہ نکلتے ہیں بھی کھلے نہ ہوں</p>
<p>۱۶۱ اللہ نے جسے چاہا وہ تو قتل دیکھا تھا کہ جس نے چاہا حال ب شک کہ یہاں چھپا کر بھلے</p>	<p>۱۶۲ عجایب کی اس طرح کی تھی میں کیا کوئی چھپا کر تھی ماضی کی آواز میں کیوں دیکھ</p>	<p>۱۶۳ زریب نے میں چھپائی کی کیا باری اور چھپا کر چھپا کر چھپا کر اے سبط نبی میں کی ارشاد ہے باری چاد کر کے ہے بغیر ہوا باری</p>
<p>۱۶۴ لوٹا اسے اندانے تو شیر کہان بھی کیا بازو سے زریب یہ بھی کی شان بھی</p>	<p>۱۶۵ یہ میں کیا خلد میں زرا و علی کو تو ہرے سے قتل کیا آل نبی کو</p>	<p>۱۶۶ لوگ آتے ہیں ملنے کو میں شرفی ہوں بھائی زندہ ہوں یہ اس غم میں موی جانی ہوں بھائی</p>
<p>۱۶۷ کیا احمد غفار کا کھڑا گیا سارا کوئی نہ کیا اسرا لشکر کا پارا</p>	<p>۱۶۸ چاہا ہو چھپا کر زندانے کی کیا کام بان بونا بھی نہیں ملتی چھپا کر نام</p>	<p>۱۶۹ زریب نے میں چھپائی کی کیا باری اور چھپا کر چھپا کر چھپا کر اے سبط نبی میں کی ارشاد ہے باری چاد کر کے ہے بغیر ہوا باری</p>
<p>۱۷۰ قاسم بھی نہیں پر علی اگر بھی نہیں ہے کیا خلق میں عباس لا اور بھی نہیں ہے</p>	<p>۱۷۱ فاقون سے سکینہ کا مری رنگ جو حق ہی اے ہند مری روح کو اللہ تعلق ہے</p>	<p>۱۷۲ سارا ج محمد کا بھرا گھر ہوا ہے ہے لطف جگر فاطمہ بے سر ہوا ہے ہے</p>

۵۵

یکے کی خدمت زینب کی قدم پر
اٹھ کر نور پر طرہائے لگی چادر

زینب کے پاس سرور اور طرہوں کی کنگری
بے زین و کفن بھی فرزند بیہ

۵۶

اسی صدا جب بیان کر شیر
تب سر اٹھا ماتھن وہ ظالم کی

خوش ہو کے گلانے میر ایک تقریر
منہج ہوا جع عجیب نو قید

۵۷

اشک غر ادا در سکتا ہے
قیمت فرد میں کو تو دلوں ہے

اللہ بے شری فرشتہ رسول
کیا جنس پر کیا باہر

اتم میں سدا چاک گریبان رہیگا
اب حشر تلک سرماعریان رہیگا

ولہندنی ابن ید اللہ کو مارا
واللہ دوعالم کے شہنشاہ کو مارا

۵۸

ایں گڑ گھوڑی جب سبط بیہ
ڈوڑھی میں پڑی تھی بادل

رہا کی صد لاتی تھی پروردگار
کھنچے ہو کر خبر کو چلا

۵۹

ہاوش انیس بکہ سماعت کی نیت
ہر اتم پر پیریں دل آب جگر آب

اشک غر دار پر اک گونہ یاب
سپاہ دین ایسے شاہ کو جاب

۶۰

روئے سے جو برہند ہو گئی آنکھیں
خالق کو ہی پند ہو گئی آنکھیں

عین یقین سر آئند و نکا عقدہ
کھلایا سب چونکہ ہو گئی آنکھیں

میزان عدالت میں جو اعمال تلینگے
عقدہ گھر اشک کی اسر در کھلینگے

کس نہ سہ کوں انہ کو کچھ بے ادبی کی
چھاتی یہ رکھا یا توں حسین ابن علی کی

<p>رباعی پیر کے غم میں دل کو تیریابی ہے شادی کی اس اندوہ میں تیریابی ہے رباعی ہر دم چشم دم آبی ہے دونوں آنکھیں ہماری دوریا ہیں رباعی بیاہنیں یہ دست شہ کو باقی خیش کرتی ہیں غم شاہ میں تم آنکھیں</p>	<p>رباعی ہر دم چشم دم آبی ہے دونوں آنکھیں ہماری دوریا ہیں رباعی بیاہنیں یہ دست شہ کو باقی خیش کرتی ہیں غم شاہ میں تم آنکھیں</p>	<p>رباعی ہر دم چشم دم آبی ہے دونوں آنکھیں ہماری دوریا ہیں رباعی بیاہنیں یہ دست شہ کو باقی خیش کرتی ہیں غم شاہ میں تم آنکھیں</p>
<p>رباعی ہر دم چشم دم آبی ہے دونوں آنکھیں ہماری دوریا ہیں رباعی بیاہنیں یہ دست شہ کو باقی خیش کرتی ہیں غم شاہ میں تم آنکھیں</p>	<p>رباعی ہر دم چشم دم آبی ہے دونوں آنکھیں ہماری دوریا ہیں رباعی بیاہنیں یہ دست شہ کو باقی خیش کرتی ہیں غم شاہ میں تم آنکھیں</p>	<p>رباعی ہر دم چشم دم آبی ہے دونوں آنکھیں ہماری دوریا ہیں رباعی بیاہنیں یہ دست شہ کو باقی خیش کرتی ہیں غم شاہ میں تم آنکھیں</p>

<p>۴۱ تیرا کچھ نہیں کہنے کی ضرورت ہے بہتر ہے کہ سوے فلک نظر نہ کرے کہ ایک کب سے بودیدہ تو زریں ہے</p>	<p>۴۲ اب نہ دارا کئی کچھ نہ کہتی ہو گیا فانی کا کھڑا کھڑا نہت جان کی ہون کی بی بی جان اقتدار اسکو ہوا دیاں پریشان</p>	<p>۴۳ کچھ چھپاتی ہو دھبہ سیب گر کما چھپ کر نہت نہتہ میں جیہ وہ کسکی نہایت عجیب جانی تو قتل ہوا اور میری بی بی</p>
<p>خاک لیکر مچرے پہ لگاؤ لوگو ہند آتی ہر کہین جھگو چھپاؤ لوگو</p>	<p>۴۴ آج ہر طرح کچھ ہند ہی دلت ہوگی نام لوگ تو بزرگوں کی خجالت ہوگی</p>	<p>نام رہتا جو یہ آوارہ وطن مرجانی بھائی سے پہلے مناسب بہن مرجانی</p>
<p>۴۵ اب یہ کھلے تال میں صوت میری اب نہ تیرا وہ دیر دیر دلت میری جانی کے ساتھ کئی دلت میری انے چاچا جو تو زریں میری</p>	<p>۴۶ جی اد کا ہر علم سے زیادہ تیرا نہ کما چاچا کچھ نہت نہت تیرا تو دیاں کی کسکی کہ کجی کجی دختر شہزاد اور بین ستر ہوا</p>	<p>۴۷ کتنے چاچا تھا کہ حاران پانی نہت جان کی ہو مٹ نہت نہت پانی کے لئے جانی تو پتہ جاتا ہے جھگڑا بہتر تھا کہ میں کجی کجی</p>
<p>گو کہ نور نظر صاحب مہراج ہوں میں ایک چادر کیلئے آج تو محتاج ہوں میں</p>	<p>۴۸ خاک پر بھی ہر سایہ نہیں بستر بھی نہیں یہ تو دہرائی کینزدن کے برابر بھی نہیں</p>	<p>کچھ سن آئی نہیں جدم ہر مقدر میرا میں اگر مرقی تو پھر کون کھلے سر میرا</p>
<p>۴۹ اے کچھ تھا نہ بین مہراج و شرم گھر خا آباد سلامت کھٹے شہنشاہ شرم قید اب زردن میں نہت نہت شرم نیل اب زردن میں کسے اور کھٹے شرم</p>	<p>۵۰ اب ہر چھپتی اگر تو حیدر مرقی ہوئی زردن میں کجی کجی شرم قید یوں ہوئی جو کجی کجی شرم سر ہر احمد کجی کجی شرم</p>	<p>۵۱ کون ہو کجی کجی شرم کجی کجی کے لئے سر ہر کجی کجی شرم بندھا جاتا رہا کجی کجی شرم کجی کجی شرم کجی کجی شرم</p>
<p>چاک نام میں گریبان کھلے سر ہوں میں شرم آئی ہر کہ شہر کی خواہر ہوں میں</p>	<p>۵۲ قل پر دس میں بیٹا شہ لولاک ہوا کیا خبر انکو کہ کھر فاطمہ کا خاک ہوا</p>	<p>اب وہ آویگی تو جیسے کو کہ مر جاؤ گی ہند اس حال سے دیکھیں گی تو مر جاؤ گی</p>

<p>۱۱۱ وہ تو کس شہنشاہ کی بیوی ہوئی کہ اس نے اپنے شوہر کو زندہ بچا کر لیا اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے شوہر کو زندہ بچا کر لیا</p>	<p>۱۱۲ دل دھڑکتا ہے جب سے لگا اوجھل جہاں چاکر کو پائیں پر ملا اوجھل</p>	<p>۱۱۳ ایک دن تھا کہ برائے بنایا تھا خواب میں کھلتا تھا دیا شہنشاہ کا</p>
<p>۱۱۴ اے اہل آگ نہ رہو اسے جہاں ہو زینب اسے زمین تھوڑی سی جہاں تو نہاں ہو زینب</p>	<p>۱۱۵ کچھ اسیروں نے غضب حاکم کے پر نہو قتل کی غلامیہار کی تدبیر نہو</p>	<p>۱۱۶ وہ بھیرن کیا و قیقن قسمت مجھے دکھلائی ہر خاک میں ملگئی تب بسنے کو ہند آئی ہر</p>
<p>۱۱۷ اے حاکم جو سب کو اپنے چنگ میں لے لیا اے حاکم جو سب کو اپنے چنگ میں لے لیا</p>	<p>۱۱۸ اب بھلا کیا ہے جب اس کی باری زبان حاکم کی بیان آئی ہے باری</p>	<p>۱۱۹ اے حاکم جو سب کو اپنے چنگ میں لے لیا اے حاکم جو سب کو اپنے چنگ میں لے لیا</p>
<p>۱۲۰ اٹھو اے قیدو کیا بیٹھے ہو نظم کرو زوج حاکم شام آتی ہے تسلیم کرو</p>	<p>۱۲۱ فیر خانے میں وہ آتی ہے امیر کی طرح اور ہم خاکہ بیٹھے ہیں فقیر کی طرح</p>	<p>۱۲۲ گھر مرالکیا محتاج ہوں نادار ہوں اب تو خود قید مصیبت میں گرفتار ہوں</p>
<p>۱۲۳ اے حاکم جو سب کو اپنے چنگ میں لے لیا اے حاکم جو سب کو اپنے چنگ میں لے لیا</p>	<p>۱۲۴ اے حاکم جو سب کو اپنے چنگ میں لے لیا اے حاکم جو سب کو اپنے چنگ میں لے لیا</p>	<p>۱۲۵ اے حاکم جو سب کو اپنے چنگ میں لے لیا اے حاکم جو سب کو اپنے چنگ میں لے لیا</p>
<p>۱۲۶ پھر شاہین کے کہیں آگے اعدا جسکو بار بیٹھے نہ کہیں شکر طاعن جسکو</p>	<p>۱۲۷ اب نہ دیکھو نہ نہ مندری نہ شاہی مری ہے تقدیر مری ہے تباہی مری</p>	<p>۱۲۸ باب حضرت کو دست سجاد کو بھائی کنت ملن نہ کنتا مجھے صدے گئی دانی کنت</p>

<p>۷۷ کونوڑ کے لئے اچھا ران نہیں کہیں گے کہ چوڑی تباہی لیکن تھی اجازت دو تھا کونوڑ نہوڑ کے تو میں پوچھوں خفا نہ</p>	<p>۷۸ نہوڑ کی رو کر عورت کیا دیکھ آئی ہوں میں بیاد ساری کا پڑ پڑا کر کوئی نہ دوا ہو نہ غذا فائدہ نہ کہیں منظر غم کیا تو</p>	<p>۷۹ نہوڑ کی رو کر عورت کیا نہوڑ کی رو کر عورت کیا نہوڑ کی رو کر عورت کیا نہوڑ کی رو کر عورت کیا</p>
<p>۸۰ گھر میں حاکم کے جو بابا کا تیا پاؤں کی اگلی تپڑے ہو سا لہہ جس کے چلی جاؤں کی</p>	<p>۸۱ کھول سکتا ہر نہ اٹھ جاتا ہر آہ آتی ہر جو لب تک تو غش آجاتا ہے</p>	<p>۸۲ پاس بہتر جو نہیں خاک میں تن اٹا ہے باکپور دتا ہر جدم تو جگر پھٹتا ہے</p>
<p>۸۳ دوڑ تھک رہی تھی اندر کیا راستی کے لئے اور چھوڑ دیا تھوڑا نصیحتی باتوں میں ہے پتہ لبا تھوڑا نہوڑ کی رو کر عورت کیا</p>	<p>۸۴ دوڑ تھک رہی تھی اندر کیا دوڑ تھک رہی تھی اندر کیا دوڑ تھک رہی تھی اندر کیا دوڑ تھک رہی تھی اندر کیا</p>	<p>۸۵ دوڑ تھک رہی تھی اندر کیا دوڑ تھک رہی تھی اندر کیا دوڑ تھک رہی تھی اندر کیا دوڑ تھک رہی تھی اندر کیا</p>
<p>۸۶ وہاں یہ سامان تھا اسیر و کھانے کے لئے یہاں روایں بھی نہ تھیں تھک چھپا کینے</p>	<p>۸۷ رخ روشن سے عیان پیری ہوتی ہے پشت کے نیل دکھا ہر زمان روتی ہے</p>	<p>۸۸ خود دوا اپنے دو خانے بھجواتی ہیں روز دو وقت عیادت کیلئے آتی ہیں</p>
<p>۸۹ جون قدر منہ خود دروازہ نہ نہن کیا تپ گیا تو نہ گھر کے خاصو نہ کیا نہوڑ کی رو کر عورت کیا نہوڑ کی رو کر عورت کیا</p>	<p>۹۰ جون قدر منہ خود دروازہ نہ نہن کیا تپ گیا تو نہ گھر کے خاصو نہ کیا نہوڑ کی رو کر عورت کیا نہوڑ کی رو کر عورت کیا</p>	<p>۹۱ جون قدر منہ خود دروازہ نہ نہن کیا تپ گیا تو نہ گھر کے خاصو نہ کیا نہوڑ کی رو کر عورت کیا نہوڑ کی رو کر عورت کیا</p>
<p>۹۲ یا تو بہا کی آنکھیں اسرا بند کریں یا ہم اگر کسی حجر میں جدا بند کریں</p>	<p>۹۳ تن لاغز میں نجا رکھ پیر رہتا ہے اسیہ بھی خاک پہ سجے ہی میں سر رہتا ہے</p>	<p>۹۴ مگر طے کرے تن مژدہ میں ایک جاؤں کر نہ دوا دوشہ نہ فرق پہ عمامہ ہے</p>

۵۳۱ بہشتان مجید کا نقشہ کشی جا بجا بلوں سے خوش و خرم نوا بہرہ پر گرہ پر حسین موت کران سے پیار کر کر	۵۳۲ بولی دہ کوئی بستی پر جہان سکس رہنے والا بن گیا بلوں پر باک پیچھا تو بولے شہسوار کو کہا ہمارا بھی ہر کوئی لکھن	۵۳۳ دیکے جلنے کا سبب رخ پیر بتلایا اُسے پوچھی جو غذا خون جگر بتلایا	۵۳۴ دیکے پر سا اٹھین کچھ حریف دکھایا آزاد ہر کر اسیر و فکی ملاقات کر دن
۵۳۵ دل سے دہ بولی کیا ساغری پائند کھانکھان کی بستی ہوئی کیا بناہ کس پوچھ پوچھ پر کوئی تامل کا اسی سر زور ہو گیا اسے بوجھ کا	۵۳۶ بولی دہ کوئی بستی پر جہان سکس رہنے والا بن گیا بلوں پر باک پیچھا تو بولے شہسوار کو کہا ہمارا بھی ہر کوئی لکھن	۵۳۷ چار گیسو رخ انور پر ٹپے لپٹے تھے لوگ ہر وقت زیارت کو کھڑے تھے	۵۳۸ نجد اصحاب غیرت ہیں وہ شہنائی پوچھو گی نام دلہ کو تو وہ مرجا بیٹی
۵۳۹ نئے نئے گنگا اور کیا جھکے سلام جو رکھ لکھ لکھ کر کے خوش نام کس آداب پر شہسوار تیلے نام کہا مولائے مظلوم و مرید نام	۵۴۰ زورہ جان پر نہ شہسوار پر ایک ہمین باقی ہیں سب کو شخص پر کھوئے گئے گئے اچھا دھیان آتا جو وقت تو بھینچا	۵۴۱ اب کی بیسیاں ہیں ساتھ کھی کھی ہیں اپنے بچوں نے دیے آٹھ پر رونی ہیں	۵۴۲ قید ہوں ظم سیدہ بھی ہوں ناوار بھی ہوں اِس لئے قافلہ کا قافلہ سالار بھی ہوں

۴۳
کونکے کھانہ میں یہ کر دیکھ کر ہر کھانا
کوئی خود خند تقاضا کر کوئی غریب عدا
نہیں ملے جو میں بال غرض پہنچا
نہیں سے زلی آئے جہاں پہنچا

۴۴
بال اس کے نظر کی رخ آفتاب نہ ہو
دل سے کہنے کی جگہ جی نہ ہو
بہن نہیں ہو کیا زینچ نہ ہو
بہن نہیں ہو کیا زینچ نہ ہو

۴۵
زودید شہ خراسان سیدہ عالیجاہ
ہلکی تو پیر تھی مگر ہر آدمی
نہیں ملے جو میں بال غرض پہنچا
نہیں سے زلی آئے جہاں پہنچا

گوہن آفت میں یہ اللہ کے پیار میں
بجدا عرش ملے کے ستارے ہیں یہ

پھر یہ کہتی تھی کردہ صاحب تو قر کمان
یہ خراب کمان اور زینب دیگر کمان

ایسی بی بی یہ یہ دنیا میں پریشانی تھی
فاقر پر فاقہ تھا اور اسے گردانی تھی

۴۶
کروں گے کہ تہنیں بازو پہنچا
نہیں ملے جو میں بال غرض پہنچا
نہیں سے زلی آئے جہاں پہنچا
نہیں سے زلی آئے جہاں پہنچا

۴۷
کیونکہ جگہ جاتی ہو شکل اپنی کھائی
کیونکہ جگہ جاتی ہو شکل اپنی کھائی
کیونکہ جگہ جاتی ہو شکل اپنی کھائی
کیونکہ جگہ جاتی ہو شکل اپنی کھائی

۴۸
کھا نا کھان جو میں بال غرض پہنچا
نہیں ملے جو میں بال غرض پہنچا
نہیں سے زلی آئے جہاں پہنچا
نہیں سے زلی آئے جہاں پہنچا

آہیں کیونکہ بھرن گویاں بھی خالی ہیں
وطن آوارہ ہیں بے دارشوبہ والی ہیں

منہ سے کچھ بات کر دو دل پہ قلق ہوتا ہے
ایکے دوسرے سینہ مر اسق ہوتا ہے

شکر حق کرتی تھیں سلیمان اٹھالی تھیں
دکو توڑا دھنی تھیں شب کو پچھالی تھیں

۴۹
نہیں ملے جو میں بال غرض پہنچا
نہیں سے زلی آئے جہاں پہنچا
نہیں سے زلی آئے جہاں پہنچا
نہیں سے زلی آئے جہاں پہنچا

۵۰
نہیں ملے جو میں بال غرض پہنچا
نہیں سے زلی آئے جہاں پہنچا
نہیں سے زلی آئے جہاں پہنچا
نہیں سے زلی آئے جہاں پہنچا

۵۱
نہیں ملے جو میں بال غرض پہنچا
نہیں سے زلی آئے جہاں پہنچا
نہیں سے زلی آئے جہاں پہنچا
نہیں سے زلی آئے جہاں پہنچا

غیر زہر کسی بی بی کا یہ رتبہ کب سے
میں قمر کھاتی ہوں یا فاطمہ یا زینب ہری

سب دنیا میں ہر خاصان خدا کی خاطر
سب آفرین ہر بلا اہل ولا کی خاطر

ہوئے صدمہ یہ جو صدمہ الم حسن میں
اٹھ گئیں خوں ہر اٹھا رہ ہر سن میں

<p>۴۶ اب نہ ہمارے پیارے جیو جیو حسن ایک نہ پھر کے ہے ہر مہینہ در شمع ایک نہ پھر کے ہے ہر مہینہ در شمع صدی سال اس مہینہ میں چھاپی ہے</p>	<p>۴۷ ساقہ آس بی بی عین کا کیا حکم دل کی خدمت خدو عالم کے حکم ساقہ بیاری میں چھاپی ہے راکین جب پوچھائی صفت نام</p>	<p>۴۸ ابھی بن بیاہیں شاہنشاہی لکھنوی بی بی عین کے حکم کھنوی بی بی عین کے حکم پرو فاطمہ کی بی بی عین کے حکم</p>
<p>۴۹ مہری آنکھوں کے تلے پھرتی صورت انکی پھر وہ دن ہو کہ روں جا کے زیارت انکی</p>	<p>۵۰ غم غم کے سوا داغ یہ تازہ دیکھا شب کو آہٹے ہو بی بی کا جنازہ دیکھا</p>	<p>۵۱ مثل گل بیٹے کو ہنسا جو وہ پاتی ہوگی مان تو خوشوقتی سے پھوٹن سہاٹی ہوگی</p>
<p>۵۲ مگر فاطمہ زہرا کا جو احوال سنا مگر فاطمہ زہرا کا جو احوال سنا کو کو چھاپی ہے ہر مہینہ در شمع کے بی بی عین کے حکم</p>	<p>۵۳ یاد میں آگئی اندنی ہر چھاپی ہے یاد میں آگئی اندنی ہر چھاپی ہے یاد میں آگئی اندنی ہر چھاپی ہے یاد میں آگئی اندنی ہر چھاپی ہے</p>	<p>۵۴ کوئی خاطر زینب کا نہ آیا ہو کوئی خاطر زینب کا نہ آیا ہو کوئی خاطر زینب کا نہ آیا ہو کوئی خاطر زینب کا نہ آیا ہو</p>
<p>۵۵ ایسے دکھ پائی کہ پونے بھی منہ موڑ گئیں قید ہو کر اٹھائے میں فیہ چھوڑ گئیں</p>	<p>۵۶ یاد تو مدت سے یہ چرچا ہے کہ اب آتے ہیں چھوڑ کر دھڑھ اصرار کو وہ کہلاتے ہیں</p>	<p>۵۷ باتو ہوں دوا جو ادھونگی تو کیا ہو دیگا کبھی تمہارے ملائے تو گلا ہو دے گا</p>
<p>۵۸ تو کھنڈ کا بیان اور کھنڈ کا بیان تو کھنڈ کا بیان اور کھنڈ کا بیان تو کھنڈ کا بیان اور کھنڈ کا بیان تو کھنڈ کا بیان اور کھنڈ کا بیان</p>	<p>۵۹ میں نے کھنڈ کا بیان اور کھنڈ کا بیان میں نے کھنڈ کا بیان اور کھنڈ کا بیان میں نے کھنڈ کا بیان اور کھنڈ کا بیان میں نے کھنڈ کا بیان اور کھنڈ کا بیان</p>	<p>۶۰ میں نے کھنڈ کا بیان اور کھنڈ کا بیان میں نے کھنڈ کا بیان اور کھنڈ کا بیان میں نے کھنڈ کا بیان اور کھنڈ کا بیان میں نے کھنڈ کا بیان اور کھنڈ کا بیان</p>
<p>۶۱ ہر روز فاطمہ کو یوں بھی پہچانتے ہیں آپہ جو گزری مصیبت وہ ہمیں تر ہیں</p>	<p>۶۲ روح مادر دل جان شہ والا ہے کستہ میں معزت زینب نے لے پالائی</p>	<p>۶۳ اسکے بچے بھی عین اور وہ سدا درہری لو کہ آباد رہے مانگ بھی آباد رہے</p>

<p>۷۶ گر دلا سترے رحمتیں نہ تھے نہیں نہ ظلم کو دیتی اسی چادر کا کفن لاش سے توتی تھی رخصت میں آئی وہ ادا صحرایہ کجاوین</p>	<p>۷۷ چھٹکی نہ تھی سر پہ ہلکے چھاتی کو چلائی کہ تیرا سید پرے ظلموں میں تیرا نری عزت کے تقدق تیری کی خاطر</p>	<p>۷۸ کھینچیں لوگوں سے جو کچھ میں عزت اور ہونے سے نہ چھینے کیا رگ کیا فاقہ کے لال کا غریب میں عزت اور ہونے سے نہ چھینے کیا</p>
<p>یہ تو کشتابین تم قرہ ناتی جاؤ ایک چادر کے لاسے پہ اڑھاتی جاؤ</p>	<p>صف بھلا نصیب یہ لوگ نہ آقا قید کنبہ ہوا تم قرہ میں سو آقا</p>	<p>دونوں حیدر کے لڑا سو کھلی بھی ہوں علی اکبر کو بھی ان ہاتھوں سے کھو بھی ہوں</p>
<p>۷۹ بے تابیں کے مناسبین تلون کلام کراچی کے کرباب عالم جلد کھلائے مجھے روضہ نور عالم دراغی کا جانی میں تیرا عالم</p>	<p>۸۰ کے غم میں نے زینت بعد از فغان کہ فاطمہ نے پائی ابھی قرہ کمان سر نہ تھیں چہرہ بالائے لاش دھوپ میں جلتی تھی لاش</p>	<p>۸۱ کے غم میں نے زینت بعد از فغان کہ فاطمہ نے پائی ابھی قرہ کمان سر نہ تھیں چہرہ بالائے لاش دھوپ میں جلتی تھی لاش</p>
<p>آرزو ہے کہ یہ رتبہ اہلاک ملے خاکین سبط پیری مری خاک ملے</p>	<p>کون بیکس کی تھامت اٹھائی والا طوق وز بخیر میں ہر قرہ بنائی والا</p>	<p>علی اصغر کو حور ان کو یہ جلاتی ہے ساتھ نہ لگے بھی روئنی صدا آتی ہے</p>
<p>۸۲ ریاحی سر پہ لہوتا ہے شخص کو توتی اس کا خدا ہوتا ہے غریب میں کھیلے اے کعبہ میں کیا خضکی احتیاج اے کعبہ میں نقش قدم قبلہ نما ہوتا ہے</p>	<p>۸۳ ریاحی سر پہ لہوتا ہے شخص کو توتی اس کا خدا ہوتا ہے غریب میں کھیلے اے کعبہ میں کیا خضکی احتیاج اے کعبہ میں نقش قدم قبلہ نما ہوتا ہے</p>	<p>۸۴ ریاحی سر پہ لہوتا ہے شخص کو توتی اس کا خدا ہوتا ہے غریب میں کھیلے اے کعبہ میں کیا خضکی احتیاج اے کعبہ میں نقش قدم قبلہ نما ہوتا ہے</p>

<p>۴۱ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ</p>	<p>۴۲ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ</p>	<p>۴۳ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ</p>
<p>آفت کا سامنا تھا نہی دار دات تھی نہر کی بیٹیو نہ قیامت کی رات تھی</p>	<p>وہ بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ میں جنگی نوڈیو نہ قیامت کی رات تھی</p>	<p>ظلمت سرے گور تھی زانکہ زانکہ جگر یہ تنگ تھی کہ ہو کا کیر نہ تھا</p>
<p>۴۴ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ</p>	<p>۴۵ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ</p>	<p>۴۶ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ</p>
<p>غل تھا کہ ایسے گھر بھی آہی جان میں ہیں نہایت نہیں کہ قبر میں ہیں یا مکان میں ہیں</p>	<p>وہ بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ میں جنگی نوڈیو نہ قیامت کی رات تھی</p>	<p>دیکھے کسی کی شکل کوئی یہ محال تھا روز بھی تھا کوئی تو وہ چشم غزال تھا</p>
<p>۴۷ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ</p>	<p>۴۸ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ</p>	<p>۴۹ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ شب بیدارم زانکہ زانکہ زانکہ</p>
<p>دل چھپا تو نہیں صورت بس لہر کتے تھے زندان کے در سے جا کے سر و گلہ پکٹے تھے</p>	<p>گھر کے چھت کو بیدارم زانکہ زانکہ نہایت نہیں کہ قبر میں ہیں یا مکان میں ہیں</p>	<p>گھر تھا اجل کا خانہ رنج و بلا نہ تھا برسوئے دان چراغ کسی شب جلا نہ تھا</p>

۵۷۱
ہر شے کو لاکھوں دیکھ کر دیکھ کر
ایسے کماں نصیب کیسے حاصل ہو
گھر میں نہ رہے کہ سر شاہ دین پناہ
ہر چیز اس کا نہیں ہیں بزم

۵۷۲
بیلانی کے پوچھتی ہوں کہ کیا لکھو
بیلانی میں کچھ کہ سدا کا نہیں نہ پناہ
لکھا ہو کوئی اور نہیں شاہ مجرور
دوڑ نہ نہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

۵۷۳
کھانا کھا کر کچھ بیلانی میں نہ پناہ
یہاں کچھ نصیب کیسے حاصل ہو
کچھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
کچھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

۵۷۴
ہر کوئی جہاں میں نہ آفت نصیب ہو
ملک میں کہ سر کی زیارت نصیب ہو

۵۷۵
خاطر کی بات کیا کوئی پناہ نہیں
سن لیتی ہو نہیں سکی یہ دل مانتا نہیں

۵۷۶
یہ لوگ تو کبھی نہ مفصل بتا سکتے
میں اپنی جان دوں گی جو باہانے آئیں گے

۵۷۷
یہ تو کچھ جہاں میں نہ پناہ
ہر کوئی جہاں میں نہ پناہ
ہر کوئی جہاں میں نہ پناہ
ہر کوئی جہاں میں نہ پناہ

۵۷۸
بیلانی میں کچھ لکھ لکھ لکھ لکھ
آرام سے لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
اب غنیمت ہے کہ چا اور پناہ
کون سے لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

۵۷۹
یہ تو کچھ جہاں میں نہ پناہ
ہر کوئی جہاں میں نہ پناہ
ہر کوئی جہاں میں نہ پناہ
ہر کوئی جہاں میں نہ پناہ

۵۸۰
بے بس ہیں رشتہ دار شہ ذوالفقار کے
حکم کے ڈر سے رو نہیں سکتے پکار کے

۵۸۱
پچھڑا کر کیسے بتیاب ہوتی ہو
کیوں نہ کو پھر کر مر جائے لافنی ہو

۵۸۲
یہ لے یہ دل کہ سینہ نہیں سائیں لکھ لکھ
اڑنے لگے بچے بچے نہ بچے بچے

۵۸۳
یہ تو کچھ جہاں میں نہ پناہ
ہر کوئی جہاں میں نہ پناہ
ہر کوئی جہاں میں نہ پناہ
ہر کوئی جہاں میں نہ پناہ

۵۸۴
یہ تو کچھ جہاں میں نہ پناہ
ہر کوئی جہاں میں نہ پناہ
ہر کوئی جہاں میں نہ پناہ
ہر کوئی جہاں میں نہ پناہ

۵۸۵
یہ تو کچھ جہاں میں نہ پناہ
ہر کوئی جہاں میں نہ پناہ
ہر کوئی جہاں میں نہ پناہ
ہر کوئی جہاں میں نہ پناہ

۵۸۶
سچ کہتی ہو نہ شاہ خوش انجام آئیں گے
امان تو کہتی تھیں کہ مر شام آئیں گے

۵۸۷
دل مجھ سے اچاٹ ہی رہتی اچاٹ ہی
جگو تو کاٹنا اسی شب کا پہاڑ ہے

۵۸۸
یہ تو کچھ جہاں میں نہ پناہ
ہر کوئی جہاں میں نہ پناہ
ہر کوئی جہاں میں نہ پناہ
ہر کوئی جہاں میں نہ پناہ

<p>۵۳۵ چراغِ کاشفِ غیبی بانِ زلفِ چراغِ کاشفِ غیبی بانِ زلفِ چراغِ کاشفِ غیبی بانِ زلفِ چراغِ کاشفِ غیبی بانِ زلفِ</p>	<p>۵۳۶ باز چاکر تہِ خفا کیوں گئے باز چاکر تہِ خفا کیوں گئے باز چاکر تہِ خفا کیوں گئے باز چاکر تہِ خفا کیوں گئے</p>	<p>۵۳۷ دورِ بادِ کوی تو میرا غم زیادہ نہ دورِ بادِ کوی تو میرا غم زیادہ نہ دورِ بادِ کوی تو میرا غم زیادہ نہ دورِ بادِ کوی تو میرا غم زیادہ نہ</p>
<p>۵۳۸ میں ہمیں ہر میرے ہاتھ نہ کھوتے ہیں میں ہمیں ہر میرے ہاتھ نہ کھوتے ہیں میں ہمیں ہر میرے ہاتھ نہ کھوتے ہیں میں ہمیں ہر میرے ہاتھ نہ کھوتے ہیں</p>	<p>۵۳۹ کھوئے گا قفل کون جو عکاس آئینے کھوئے گا قفل کون جو عکاس آئینے کھوئے گا قفل کون جو عکاس آئینے کھوئے گا قفل کون جو عکاس آئینے</p>	<p>۵۴۰ بیکس ہوں تشہ لب ہوں ملکِ تانی ہوں بیکس ہوں تشہ لب ہوں ملکِ تانی ہوں بیکس ہوں تشہ لب ہوں ملکِ تانی ہوں بیکس ہوں تشہ لب ہوں ملکِ تانی ہوں</p>
<p>۵۴۱ چراغِ کاشفِ غیبی بانِ زلفِ چراغِ کاشفِ غیبی بانِ زلفِ چراغِ کاشفِ غیبی بانِ زلفِ چراغِ کاشفِ غیبی بانِ زلفِ</p>	<p>۵۴۲ چراغِ کاشفِ غیبی بانِ زلفِ چراغِ کاشفِ غیبی بانِ زلفِ چراغِ کاشفِ غیبی بانِ زلفِ چراغِ کاشفِ غیبی بانِ زلفِ</p>	<p>۵۴۳ دل ہو گیا تیری صدائے بغیر دل ہو گیا تیری صدائے بغیر دل ہو گیا تیری صدائے بغیر دل ہو گیا تیری صدائے بغیر</p>
<p>۵۴۴ لے لال دامنِ شمعِ خوشنویں ہوتے ہو لے لال دامنِ شمعِ خوشنویں ہوتے ہو لے لال دامنِ شمعِ خوشنویں ہوتے ہو لے لال دامنِ شمعِ خوشنویں ہوتے ہو</p>	<p>۵۴۵ در بانو نکو یکاد میرے واسطے در بانو نکو یکاد میرے واسطے در بانو نکو یکاد میرے واسطے در بانو نکو یکاد میرے واسطے</p>	<p>۵۴۶ چھوٹے سے بن میں قیدی زندانِ شام ہوں چھوٹے سے بن میں قیدی زندانِ شام ہوں چھوٹے سے بن میں قیدی زندانِ شام ہوں چھوٹے سے بن میں قیدی زندانِ شام ہوں</p>
<p>۵۴۷ آج کل کے ہر آدمی کے لیے آج کل کے ہر آدمی کے لیے آج کل کے ہر آدمی کے لیے آج کل کے ہر آدمی کے لیے</p>	<p>۵۴۸ آج کل کے ہر آدمی کے لیے آج کل کے ہر آدمی کے لیے آج کل کے ہر آدمی کے لیے آج کل کے ہر آدمی کے لیے</p>	<p>۵۴۹ آج کل کے ہر آدمی کے لیے آج کل کے ہر آدمی کے لیے آج کل کے ہر آدمی کے لیے آج کل کے ہر آدمی کے لیے</p>
<p>۵۵۰ تو آئی گری پر کی تو ماکا بھی درد ہو تو آئی گری پر کی تو ماکا بھی درد ہو تو آئی گری پر کی تو ماکا بھی درد ہو تو آئی گری پر کی تو ماکا بھی درد ہو</p>	<p>۵۵۱ تو آئی گری پر کی تو ماکا بھی درد ہو تو آئی گری پر کی تو ماکا بھی درد ہو تو آئی گری پر کی تو ماکا بھی درد ہو تو آئی گری پر کی تو ماکا بھی درد ہو</p>	<p>۵۵۲ تو آئی گری پر کی تو ماکا بھی درد ہو تو آئی گری پر کی تو ماکا بھی درد ہو تو آئی گری پر کی تو ماکا بھی درد ہو تو آئی گری پر کی تو ماکا بھی درد ہو</p>

<p>۵۳۳ کھینچتے ہیں کہ ان فنیہ سے کس کھانے کی طلب جو زبانیں تیری ہر آنکھ کو دور سے تو دیکھتی جا</p>	<p>۵۳۴ اور میری مسطیٰ کا غمازہ تاجدار ہاں سارے راہ کے ہر خطا شکار زین کو تو میری کی ذرا افکار</p>	<p>۵۳۵ بوجہ نہ سوسے کوئی نہ غم نہ غم میں خواب میں ہوں انکو جی خیال رہے ہی ہے یہ چھپ چھپ کر رفت و رفت میں</p>
<p>۵۳۶ جانیگے ہم کہاں کہ تھکے والے ہیں بیاہیتیں ابھی شب آئیوالے ہیں</p>	<p>۵۳۷ کہ ذکر ہے گاہ زبان پر درود ہے سوکھے لبوں سے پیاس کی شربت نمود ہے</p>	<p>۵۳۸ میں خود کہو گی تجھ پر جو آنت گذر گئی مر جائیگے پر دیہ نہ کہنا کہ مر گئی</p>
<p>۵۳۹ انہر کے ساتھ تیری کمر بستہ ہیں یہ نہیں ہیں کہ تیرے چہرے پر جو کہی کے اور ہیں اب تیرے چہرے پر</p>	<p>۵۴۰ تیرے چہرے پر ابھی اس کا کھنڈار تیرے چہرے پر ابھی اس کا کھنڈار تیرے چہرے پر ابھی اس کا کھنڈار</p>	<p>۵۴۱ تیرے چہرے پر ابھی اس کا کھنڈار تیرے چہرے پر ابھی اس کا کھنڈار تیرے چہرے پر ابھی اس کا کھنڈار</p>
<p>۵۴۲ نہیں آئیگی نہ بھگو بہت بقیہ الہوں جھاگے کوئی اسیر تو میں نذر الہوں</p>	<p>۵۴۳ بمخ فلک پسینے کے قطر دلتے ماند ہیں دنیائی روشنی میں ماندھیر کیے چاند ہیں</p>	<p>۵۴۴ موقوف اپنے میری حیات دہمات ہے آئے گا یہ دن ہی وعدہ کی رات ہے</p>
<p>۵۴۵ تیرے چہرے پر ابھی اس کا کھنڈار تیرے چہرے پر ابھی اس کا کھنڈار تیرے چہرے پر ابھی اس کا کھنڈار</p>	<p>۵۴۶ تیرے چہرے پر ابھی اس کا کھنڈار تیرے چہرے پر ابھی اس کا کھنڈار تیرے چہرے پر ابھی اس کا کھنڈار</p>	<p>۵۴۷ تیرے چہرے پر ابھی اس کا کھنڈار تیرے چہرے پر ابھی اس کا کھنڈار تیرے چہرے پر ابھی اس کا کھنڈار</p>
<p>۵۴۸ بوزلف مشک فام کی جھکے گی دور سے چھٹکی کی چاندنی رخ روشن کے نور سے</p>	<p>۵۴۹ قمری تو قد یہ چال یہ صد تدرود ہیں نام خدا علی کے گلستانے سرو ہیں</p>	<p>۵۵۰ دیکھو بھی روتی روتی یہ ترس کو بھی روتی ہے نہ ہو سونے دیتی اگر آپ سوتی ہے</p>

<p>۱۵۵ باقول کھو گئے جلا وطنی تو چین اور نہ تھے تیرا شب کو بھی ملے نہیں اور نہ تھے تیرا شب کو بھی ملے نہیں</p>	<p>۱۵۶ مان مندرجہ ذیل کے گھر کی عریضی پتہ دینا خداوندی عریضی پتہ دینا خداوندی عریضی</p>	<p>۱۵۷ پیارے کوئی کوئی گھر کی عریضی پیارے کوئی کوئی گھر کی عریضی پیارے کوئی کوئی گھر کی عریضی</p>
<p>۱۵۸ بلو امین تیر کو تری تیر کے لیے دنانہ کم کر کی تو تیر کے لیے</p>	<p>۱۵۹ دشمن ہر اک ہر لشکر اہل عناد میں سونا بھی آج بھول گئیں شکی یاد میں</p>	<p>۱۶۰ سبط رسول سے مجھے پیارا نہیں کوئی بابا ہی جب نہیں تو ہمارا نہیں کوئی</p>
<p>۱۶۱ ایک نیند ہو گئی تیر کو جلا کھا جائے کوئی برس دشمن جلا</p>	<p>۱۶۲ بلو امین تیر کو تیر کے لیے پیارے کوئی کوئی گھر کی عریضی</p>	<p>۱۶۳ پیارے کوئی کوئی گھر کی عریضی پیارے کوئی کوئی گھر کی عریضی</p>
<p>۱۶۴ ماننے چھٹے تو اور بھی صدر درد چہرہ ہو ایسا نہو جدا کسی حجرے میں بند ہو</p>	<p>۱۶۵ واں کیا ہی بیان نہ بیٹھ کے آئینہ و نہیں اچھا مجھے پر اسے ملا دو تو آؤں میں</p>	<p>۱۶۶ جو چاہو کہ لایسی ہی تقصیر وارہوں مجھو نہ مان یہ جانو کہ خدمت گزار ہوں</p>
<p>۱۶۷ دروازہ کھلی گئی رہ جلا نکار دلاں کھلی گئی رہ جلا نکار</p>	<p>۱۶۸ بلو امین تیر کو تیر کے لیے پیارے کوئی کوئی گھر کی عریضی</p>	<p>۱۶۹ پیارے کوئی کوئی گھر کی عریضی پیارے کوئی کوئی گھر کی عریضی</p>
<p>۱۷۰ کھو لیکہ کون در کسے چلاتی پھرتی ہو واری کہان مذہب میں ٹکراتی پھرتی ہو</p>	<p>۱۷۱ راحت بہت نصیب میں کم لیکے آئے ہیں اتنی ہی عمر خلق میں کم لیکے آئے ہیں</p>	<p>۱۷۲ واری گھر جو مانکا کیا سب بجا کیا میں نے تمھارے باپ کو شے جدا کیا</p>

<p>۱۷۷ یہاں سے کہیں وہ بابتیں نہیں سب ہو گئے خوش حال اب تو وہ امر بدلی گناہ بانوں نے چوکی کا چادر</p>	<p>۱۷۸ یہاں سے کہیں وہ بابتیں نہیں سب ہو گئے خوش حال اب تو وہ امر بدلی گناہ بانوں نے چوکی کا چادر</p>	<p>۱۷۹ یہاں سے کہیں وہ بابتیں نہیں سب ہو گئے خوش حال اب تو وہ امر بدلی گناہ بانوں نے چوکی کا چادر</p>
<p>۱۸۰ قانون میں قیدیوں نے ادھر شکر ب کیا اور اس طرف یزید نے خاصہ طلب کیا</p>	<p>۱۸۱ سوجان سے میں تشارشہ و شغف کس کیا سو دن ہاتھ چاندی گد میں ڈال کے</p>	<p>۱۸۲ اگر مدد کی گئی ہے جگہ کیوں چلے گئے اصغر کو ساتھ لیکے تھوڑے گئے</p>
<p>۱۸۳ مطلع سوم یہاں سے کہیں وہ بابتیں نہیں سب ہو گئے خوش حال اب تو وہ امر بدلی گناہ بانوں نے چوکی کا چادر</p>	<p>۱۸۴ یہاں سے کہیں وہ بابتیں نہیں سب ہو گئے خوش حال اب تو وہ امر بدلی گناہ بانوں نے چوکی کا چادر</p>	<p>۱۸۵ اگر مدد کی گئی ہے جگہ کیوں چلے گئے اصغر کو ساتھ لیکے تھوڑے گئے</p>
<p>۱۸۶ قانون میں قیدیوں نے ادھر شکر ب کیا اور اس طرف یزید نے خاصہ طلب کیا</p>	<p>۱۸۷ بابا سے ہم بھلے تھیں ہونا نصیب ہو چھاتی پہ اٹکی رات کو سونا نصیب ہو</p>	<p>۱۸۸ اتنا تو کہد تھیں اگر مر نہ جاؤں گی صدتے تھے اسے مٹھ کر میں بابا کو پاؤں گی</p>
<p>۱۸۹ یہاں سے کہیں وہ بابتیں نہیں سب ہو گئے خوش حال اب تو وہ امر بدلی گناہ بانوں نے چوکی کا چادر</p>	<p>۱۹۰ یہاں سے کہیں وہ بابتیں نہیں سب ہو گئے خوش حال اب تو وہ امر بدلی گناہ بانوں نے چوکی کا چادر</p>	<p>۱۹۱ یہاں سے کہیں وہ بابتیں نہیں سب ہو گئے خوش حال اب تو وہ امر بدلی گناہ بانوں نے چوکی کا چادر</p>
<p>۱۹۲ خاصہ نہ نہ کو نوش کیا ہو نہ سوئی ہیں بی بی عمر سے آج کئی بار روئی ہیں</p>	<p>۱۹۳ شکر یزید کا دم غارت نہ مل سکا سبلی گائی جب تو مرا میں نہیں سکا</p>	<p>۱۹۴ منظور ہے کہ قید ستم سے رہائی ہو ایسا نہ کہ پھر کہیں اسے لڑائی ہو</p>

[illegible]

<p>۴۴۴ کر تا بہ حب تلاوت قرآن و حق کا نور پوتا جو کہ حق حضرت داد کا ملبود راشتہ کچھ اسکو مصحف نالقی کر مزار زبان کے حرف و کلمے حق پر نور</p>	<p>۴۴۵ لکھی ہوں نچھو نچھو دیو چاہیے راکھی بھی کیوں نہیں دے رشتہ کی دوست سے اس کے آنکھ میں جھلکے ہو کیا قدر ہے یہ ظالم تو بدین پر</p>	<p>۴۴۶ قانون کا حق اور غم کیا کیا ہوا نزد کسطن گیا شہزاد کیا ہوا نقا چلچلے وہ جو باقی بیکر کیا ہوا فرعون بنیاد سا جلا کیا ہوا</p>
<p>۴۴۷ تقریر کیا فصیح ہو کیا خوش بیان ہو گویا زبان اسکی خدا کی زبان ہو قرآن میں حق نے کی ہر سادش تہم کی دکھ دے کسی کو یہ نہیں عادت کرم کی</p>	<p>۴۴۸ دکھ دے کسی کو یہ نہیں عادت کرم کی قرآن میں حق نے کی ہر سادش تہم کی دکھ دے کسی کو یہ نہیں عادت کرم کی قرآن میں حق نے کی ہر سادش تہم کی</p>	<p>۴۴۹ وہ قرین ہیں آج جو کل تھے لواط میں ڈھونڈو تو خاک بھی نہیں کر کے طاق میں وہ قرین ہیں آج جو کل تھے لواط میں ڈھونڈو تو خاک بھی نہیں کر کے طاق میں</p>
<p>۴۴۹ دل بھرنا اسکو شہر شہر اور در کرتا ہے کسب و کسب سے سنا جاتا ہے والد کیا دعا میں کہے فقیر نہیں کر بیجا و آب ہو کچھ تو چھپا ہو حال</p>	<p>۴۵۰ اگر سے اس کا قلب اتنا کھنکھارت غیب میں اور غیب تو تار و تاب دور پر کچھ کہیں جانتا ہے دور پر کچھ کہیں جانتا ہے</p>	<p>۴۵۱ جی کی فصل لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ اب ہم اس کوئی مسعود نہیں لکھ لکھ فانے سے ہوں وہ قید میں لکھ لکھ بانی تو یہ کیا ہے کوئی جا لکھ لکھ</p>
<p>۴۵۲ شاید کوئی عزیز شہر مشرقین ہے صوت حق میں جن صد احسین ہے حاکم کو خوف چاہیے قرآن سے اکثر گری ہو روق یتیموں کی آہ سے</p>	<p>۴۵۳ حاکم کو خوف چاہیے قرآن سے اکثر گری ہو روق یتیموں کی آہ سے حاکم کو خوف چاہیے قرآن سے اکثر گری ہو روق یتیموں کی آہ سے</p>	<p>۴۵۴ دل سے بھلا نہ وعدہ روز محنت کو بیمار کو روانہ غذا تندرست کو دل سے بھلا نہ وعدہ روز محنت کو بیمار کو روانہ غذا تندرست کو</p>
<p>۴۵۴ کتنے میں میں ہر انداز اور عمل شکوہ نہ توئی کا زور زبیر کا لکھ جاری کر صبح و شام عبادت کا سلسلہ بروم اور ان پر شمع لکھ لکھ</p>	<p>۴۵۵ کتنے میں میں ہر انداز اور عمل شکوہ نہ توئی کا زور زبیر کا لکھ جاری کر صبح و شام عبادت کا سلسلہ بروم اور ان پر شمع لکھ لکھ</p>	<p>۴۵۶ کھانے کو میں نہانہ لکھ لکھ لکھ ٹھنکی جا بار بار لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>
<p>۴۵۷ گردن جھکی ہوئی ہو خدا رنگاہ ہے بہ پر کبھی تو آہ کبھی لا آہ ہے زندانی میں خند و نکابت حال غیر ہے کچھ خیر کہ خیر سے عجبے بخیر ہے</p>	<p>۴۵۸ گردن جھکی ہوئی ہو خدا رنگاہ ہے بہ پر کبھی تو آہ کبھی لا آہ ہے زندانی میں خند و نکابت حال غیر ہے کچھ خیر کہ خیر سے عجبے بخیر ہے</p>	<p>۴۵۹ خوش ہو گا حق دل کو یتیموں کی شاد کر کیا دم تھا کرم کو محمد کے یاد کر خوش ہو گا حق دل کو یتیموں کی شاد کر کیا دم تھا کرم کو محمد کے یاد کر</p>

<p>۴۸۱ چادر گلے میں ڈال کے کھینچا جو بھونچا ہو کونکے کونکے کچھو کچھو ٹانگوں پر جاگ کمر بھر کر ڈال دو تو تیرا جان بچا</p>	<p>۴۸۲ جو آنکھیں جو اینٹیں ملتی کہ کر نہ شوق ہو کیسکی ابا بچو نقل فقیر کو خدا بار دوسے ریل میں سے نکلا کا زور پردہ اور کمر گداوار انرا رنج مورا</p>	<p>۴۸۳ دنیا ہوا در حجبین اینا نام نہ تھا فہمیں بی تو عصمت خاتون ازگار جو بات بات میں کہم خندانہ و واقفانہ دار حق میں بی نظر شستن کردہ ذوق تیار</p>
<p>۴۸۲ اس بادشاہ دین کو نہ کچھ فکر اور تخی راہ و گئی پر دوش تھی ریتو و گئی نور تھی</p>	<p>۴۸۳ کی آنسو کچھ زبان سے شکایت تو دور گئے کاندھ پہ لٹکے مشک ضعیفہ کے گھر گئے</p>	<p>۴۸۴ خو ہے پیر میں کی شہر مشرقین میں میں جمع نقد حنات ایک حسین میں</p>
<p>۴۸۴ کیسا نفاق خلق اینا شاہ و فقیر سے بھلا سے فقیر کو تر از ابر سے</p>	<p>۴۸۵ راہ و گئے دارا در تیرے کچھ سے پیر قافل میں تر سے اس کا حکم کی نظر بازم حجبین یہ یہ نقد تھی ہے پیر قدیری کے بھی جام کی کھو ذرا پیر</p>	<p>۴۸۶ مثنوی میں فہمیں حجت مولانا سے پیر بیکار کیا پیر سے عجب طلب حکاں شکر نیلے نشان میں جانڈ سے کاندھو پیر بیکار ملج جانے میں جیکو پیر کے</p>
<p>۴۸۵ ہر شب کو قیدیوں کی خبر لینے جاتے تھے دو دو گئے بدران جو میں آپ کھاتے تھے</p>	<p>۴۸۶ راستی نہ اس کے قتل پہ مشکلاں ہوئے شکین جو باندھ دین تو حسن سے بھلا ہوئے</p>	<p>۴۸۷ اگر بھی ہر گھڑی یہ دعا ہوا کر سے یار بجا یو بھے بارگاہ سے</p>
<p>۴۸۶ تھا حال عالم میں علی وہ القیاس سرت کہ تم قہار کو چھوٹا کئے پاس دینا میں تھی اگر آؤا نصیب کس کی جب چھوٹ گیا تو قیاس سے تھی</p>	<p>۴۸۷ خلق ظالم میں شریعت دیا ہے نصیب اکبر میں حسین کا پادشہ میں خیر کر کر دینا حسین کا اگر کو یہ گاہ سلامت کے خدا</p>	<p>۴۸۸ میں ایک ملحق پادشہ کے میں خدا میں آج تو تھے میں ان کی سیادہ پا میں نے تو کچھ نہیں کیا یہ ہم جاننے میں نہیں کیا یہ ہم</p>
<p>۴۸۸ دو دن نہ جسم پاک میں پوشاک تو رہی خود آگہ گئیں جہاں سے چادر گرہ رہی</p>	<p>۴۸۹ دونوں جہاں میں کیا برکت ایک دم سے ہے قائم جو ہر زمین تو انھیں کے قدم سے ہے</p>	<p>۴۸۹ اس سال بھی سنا ہے کہ قنبر شریف لائے ہیں کے میں اہلبیت بھی ہمراہ آئے ہیں</p>

<p>کجا نے جج کے بعد سچا چلے اوردی چینی نسبتاں تاکاں کچھ تجہ ہون خیال میں ہون چوچہ چوچہ ہون گئے ہون سلطان جہون</p>	<p>کین نہ ہونے بدردی بائین کجا نہیں ہون چینی شمع آبدار نہیں ہون چینی شمع آبدار نہیں ہون چینی شمع آبدار</p>	<p>کجا نے جج کے بعد سچا چلے اوردی چینی نسبتاں تاکاں کچھ تجہ ہون خیال میں ہون چوچہ چوچہ ہون گئے ہون سلطان جہون</p>
<p>ہر دھوم کچھ دھونے جلال وقت سال کی یارب تو تیرے کچھ زہر کے لال کی</p>	<p>خیر غم حشیش کا دشمن یہ چل گیا کیا نام میں اثر ہو کر پتھر پھل گیا</p>	<p>اکدم میں سو گولادو گولادو دیکھ اتنی ہون کیسا لباس کیا کسی شادی میں جانی ہون</p>
<p>اگر تیرے کوئی کوئی شاہ تو تیرے کوئی کوئی شاہ تو تیرے کوئی کوئی شاہ تو تیرے کوئی کوئی شاہ</p>	<p>اگر تیرے کوئی کوئی شاہ تو تیرے کوئی کوئی شاہ تو تیرے کوئی کوئی شاہ تو تیرے کوئی کوئی شاہ</p>	<p>اگر تیرے کوئی کوئی شاہ تو تیرے کوئی کوئی شاہ تو تیرے کوئی کوئی شاہ تو تیرے کوئی کوئی شاہ</p>
<p>بیتاب ہون خیال شہ نیک نام میں شہزادیان اسیر ہون فوج شام میں</p>	<p>ہیں خیر یا عزیز شہ انس و جان کے ہیں دریافت تو کروں کہ یہ قیدی کہاں ہیں</p>	<p>جی چاہتا ہوں کہ کہیں چاک ہو کڑے تو سب سیاہ ہوں اور سر پہ خاک ہو</p>
<p>دو جہاں قتل ہوئی کی ہر جگہ روئے زمین ہر جگہ یہ قیدی کی جگہ</p>	<p>دو جہاں قتل ہوئی کی ہر جگہ روئے زمین ہر جگہ یہ قیدی کی جگہ</p>	<p>دو جہاں قتل ہوئی کی ہر جگہ روئے زمین ہر جگہ یہ قیدی کی جگہ</p>
<p>اس نام پاک سے برکت ہر جہاں میں مختدے وہ کھو لیرہیں سب ایک آئین میں</p>	<p>اس نام پاک سے برکت ہر جہاں میں مختدے وہ کھو لیرہیں سب ایک آئین میں</p>	<p>اس نام پاک سے برکت ہر جہاں میں مختدے وہ کھو لیرہیں سب ایک آئین میں</p>

<p>۱۱۱ چلی چلی ہے یہ کبکبہ خوش غنیمت ساتھ ساتھ غنیمت چلی چلی ہے یہ کبکبہ خوش غنیمت ساتھ ساتھ غنیمت</p>	<p>۱۱۱ چلی چلی ہے یہ کبکبہ خوش غنیمت ساتھ ساتھ غنیمت چلی چلی ہے یہ کبکبہ خوش غنیمت ساتھ ساتھ غنیمت</p>	<p>۱۱۱ چلی چلی ہے یہ کبکبہ خوش غنیمت ساتھ ساتھ غنیمت چلی چلی ہے یہ کبکبہ خوش غنیمت ساتھ ساتھ غنیمت</p>
<p>۱۱۱ اپنا نہیں خیال بزرگوں کا پاس ہے ہر ہر کمان چھپون دہری و شناس ہے</p>	<p>۱۱۱ دشت بہ قندمانہ کی جہدم نگاہ کی باغ غنیمت ہاتھ رکھنے خواصون نے آہ کی</p>	<p>۱۱۱ جانے دہی کیجے یہ چمکے چھری لگے ایسی نہ بات کہہ کر خدا کو بری لگے</p>
<p>۱۱۱ ہر ہر کمان چھپون دہری و شناس ہے اپنا نہیں خیال بزرگوں کا پاس ہے</p>	<p>۱۱۱ دشت بہ قندمانہ کی جہدم نگاہ کی باغ غنیمت ہاتھ رکھنے خواصون نے آہ کی</p>	<p>۱۱۱ جانے دہی کیجے یہ چمکے چھری لگے ایسی نہ بات کہہ کر خدا کو بری لگے</p>
<p>۱۱۱ ہر ہر کمان چھپون دہری و شناس ہے اپنا نہیں خیال بزرگوں کا پاس ہے</p>	<p>۱۱۱ دشت بہ قندمانہ کی جہدم نگاہ کی باغ غنیمت ہاتھ رکھنے خواصون نے آہ کی</p>	<p>۱۱۱ جانے دہی کیجے یہ چمکے چھری لگے ایسی نہ بات کہہ کر خدا کو بری لگے</p>
<p>۱۱۱ ہر ہر کمان چھپون دہری و شناس ہے اپنا نہیں خیال بزرگوں کا پاس ہے</p>	<p>۱۱۱ دشت بہ قندمانہ کی جہدم نگاہ کی باغ غنیمت ہاتھ رکھنے خواصون نے آہ کی</p>	<p>۱۱۱ جانے دہی کیجے یہ چمکے چھری لگے ایسی نہ بات کہہ کر خدا کو بری لگے</p>
<p>۱۱۱ ہر ہر کمان چھپون دہری و شناس ہے اپنا نہیں خیال بزرگوں کا پاس ہے</p>	<p>۱۱۱ دشت بہ قندمانہ کی جہدم نگاہ کی باغ غنیمت ہاتھ رکھنے خواصون نے آہ کی</p>	<p>۱۱۱ جانے دہی کیجے یہ چمکے چھری لگے ایسی نہ بات کہہ کر خدا کو بری لگے</p>

<p>حلالہ کوئی کیسے کہ کتنی بابر ہو گا چار سا اور دین خاں پگوری گوری پندیان</p>	<p>حلالہ انہی کے لئے صاحب نشان کا شکر و شکر کچھ چھینا بند پندیان</p>	<p>حلالہ بہن بے بند کج عادت ہو چکا نہاں نون کی عورت انہی کے لئے صاحب کو عطا حال</p>
<p>حلالہ لوگو بزرگ اسکے مقدر امیر ہیں گویا جاب دوست کھان امیر ہیں</p>	<p>حلالہ ہر خامشی دلیل عبادت کے شوق کی گزون چھکی ہوئی برگرانی سے طوق کی</p>	<p>حلالہ راضی ہیں اسے ہم جو رشک حبیب دی ہر بہت اسی کے جو سب کا طبیب</p>
<p>حلالہ ایک کوئی کہ عابد و ابرار ہیں کچھ جین پندت لاعت کھان</p>	<p>حلالہ لبوینا کی سبک پندت عین کشتی کا کھلکھل اندس کو باد</p>	<p>حلالہ دکھ میں کہنے کو کلا جاتے ہیں ہم عارف و عارفہ نو شفا جاتے ہیں ہم</p>
<p>حلالہ برقی شریف قوم یہ گردن اس اس ہے اشتران کو ہر ایک کی محرمت کا پاس ہے</p>	<p>حلالہ انگھوسن صاف پھرتی ہر صورت امام کی تصویر حسین علیہ السلام کی</p>	<p>حلالہ کچھ غم نہیں مرض سے اگر حال خیر ہے محنت ہماری یہ ہو کہ عقیقی بخیر ہے</p>
<p>حلالہ بہن کی طرف نہ جیسے کہ نظر بان بنیں جیسے شخص کی</p>	<p>حلالہ نور کے پندت بیوی دہ بیکنا تو چھپ کر رہے ہیں اٹھری ہون</p>	<p>حلالہ صاحبین نان جو بھوکے ہیں انہی کو راہ حق میں جان</p>
<p>حلالہ فتویٰ بہ اسکے عفت و عصمت گواہ ہے قرآن ہم اصحابین کہ یہ بیگناہ ہے</p>	<p>حلالہ ہجر پر میں تلخ ہر لذت حیات کی طاقت نہ آنکھیں کھولنے کی نہ بہان کی</p>	<p>حلالہ شرت ہو دکھ ہو قید ہو فاقہ کشی ہے دولت یہی بڑی ہر کہ خالق خوشی ہے</p>

<p>۱۲۱۰ پیر کے لئے گنہگار نہ ہونا کی غرض کیا پر ہم سب کو حضور کا گردن جھکے بغیر چارچرخ کیا یکیں غرض مردہ اگر فنا دینا</p>	<p>۱۲۱۱ نہایت تاجی لکھنے کا نام نہایت تاجی لکھنے کا نام نہایت تاجی لکھنے کا نام نہایت تاجی لکھنے کا نام</p>	<p>۱۲۱۲ نہایت تاجی لکھنے کا نام نہایت تاجی لکھنے کا نام نہایت تاجی لکھنے کا نام نہایت تاجی لکھنے کا نام</p>
<p>۱۲۱۳ کیا پوچھتی ہر نام و نشان خاکسار کا ایک بندہ حقیر ہوں پروردگار کا</p>	<p>۱۲۱۴ بگور و بکین جید پاش پاش ہے سریان ہر کر بلا سے ملی میں لاش ہے</p>	<p>۱۲۱۵ اعداد کو مثنوی مثنوی و کبر سے ہر جی سے ایک قتل ہوا ایک تیر سے</p>
<p>۱۲۱۶ زیادہ نام یک پہ خالق دود رہی اسان علیہاں الوجود جو مثنوی فنا میں ہیں کیا جی بیاد نظر کی کیا باہر ہوا بیاد</p>	<p>۱۲۱۷ دانش نام نہ تو ہے نہ سن دانش نام نہ تو ہے نہ سن دانش نام نہ تو ہے نہ سن دانش نام نہ تو ہے نہ سن</p>	<p>۱۲۱۸ نہایت تاجی لکھنے کا نام نہایت تاجی لکھنے کا نام نہایت تاجی لکھنے کا نام نہایت تاجی لکھنے کا نام</p>
<p>۱۲۱۹ در پیش منزل کد خوفناک ہے آقا ز اپنا خاک ہر انجام خاک ہے</p>	<p>۱۲۲۰ بروئیں میں تباہ ہوئے شہر چیل گیا جنگل میں ہم بھی لٹ گئے اور گھوٹ گیا</p>	<p>۱۲۲۱ ہر سے سبھوئے غیرت خورشید و ماہ میں گو باک اہلیت رسالت پناہ میں</p>
<p>۱۲۲۲ نہایت تاجی لکھنے کا نام نہایت تاجی لکھنے کا نام نہایت تاجی لکھنے کا نام نہایت تاجی لکھنے کا نام</p>	<p>۱۲۲۳ نہایت تاجی لکھنے کا نام نہایت تاجی لکھنے کا نام نہایت تاجی لکھنے کا نام نہایت تاجی لکھنے کا نام</p>	<p>۱۲۲۴ نہایت تاجی لکھنے کا نام نہایت تاجی لکھنے کا نام نہایت تاجی لکھنے کا نام نہایت تاجی لکھنے کا نام</p>
<p>۱۲۲۵ حکومتی ہر وہی سر بلند ہے خاق کو خاکسار ہی انسان پند ہے</p>	<p>۱۲۲۶ سار میں غیر شکر خدا کیا سخن کریں ہم وہ نہیں کہ شکوہ فوق درس کریں</p>	<p>۱۲۲۷ یہ لاکھ گھپیا میں تو کب مانتی ہوں میں تو شیو کو اہمیت کی پہچانتی ہوں میں</p>

مثنوی
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے

مثنوی
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے

مثنوی
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے

میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے

وہ بی بی روح بنت رسالت پناہ ہے
عصمت پہ حکمی خالق اگر گواہ ہے

زندہ نہیں سب اسیر دہلی سردار آپ ہیں
ان قیدیوں کی قافلہ سالار آپ ہیں

مثنوی
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے

مثنوی
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے

مثنوی
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے

میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے

شہرت پر ابن فاطمہ زہرا کے ماہ کی
حسرت تو شہ کو ہو یگی اگر عا کے بیاہ کی

تو دین جاتی ہو کہ انکی عزت نہ ہوں
اختیار پیری میں انکی کینز ہوں

مثنوی
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے

مثنوی
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے

مثنوی
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے
میں کون سے کون سے کون سے

کیوں لیکے عدد و تھیں ہمارے عام میں
کس جرم پر اسیر ہوئے ملک شام میں

ارمان نکلے یاد فتنہ مشرقین کا
ہوا دگر ہو فاطمہ کے نور عین کا

مکڑے جگر کے صدر زنت سے ہوئے ہیں
جو گود میں پے تھے وہ جنگل میں سوئے ہیں

<p>۵۵۱ ملکہ ابلہ نے جو شاہ جہان کو جس کے کوٹھ کے پوئی پوئی پر جب شاہ جہان کی سب سے بڑی نظر جلانی اور کے ہمارے</p>	<p>۵۵۲ اچھی لکھی جانے والی کچھ بڑی چکر چکر وہ نور زینب کو چکر دکھائے بیوی پر جی کو پو پو لکھے سلطان جہان</p>	<p>۵۵۳ بہی خلیفہ خوب پور سچا حال چاؤ رنگ نہیں جھپاؤں جو کچھ کھلے دون کھنچے بیوی دلا داداروں میں پاپس نہ دولت کی</p>
<p>۵۵۴ وینا سے تفتہ کام سفر کر کے جسک لوچھید اب یہ لڑا کھلا مر کے حسین</p>	<p>۵۵۵ دوران کے قتل وہ ظلم کہ عابر ہتی جان افسوس چل ہی مری پیاری جہان سے</p>	<p>۵۵۶ نگالم سے تین دن اول پاش پاش ہے دور کھن کے واسطے محتاج لاش ہے</p>
<p>۵۵۷ چکر چکر چکر چکر چکر چکر دامن چکر چکر چکر چکر چکر مردم چکر چکر چکر چکر چکر چکر چکر چکر چکر چکر چکر</p>	<p>۵۵۸ جی</p>	<p>۵۵۹ تربت تبت</p>
<p>۵۶۰ وینا میں اسکی زینت کا نقشہ بدل گیا جنیش ہوئی ابو نکوس اور دم مٹ گیا</p>	<p>۵۶۱ نصرت کہی ہوگی ہین شوروشین سے تم یا نے جا کے فرہین ہوگی چین سے</p>	<p>۵۶۲ میت ہی ہر بیت شہ مشرقین کی دیتا ہے آج اٹھکی عاشق حسین کی</p>
<p>۵۶۳ بہاؤ خاں کی سب سے بڑی جان بہاؤ خاں کی سب سے بڑی جان بہاؤ خاں کی سب سے بڑی جان بہاؤ خاں کی سب سے بڑی جان</p>	<p>۵۶۴ بہاؤ خاں کی سب سے بڑی جان بہاؤ خاں کی سب سے بڑی جان بہاؤ خاں کی سب سے بڑی جان بہاؤ خاں کی سب سے بڑی جان</p>	<p>۵۶۵ بہاؤ خاں کی سب سے بڑی جان بہاؤ خاں کی سب سے بڑی جان بہاؤ خاں کی سب سے بڑی جان بہاؤ خاں کی سب سے بڑی جان</p>
<p>۵۶۶ بہاؤ خاں کی سب سے بڑی جان بہاؤ خاں کی سب سے بڑی جان بہاؤ خاں کی سب سے بڑی جان بہاؤ خاں کی سب سے بڑی جان</p>	<p>۵۶۷ بہاؤ خاں کی سب سے بڑی جان بہاؤ خاں کی سب سے بڑی جان بہاؤ خاں کی سب سے بڑی جان بہاؤ خاں کی سب سے بڑی جان</p>	<p>۵۶۸ بہاؤ خاں کی سب سے بڑی جان بہاؤ خاں کی سب سے بڑی جان بہاؤ خاں کی سب سے بڑی جان بہاؤ خاں کی سب سے بڑی جان</p>

[illegible]

<p>۵۱۱ روئے تھے سینہ بھر شکر کا کبر دکھائی دیتی تھی بندہ کے حکم پر دن جو عجب ہی کم ہے پانی کی کدھر کہا بھتیجی خیر اے سب کج ات وہ مضطر</p>	<p>۵۱۲ چہرہ کہ شہنشاہ ہو زینہ و نشان سین کیلے دوش کی گیسو بیاں بچا بہن بچا بچا بچا بچا بچا بچا بچا بچا بچا بچا بچا بچا بچا</p>	<p>۵۱۳ پہل کیا نظر آیا جو اک بار نظر آیا دل بندہ کی غریب بیاں اچھا بچہ آتے تھے جان بھر خوشا اگر جو ہے بیوقوفی اچھی خوشا</p>
<p>درواز کشا وہ ہوے ہیں ساون ملک کے روتے چلے آتے ہیں پر پرورد ملک کے</p>	<p>کس طرح نہ ملے دل محبوب خدا ہو ناما میری مظلومی پہ شیر خدا ہو</p>	<p>دیکھا کہ لگن میں سر شیر دھر لہے دوتا بہ فلک روشنی نور خدا ہے</p>
<p>۵۱۴ جس جبین پر پشت کر اندر سر دکھائی دیتی تھی بندہ کے حکم پر ایں اور شہنشاہ دین کی شہنشاہ ہو تون کہنے کچھ کج تری شہنشاہ</p>	<p>۵۱۵ میں نے تھیں جیف غانا مارا کیا نقا عجب تھیں گزرتی تھی گزرا ایں بیاں نہ ہے مس آفر خجرا نہیں ہے بیاں تری شہنشاہ</p>	<p>۵۱۶ پچھائی وہ خون ہو گیا شہنشاہ بیاں تھیں گزرتی تھی گزرا رہی سرگرمی دروڑ کی کدھر کدھر تھی شہنشاہ</p>
<p>۵۱۷ لوٹی کر حیدر صفد ترے غم میں سر پہ آتے ہیں پیر ترے غم میں</p>	<p>۵۱۸ یہ جو دم تم قتل کیا فوج تھی لے پانی نہ دم دج دیا بکھو کسی نے</p>	<p>۵۱۹ جیتا تھیں شہنشاہ کے نکاح کا جب مر گئے تب آنوی دیوار دکھایا</p>
<p>۵۲۰ جس جبین پر پشت کر اندر سر دکھائی دیتی تھی بندہ کے حکم پر ایں اور شہنشاہ دین کی شہنشاہ ہو تون کہنے کچھ کج تری شہنشاہ</p>	<p>۵۲۱ میں نے تھیں جیف غانا مارا کیا نقا عجب تھیں گزرتی تھی گزرا ایں بیاں نہ ہے مس آفر خجرا نہیں ہے بیاں تری شہنشاہ</p>	<p>۵۲۲ پچھائی وہ خون ہو گیا شہنشاہ بیاں تھیں گزرتی تھی گزرا رہی سرگرمی دروڑ کی کدھر کدھر تھی شہنشاہ</p>
<p>۵۲۳ حسامہ سر پر نہ کاندھ مر یہ جہا ہے نہر آتے دھڑکی دھڑکی بیاں بچا ہے</p>	<p>۵۲۴ روتا رہی حسن نالہ و فریاد و نشان سے سر پہ تیا آیا ہوں تو غم میں جان سے</p>	<p>۵۲۵ کیوں آتے ہیں چاک کر بیان کر گھر میں اب مجھ کھلا آپ ہیں ہواں کر گھر میں</p>

<p>۱۳۱ اجازت فرمائی کہ کلون میں کیا کہوں کہ میں نے باقی میری آواز پر چلی گئی میں نے یہاں قید ہو گیا</p>	<p>۱۳۲ میں نے یہاں قید ہو گیا اور کہا کہ میں نے یہاں میں نے یہاں قید ہو گیا</p>	<p>۱۳۳ میں نے یہاں قید ہو گیا اور کہا کہ میں نے یہاں میں نے یہاں قید ہو گیا</p>
<p>۱۳۴ کیا خلد میں آرام ہو زمر او علی کو شور ہر نے ترے قتل کیا اکل بنی کو</p>	<p>۱۳۵ مخدومہ عالم کا سر پاک کھلا ہے اور احمد مرسل کا گریبان پھٹا ہے</p>	<p>۱۳۶ اکبار ویا حکم یہ دربار میں آ کے زندانے گرفتار و نکلا دے کوئی جا کے</p>
<p>۱۳۷ میں نے یہاں قید ہو گیا اور کہا کہ میں نے یہاں میں نے یہاں قید ہو گیا</p>	<p>۱۳۸ میں نے یہاں قید ہو گیا اور کہا کہ میں نے یہاں میں نے یہاں قید ہو گیا</p>	<p>۱۳۹ میں نے یہاں قید ہو گیا اور کہا کہ میں نے یہاں میں نے یہاں قید ہو گیا</p>
<p>۱۴۰ میں نے یہاں قید ہو گیا اور کہا کہ میں نے یہاں میں نے یہاں قید ہو گیا</p>	<p>۱۴۱ میں نے یہاں قید ہو گیا اور کہا کہ میں نے یہاں میں نے یہاں قید ہو گیا</p>	<p>۱۴۲ میں نے یہاں قید ہو گیا اور کہا کہ میں نے یہاں میں نے یہاں قید ہو گیا</p>
<p>۱۴۳ میں نے یہاں قید ہو گیا اور کہا کہ میں نے یہاں میں نے یہاں قید ہو گیا</p>	<p>۱۴۴ میں نے یہاں قید ہو گیا اور کہا کہ میں نے یہاں میں نے یہاں قید ہو گیا</p>	<p>۱۴۵ میں نے یہاں قید ہو گیا اور کہا کہ میں نے یہاں میں نے یہاں قید ہو گیا</p>
<p>۱۴۶ میں نے یہاں قید ہو گیا اور کہا کہ میں نے یہاں میں نے یہاں قید ہو گیا</p>	<p>۱۴۷ میں نے یہاں قید ہو گیا اور کہا کہ میں نے یہاں میں نے یہاں قید ہو گیا</p>	<p>۱۴۸ میں نے یہاں قید ہو گیا اور کہا کہ میں نے یہاں میں نے یہاں قید ہو گیا</p>

<p>۱۰۰ خیر کا خون احوال کا خون ہے خیر کا خون حیدر کا خون ہے خیر کا خون نذر کا خون ہے خیر کا خون سب کا خون ہے</p>	<p>۱۰۱ سب کا بیانا کئے دہشتے کا بندہ میں نے بیجا کرتا شاہ کو نہ کچھ جہاں کے زاریں کو اور خود سازو بیجا کے کلمہ کو سب پر نہ لادو</p>	<p>۱۰۲ بھیا تو اقا تخت پر وہ عالم ظلم زینب کی شہریت تھیں خوش فرم اندیش میں پڑی کا کھوپڑی پر والہفت شہریت کا مین کا کون عالم</p>
<p>تہا نہیں سبط شہ لولاک کو مارا تو نے تو عین بیعت پاک مارا</p>	<p>اس کو تجھے دیکے زمین شاد کر دنگا اک عمر کی محنت کو نہ برباد کر دنگا</p>	<p>زینب کے تو بہتے تھے ادھر خاک پر لہنا جاری تھے ادھر شہ کے رخ پاک پر آئینہ</p>
<p>۱۰۳ بہر گھر تو نہ ہوئے شہریت کی جھجک تو ارچا چا نام نہ لے گا جہاں پر جہاں پر تو نہ ہوئے شہریت کی جھجک</p>	<p>۱۰۴ کئے شاہ کا عالم شہریت کا اور زینب کی اس کی شہریت اٹھایا زینب کی شہریت کے مخاطب بنایا سب کو کچھ نہ ہوئے شہریت کا جہاں پر</p>	<p>۱۰۵ شہریت جو سکینہ کو فاقہ ہوا اکابر میں کی شہریت سے جا کر بل زار میں کی شہریت سے جا کر بل زار میں کی شہریت سے جا کر بل زار</p>
<p>بیم مرے بھائی کا مرتن سے آتر جاے مکن ہے کہ یہ خون تری گردن سے آتر جاے</p>	<p>جرات سے شفقت سو معیبت ہو ملا ہو تو جانتی ہو جیسی کہ محنت سے ملا ہے</p>	<p>کتنی تھی نیا رنج لعین دیتا ہے مجھ کو بابا کامرے سر بھی نہیں دیتا ہے مجھ کو</p>
<p>۱۰۶ بلا کہ راستہ کی تھیں جھجک اسباب ضروری جو تھیں چاکر سو موت کا زمانہ شہریت کی جھجک</p>	<p>۱۰۷ بھیا جو زینب سے شاہ عالم پہنچی کہ باقی نہ رہا حسین زار دم خوش کھائے گئی خاک پر وہ خانی قوسم خانی قوسم میں خود کا بیویوں و ام</p>	<p>۱۰۸ سب شہریت کا زینب کو کھجک زینب کی شہریت سے جا کر بل زار زینب کی شہریت سے جا کر بل زار زینب کی شہریت سے جا کر بل زار</p>
<p>نہ مال نہ اسباب نہ زار جاے بھڑی ہوئی ہوں بھائی کا رخا ہے مجھ کو</p>	<p>دقت تھی کوئی اور کوئی ہوش پوری تھی سکتے تھاکے کو کوئی خاموش کھڑی تھی</p>	<p>موقوف ہیں اب نالہ و افغان کو دھڑکا چلے گا وطن کے کوئی سامان کو دھڑکا</p>

۵۵

یون راوی اخبار سیت سے اور شکر
 بر شہد طلب کرتی رہی زینب
 حاکم نے جگر زدیایکین
 باچار روانہ ہوئی باجالت تغیر

مین کیا کوں بطرح وطن جاتی تھی زینب
 سر پستی تھی روتی تھی چلاتی تھی زینب

۵۶

خاموشی انیس اب نہیں بار بار سخن کا
 صد شکر کہ مدح ہر تو شاہ زمیں کا

کہو حق سے کہ صدقہ سہنہا در دین کا
 یگانہ بن کر مچھو کہی رنج و عن کا

دنیا میں کسی طرح کا مجھ کو نہ الم ہو
 پر دلیں مرے پیچھن پال کا غم ہو

رباعی
 داغ غم نہ بیٹھے میں گل بو بہین
 کیا کیا کر پیشی کا بوسے میں

جس میں بایں جگر روتے ہیں آنس
 اشک کے بھی موتی ہیں جگر جو بہین

رباعی
 پیو غم عزائے سپید تر ہے
 بیچو بد ادب بیاں گداز ترا ہے

چادر سے برک کے اشک کرتی ہیں پاک
 ہر چشم کے اوپر نظر ترا ہے

رباعی

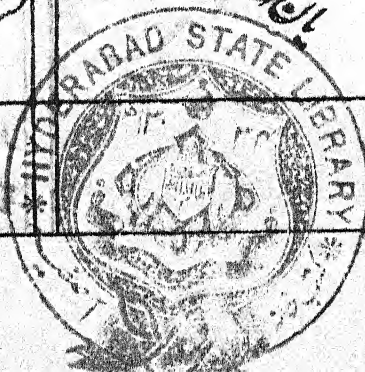
مجاہد جو فزت تو کیا چارہ ہے
 بی مہر علاج دل صد پارہ ہے

اصغر کوٹا کے قہر میں شہنشاہ کسا
 آرام کرو اب ہی گوارہ ہے

رباعی
 تیرے کو خیال و سبب تیرا ہے
 پیو تیرا ہر اوردیہ دم تیرا ہے

کرتا ہر جو تجھے زور و کور سنا
 اویا کہ کم پاسب کم ترا ہے

<p>رباعی</p> <p>نیپا جے کہتے ہیں بلا خانہ ہے پامال ہر جو عاقل و فزانہ ہے</p> <p>مابین زمین آسمان یوں ہم ہیں جیسے دو آسماں کی اک دانہ ہے</p>	<p>رباعی</p> <p>ما جانے کہ عیب کے ایک کے تو مغور و نمودار اداک سے تو</p> <p>بافض اگر آسان ہو تر مقام انجام ہو چکے کہ چرخ ہر تو</p>	<p>رباعی</p> <p>رائینج وہ ہوگی منو اب آریگا آریا جی تو زلیٹ کا بواب آریگا</p> <p>اٹھو اب انتظار بجا ہو انیس لے عمر بھر کی نہ منو اب آریگا</p>
<p>رباعی</p> <p>ہر کچ کو دڑا کر کہہ جاتا ہے کچھ گویا عزت کا بھی جیانی تار ہے</p> <p>وہاں سے مدد ہی ہو خداوند کریم میں نے تو خلق کا غم کھاتا ہے</p>	<p>رباعی</p> <p>دل کی طاقت بدلے کس جانما تر آہا نہیں بھر کر چوٹیں جاتا ہے</p> <p>جب ساگو ہوئی تو عقدہ یہ کھلا مال لاد رہا کیوں بر جاتا ہے</p>	<p>رباعی</p> <p>جب اٹھ گیا سایہ جوانی سے چہرہ کی بدلتی گرائی سے</p> <p>کچھ ہو گا نہ ہاتھ پاؤں مار کے انیس جوت گذر جا گیا اپنی سے</p>



<p>مرثیہ اب قریب بنی طلب ہونے میں قیدی تیب بنی جے صبر چن کھو ہونے قیدی نگار دھبے اسنو نہ کر اندھو ہونے قیدی چنگو پوچھو کو دینے میں قیدی</p>	<p>مرثیہ تھا تو کر کے قیدی دربار میں جاوے کیا بھیجے ہونے میں قیدی خاتون کیا عزم اب اسنو نہ بناوے علفے سننے میں قیدی</p>	<p>مرثیہ شہر بون میں غلام کمال کی تیار جب وہ ہوئے قیدی ہونے میں قیدی اب قریب بنی طلب ہونے میں قیدی چنگو پوچھو کو دینے میں قیدی</p>
<p>مرثیہ قانونین کھڑے ہوئی طاقت نہیں تن میں دہشت سے ستمگار و تکی ازہ ہر بدن میں</p>	<p>مرثیہ حاکم کو دعا دو کہ تھین شاد کر یگا اب قتل نہیں کر نیک آزاد کر یگا</p>	<p>مرثیہ پہ چاہو کہ دنیا سے سفر کر گئی زینب چیلہ ہو ابھائی کا اور مر گئی زینب</p>
<p>مرثیہ ہل کے اسے زینب بنی جانو ہل کے اسے زینب بنی جانو ہل کے اسے زینب بنی جانو ہل کے اسے زینب بنی جانو</p>	<p>مرثیہ کیا کھنچے اسے زینب ناچار کیا کھنچے اسے زینب ناچار کیا کھنچے اسے زینب ناچار کیا کھنچے اسے زینب ناچار</p>	<p>مرثیہ کیا کھنچے اسے زینب ناچار کیا کھنچے اسے زینب ناچار کیا کھنچے اسے زینب ناچار کیا کھنچے اسے زینب ناچار</p>
<p>مرثیہ دوم ہونے پر قیدی اند او محن سے کیا گردنیں پھر بانہ صیغے جلا در سن سے</p>	<p>مرثیہ لیجاؤ نہ بلو میں اسیران ستم کو گھل گھل کے اسی قید میں مجاز دو کھو کو</p>	<p>مرثیہ غم کھاتی ہی اور خون جگر بیتی ہی زینب وہ شیر تو ماری کے اند جیتی ہی زینب</p>
<p>مرثیہ جہانگیر ان میں گوری کی جھپٹاؤ جہانگیر ان میں گوری کی جھپٹاؤ جہانگیر ان میں گوری کی جھپٹاؤ جہانگیر ان میں گوری کی جھپٹاؤ</p>	<p>مرثیہ کیا کھنچے اسے زینب ناچار کیا کھنچے اسے زینب ناچار کیا کھنچے اسے زینب ناچار کیا کھنچے اسے زینب ناچار</p>	<p>مرثیہ کیا کھنچے اسے زینب ناچار کیا کھنچے اسے زینب ناچار کیا کھنچے اسے زینب ناچار کیا کھنچے اسے زینب ناچار</p>
<p>مرثیہ ماری دیا پتھر کوئی یہ خون بڑا ہے دروازہ کی یہ ستم بجا د کھڑا ہے</p>	<p>مرثیہ کیا لطف چھٹے قیدی گریہ دیکھو کر کھلاؤنگی صورت کسیں کھائی کی ہو کر</p>	<p>مرثیہ لشے بھی بھی تکی نہیں سداؤنگی گریہ میں آباد تھا کھر جسے وہ جہنم میں پڑی ہیں</p>

۱۱۱
جو بھائی کر کے شرم سے سر ہٹا کر
دھن کو بھی بیکار نہ دلا کر
میرا سر نہ لانا تو میں نے کھینچ لیا
باز دوسرا بندھو دربار میں

۱۱۲
لو کہ از نیب تے جو زنی از کیا
غنا و غنیمت تو نہیں ستا فقار
کلیں جنک سے تیری اٹھ لے
کچھ قسم کچھ قسم کھنکھار

۱۱۳
طاہر نے کہا گو کہ میں ہم پرستان
پر نہیں منظور کر دینی شیکا جہان
بہشت کھینچ بند کھنکھار تو اسان
کھنکھنے کی خوشی تو دین جا بجا ارکان

۱۱۴
بھائی کی عزت اور ہون اور خیریت جگر ہون
شاشو محرم سے میں اب تک کھلے سر ہون

۱۱۵
نورانی بدن گرد غریبی سے آٹھ تھے
بکھرے ہوئے تھو بال گر بیان پھٹے تھے

۱۱۶
اک گھر دے وہاں ماتم شیر کرین ہم
سامان غراے شدہ دیگر کرین ہم

۱۱۷
کند کھچے دربار میں جا کر نہ بلا کر
خلعت کو دروازہ سے نکال کھلے
گرتی ہو منظر تو قاتل سے
موجود ہوں خبری از نہیں ہوا ہے

۱۱۸
اس حال میں جو نہ کیس دربار
نہیں کہیں دیکھ کر اٹھا حاکم غدار
کامی نہ کر سکیں جب دیکھ کر وطن کو تار
گردن کو بھجوا دو تیکے جا بجا

۱۱۹
بابا جو پرتھو تو نہیں بین تے
اعدائی نقدی کر دینی منجھا لے
نہیں کہیں دیکھ کر اٹھا حاکم غدار
گردن کو بھجوا دو تیکے جا بجا

۱۲۰
فکر غم و اندوہ سے آزاد ہو زینب
سرن سے جدا ہو تو بہت شاد ہو زینب

۱۲۱
صدے سے جو اشک شہو تنہا نکل آئے
اسوقت تو حاکم کے بھی آنسو نکل آئے

۱۲۲
ناموس بنی خوف سے اکدم نہیں روکے
ژند ان میں ہیں مگر کی اور ہم نہیں روکے

۱۲۳
ان کے لئے دربار میں جا کر نہ بلا کر
وقت بھر چو جان مناسب
کیا بس کر ہی طرح چلو سر دربار
کے ہیں کہ کیا کیا تیار جا کر غدار

۱۲۴
جا بجا لے جا بجا لے لگا لے جا بجا
سبب نہایت تو نہیں ہی جا بجا
کھاؤ نہیں شہنشاہ زیاد تم را بجا
بیخاوند از دربار تو نہ کر جا بجا

۱۲۵
اور دوسرے ہیں آج جا بجا
وٹا جو اسباب ملتا دیکھیں اس جا
بیجا بیجا زار و زور کر کے بون خدا جا
سب بڑی ہم پر دانا و سارا کھانا جا

۱۲۶
کیسے نہیں کی سبط پھر کی زیارت
شاید ہو میسر سر سبز کی زیارت

۱۲۷
بیکس کے تانے میں بھر فائدہ کیا تھا
لیکن وہ ہوا جو کہ مقدسین کما تھا

۱۲۸
حیدر کا عمامہ ہی مٹھری کی عبا ہے
اور کہنے سے ایک فاطمہ زہرا کی دعا ہے

<p>۵۷۱ لو ہوا اسباب عہد حکم کی بنیاد لایا شب و شب بے شمار شہنشاہی میں لایا کجاں کا دل نہیں ہے سوخت لہلہایا کجاں کے زینب کی بکیت نہ لایا</p>	<p>۵۷۲ لو کہ عابد نے کہ احکام عہد ابن جہنم میں نہ تو اسے خود نشان دینی تھی والد قیاس شہنشاہی پتھر کو اور نیز کو اور ان کی</p>	<p>۵۷۳ لو کہ شہنشاہ کا نظر آئے اسے اکبار لو کہ شہنشاہ کا نظر آئے اسے اکبار لو کہ شہنشاہ کا نظر آئے اسے اکبار لو کہ شہنشاہ کا نظر آئے اسے اکبار</p>
<p>۵۷۴ سوخت مری چھاتی پھی جاتی ہر لوگو بھائی کے مجھے خون کی بواقی ہر لوگو</p>	<p>۵۷۵ نوار و نسوٹ لکڑے جسد پاک ہوا ہے یون ہی کر بابا کا بدن چاک ہوا ہے</p>	<p>۵۷۶ مارے گئے دامن میں شہنشاہ گلوں کے نخنے سے گریبان میں دھبہ ہیں لوگوں کے</p>
<p>۵۷۷ لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو</p>	<p>۵۷۸ لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو</p>	<p>۵۷۹ لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو</p>
<p>۵۸۰ لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو</p>	<p>۵۸۱ لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو</p>	<p>۵۸۲ لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو</p>
<p>۵۸۳ لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو</p>	<p>۵۸۴ لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو</p>	<p>۵۸۵ لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو</p>
<p>۵۸۶ لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو</p>	<p>۵۸۷ لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو</p>	<p>۵۸۸ لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو لو کہ شہنشاہ کی برادری کا کھادو</p>

<p>۱۳۴ کون کون تھا از خود نکاح و نواہ باز بی بی کی سبکدوش کا شکر نہ سبکدوش کے بچائی چل گئی مضر ہر کوئی چاہی تو زبان بیاد</p>	<p>۱۳۵ بہترین شکر کا کہیں نہ زور لیا جو حسن و حیدر و زور و سپر بگلو اور کچھ بیکار کا سوز ماہن کون توین لاشے سے ملا</p>	<p>۱۳۶ کلمہ بگو کہ کلام جلاو لاو چلو فرین کو شمشیر بچاؤ زینب نے کلمہ کیا اس وقت اب راز بابا جی بیاں بچے کو کیا</p>
<p>۱۳۷ ازدانی سے غم سے گر گئی ہر ہر گوہر یہ پنھاؤں کے تو مری ہر ہر</p>	<p>۱۳۸ بابا سا بھی مرا کوئی مظلوم نہیں ہے جسکا سر پہ نور کہیں لاش نہیں ہے</p>	<p>۱۳۹ کیا ہے کہ عیان زور ولایت نہیں کرتے حد سے گئی پہننے کی حمایت نہیں کرتے</p>
<p>۱۴۰ نوعی اور عریسی بند کی بکلیں کیا تیرے تھا چھپنے کا بیجا کولان دن رات تھا باکی نانی کا تھینچ مرد مراد و دلی کی تھینچ</p>	<p>۱۴۱ کلمہ بگو کہ کلام جلاو لاو چلو فرین کو شمشیر بچاؤ زینب نے کلمہ کیا اس وقت اب راز بابا جی بیاں بچے کو کیا</p>	<p>۱۴۲ کلمہ بگو کہ کلام جلاو لاو چلو فرین کو شمشیر بچاؤ زینب نے کلمہ کیا اس وقت اب راز بابا جی بیاں بچے کو کیا</p>
<p>۱۴۳ مان تکو کمان اڑھو نہ ہنر اب جاں سبکدوش گوہر تو ملائم نہ نلین ہاے سبکدوش</p>	<p>۱۴۴ کچھ اور نہیں بعد ظفر ہاتھ لگا ہے زینب نے لٹایا ہر تو سر ہاتھ لگا ہے</p>	<p>۱۴۵ قائم ہو دنیا کی سنا جکے قدم سے اب اسکا گلا کاٹتا ہر تیغ دوم سے</p>
<p>۱۴۶ بہترین شکر کا کہیں نہ زور لیا جو حسن و حیدر و زور و سپر بگلو اور کچھ بیکار کا سوز ماہن کون توین لاشے سے ملا</p>	<p>۱۴۷ جہان نہ زبانا کا زور و سپر وہ غدار بھی تھا بھیجا کتا تو کھنڈ خون شہزاد کی گردن پر خون شہزاد کی گردن پر</p>	<p>۱۴۸ کلمہ بگو کہ کلام جلاو لاو چلو فرین کو شمشیر بچاؤ زینب نے کلمہ کیا اس وقت اب راز بابا جی بیاں بچے کو کیا</p>
<p>۱۴۹ ہر چاک گریبان علی بیٹے کے غم میں سرنے محمد میں تو اسے کے الم میں</p>	<p>۱۵۰ اسدن مجھے محبوب یہ بیدار کر بھی جب فاطمہ الہد سے فریاد کر بھی</p>	<p>۱۵۱ دل غم سے انیس جگر دکا و ملیان ہے وہن شہزاد کھنڈ کی اب تاب کمان ہے</p>

۴۱
چشمہ شہزادہ میں زلفی صغیر
غش تہا قفا سطر کی باغی صغیر
پوش آتا تو کرتی ہی قفا صغیر

۴۲
تو اسے اولک بچہ دشوار ہو جانے
کس کوں کر تھو بچہ شہزادہ
غش آتا تو شکر کیست شہزادہ
پیش لیت کہاں جب ہوئی قفا صغیر

۴۳
چشمہ شہزادہ میں زلفی صغیر
غش تہا قفا سطر کی باغی صغیر
پوش آتا تو کرتی ہی قفا صغیر
کھینکے کوں کران لو کھا و زبنت غم

۴۴
کتے تو میں سب کو طہی ہو کین آہنگ با با
غم یہ ہر کہ جیتا نہ ہمیں پا نیگے با با

۴۵
سکتے ہیں آگے سے تو آرام ہوا ہی
بیان گو رہیں جانے کا سر انجام ہوا ہے

۴۶
خوش ہونے کی شام دسوا جاتی ہر صغیر
با با کی تمھاری خبر آ جاتی ہے صغیر

۴۷
چشمہ شہزادہ میں زلفی صغیر
غش تہا قفا سطر کی باغی صغیر
پوش آتا تو کرتی ہی قفا صغیر
کھینکے کوں کران لو کھا و زبنت غم

۴۸
چشمہ شہزادہ میں زلفی صغیر
غش تہا قفا سطر کی باغی صغیر
پوش آتا تو کرتی ہی قفا صغیر
کھینکے کوں کران لو کھا و زبنت غم

۴۹
چشمہ شہزادہ میں زلفی صغیر
غش تہا قفا سطر کی باغی صغیر
پوش آتا تو کرتی ہی قفا صغیر
کھینکے کوں کران لو کھا و زبنت غم

۵۰
انکھیں میں کسین ہوش کسین صبا کسین ہی
کچھ دل بھی لسی و زس کتے میں نہیں ہی

۵۱
ہو گھر میں کوئی با نہیں فرزند ہی کے
خدا لایا ہوں لشکر حسین ابن علی کے

۵۲
پہ بات تو کچھ ہوش مرے کھوتی ہر نانی
خٹکیں کو بھی دنیا میں غشی ہوئی ہر نانی

۵۳
چشمہ شہزادہ میں زلفی صغیر
غش تہا قفا سطر کی باغی صغیر
پوش آتا تو کرتی ہی قفا صغیر
کھینکے کوں کران لو کھا و زبنت غم

۵۴
چشمہ شہزادہ میں زلفی صغیر
غش تہا قفا سطر کی باغی صغیر
پوش آتا تو کرتی ہی قفا صغیر
کھینکے کوں کران لو کھا و زبنت غم

۵۵
چشمہ شہزادہ میں زلفی صغیر
غش تہا قفا سطر کی باغی صغیر
پوش آتا تو کرتی ہی قفا صغیر
کھینکے کوں کران لو کھا و زبنت غم

۵۶
جیتے ہی ہوئی جاتی ہوں میں یاد پر میں
لے لیکے مرے نام کو سب روئینگے گھر میں

۵۷
میں تو سنوں مجھے تو کرو پیار سے با نہیں
کرتے نہیں بی بی درد دیوار سے با نہیں

۵۸
با با کے کچھ دیکھا تھے رنج و الم ہے
یا تو کسی نہ شرمندہ ہوں مجھ کو ای غم ہے

<p>۷۷ بیجا ریت لب کجایان بن چرخ نہی جی ہو جی پریا سوسے میں پریا صغرا کے لہانے دم سوسے جھلکے نہ سوسے سلاست پریا راکے</p>	<p>۷۷ چرخ میرزا جاتین و عباس علی جو پریا کے میں کہ دن کو پریا جیادہ کہ نہ پریا کیونکہ پریا ایسا ہی کہوں کہ پریا کیونکہ پریا</p>	<p>۷۷ پریا کی بیان نامی نال اسکا علی بجرا سوسے کے آنکھوں میں جھلکے میرزا جی پریا پریا پریا نامی کے لہانے دھیان تھا اگر پریا</p>
<p>۷۷ نامی نہیں مر نیکاجھے خون و خطر ہے پر دیں میں پر دیوں کی جا کھاڑ ہے</p>	<p>۷۷ لعل ہر اگر پیار کی ہمشیر ہاری کیونکہ خط نہ لکھا آپ تقصیر ہاری</p>	<p>۷۷ موقوف عزیز دیکھا گلا ہو گیا صغرا ایتنی ابھی کیا یقین ابھی کیا ہو گیا صغرا</p>
<p>۷۷ بیجا ریت نور کا عیاش نامی پریا سوسے پریا عیاش در زمانہ جاؤں تو نہیں کر نہ پریا نشتانی زبان میں رکھوں علی کہ پریا جانی</p>	<p>۷۷ لعل کہ پریا کے میں جی پریا ریت نہ پریا کے میں جی پریا ریت کیا وہ جو پریا پریا پریا</p>	<p>۷۷ بیجا ریت نور کا عیاش نامی پریا سوسے پریا عیاش در زمانہ جاؤں تو نہیں کر نہ پریا نشتانی زبان میں رکھوں علی کہ پریا جانی</p>
<p>۷۷ کس طرح نہ دم آئے گا غربت پہ بہن کی اگر پریا کے فاختہ تربت پہ بہن کی</p>	<p>۷۷ ہر چند گرفتار غم و دلخ و دھن ہوں جو اپنی پیاری ہر کسی کی میں بہن ہوں</p>	<p>۷۷ میرزا الم ہر کا کھانے لگا اسکے چلا کے یہ روئی کہ غش آنے لگا اسکے</p>
<p>۷۷ لعل کہ پریا کے میں جی پریا ریت نہ پریا کے میں جی پریا ریت کیا وہ جو پریا پریا پریا</p>	<p>۷۷ بیجا ریت نور کا عیاش نامی پریا سوسے پریا عیاش در زمانہ جاؤں تو نہیں کر نہ پریا نشتانی زبان میں رکھوں علی کہ پریا جانی</p>	<p>۷۷ پریا کی بیان نامی نال اسکا علی بجرا سوسے کے آنکھوں میں جھلکے میرزا جی پریا پریا پریا نامی کے لہانے دھیان تھا اگر پریا</p>
<p>۷۷ ویدار سی ایسا ہی جو ز سائیکے صغرا مرجائیگی صغرا تو کسان پائیکے صغرا</p>	<p>۷۷ وہ تو نہوی جو کہ خوشی تھی مر جی کی دھون میں ہو جاتی تھی مر جی کی</p>	<p>۷۷ جی کی کوئی ساعت میں گزرا جا لگی صغرا میں پستی رہ جاؤنگی مر جی کی صغرا</p>

<p>۷۱۷ چار کھنکھارے کما عباس کی جان کو ہوتا تو سفر خانہ صغرا کا جہان کو پیچھا ہوتا کیا کرتی ہو جلدی چلے کچھ پائین کی دشمنی کی راہ اپنی زبان کے</p>	<p>۷۱۸ بیکھٹے ہو جس کے بازو کو بالیا نہ چو کہ کسے جا طوفانے سنایا ہوا ہی ابھی راہی کچھ کیوں تھے لکھایا تھابوبین باکوبت دراز فوجیایا</p>	<p>۷۱۹ اوٹوٹو کو جھایا ہر بہر زیاد و فغان ہے جوبی بی اتنی ہر سو یہ کرنی بیان ہے</p>
<p>۷۲۰ عرصہ ہوا آنکھوں کو نہیں کھولتی صغرا چپ ہو گئی ایسی کہ نہیں بولتی صغرا</p>	<p>۷۲۱ فراتے ہیں صغرا کچھ میری خبر ہے بیٹی کوئی دن میں مرادیا سفر ہے</p>	<p>۷۲۲ مرثیہ میر انیس کی یاد اٹھتی ہے کہ نہ بھولنے کی یاد کہ جس نے یہ کھنکھارے کما عباس کی جان کو ہوتا تو سفر خانہ صغرا کا جہان کو</p>
<p>۷۲۳ ہم جیتے ہیں قرونیا نہیں لو کہ ہم آئے اب انکو کمان پائین جھین کہ ہم آئے</p>	<p>۷۲۴ کیا جانے کیوں جیسے سر ہزار میں پایا کیا ہو گیا کس کھنکھارے میں گزرا ہین پایا</p>	<p>۷۲۵ آج اور ہی اس بچی کی حالت نظر آئی کیا اسے سا لوگوں کو کیا خبر آئی</p>
<p>۷۲۶ آج اور ہی اس بچی کی حالت نظر آئی کیا اسے سا لوگوں کو کیا خبر آئی</p>	<p>۷۲۷ آج اور ہی اس بچی کی حالت نظر آئی کیا اسے سا لوگوں کو کیا خبر آئی</p>	<p>۷۲۸ آج اور ہی اس بچی کی حالت نظر آئی کیا اسے سا لوگوں کو کیا خبر آئی</p>

<p>۱۲۷ ہوئی جو انداز کی سی صورت نظر آئی اور نہ کسی دھڑلے کی طرح اٹھائی اس کو لکھ گئی دیکھو کیا باب ابھار مانی صف جلیب جانی</p>	<p>۱۲۸ چوٹی کہ باب سے ملا دیکھو لوگو پہننے ہی زینت لگی مینے دارد بانو سے کہا چکی صورت و نو دیکھو بابا کو طلب کرتی اور دینی پیر</p>	<p>۱۲۹ مناویں نہ تھی گئی پیسے کر لڑا کہے نہ لگے چاکے کر لیچے لگے کہ اگر نہ تھے چکر چکر بایں کیا دقت و درد و جان</p>
<p>۱۳۰ صغرائے کمار کو گر بیان کو پار دل کھول کے اب رو دکھ بابا کیا مارا</p>	<p>۱۳۱ دم شدت گریہ سواٹ جائیگا اسکا نہا سا کلیجہ ابھی پھٹ جائیگا اسکا</p>	<p>۱۳۲ اب اس برائی کہ جو مر جائیگی صغرا اے سید بسکین بھین ت پائیگی صغرا</p>
<p>۱۳۳ لکے تو بھین کے کو بیخ بن گئی تھی یہ بیاہتی تھی اور بیخ بن گئی تھی اب نہ تھی کسی کو نہیں پریشان گزرتی جہاں سے تو رخاوا ابھی گزرتی</p>	<p>۱۳۴ لکے تو بیخ بن گئی تھی اور بیخ بن گئی تھی بابا کمان میں جیکو کھانک مینے دارد مان کو گئی زبان میں پی تھاسی نقہ پاک نہشت کو از زانی بکاردی</p>	<p>۱۳۵ نکل ہوئی تھی بیخ بن گئی تھی اور مری تو کہی یا بوجی کو آئی آز نہ تھی بوجی اور نہ جانے اور بکاردی رفتاری نہ تھی سے عجب جک و کھلانی</p>
<p>۱۳۶ تم لڑکی ہو اور داغ مینے کماڑا ہے بیار کو غم کھانے سے دونا ہی دوا ہے</p>	<p>۱۳۷ پر دیں میں جنت کو سفر گئے شہر اے قاطرہ میں لائے ہوئی مر گئے شہر</p>	<p>۱۳۸ بیاد کو اس ہوگی آفت سے نکالو مجبور ہو صغرا بھین چاہو تو بلاو</p>
<p>۱۳۹ پہننے ہی لکھ گئی وہ کینے مضطر پہننے ہی لکھ گئی وہ کینے مضطر پہننے ہی لکھ گئی وہ کینے مضطر پہننے ہی لکھ گئی وہ کینے مضطر</p>	<p>۱۴۰ عجب جگہ سے سو کر گیا بی بی پانچ آنرز شاعری اکبر گیا بی بی نہشت کو سری کو دے اسفر گیا بی بی</p>	<p>۱۴۱ پہننے ہی لکھ گئی وہ کینے مضطر پہننے ہی لکھ گئی وہ کینے مضطر پہننے ہی لکھ گئی وہ کینے مضطر پہننے ہی لکھ گئی وہ کینے مضطر</p>
<p>۱۴۲ تو ملک و مختار قضا اور قدر سے میں کیلے جیتی ہوں مری موت کدھر سے</p>	<p>۱۴۳ اس گھر کی جو آبادی مٹی ہو بس گئی بنہیں میں لوتی لٹائی ہوئی اٹل ہوں طہن میں</p>	<p>۱۴۴ کیا کیا ستم اے سید امارت دیکھا صغرائے مگر آپ کا دیدار نہ دیکھا</p>

۵۴۹
پہننے ہی بس باد و عبا بش زلاور
تبا کی طیر اگر پری سجده کر زمین پر

جب سب کی سجدہ زدہ کہنے لگی رو کر
سب اگلے روز مغم فرزند سب

یہ جو کمال ہوئے لگا سینہ زنی کا
اور ذکر تھا پتیر کی تشہ دہنی کا

۵۵۰
بودی کوئی جتنے نہ ہو قاسم مضطرب
بودی کوئی بجاں ہو سب عباس

بودی کوئی سب سے ہی علی اکبر
بودی کوئی مارا گیا یا علی خضر

وہ راہ میں یقین اور ماتم شاہ شہدا بقا
کیا کیے انیس سکو جو کچھ حشر یا بقا

رباعی
کس جسم پر کس کون کہ نہ ہو نہ نہیں
وکیو کہ ضعیف صورت مولد نہیں

تن پر پری ہو گرو بازار کا د
موتو ہر یقین کہ زندہ در گور نہیں

رباعی
ان تغیری ہو جانے کیلئے
انسان دل ہو داغ اٹھانے کیلئے

بڑھا ہو کر نو جوان غنی ہو فقیر
کے تھے اس حال جاننے کیلئے



رباعی
لیکن آغوش شجالی ہو
پس سکے ہو نیکی جو والی ہو

اے عشرت میں تھے شکر گلش لوگ
اس سال انھیں کی سچانہ خالی ہو

رباعی
اے آہ دہن سوزہ فغان نکلتے گی
آواز علی علی کی بان نکلتے گی

بطحہ گنگہ شہرے باہر ہوا نیس
یون بخیری بن چن جان نکلتے گی

تنام

خاتمہ طبع

الوداع لے مجلس غم الوداع ہو اور یہ ماتم الوداع ہے عجب طرح کا یہ ماتم ہو شرابا ہر جس کے صاحب کے حق میں فرمودہ خاتم الانبیاء ہر حسینؑ بنی و انامین حسینؑ چہ نکہ نفرہ انامین حسینؑ سے انتشار طبعیت ہوتا ہے لہذا کمترین مجملہ چہ تا ویلون کے جو حاضر فی الذہن ہیں ایجا رادو وجین عرفکہ تاہم ایک یہ کہ باری تعالیٰ نے ذات باریکات آنحضرت کو مجمع صفات اولین و آخرین خلق فرمایا یا نیک کہ حبیب اپنا بنایا لیکن درجہ شہادت ظاہری کو حبیب الہانت دین اسلام آپ کے واسطے پسند نہ فرمایا چونکہ یہ عمدہ درجہ مدارج نبوت سے ہوتا اور حصول اسکا انکو بذریعہ خامس آل عبا ہوا اس واسطے آپ نے تکمیل مدارج کی خوشی میں انامین حسینؑ فرمایا ہے دوسرے یہ کہ جو آپکو مغفرت امت میں کہہ دو کوشش رہی وہ محتاج بیان نہیں کسی شخص پر نہ ان بنین اور اطمینان بخشش امت گنہگار حسب اقرار ایزد عطا آپکو بوجہ شہادت حسینؑ علیہ السلام ہوا حتیٰ کہ توسیع مغفرت میں من نیانی علی الحبیب وجبت لہ الجنتہ قرار پایا لہذا آپ نے انامین حسینؑ فرمایا فی الحقیقت حسینؑ جان گرامی فدای امت کر دے رواست امت اگر جان کند فدای حسینؑ ہر چہ کہ اکابر دین اور علماء اہل سنین اور شعرا کے کالمین کے بعد دیگرے صدائے کتابت میں مصائب طبعیت علیہم السلام میں تصنیف تالیف فرماتے آئے لیکن جو طریقہ شعرا کے ہند نے مرقیہ گوئی کا نکالا یہ ایسا ہر دلوں پر ہوا کہ ہر شخص اس کا عاشق ہو اور ایک زمانہ کلام لو کا شایق ہو ایسا الناس وہ کون یوسف بازار معانی ہر جس کے کلام کا ہر ادنیٰ و اعلیٰ بنظر زلیخا خریدار ہے اور وہ کون عزیز جہان ہر جس کا سخن مقبول دیار و امصار ہے وہ کیسا کے زمانہ شاعر بیکانہ افصح الفصحا اکمل الکلام ملک سخن تازہ کستندہ مضامین کمین زینت مہنر۔ فخر ہند ملائک جلیس جناب میر بر علی صاحب معفورا المخلص بہ اینس علی اللہ تقاسم فی اعلیٰ جلیس و حشرہ مع الائمة المعصومین تھا جبکہ کلام جملہ عیوب سے پاک و صاف اور شہد انکی فصاحت و بلاغت کافات سے تا قات تھا افسوس کہ ایسے با کمال کا انتقال ۱۲۴۲ھ کے آخر میں ہوا اور ایسے وحید عصر کو فلک بیدار نے زیر زمین پنہان کر دیا۔ از انجا کہ کلام معجز نظام اس ممدوح کا ایک بحر زخار اور قسزم ناپیدا گنار تھا اور باعث طبع نہونے کے ہر شخص کو علی العموم ملت اؤ کسان دیکھنا تک نصیب نہوتا تھا لہذا ہر وضع و شریف شوق دیدار کلام میں مشغول

جلد چہارم

ماہی بے آب طیان تھا آخر امر الشاقین نے یہ اڑ دکھایا کہ فرزدگار مالک مطبع او وہ اخبار کو خیال
طبع آیا اور بایمانے جناب موصوف سید رضاحین ولد سید بندہ حق شنوئیس مرحوم ملازم مطبع نے
منایت عرقیزی سے عمدہ عمدہ مرثیہ کو منتخب کر کے چار جلدوں کا ذخیرہ بنایا حتیٰ تو یوں ہے کہ ہمت
والانہمت مالک مطبع موصوف نے گویا اہیائے اموات کا کام کیا انھیں جلد چہارم قبل ازین چند بار
مطبع منشی نو لکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوئی اور اب بزمیہ امر الشاقین و ذاکرین مطبع منشی نو لکشور
واقع لکھنؤ میں لجا لی ہستی گو ہر اکیلی امارت یا قوت و سیم جلالت ذی الجود و الحاسن العین اب منشی بشن زراہین
ماہی بھارگو دام اقبالہ مالک مطبع باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ مطبع ماہ ستمبر ۱۹۲۶ء بار دوم
طبع ہو کر حائل گلی ذاکرین ہوئی

تاریخات طبع سابق

<p>از سنخورد کامل منشی بھگوانیاں صاحب قلم قلمی تہجنت مطبع کانپور</p> <p>کہ ہر بندہ نکالے طو مار در در ہویدا پین جن سے بس آثار در در خدیجین سے اب طلبگار در در تو عاقل لکھو۔ برزخار در در</p>	<p>پین کیا ذاکر نیک غریب انیس لکھے مرثیہ خوب سب جائز انھیں کی یہ جلد چہارم چھپی اگر فکر سال سیلھی کی ہے</p> <p>ایضاً</p>
<p>کہ دمع غولے او بہت دشوار ز فرط غم بگو۔ غمیاں سے بسیار</p> <p>از اسوہ سنخوردان مولانا محمد حامد علی خان صاحب حامد شاہ آبادی محافظ عملہ تصبیح</p> <p>رقم کرد حالات کرب و بلا ستم برستم جور بر جور رہا کہ بد ابن مرجانہ آن بنیم روا داشت قتل شہ دوسرا بصیر حسن و خوبی بفضل خدا کہ ماند زمن یاد بر صفحا زہی ذکر اسباب خیر الورا</p>	<p>انین ابن جلد چہارم فرمود تراگر فکر تاریخ است عاقل</p> <p>درین مرثیہ با جناب امیس بہنچہ برآل احمد گذشت درنیا کہ ابن زیا و یمن زسکان کوفہ وہم ایل شام چو ابن جلد چہارم عرض طبع شد دلہ فکر تاریخ طبع شد بہنچہ بہ منقوط خوش مصرعہ</p>



قیمت	نام کتاب
۱۰۰	مجمع المسائل - اسکا مطالعہ طلباء مذہب امامیہ کو نہایت ضروری ہے اس میں تمام ضروری مسائل بیان کر دیے گئے ہیں اور اس پر مجتہدین عراق کے حواشی چڑھائے گئے ہیں مصنفہ آقا محمد حسن الحسینی۔
۱۰۱	حلیۃ المتقین - اس میں شرع محمدی کے مکالم و محاسن کا بیان ہے۔
۱۰۲	دعائے جوشن صغیر و کبیر۔
۱۰۳	تذکرۃ المعاد - فقہ میں بے مثل کتاب ہو سیکڑون فوائد اس میں درج ہیں
	فقہ اردو اہل تشیع
۱۰۴	انارۃ البصائر و کشف السرر - اس میں اصول دین مذہب اثنا عشری کو بلائیں بیان کیا گیا ہے از نواب شفاء الدولہ ذکار الملک سید افضل علی خان صاحب بہادر
۱۰۵	جلد دوم - بیان نبوت میں - (۱) جلد سوم - بیان امامت میں
۱۰۶	اعمال الصالحین - اس میں دعائیں مختصرہ اور مطولہ ماثورہ درج ہیں از مولوی سید مصطفی حسین - نظر ثانی جناب مجتہد العصر آقا حسین صاحب۔
۱۰۷	بعد حمد ہندی نظم - مختصر طور پر مسائل فقہ اہل تشیع کا بیان ہو۔
۱۰۸	حلیۃ العرائس - سہیل مستند کتب سے نکاح کے ضروری مسائل منتخب کر کے درج کیے گئے ہیں۔
۱۰۹	احکام الائمہ - احکام ضروریہ ناز و روزہ و تعقیبات بعد نماز از حاجی حسن علی صاحب۔
۱۱۰	مواعظ جعفری - اصول و فروع دین مذہب امامیہ زید غلام حیدر خان صاحب نقوی جالسی۔
۱۱۱	لسان المتقین - مذہب امامیہ کی ایک جامع کتاب ہو جس میں تعقیبات نماز پنجگانہ کیفیت سجدہ شکر ادعیہ سجدہ شکر سونے وقت کی دعائیں - روزانہ کی دعائیں - تسبیح حکام کی دعائیں و دفع محتاجی - حجامت و اڑھی کی فضیلت لکھی آئینہ خوشبو لگانے کی فضیلت - کھانے پینے پاخانہ کے آداب وغیرہ انگوٹھیوں کا بیان وغیرہ وغیرہ نہایت جامع کتاب ہو۔
۱۱۲	سرور البشر - از منور حسن صاحب بشر اس میں منقبت حضرت علی رضی اللہ عنہ و اوصا
۱۱۳	حسین رضی اللہ عنہما کو بیان کیا گیا ہے۔

واحد نمبر

فہرست

کتاب نمبر

قیمت	نام کتاب
۱	تحفۃ العوام - دو حصہ - پہلے حصے میں تمام ضروری مسائل مذہب امامیہ دوسرے میں نجس و حرام کا ذکر اور تسخیر قلوب و وسعت رزق وغیرہ کے اعمال کا غذ سفید۔
۱۱	تحفۃ الاطفال - بچوں کے لئے بہت مفید ہی اصول مذہب شاعشری کا بیان ہے۔
۱۲	زاو المؤمنین - اعمال عاشورہ دو مایاے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔
۱۳	جامع جعفری - جامع رضوی کا اردو زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے نثر نہایت سلیس ہے اصل کتاب فقہ اثنا عشرم کہیں نہایت معتبر اور مشہور ہے جو شرائع الاسلام کا ترجمہ ہے۔
۱۴	زاو الصالحین - جس کے چودہ حصہ ہیں آٹھ حصہ شائع ہو چکے ہیں آہیں جملہ ضروری مسائل و احکام شرعی مذہب امامیہ کے مع سال اعمال وغیرہ غرض کہ ہزاروں مفید اور کار آمد باتیں درج ہیں ایسی مذہبی جامع کتاب آج تک زبان اردو میں شائع نہیں ہوئی اسپر چار مجتہدین کی توثیق کی ہرین ہیں غرض کہ قابل دید ہے۔
۱۵	حصہ اول - فضیلت علم و عملیات وغیرہ۔
۱۶	حصہ دوم - آداب و کیفیت طعام وغیرہ۔
۱۷	حصہ سوم - مطہرات و اعمال ہر ماہ میں۔
۱۸	حصہ چہارم - عقاب - ترک نماز واجبہ وغیرہ۔
۱۹	حصہ پنجم - نماز عصر و تعقیبات نماز عصر میں۔
۲۰	حصہ ششم - فضائل صلوات میں۔
۲۱	حصہ ہفتم - نماز صبح و تعقیبات وغیرہ میں۔
۲۲	حصہ ہشتم - فضیلت روز جمعہ و اعمال و نماز روز جمعہ۔
۲۳	ترجمہ صحیفۃ الرضیاء - ضروری احادیث کا ترجمہ ہے۔
۲۴	کنوز الآخرة - یعنی بعد حمد ہندی منظوم چونکہ بعد حمد ہندی کی زبان بہت ہی انداز نظم کو صبح کیا گیا ہے۔
۲۵	وسایۃ النجاة - مجموعہ مسائل مذہب شیعہ از سید عطاء حسین صاحب۔
۲۶	مینیچر نو کشور بکدہ و حضرت گنج لکھنؤ



۲۱۲۰۵

۲۵۱ ح

فن نمبر